بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تہذیب اور ایمانی ضابطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بہ

تہذیب المومنین اردو ترجمہ حلیۃ المتقین

تالیف فارسی

عالی جناب علّامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرّحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سیّد مق[illegible]ل احمد اعلی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

اعلیٰ کاغذ سفید -/270 ، عام کاغذ -/165

یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

تہذیب الاسلام کا موجودہ ایڈیشن

مولانا مقبول احمد صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ نے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب حلیۃ المتقین کا اُردو ترجمہ ۱۳ رجب ۱۳۲۸ھ کو مکمل کر کے اس کا نام تہذیب المومنین رکھا تھا لیکن کتاب کی اشاعت کے وقت اس کا عنوان تہذیب الاسلام مقرر ہوا گذشتہ باسٹھ سال میں تہذیب الاسلام کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری ختم ہو رہی ہے اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے موقع پر ہم اس کتاب کا نیا ایڈیشن پیش کر رہے ہیں۔

نئے دور کے نئے تقاضے ہوتے ہیں ان کے پیشِ نظر کتابت اور طباعت میں نیا حُسن پیدا کرنے کے ساتھ اس کتاب پر ڈاکٹر مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی سے نظر ثانی بھی کرائی گئی ہے اور حسبِ ضرورت وضاحتی حاشیے اور اشارے بھی لکھوائے گئے ہیں۔

اب یہ کتاب عصرِ حاضر کے لیے آدابِ معاشرت اسلامی کے موضوع پر ایک انمول تحفہ ہے جس کو ہم فخر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ التجا بھی ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو اُس کی نشاندہی فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے تاکہ آئندہ ایڈیشن کو زیادہ بہتر بنا کر پیش کیا جا سکے۔

۱۵ رجب ۱۴۰۰ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء

آغا افتخار حسین

(طبع اوّل)

جہاں تک مخلوقات میں انسان کی نظر پہنچتی ہے گو کافی حد تک۔ وہ کسی شے کی کُنہ تک نہیں پہنچ سکتا تاہم اپنے آپ کو جملہ مخلوقات سے برتر اور اُن سب کو اپنے سے کمتر بلکہ اپنا چاکر پاتا ہے اور ہر شے کی کُنہ تک نہ پہنچنے سے اور ایسے ایسے تغیرات و تبدلات سے جن پر اپنا کوئی قابو نہیں پاتا اُسے یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کوئی ایسا متصرف ہے جس کے اختیارات کی وسعت میرے حدِ خیال سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے۔ اسی متصرف کا نام مختلف مذہبوں اور مختلف زبانوں میں مختلف ہے۔ اللہ۔ الوہیم۔ تنگری۔ خدا۔ نرنکار۔ جوتی سروپ۔ گاڈ وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کی جب ماہیت ہی ہماری سمجھ میں نہ آسکے تو ہم اُس کی تعریف و توصیف کیا کرسکتے ہیں مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بلا کسی ایسی وجہ کے جسے ہم سمجھ سکیں اس کی عنایتیں ہم پر اس قدر ہیں کہ ہم اُن کا شمار نہیں کر سکتے مثلاً اپنی اتنی مخلوقات کو اُس نے ہمارا خادم اور چاکر ہی بنا دیا ہے طرح بطرح کی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کر دی ہیں تو خود بخود دل چاہتا ہے کہ ہم اس کی مدح و ثنا میں تر زبان رہیں اور برابر اس کا شکر ادا کیا کریں۔ انسان انسانوں میں بھی بڑا فرق ہے کیا بحیثیت رنگ۔ کیا بحیثیت چال وچلن۔ کیا بحیثیت طرز معیشت وغیرہ اور جتنا ان امور میں فرق ہے اُتنا ہی اعتراف عبودیت و ارادت شکر گزاری میں بھی۔ اور گہری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اس چھوٹے سے جُثے پر جو اکثر حیوانات سے بہت ہی کم ہے اتنی بڑی عقل دی گئی ہے تو لامحالہ کسی امرِ عظیم و مہتم بالشان کے لئے نہ فقط فکر خورد و نوش کی غرض سے اور وہ امرِ عظیم ہو نہ ہو اپنا اور اپنے خالق و رازق کا پہچاننا ہے اور جب یہ معرفت حاصل ہو گی تب ہی شکریہ دل میں پیدا ہوگا اور بہ سبب اختلاف اطوار و عادات وہ شکریہ مختلف طریقوں سے ادا کیا جائیگا۔ اس صورت میں اختلاف عظیم کا ہونا متصور ہے جو عقلاً کبھی ممدوح نہیں ہو سکتا۔ اِسی سے لازم آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بعض انسانوں کو اپنی معرفت میں کامل پیدا کیا

ہو اور رفع اختلافِ عامّہ کے لئے اُن کو کوئی خاص طریقہ شکر گزاری کا تعلیم کر کے اس امر پر مامور کیا ہو کہ وہ دوسروں کو بھی وہی تعلیم کیا کریں۔

یہ خیال ابتدا اور خیالات کے جن کا سلسلہ مسلسل دل میں گزرتا رہا کرتا ہے کبھی قابلِ توجہ نہ ہوتا اگر ہم اس کا مؤید بنی نوعِ انسان میں ایسے لوگوں کو نہ پاتے جو اس معرفت کے مدعی تھے۔ اس معرفت کے مدعی نبی یا رسول یا پیغمبر کے معزز القاب سے ملقب ہوئے اور چونکہ اُن کے زمانے کے ہر درجے اور ہر کمال کے لوگ اُن کے دعویٰ کے ابطال سے عاجز رہے لہٰذا ان کا دعویٰ مسلّم ہو گیا اور بندگانِ خدا کو انہوں نے جو کچھ تعلیم کیا اُس کا خلاصہ یہ بتلانا تھا کہ ہمارا اور ہمارے خالق کا تعلق کیا ہے اور ہمارے آپس کے تعلقات کیا کیا ہیں۔ پھر ان تعلقات کے متعلق ذمہ داریاں کیا کیا ہیں اور ان ذمہ داریوں سے کس کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں! یہ تعلیم اصولاً تو ایک ہی چلی آئی ہے مگر فروعاً حسبِ ترقی صلاحیت و تمدّنِ انسانی اس میں جزوی اختلاف بھی ہوتے رہے ہیں تا آنکہ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا اور ہدایت مکمّل کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اُن کے توسط سے اپنی مخلوق کو ایک ایسا جامع اور مانع مجموعہ قوانینِ معرفت و شکر گزاری کا عطا فرما دیا جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر خشک و تر اُس میں موجود ہے اور وہ جملہ حالاتِ گزشتہ و آئندہ سے مملو ہے اسی لئے اس کا حکمِ ہدایت بھی تا بقائے نسلِ انسان دنیا پر جاری و ساری ہے مگر تاوقتیکہ اُس کا مفہوم اُس کے مقررہ مفسّرین سے نہ لیا جائے اور نہ سمجھا جائے ہر شخص ہر شئے اُس سے استنباط نہیں کر سکتا۔

یہ ہزار ہا برس کی باتیں جن پر بالاختصار چند منٹ میں نظر ڈال گئے اگر اُن پر پھر ایک نظرِ غائر ڈالیں تو کیا یہ بات پیدا نہیں ہوتی کہ ان تمام نعمتوں کے سبب سے ہمیں خدائے تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرنا چاہیئے؟ ضرور! مگر کیا ہم سے اُس کی تعریف ممکن ہے! ہرگز نہیں کیونکہ تعریف تو جب ہو سکے کہ وہ حواسِ خمسہ سے محسوس کرنے کی کوئی شئے ہو اور جب ایسا نہیں تو جیسا ہمارا علم ناقص و ناتمام ہے ویسی ہی ہماری تعریف بھی ناقص اور ویسا ہی ہمارا شکر بھی ناتمام ہو گا۔ مگر جب دوسری طرف نظر جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس فرضِ جلیل و ذمہ داریِ عظیم سے سبکدوش ہونے کی تدبیر ہمیں جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے تو خود آنحضرتؐ کا شکر ادا کرنا بھی ہم پر عقلاً لازم و واجب ہو جاتا ہے پس حسبِ ارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادائے صوم وصلوٰۃ سے اور حسب تعلیم الٰہی آنحضرت کی تبلیغ رسالت کا شکریہ یا اجر مودّت اہل بیتؑ سے ادا ہو سکتا ہے مگر فی الحقیقت نہ ہم سے صوم وصلوٰۃ ہی کماحقہ ادا ہوتے ہیں اور نہ ہم اہل بیت علیہم السّلام ہی کی قدر کما ینبغی شناسا ہیں۔ کیا شکر ادا کر سکتا ہے کوئی شخص اُس خدا کا جس نے جمادات و نباتات وحیوانات ہزار در ہزار اقسام ہمارے منافع کے لئے پیدا کئے اور ہم کو اُن سے مستفید ہونیکے لئے ایسے ایسے اعضا عطا فرمائے کہ اگر ایک بھی اُن میں سے جاتا رہے تو تمام بنی نوع انسان کے باکمال لوگ یکجا جمع ہو کر ویسا عضو مہیا نہیں کر سکتے۔

ایک سانس آتی اور ایک جاتی ہے اگر بفرض محال کوئی شخص متواتر انہیں دو نعمتوں کا شکریہ ادا کرے تو اور لاکھوں اور کروڑوں نعمتوں کے ادائے شکر کا کونسا وقت لائے۔ علیٰ ہذا کیونکر عہدہ برآ ہو سکتا ہے کوئی بندہ احسانات جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیتؑ کے احسانات سے کہ ان سب بزرگواروں نے حق اللہ اور حق العباد کے جتلانے میں اور احکام خدا پہنچانے میں اس قدر بلیغ سعی فرمائی کہ نہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے سے دریغ کیا نہ مال کو۔ بلکہ جناب امام حسین علیہ السّلام نے تو اپنا فرض منصبی اس طرح ادا کیا کہ نہ انبیائے سابقین میں سے کسی سے بن آیا تھا نہ اوصیائے مابعد میں کسی سے ہوا۔ ان بزرگوں کے کلام ہدایت نظام کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جزوی وکلی احکام انہوں نے پہنچا دئے ہیں اور انسانی مصالح وضروریات پر لحاظ فرما کر کوئی شئے حقیر سے حقیر بھی ایسی باقی نہیں چھوڑی جس کے متعلق کافی اور کامل ہدایتیں نہ فرمائی ہوں مگر اُن ہدایتوں کا جمع کرنا علمائے اسلام کا کام تھا کیونکہ اہل بیتؑ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے اُن کے مٹانے اور متفرق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

علمائے اسلام کا شکریہ بھی بقدر اُن کی سعی کے لازم وضروری ہے بالخصوص ان بزرگواروں کا جنہوں نے ثقلین کی متابعت میں حسب وصیّت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم قسم کی تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھائیں مگر حتی الامکان اُن ہدایتوں کو جو خود آنحضرتؐ اور اُن کے برحق جانشینوں سے پہنچی تھیں ضائع نہ ہونے دیا بلکہ صدہا ہزارہا میل کی مسافتیں پا پیادہ طے کیں کلفتیں سہیں اور اُن کے سنن واقوال کو جمع اور مدون کیا۔ ایک ایک حدیث کو پرکھا۔ مخالفین نے جو وضعی باتیں بنا دی تھیں اُن سب کو رد کیا۔ موافقین سے جو جو کچھ ملا اُس کے راویوں کی حالتیں جانچیں احادیث کی قسمیں مقرر کیں۔ المختصر آنیوالی نسلوں کے لئے کافی ووافی ذخیرہ مہیا فرمایا اور احکام ہدایت کو صاف کر دیا۔

عالیجناب ملّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان اُن مشاہیر علماء سے ہیں جن کی تصنیفات و تالیفات سے تقویت دین مبین و ترویج شریعت ختم المرسلین ہوئی۔ اُن کی تصنیف و تالیف سے بہت سی کتابیں ہیں از آنجملہ یہ کتاب بھی ہے جس میں روزمرہ کی تمام ضروری ہدایتیں حسب اقوال جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب و احادیث اہل بیت اطہار علیہم السلام جمع کی گئی ہیں جناب ملّا صاحب نے اپنے زمانے کی ضرورتوں کے مطابق تمام احادیث کو جمع کرکے اُن کے معانی و مطالب زبان فارسی میں لکھے تھے اور اس کتاب کا نام "حلیۃ المتقین" رکھا تھا۔

حقیر پر تقصیر نے اپنے زمانہ کی ضرورت پر نظر کرکے حلیۃ المتقین کی تمام حدیثوں اور دُعاؤں کا ترجمہ عام فہم اُردو زبان میں حتی الامکان بامحاورہ کردیا ہے اور اس کا نام تہذیب الاسلام المعروف بہ تہذیب المومنین اُردو ترجمہ حلیۃ المتقین رکھا ہے۔ خدا کرے کہ تمام کلمہ گو خصوصاً اور جملہ بنی نوع انسان اُردو دان عموماً اس کی ہدایتوں پر عمل کرکے فائدہ اٹھائیں اور مترجم کے اور اُس کے والدین کے حق میں دُعائے خیر فرمائیں۔

تنبیہ:- یہ جتلا دینا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ اصطلاح احادیث میں ہر ضرر پہنچانے والی اور نقصان رساں چیز کو شیطان سے تعبیر کیا ہے اور چونکہ ابلیس اور اُس کی اولاد ہماری ہر غفلت سے نفع اٹھا کر ہمارے درپے آزار ہے لہٰذا ہر نقصان اور خرابی اور بُرائی کو شیطان سے منسوب کرنا بنی نوع انسان کی جبلّی بات ہے جس سے کسی مُلک اور کسی قوم کے لوگ مستثنیٰ نہیں اور ہر زبان کے محاورے میں خود شیطان کا لفظ یا اُس کا ہم معنی موجود ہے۔

الراجی الیٰ رحمۃ ربہ الاحد عبدہ
السیّد مقبول احمد ایدہ اللہ الصمد
المرقوم ۱۳ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ ہجری النبوی ؐ

ترتیبِ مضامین

پہلا باب
لباس کے آداب

دُوسرا باب
زیورات اور بناؤ سنگھار

تیسرا باب
کھانے پینے کے آداب

چوتھا باب

نکاح کی فضیلت اور پرورشِ اولاد

پانچواں باب

مسواک اور کنگھا کرنے ناخن ترشوانے اور سر منڈانے کے آداب

چھٹا باب

خوشبو اور پھول سونگھنے اور تیل ملنے کے آداب

ساتواں باب

حمام جانے، غسل کرنے اور نورہ لگانے کے آداب

آٹھواں باب

سونے، جاگنے اور بیت الخلاء جانے کے آداب

نواں باب

بعض بیماریاں اور ان کا علاج

دسواں باب

لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آداب

گیارھواں باب

معاشرت اور مصاحبت کے آداب

بارھواں باب

خانہ داری کے آداب

تیرھواں باب

پیدل چلنے سوار ہونے بازار جانے تجارت و زراعت کرنے اور چوپایہ رکھنے کے آداب

چودھواں باب

سفر کے آداب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡ حَلّٰی اَنۡبِیَآئَهُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ بِاَحۡسَنِ حِلۡیَةِ الۡمُتَّقِیۡنَ وَ ابۡعَثَ نُخۡبَةَ اَصۡفِیَآئِهٖ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ لِتَتۡمِیۡمِ مَکَارِمِ اَخۡلَاقِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ اَکۡمَلَ فِیۡ اَوۡصِیَآئِهِ الۡمُنۡتَجَبِیۡنَ اَفۡضَلَ خِصَالِ النَّبِیِّیۡنَ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ وَعَلَیۡهِمۡ اَجۡمَعِیۡنَ عَدَدَ اَنۡفَاسِ الۡمُسَبِّحِیۡنَ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ وَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلٰٓی اَعۡدَآئِهِمۡ مِلۡأَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِیۡنَ ٥

امابعد خاکپائے مومنین و خادم طلبائے علوم آئمۂ طاہرین محمد باقر بن محمد تقی حشرہما اللہ مع موالیہما المطہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین خدمت برادران ایمانی میں عرض کرتا ہے کہ بنی نوع انسان بوجہ اخلاق پاکیزہ و آداب پسندیدہ تمام حیوانات میں ممتاز ہیں اور چونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الۡاَخۡلَاقِ[1] اس سبب سے ضرور ہے کہ آنحضرتؐ کے دین مبین اور شریعت غرّا میں کل اخلاق حمیدہ مجتمع ہوں اور چونکہ کتاب عین الحیواۃ میں مکارم اخلاق کا ایک مختصر حصّہ بیان ہو چکا ہے بعض مومنین نے مجھ سے خواہش کی کہ جو آداب آئمہ علیہم السّلام کے روزمرّہ کے برتاؤ میں تھے اور معتبر اسناد سے آپ تک پہنچے ہیں اُن کو اور جو احادیث آداب کے متعلق ہیں ان کے مضامین کو عام نفع پہنچانے کی غرض سے سہل فارسی زبان میں لکھ دیجئے۔ لہٰذا باوجود اس کے کہ فرصت کم تھی اور کام زیادہ حقیر نے اخوّت ایمانی کے حق کی رعایت مقدم سمجھی اور اس کتاب کو چودہ باب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا چونکہ حدیث میں آیا ہے اَلدَّالُّ عَلَی الۡخَیۡرِ کَفَاعِلِهٖ[2] میں بھی امّید وار ہوں کہ داخل ثواب ہوں۔

ہر باب کو بارہ فصلوں پر منقسم کیا اور اس کتاب کا نام حلیۃ المتقین رکھا ہے

اب جو مومنین اس کتاب کو دیکھیں اور اس سے فائدہ اُٹھائیں اُن سے اُمّید ہے کہ اس عاصی کو بھی دعائے مغفرت سے یاد کر لیا کریں اور چونکہ میں خود عجز و قصور کا معترف ہوں اس لئے اگر کوئی لفظی یا معنوی خطا پائیں تو اس سے درگزر فرمائیں۔ واللہ الموفق والمعین ::

---

[1] میری بعثت سے غرض یہ ہے کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں ۱۲ [2] نیکی کا راستہ بتانے والا اُسی درجے کا اجر پاتا ہے جیسا کہ خود نیکی کرنے والا ۱۲

پہلا باب

(۱)

لباس کے آداب درُستی اور آراستگیٔ لباس کی فضیلت

اکثر احادیث معتبر سے ثابت ہے کہ اپنے مناسب حال نفیس اور عمدہ لباس جو طریقۂ حلال سے میسّر ہوا ہو پہننا سنّتِ پیغمبرؐ اور باعث خوشنودیٔ خدا ہے اور اگر طریقۂ حلال سے میسّر نہ ہو تو جو مِل جائے اُس پر قناعت کرلے یہ نہ ہو کہ گونا گوں[1] لباس کے حصول کی فکر عبادت الٰہی میں حارج ہو۔ اگر حق تعالےٰ کسی کی روزی فراخ کرے تو مناسب ہے کہ اُس کے مُطابق کھائے پہنے صرف کرے اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ سلوک کرے۔ اور جس کی روزی تنگ ہو اُسے لازم ہے کہ قناعت کرے اور اپنے آپ کو حرام اور مشتبہ چیزوں میں آلودہ نہ کرے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب خداوندکریم اپنے کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے اور اُس نعمت کا اثر اُس پر ظاہر ہو تو اُس کو خدا کا دوست کہیں گے اور وہ اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں محسوب ہوگا اور اگر اُس پر کوئی اثر ظاہر نہ ہو تو اُس کو دشمنِ خدا کہیں گے اور کفرانِ نعمت کرنے والوں میں محسوب ہوگا۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے تو وہ اِس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس نعمت کا اثر اُس بندہ پر ظاہر ہو اور وہ دیکھے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مومن کو لازم ہے کہ اپنے برادران ایمانی کے واسطے ایسی ہی زینت کرے جیسی اُس بیگانے کیلئے زینت کرتا ہے جو چاہتا ہو کہ اس شخص کو عمدہ ترین لباس میں اچھی ہیئت[2] سے دیکھے۔

بسند معتبر ثابت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام گرمی کے موسم میں بوریئے[3] پر بیٹھا کرتے تھے اور جاڑے میں ٹاٹ پر اور جب گھر میں ہوتے تو موٹے جھوٹے کپڑے پہنا کرتے تھے مگر جب باہر

---

[1] طرح طرح کے [2] شکل، سراپا [3] چٹائی

جاتے تو اظہارِ نعمت پروردگارِ عالم کے لئے زینت فرماتے تھے۔ (یعنی اچھا لباس پہنتے تھے)

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ زینت اور اظہارِ نعمت کو دوست رکھتا ہے اور ترکِ زینت و اظہارِ بدحالی کو دشمن۔ اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے میں اس طرح دیکھے کہ وہ پوشاک نفیس پہنے۔ خوشبو لگائے۔ مکان کو آراستہ رکھے صحن خانہ کوڑہ کرکٹ سے صاف رکھے اور چراغ سورج ڈوبنے سے پہلے روشن کرے کہ اس سے تنگدستی زائل ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے ایک گروہ ایسا بھی پیدا کیا ہے جن پر بسبب شفقت خاص کے روزی تنگ کی ہے اور محبت دنیا اُن کے دلوں سے اُٹھا لی ہے وہ لوگ اُس آخرت کی طرف جس کی طرف خدا نے اُن کو طلب کیا ہے متوجہ ہیں اور تنگی معاش و مکروہاتِ دنیا پر صبر کرتے ہیں اور جو لازوال نعمت خدا نے اُن کے لئے تیار کی ہے اُس کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی جان خدا کی رضا کے لئے دے ڈالی ہے انجام اُن کا شہادت ہے پس جب عالمِ آخرت میں پہنچیں گے تو حق تعالےٰ اُن سے خوش ہوگا اور جبتک اس عالم میں ہیں جانتے ہیں کہ ایک دن موت سب کو آنے والی ہے اس لئے صرف آخرت کا توشہ جمع کرتے رہتے ہیں سونا چاندی جمع نہیں کرتے۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہنتے ہیں۔ تھوڑا کھانے پر قناعت کرتے ہیں اور جو کچھ بچتا ہے وہ خدا کی راہ میں دے ڈالتے ہیں کہ اُن کی آخرت کا توشہ ہو۔ وہ نیک لوگوں کے ساتھ خدا کے لئے دوستی رکھتے ہیں اور بدوں کے ساتھ خدا کے لئے دشمنی۔ وہ راہ ہدایت کے چراغ ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال۔

یوسف بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی عبداللہ علیہ السّلام کی خدمت میں جامۂ خز[1] پہن کر گیا اور عرض کی کہ حضرت جامۂ خز کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں! حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السّلام شہید ہوئے جامۂ خز ہی پہنے ہوئے تھے اور جس وقت جناب امیر علیہ السّلام نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خوارج نہروان سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تو وہ عمدہ سے عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے! اعلیٰ درجے کی خوشبو سے معطّر تھے اور اچھے سے اچھے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب خارجیوں کے برابر پہنچے تو

---

[1] خز ایک دریائی چوپایہ ہے جس کا تزکیہ مثل تزکیہ ماہی کے ہے اس کے بال اور کھال لباس میں کام آتے ہیں۔ ۱۲

انہوں نے کہا کہ تم تو بہت ہی نیک آدمی ہو پھر یہ ظالموں کا سا لباس کیوں پہنا ہے اور ایسے گھوڑے پر کیوں سوار ہوئے ہو؟ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمدہ کپڑے پہنو اور زینت کرو کہ خدا کو پسند ہے اور وہ زیبائش کو دوست رکھتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وجہ حلال سے ہو۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ سفیان ثوری جو مشائخ صوفیہ سے ہے مسجد الحرام میں آیا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ قیمتی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اپنے دوستوں سے کہنے لگا واللہ میں ان کے پاس جا کر اس لباس کے بارے میں انہیں سرزنش کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا اور قریب پہنچکر بولا۔ اے فرزند رسولِ خدا خدا کی قسم نہ کبھی پیغمبر خدا نے ایسے کپڑے پہنے اور نہ آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے، حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسولؐ خدا کے زمانے میں لوگ تنگدست تھے یہ زمانہ دولتمندی کا ہے۔ اور نیک لوگ خدا کی نعمتوں کے صرف کرنے کے زیادہ مستحق ہیں اس کے بعد آیہ مذکورہ بالا تلاوت فرمائی اور ارشاد کیا کہ جو عطیہ خدا کا ہے گو اُس کے صرف کرنے کے سب سے زیادہ مستحق ہم ہیں مگر اے ثوری یہ لباس جو تو دیکھتا ہے میں نے فقط عزت دنیا کے لئے پہن رکھا ہے پھر اُس کپڑے کا دامن اُٹھا کر اُسے دکھایا کہ نیچے ویسے ہی موٹے کپڑے تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہ موٹے کپڑے میرے نفس کے لئے ہیں اور یہ نفیس لباس عزت ظاہری کے لئے۔ اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھا کر سفیان ثوری کا جُبّہ کھینچ لیا وہ اُس پرانی گدڑی کے نیچے نفیس لباس پہنے ہوئے تھا۔ ارشاد ہوا وائے ہو تجھ پر اے سفیان یہ نیچے کا لباس تو نے اپنے نفس کے خوش کرنے کیلئے پہن رکھا ہے اور اوپر کی گدڑی لوگوں کے فریب دینے کے لئے۔

حدیث معتبر میں عبداللہ ابن ہلال سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگوں کو وہ لوگ بہت ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں جو جھیکا سیٹھا تو کھانا کھائیں۔ موٹا جھوٹا کپڑا پہنیں اور ٹوٹے پھوٹے حال سے بسر کریں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ آیا تو یہ نہیں جانتا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر بھی تھے اور پیغمبر زادہ بھی اس کے باوجود دیبا کی قبائیں پہنتے تھے جس میں

---

[1] کہدو کہ اللہ نے حرام کی ہے وہ زینت جو اس کی اطاعت سے روکے اور پاک ہے وہ رزق جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔

سونے کے تار بنے ہوتے تھے۔ آلِ فرعون کے دربار میں بیٹھتے تھے۔ لوگوں کے مقدمات طے کرتے تھے مگر لوگوں کو اُن کے لباس سے کچھ غرض نہ تھی یہ چاہتے تھے کہ عدالت میں انصاف کریں۔ بس اس امر کا لوگوں کے معاملے میں لحاظ ہونا چاہیئے کہ وہ راست گفتار ہوں جس وقت وعدہ کریں اُسے پُورا کریں اور معاملات میں عدالت کریں باقی خدائے تعالیٰ نے حلال کو کسی پر حرام نہیں فرمایا اور حرام کو خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت حلال نہیں کیا۔ پھر حضرت نے آیۂ مذکورہ تلاوت فرمائی۔ باقی حدیثیں اس فصل کے متعلق ہم نے عین الحیٰوۃ[1] میں لکھی ہیں۔

(۲)

اُن کپڑوں کا بیان جن کا پہننا حرام ہے

مَردوں کو خالص ریشم کے اور زر تار کپڑے پہننے حرام ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ٹوپی اور جیب وغیرہ (یعنی وہ لباس جو ساترِ عورتین[2] نہیں ہے) بھی حریر (ابریشمی کپڑا) کا نہ ہو اور احتیاط یہ چاہتی ہے کہ اور اجزائے لباس مثل سنجاف[3] اور مغزی[4] بھی خالص ریشم کی نہ ہو۔ اور بہتر یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ جو چیز ملی ہوئی ہو وہ مثل کتان[5] یا اُون یا سوت وغیرہ کے ہو اور مقدار اس کی کم از کم ریشم کا دسواں حصہ یا زیادہ ہو تو بہتر ہے اور اگر تانا بانا سوائے ریشم کے اور کسی چیز کا ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

یہ بھی ضرور ہے کہ مُردہ جانور کی کھال کا استعمال نہ ہو گو اُس کی دباغت[6] ہو گئی ہو یہی علماء میں مشہور ہے نیز اُن حیوانات کا بھی پوست[7] نہ ہونا چاہیئے جن پر تزکیہ جاری نہیں ہوتا جیسے کُتّا وغیرہ اور جن حیوانات کا گوشت حرام ہے مناسب ہے کہ اُن کی کھال اور بال اور اُون اور سینگ اور دانت وغیرہ کل اجزا نماز کے وقت استعمال میں نہ ہوں۔ سمور[8]۔ سنجاب[9] اور خز[10] کے بارے میں اختلاف ہے

---

[1] علامہ مجلسی کی تالیف (کتاب معاشرت) جو آجکل نایاب ہے [2] جسم کے پوشیدہ حصّے کا چھپانے والا [3] جھالر۔ گوٹ۔ [4] کور، پتلی گوٹ۔ [5] کتان ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے جو بہت باریک اور نازک ہوتا ہے۔ یہ کپڑا ایک قسم کی السی کے پودے کی چھال کے ریشوں سے تیار کیا جاتا ہے۔ [6] کھال کو صاف کرنا سکھانا اور رنگنا۔ [7] کھال [8] لومڑی کی قسم کا ایک جانور جس کی کھال کا لباس بنایا جاتا ہے اور اس کی کھال کو بھی سمور کہتے ہیں۔ [9] سنجاب ایک قسم کا صحرائی جانور ہوتا ہے جس کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور اس کی کھال کا لباس بناتے ہیں۔ اس جانور کی کھال کو بھی سنجاب کہا جاتا ہے۔ [10] خز ایک قسم کا دریائی چوپایہ ہے جس کی کھال سے لباس تیار کیا جاتا ہے اور اس کی کھال کو بھی خز کہتے ہیں نیز بعض کتب لغات میں یہ مرقوم ہے کہ خز ایک قسم کا سفید اونی لباس ہے جو ایک دریائی چوپائے کے بالوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

اور احتیاط اس میں ہے کہ اجتناب کرے گو نابر اظہر سنجاب و خز میں نماز جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جو کپڑے حرام جانوروں کی اون کے کپڑوں کے اوپر یا نیچے بھی پہنے ہوں ان میں بھی نماز نہ پڑھیں کہ مبادا اُن میں بال چپکے رہ گئے ہوں۔

ولی اطفال نابالغ کو مناسب ہے کہ اُن کو بھی طلا و حریر پہننے سے منع کرے کیونکہ بسند معتبر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جناب امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے فرمایا اے علیؑ سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں نہ پہنا کرو کہ وہ بہشت میں تمہاری زینت ہوگی اور جامۂ حریر[۱] نہ پہنا کرو کہ وہ بہشت میں تمہارا لباس ہوگا۔

دُوسری حدیث میں فرمایا کہ جامۂ حریر نہ پہنو کہ حق تعالےٰ قیامت کے دن اس کے سبب سے جلد کو آتش جہنم میں جلائے گا۔

لوگوں نے حضرت امام جناب جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آیا جائز ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کو سونا پہنائیں! ارشاد فرمایا ہاں اپنی عورتوں اور لونڈیوں کو پہناؤ لیکن نابالغ لڑکوں کو نہ پہناؤ۔

دُوسری حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرتؑ نے فرمایا میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے بچوں اور عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہناتے تھے اور اس کا کچھ حرج نہیں۔

ممکن ہے کہ اس حدیث میں بچوں سے مراد بیٹیاں ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ نابالغ لڑکے بھی اس میں شامل ہوں۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ لڑکوں کو سونے کا زیور نہ پہنائیں۔

(۳)

رُوئی۔ اُون اور کتان[۲] کے پہننے کے بیان میں

سب کپڑوں میں اچھا کپڑا سوتی ہے بعد اس کے کتان۔ مگر اونی کپڑے کو بارہ مہینے پہننا اور اپنا شعار قرار دے لینا مکروہ ہے ہاں کبھی کبھی نہ ہونے کے سبب سے یا سردی رفع کرنے کی غرض سے پہننا بُرا نہیں ہے چنانچہ بسند معتبر حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روئی کا کپڑا پہنو کہ وہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ہم اہلبیتؑ کی پوشش ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر کسی ضرورت کے

---

[۱] حریر ایک قسم کا نرم و نفیس ابریشمی کپڑا ہوتا ہے۔ [۲] کتان السی کی ایک قسم کے درخت کی چھال سے بنایا جاتا ہے۔

اُونی کپڑا نہ پہنتے تھے۔

دوسری حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُونی کپڑا بے ضرورت نہ پہننا چاہیئے۔

دوسری روایت میں حسین ابن کثیر سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہیں اور اُس کے اوپر اونی کپڑا ہیں نے عرض کی قربان ہو جاؤں کیا آپ لوگ پشمینے کا کپڑا پہننا مکروہ جانتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد اور حضرت امام زین العابدین علیہم السلام اُونی کپڑا پہنا کرتے تھے مگر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو موٹا سوتی کپڑا پہنے ہوتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا پانچ چیزیں مرتے وقت تک میں ترک نہ کروں گا۔ اوّل زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا۔ دُوسرا قاطر[1] پر بے جھول کے سوار ہونا۔ تیسرے بکری کو اپنے ہاتھ سے دوہنا۔ چوتھے بچّوں کو سلام کرنا۔ پانچویں اونی کپڑا پہننا۔

ان سب حدیثوں کا خلاصہ اور طریق جمع یہ ہے کہ اگر مومنین شال اور پشمینے کو اپنا شعار قرار دیں اور اس کپڑے کا پہننا باعث اس کا ہو کہ اوروں سے ممتاز رہیں تو یہ مذموم ہے۔ ہاں اگر بسبب قناعت کے یا مفلسی کے باعث یا سردی رفع کرنے کے لئے اُونی کپڑا پہنیں تو مضائقہ نہیں ہے۔ اور میرے اس قول کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوذر غفاری سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو جاڑے گرمی پشمینہ ہی پہنا کریں گے اور یہ گمان کریں گے کہ ان کپڑوں کے سبب سے ہمیں اوروں پر فضیلت اور رتبہ حاصل ہو مگر اس گروہ پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کریں گے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جامۂ کتان پیغمبروں کی پوشش ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتان پہننے سے بدن فربہ ہوتا ہے۔

دُوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما جامۂ خز ہزار یا پانسو درہم کو خریدتے اور جاڑے جاڑے اُسے پہنتے جب جاڑا ہو چکتا تو اُسے فروخت کر کے قیمت تصدق کر دیتے تھے۔

---

[1] خچّر۔

(۴)

اُن رنگوں کا بیان جن کا کپڑوں میں ہونا مسنون یا مکروہ ہے

کپڑے کا سب سے بہتر رنگ سفید ہے پھر زرد پھر سبز پھر ہلکا سرخ اور نیلا اور عدسی۔ گہرا سرخ پہننا مکروہ ہے خاص کر نمازمیں۔ اور سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا ہر حال میں سخت مکروہ ہے سوائے عمامہ اور موزہ اور عبا کے مگر عمامہ اور عبا بھی اگر سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

چند احادیث معتبرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سفید کپڑا پہنو کہ یہ رنگ سب سے عمدہ اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی رنگ کا کفن دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام اکثر اوقات سفید کپڑا پہنا کرتے تھے۔

حفص مؤذن نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ قبر و منبر حضرت رسولِ خدا کے مابین نماز پڑھ رہے تھے اور زرد کپڑے مانند بہی کے رنگ کے پہنے ہوئے تھے۔

حدیث حسن میں زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اس ہیئت سے مکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا کہ زرد خز کا جبہ بھی تھا اور عمامہ اور ردا بھی۔

حدیث معتبر میں حکم ابن عتبہ سے منقول ہے کہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ گہرا سرخ کپڑا پہنے ہوئے ہیں جو کُسم کے رنگ سے رنگا ہوا ہے حضرت نے فرمایا اے حکم تو اس کپڑے کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ عرض کی یا حضرت جو چیز آپ پہنے ہوں اُس میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ ہاں ہم میں جو رنگیلے جوان ایسے کپڑے پہنتے ہیں ان کو ہم ضرور مطعون کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے۔ بعد اس کے ارشاد کیا کہ یہ سرخ کپڑا میں نے اس سبب سے پہنا ہے کہ میں تازہ داماد ہوا ہوں۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گہرا سرخ کپڑا پہننا سوائے نوشہ[۲] کے اوروں کے لئے مکروہ ہے۔

---

[۱] مسور کی رنگت والا۔ [۲] نوشہ وہ مرد جس کی نئی نئی شادی ہوئی ہو۔

حدیث معتبر میں یونس سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کو نیلی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

حسن ابن زیاد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام کو گلابی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔

محمد بن علی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو عدسی رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا۔

ابو العلا سے منقول ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام کو سبز بردِ یمانی[1] اوڑھے ہوئے دیکھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ ماہ رمضان المبارک کے آخری دن نماز عصر کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور جب آسمان پر واپس گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اپنے شوہر (علیؑ) کو بلاؤ جب حضرت امیر علیہ السلام حاضر خدمت بابرکت ہوئے تو آنحضرت نے ان کو اپنے داہنے پہلو میں بٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دامن پر رکھ لیا۔ پھر حضرت فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کو بائیں پہلو میں بٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دامن پر رکھا۔ پھر فرمایا کہ آیا تم وہ خبر سننا چاہتے ہو جو جبرئیل امین نے مجھے پہنچائی ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ البتہ۔ ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے یہ خبر دی ہے کہ میں قیامت کے روز عرش کے داہنی جانب ہوں گا اور خدائے تعالیٰ مجھ کو دو لباس پہنائیگا ایک سبز اور دوسرا گلابی۔ اور تم اے علیؑ میری داہنی جانب ہوگے اور دو لباس اسی قسم کے تمہیں پہنائے جائیں گے راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ لوگ گلابی رنگ کو مکروہ جانتے ہیں حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب خدائے تعالےٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بلایا تو اسی رنگ کا لباس پہنایا تھا۔

بسند معتبر جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سیاہ کپڑے نہ پہنو کہ وہ لباس فرعون کا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں۔ حضرت نے فرمایا کہ کالی ٹوپی سے نماز نہ پڑھو کہ وہ اہل جہنم کا لباس ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کالا رنگ سوائے تین چیزوں یعنی موزہ۔ عمامہ اور عبا کے اور سب لباسوں میں مکروہ ہے۔

(۵)

کپڑے پہننے کے بعض آداب

زیادہ نیچے کپڑے پہننا اور آستینیں زیادہ لمبی رکھنا اور کپڑے کو ازروئے تکبر[2] زمین پر گھسیٹتے چلنا

---

[1] یمن کی بنی ہوئی سبز رنگ کی ردا یا شال [2] غرور کے سبب۔

مکروہ اور مذموم ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر صلوٰۃ اللہ علیہ بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی[1] میں تین کپڑے خریدے۔ پیراہن ٹخنوں تک لنگی نصف پنڈلی تک اور ردا آگے سینے تک اور پیچھے کمر سے بہت نیچی تھی۔ پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اس نعمت کے عوض اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کر کے دولت سرا تشریف لائے۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کپڑے کا وہ حصّہ جو ایڑی سے گزر کر نیچے پہنچے آتش جہنم میں ہے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر سے یہ فرمایا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ "اپنے کپڑوں کو پاک کر" فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے کپڑے تو پاک و پاکیزہ ہی رہتے تھے لہٰذا مراد اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ ہے کہ اپنے کپڑے اونچے رکھو کہ وہ نجاست میں آلودہ نہ ہونے پائیں۔

دوسری روایت میں مراد معنی یہ بھی آئے ہیں کہ اپنے کپڑے اٹھا کر چلو کہ وہ زمین پر نہ گھسیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص کو وصیّت فرمائی کہ خبردار اپنا پیراہن اور پاجامہ بہت نیچا نہ کیجیو کہ یہ علامت تکبر ہے اور خدائے تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ روایت حَسَن ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب کپڑے پہنتے تھے تو آستینوں کو کھینچ کھینچ کر دیکھا کرتے تھے انگلیوں سے جتنی بڑھ جاتیں اتنی کتروا ڈالتے تھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے کپڑے از روئے تکبر زمین پر گھسیٹتا چلتا ہے حق تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ مرد کا پاجامہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہیئے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اس سے زیادہ آتش دوزخ میں ہے (مراد وہی ہے بروئے تکبر و تخییل)

⁂

[1] سونے کا سکّہ جس کا وزن ایک تولہ ہوتا ہے۔

۶

اُس لباس کے پہننے کا بیان جو عورتوں اور کافروں کیلئے مخصوص ہو

مُردوں کے لئے عورتوں کا مخصوص لباس جیسے مقنعہ[۱]۔ نقاب۔ محرم[۲]۔ بُرقع وغیرہ پہننا حرام ہے اسی طرح عورتوں کے لئے مُردوں کا مخصوص لباس پہننا حرام ہے جیسے ٹوپی۔ عمامہ قبار وغیرہ اور کافروں کا مخصوص لباس جیسے زنّار یا انگریزی ٹوپیاں وغیرہ مرد و عورت کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عورت کے لئے مرد کی شبیہ بننا جائز نہیں ہے کیونکہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُن مُردوں پر جو عورتوں کی شبیہ بنیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی شبیہ بنیں لعنت کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ خدائے عزّوجل نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں کے سے کھانے نہ کھائیں اور میرے دشمنوں کے سے کپڑے نہ پہنیں اور میرے دشمنوں کی رسم و رواج کو نہ برتیں ورنہ یہ بھی میرے دشمنوں کے مانند ہو جائیں گے۔

۷

عمامہ باندھنے کے آداب

سَر پر عمامہ باندھنا سنّت ہے اور تحت الحنک[۳] باندھنا سنّت ہے اور عمامہ کا ایک رُخ آگے کی طرف اور دُوسرا پیچھے کی طرف مدینہ منوّرہ کے سادات کے طرز پر ڈال لینا سنّت ہے شیخ شہید علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر عمامہ باندھنا سُنّت ہے۔

جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عمامہ عربوں کا تاج ہے جب وہ عمامہ چھوڑ دیں گے

---

[۱] مقنعہ اس باریک چادر کو کہتے ہیں جس سے سر اور چہرہ چھپایا جاتا ہے۔ [۲] انگیہ [۳] تحت الحنک کا لفظی مطلب ہے تالو کے نیچے یا سامنے مجازاً عمامہ کے ایک پیچ کو گردن کے آگے مُنہ کے نیچے سے گزارنے کو کہتے ہیں۔

تو خدا اُن کی عظمت کھو دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص عمامہ سر پر باندھے اور تحت الحنک نہ باندھے اور پھر ایسے درد میں مبتلا ہو جائے جس کی دوا ممکن نہ ہو تو اُس کو چاہیئے کہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ باندھا اور عمامے کا ایک سرا آگے کی طرف ڈالا اور دوسرا پیچھے کی طرف اور حضرت جبرئیل نے بھی ایسا ہی کیا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدر کے دن فرشتوں کے سر پہ سفید عمامے تھے اور اُن کے پلے چھوٹے ہوئے تھے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر اپنے دست حق پرست سے عمامہ باندھا اور ایک سرا عمامے کا آگے کی طرف لٹکا دیا دوسرا کوئی چار انگل کم پیچھے کی طرف۔ پھر ارشاد فرمایا جاؤ اور آپ چلے گئے۔ پھر فرمایا آؤ چنانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے پھر فرمایا واللہ فرشتوں کے تاج اسی شکل کے ہیں۔

فقہ رضوی میں مذکور ہے کہ جس وقت عمامہ سر پہ باندھے تو یہ دعا پڑھے[۱] "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ ذِكْرِيْ وَاَعْلِ شَاْنِيْ وَاَعِزَّنِيْ بِعِزَّتِكَ وَاَكْرِمْنِيْ بِكَرَمِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ تَوِّجْنِيْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَالْعِزِّ وَالْقَبُوْلِ"

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے[۲] "اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسِيْمَاءِ الْاِيْمَانِ وَتَوِّجْنِيْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ وَقَلِّدْنِيْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الْاِيْمَانِ مِنْ عُنُقِيْ"

اور کہا ہے کہ عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیئے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس کئی قسم کی ٹوپیاں تھیں جو پہنتے تھے۔

اُن لمبی لمبی ٹوپیوں کے بارے میں جن کو برطلہ کہتے ہیں یہ وارد ہے کہ اُنکا پہننا یہودیوں کا لباس ہے علما کا قول ہے کہ مکروہ ہے۔

---

[۱] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ میرا نام بلند کر۔ میرا رتبہ بڑھا۔ اور اپنی عزت کا واسطہ میری عزت زیادہ کر اور اپنے کرم سے اپنی مخلوق میں میرا اکرام زیادہ کر۔ یا اللہ کرامت اور عزت اور قبولیت کا تاج مجھے پہنا۔

[۲] یا اللہ ایمان کی نشانی سے میری شناخت ہو اور مجھے بزرگی کا تاج عنایت کیا جائے تسلیم و رضا کا قلادہ میری گردن میں پڑا رہے اور رشتۂ ایمان آخر دم تک منقطع نہ ہو۔

بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوپی کے نیچے کے کنارے کو اوپر کی طرف لوٹ لینا مکروہ ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس زمانے میں میری اُمّت میں ترکی ٹوپیاں پہننے کا رواج زیادہ ہوگا زنا بھی اُن میں زیادہ ہوجائیگا ترکی ٹوپی سے ظاہرا قادوقی اور رکیناشی اور مثل اس کے اور ٹوپیاں مراد ہیں۔

(۸)

پاجامہ پہننے کے آداب

حضرت ابی عبداللہ علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ زمین مجھ سے تمہارا ستر برہنہ دیکھنے کی شکایت کرتی ہے پس اپنے ستر اور زمین کے درمیان کوئی پردہ مقرر کرو آنحضرت نے زانو تک کا پاجامہ بنا کر پہنا۔

جامع علوی میں برنطی سے روایت ہے کہ جو شخص کھڑے ہوکر پاجامہ پہنے تین روز تک اُسکی حاجت روانہ ہوگی۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ پاجامہ بیٹھ کر پہنو کھڑے ہوکر نہ پہنو کہ یہ اکثر موجب ہلاکت و مرض اور سبب غم والم ہوتا ہے اور پہننے کے وقت یہ دعا پڑھو" بِسْمِ اللّٰهِ[1] اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَلَا تَهْتِكْنِيْ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تَخْلَعْ عَنِّيْ زِيْنَةَ الْاِيْمَانِ "

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے"[2] اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاٰمِنْ بِهٖ رَوْعَتِيْ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْ ذٰلِكَ نَصِيْبًا وَلَا لَهٗ اِلٰى ذٰلِكَ وُصُوْلًا فَيَصْنَعَ لِيَ الْمَكَايِدَ وَيُهَيِّجَنِيْ لِاِرْتِكَابِ مَحَارِمِكَ "

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ انبیاء علیہم السّلام پاجامہ سے پہلے پیراہن پہن لیا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کھڑے ہوکر اور قبلہ کی طرف منہ کرکے اور آدمیوں کی طرف منہ کرکے

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ میری ستر پوشی فرما اور میدان قیامت میں میری ہتک حرمت نہ ہو مجھے عفت کی توفیق عنایت کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ فرما۔

[2] یا اللہ میری پردہ پوشی کر اور مجھے خوف سے نجات دے۔ مجھے توفیق عفت عطا فرما کہ شیطان مجھ کو شہوات میں مبتلا کرکے میری پردہ دری میں حصّہ نہ لے اُس کو مجھ سے ہر طرح دور رکھ کہ میرے لئے جال نہ بچھانے پائے اور میں تیرے محرمات کا مرتکب ہوکر بداعمال و بدعیب نہ ہوجاؤں۔

پاجامہ نہ پہنو۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہوکر پاجامہ پہننے سے غم واندوہ پیدا ہوتا ہے۔

۹

نیا کپڑا قطع کرنے اور پہننے کے آداب

۱۔ بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے یہ دُعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ ثَوْبَ يُمْنٍ وَّتُقًى وَّبَرَكَةٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيْهِ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَعَمَلًا بِطَاعَتِكَ وَاَدَاءَ شُكْرِ نِعْمَتِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ[1]

بسند معتبر جناب امیر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ دُعا مجھے تعلیم فرمائی اور میں نیا کپڑا پہننے کے وقت اسے پڑھتا ہوں[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مِنَ اللِّبَاسِ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ بَرَكَةٍ اَسْعٰى فِيْهَا لِمَرْضَاتِكَ وَاَعْمُرُ فِيْهَا مَسَاجِدَكَ۔ پھر فرمایا کہ جو شخص کپڑا پہننے کے وقت یہ دُعا پڑھے اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے روایت ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اُسے مناسب ہے کہ اپنا ہاتھ اُس پر پھیرے اور یہ دُعا پڑھے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِي النَّاسِ وَاَتَزَيَّنُ بِهٖ بَيْنَهُمْ۔

حضرت ابی عبداللہؑ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہننے کے وقت کوئی برتن میں پانی لے کر چھتیس مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اُس پانی پر پڑھے اور اُس کپڑے پر چھڑک دے تو جب تک اُس کا تار تار باقی

---

[1] یا اللہ اس کپڑے کو باعث یمن و برکت و زہد قرار دے۔ یا اللہ جب تک میں اس کپڑے کو پہنے رہوں تیری عبادت خوبی کے ساتھ بجالاؤں تیری طاعت پر عمل کرتا رہوں اور تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا کہ اُس سے میری پردہ پوشی بھی ہوتی ہے اور لوگوں میں باعث تجمل و زینت بھی ہے۔

[2] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا ہے کہ لوگوں میں اس کے باعث سے میری زینت ہوئی۔ یا اللہ اس لباس کو ایسا برکت کا باعث قرار دے کہ اسے پہن کر میں جو کوشش کروں وہ تیری رضا طلبی اور تیری مساجد کی آبادی کی ہو۔ [3] سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عنایت فرمایا کہ اُس سے نہ فقط میری پردہ پوشی ہوئی بلکہ لوگوں میں باعث جمال و زینت بھی قرار پایا۔

رہے گا روزی برابر فراخ ہوتی رہے گی۔

دُوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ نیا کپڑا پہننے کے وقت لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کرو تاکہ تمام آفتوں سے نجات پاؤ اور جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا وقت برابر خوشی میں گزرے گا۔

جس دنیوی چیز کو دوست رکھتے ہو اُسے زیادہ یاد نہ کرو تاکہ اُس کا خیال جاتا رہے اور جس شخص سے تمہارا کوئی کام متعلق ہو پیٹھ پیچھے اُسے بُرا بھلا نہ کہو کہ یہ بات اُس کے دل میں اثر کرتی ہے۔

بسند معتبر حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہم السّلام سے منقول ہے کہ جس وقت وہ حضرت نئے کپڑے پہنتے تھے تو اُنہیں دائیں طرف رکھتے تھے اور پانی کا ایک جام منگاتے تھے اور سورۂ قل ہو اللّٰہ احد اور آیۃ الکرسی اور قل یا ایّہا الکافرون دس دس مرتبہ اُس جام پر پڑھتے تھے اور وہ پانی اُن کپڑوں پر چھڑک دیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایسا کرے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا اُس کی روزی برابر فراخ ہوتی رہے گی۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب خدا کسی کو نئے کپڑے عطا فرمائے اور وہ اُن کو پہننے تو مناسب ہے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ حمد اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللّٰہ اور انّا انزلناہ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرے کہ اُس نے پوشش دی اور لوگوں کی نظر میں اُس کو عزّت بخشی اور بہت وفعہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے۔ اس شکر یہ کا نتیجہ یہ ہوگا جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا معصیت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہر تار کے عوض وہ ستّار (یعنی اللّٰہ تعالیٰ) ایک فرشتہ پیدا کریگا جو اُس کی حمد کریگا اور اسکے لیے استغفار اور دُعائے رحمت کرتا رہیگا۔

بسند معتبر حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نیا کپڑا پہننا چاہے تو ایک برتن میں پانی لے کر چھتیس ۳۶ مرتبہ انّا انزلناہ پڑھے اور جب وقت آیۂ تنزّل الملٰئکۃ پر پہنچے تو ذرا سا پانی کپڑے پر چھڑک دے پھر وہ کپڑا پہن کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاُصَلِّیْ فِیْہِ لِرَبِّیْ"[1]۔ اور خدا کا شکر ادا کرے تو اُس کپڑے کے کہنہ ہونے تک برابر روزی فراخ رہے گی۔

[1] سب تعریف اُس اللّٰہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عطا فرمائی کہ لوگوں میں اس کے باعث سے زینت پاتا ہوں۔ ستر کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور اُسی سے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں۔

(۱۰)

کپڑے پہننے اور اُتارنے کے آداب

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے رات اور دن میں ہر وقت عُریاں بدن ہونے سے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت مرد برہنہ ہوتا ہے تو شیطان اُسے دیکھ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ اُس کو گناہ میں مبتلا کرے۔ نیز فرمایا کہ مرد جس وقت چند آدمیوں کے درمیان بیٹھا ہو اُس کو مناسب نہیں ہے کہ اپنی ران کھولے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس وقت تم اپنا کپڑا اُتارو تو بسم اللہ کہہ لیا کرو تاکہ اُس کپڑے کو جنّات نہ پہنیں اور اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو جنّات اُسے صبح تک پہنیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسلمان عورتوں کے لئے ایسا نقاب اور ایسا پیراہن جائز نہیں ہے جس میں بدن جھلکتا رہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ صلوات اللہ علیہا کا مقنعہ[۱] اس قدر عریض تھا کہ اُن حضرتؑ کے نصف بازو تک پہنچتا تھا۔ سب عورتوں کو لازم ہے کہ ایسا ہی مقنعہ بنائیں۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ادنیٰ اسراف یہ ہے کہ ابرا اور استر یکساں ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اسحاق ابن عمار نے اُنھیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ہو سکتا ہے کہ ایک مومن دس پیراہن رکھے؟ فرمایا ہاں۔ اُس نے عرض کی بیس پیراہن۔ فرمایا ہاں یہ اسراف نہیں ہے بلکہ اسراف یہ ہے کہ جو کپڑا زینت کے لئے رکھا جائے وہ ایسے کپڑے کے عوض میں پہنے جو معمولی حالت میں پہنتا ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی دس کپڑے رکھے تو یہ اسراف ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ کپڑے کی محافظت کے لئے یہ بہتر ہے۔ اسراف اُس صورت میں ہوگا کہ جس کپڑے کو حفاظت سے رکھنا چاہیئے اُسے میلے کچیلے موقعوں پر پہنے۔

---

[۱] سر اور چہرہ چھپانے والی چادر ایسے باریک کپڑے کی چادر جس کے اندر سے باہر کی جانب دیکھا جا سکے لیکن باہر سے اندر کی جانب چہرہ نظر نہ آئے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نئے نئے کپڑے بنانے رہنا کپڑوں کے واسطے باعثِ حفاظت ہے یعنی وہ زیادہ عرصے تک باقی رہتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ نفیس کپڑے پہننے سے دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُجلے کپڑے پہننے سے رنج و غم دُور ہوتے ہیں۔ اور نماز قبول ہوتی ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کپڑا پہننے والے کو چاہیئے کہ اُجلا کپڑا پہنے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ چھ چیزیں عادات قوم لوط سے ہیں غلیل بازی کرنا ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکنا۔ راستہ چلنے میں کندر چبانا۔ کپڑا زمین پر کھینچتے چلنا۔ ازرُوئے تکبر قبا اور پیراہن کے بند کھلے رکھنا۔

بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا دیکھا کہ حضرت نے اپنے گریبان میں پیوند لگا رکھا ہے۔ وہ شخص بار بار تعجب سے اُس پیوند کو دیکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کیوں دیکھتا ہے۔ اُس نے عرض کی کہ مجھے اس پیوند پر حیرت ہے۔ ایک کتاب اُن حضرتؑ کے سامنے رکھی تھی۔ فرمایا اسے پڑھ لے۔ اُس میں لکھا تھا کہ جس شخص میں حیا نہیں اُس کا ایمان نہیں ہے جسے اپنی آمدنی کا اندازہ نہیں وہ مالدار نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے پاس پرانا کپڑا نہ ہو اُس کا نیا کپڑا نہیں رہ سکتا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے کپڑے پر اس قدر پیوند لگوائے تھے کہ پیوند لگانے والے سے مجھے شرم آنے لگی تھی۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گریبان میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی گٹھوائے اور جو سامان اپنے گھر کے لئے خریدے خود اٹھا کر اپنے گھر لے جائے تو وہ تکبر سے محفوظ رہیگا۔

۱۱

نعلین[1] موزوں اور جوتوں کے رنگ اور اُن کی کیفیت

نعلین اور جوتوں کے رنگوں میں سے سب سے اچھا زرد رنگ ہے اور بعد اس کے سفید اور موزے کے رنگوں سے

---

[1] نعل کا مطلب ہے عربی طرز کا جوتا۔ نعلین کا مطلب ہے دونوں پاؤں کے جوتے یعنی جوڑا۔

سب سے بہتر سیاہ رنگ ہے اور سفر کی حالت میں سب سے بہتر سُرخ رنگ ہے جو حضر (یعنی سکونت) میں مکروہ ہے۔

سُنت ہے کہ نعلین کی ایڑی اور پنجہ بلند ہو اور بیچ کا حصّہ خالی تا کہ سارا تلہ زمین پر نہ لگے۔ اس کے سوا اور سب مکروہ ہیں۔ ظاہراً کفش (یعنی سلیپر یا چپّل) کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اچھا جوتا پہننے سے بدن بلا ہائے بد سے محفوظ رہتا ہے اور وضو نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کی عمر دراز ہو تو ناشتہ سویرے کھائے جوتا اچھا پہنے ردا و بالا پوش ہلکا اوڑھے۔ عورتوں سے جماع زیادہ نہ کرے۔

حضرت صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص نے اوّل نعلین پہنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام تھے۔

حدیث معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ سپاٹ تلے کی نعلین جس کا سارا تلہ زمین پر لگے پہننا یہودیوں کی پوشش ہے اور اس قسم کی نعلین کی مذمّت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ سیاہ جوتا نہ پہنو کہ بینائی کو ضعیف کرتا ہے اور قوت باہ کو سست۔ رنج وغم پیدا کرتا ہے۔ زرد نعلین پہننی چاہیئے کہ آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔

یہ بھی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سیاہ جوتا پہننا موجب تکبر ہے۔ جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا قیامت کے دن جبّاروں کے ساتھ محشور ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو زرد جوتا پہنے جب تک وہ پاؤں میں رہے گا برابر خوش وخُرم رہے گا۔ کیونکہ حق تعالےٰ نے سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل کی گائے کی تعریف ارشاد فرمائی ہے "صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ"[1]

بسند معتبر سُدیر صرّاف سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں سفید جوتا پہن کر گیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے سُدیر آیا تو نے جان بوجھ کر یہ جوتا پہنا ہے یا یوں ہی۔ پھر فرمایا کہ جو شخص بازار جا کر سفید جوتا خریدے تو پُرانا ہونے سے پہلے اُسے ایسی جگہ سے مال ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ راوی سُدیر سے روایت کرتا ہے کہ ابھی وہ جوتا پُرانا نہ ہونے پایا تھا کہ مجھ کو

---

[1] گہرے زرد رنگ والی جس کے دیکھنے والوں کو سُرور حاصل ہو۔

سواشرفی ایسی جگہ سے ہاتھ لگیں جہاں کا خیال بھی نہ تھا۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص زرد یا سفید جوتا پہنے اُس کے بچے بہت ہونگے اور جو سیاہ پہنے ممکن ہے کہ اُس کے ایک بھی نہ ہو۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ موزہ پہننے سے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے

دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ ہمیشہ موزہ پہننا مرض سل اور مرگ بد سے بچاتا ہے۔

داؤد رقی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سفر میں سُرخ موزہ پہنے دیکھا عرض کیا کہ یہ سُرخ موزہ کیسا ہے فرمایا کہ یہ میں نے سفر کے لئے پہنا ہے اور کیچڑ پانی کے لئے یہ اچھا ہے۔ مگر گھر پر سیاہ رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے۔

(۱۲)

نعلین۔ موزے اور جوتا پہننے کے آداب

بسند معتبر حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السّلام سے منقول ہے کہ نعلین پہننے کے وقت ابتدا داہنے پاؤں سے کرنا چاہیئے اور اُتارنے کے وقت بائیں پاؤں سے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر رستہ چلے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو تو شیطان اُس پر قابو پائے گا اور وہ دیوانہ ہو جائے گا۔

عبدالرحمن ابن کثیر سے منقول ہے کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے ساتھ جا رہا تھا حضرت کی نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا میں نے دوسرا بند اُسی وقت آستین سے نکالا اور نعلین مبارک درست کر دی۔ اس عرصے میں حضرت اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھے رہے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی مؤمن کو سہارا دیتا رہے اس عرصے میں کہ اُس کی نعلین کی مرمت ہوتی ہو تو حق تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے اُٹھے گا اُس کو ایک ناقہ تیز رَو (تیز دوڑنے والی اونٹنی) عنایت فرمائیگا کہ اُس پر سوار ہو کر داخل بہشت ہو۔

یعقوب سراج سے منقول ہے کہ میں ایک راہ میں آن حضرتؑ کے ساتھ جا رہا تھا حضرت کے نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا آنحضرتؑ برہنہ پا راستہ چلنے لگے۔ اتنے میں عبداللہ بن

یعقوب آ گیا اور وہ اپنی نعل کا بند کھول کر حضرت کے پاس لایا۔ آپ نے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ صاحب مصیبت کے لئے یہ زیبا ہے کہ اپنی مصیبت پر صبر کرے۔

عبدالرحمٰن ابن ابی عبداللہ نے روایت کی ہے کہ میں حضرت کی معیت میں ایک شخص سے ملنے گیا۔ جب وہ حضرت پہنچے تو نعل مبارک پاؤں سے نکالی اور یہ ارشاد فرمایا کہ بیٹھتے وقت نعلین پاؤں سے نکال لیا کرو کہ اس سے پاؤں کو راحت پہنچتی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک نعل پہن کر راستہ چلنے کو اور کھڑے کھڑے نعلین پہننے کو منع فرمایا ہے۔ ظاہراً اُس نعلین کا کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے جس کے بند باندھے جاتے ہیں۔

دُوسری حدیث میں اُنہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ تین فعل ایسے ہیں کہ اُن کے کرنے والے کی نسبت خوف ہے کہ دیوانہ ہو جائے۔ قبرستان میں پاخانہ پھرنا۔ ایک موزہ پہن کر راستہ چلنا۔ تنہا مکان میں سونا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمیشہ موزہ پہننا بالخورے سے بچاتا ہے

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص موزہ یا جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے ابتدا کرے اور یہ دعا پڑھے۔ "[۱] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَطِّئْ قَدَمَیَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَثَبِّتْهُمَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَلَا تُزَلْزِلْهُمَا یَوْمَ زُلْزِلَتِ الْاَقْدَامُ اَللّٰهُمَّ وَقِنِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ وَمِنَ الْاَذٰی" اور جب اتارے تو یہ دعا پڑھے "[۲] اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّیْ کُلَّ غَمٍّ وَّهَمٍّ وَلَا تَنْزِعْ عَنِّیْ حِلْیَةَ الْاِیْمَانِ"

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ موزہ اور نعلین کو بیٹھ کر پہنو اور پہنتے وقت یہ دعا پڑھے۔
[۳] بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّطِّئْ قَدَمَیَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ثَبِّتْهُمَا عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ

---

[۱] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر توکل ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے۔ یا اللہ دنیا اور آخرت میں میرے قدم ایمان پر قائم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں لڑکھڑاتے ہوں میرے قدموں کو ثبات دے یا اللہ مجھے ہر قسم کی آفات اور تکلیفات اور ایذاؤں سے محفوظ رکھ۔

[۲] یا اللہ مجھے ہر دم کا گذشتہ اور آئندہ کا رنج دور کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ کر۔

[۳] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور دنیا و آخرت میں میرا قدم مستقیم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں پل صراط پر ڈگمگاتے ہوں میرے دونوں پاؤں کو قائم رکھ۔

تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ "۔ اور اتارنے کے وقت کھڑے اتارو اور یہ دُعا پڑھو" [1] بِسْمِ اللّٰهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اُوَقِّیْ بِهٖ قَدَمَیَّ مِنَ الْاَذٰی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمَا عَلٰی صِرَاطِكَ وَلَا تُزِلَّهُمَا عَنْ صِرَاطِكَ السَّوِیِّ "۔

دُوسرا باب

مَردوں اور عورتوں کے زیور پہننے سُرمہ لگانے آئینہ دیکھنے خضاب لگانے کے آداب

(۱)

انگشتری پہننے کی فضیلت اور اُس کے آداب

مرد اور عورت کے لئے سنت موکدہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے۔ بعض احادیث میں یہ بھی تجویز فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ میں پہنے اور اگر اُس پر کوئی مقدس نقش یا متبرک نگینہ ہو تو استنجے کے وقت نکال لینی چاہیئے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگوٹھی خواہ داہنے ہاتھ میں پہنو خواہ بائیں میں۔

بسند معتبر حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ یہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا۔ یا علیؑ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تاکہ تمہارا شمار مقربین میں ہو جائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مقربین کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل و میکائیل۔ پھر استفسار فرمایا کونسی انگوٹھی پہنوں ارشاد ہوا کہ عقیق سُرخ کی کیونکہ عقیق سُرخ نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوّت کا اور تمہارے

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عنایت کی جس سے میں اپنے دونوں پاؤں کو تکلیف سے محفوظ رکھتا ہوں۔ یا اللہ میرے دونوں پاؤں پل صراط پر قائم رکھیو اور انھیں صراط مستقیم سے ڈگمگانے نہ دیجیو۔

لئے نے علیؑ میرے وصی ہونے کا اور تمہاری اولاد کے لئے امامت اور تمہارے دوستوں کے لئے بہشت کا اور تمہارے شیعوں اور فرزندوں کے لئے جنّت الفردوس کا اقرار کیا ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کیوں پہنا کرتے تھے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ پیشوائے اصحاب الیمین ہیں جن کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ دوسرے اِس لئے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور ہمارے شیعہ جن علامات سے پہچانے جائیں گے اُن میں سے اوّل تو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا۔ دوسرے فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے اپنا مال اپنے مومن بھائیوں کو تقسیم کرنا۔ پانچویں لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا چھٹے لوگوں کو بدی سے باز رکھنا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نے جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ سے عرض کیا کہ جو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا ہو اور اس سے اُس کی غرض آپ کی سُنّت کی متابعت ہو تو اگر عرصۂ محشر میں اُس کو پریشان دیکھوں گا تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے اور حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کے پاس پہنچا دوں گا۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سُنّت ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا جو شخص بائیں ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے جس پر خدا کا نام کندہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کو استنجے کے وقت داہنے ہاتھ میں پہن لے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک انگوٹھی پہنچانی چاہیئے۔

روایت میں وارد ہے کہ پوروں میں انگوٹھی اور چھلّے پہننا قوم لوط کا فعل ہے۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ انگوٹھی پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنِیْ بِسِیْمَاءِ الْاِیْمَانِ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَاجْعَلْ عَاقِبَتِیْ اِلٰی خَیْرٍ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ ؎

؎ اے اللہ ایمان کی نشانیوں کو میری شناخت مقرر فرما۔ میرے انجام بخیر کر دے عاقبت میں بھی میرے لئے خیر ہی خیر ہو بالتحقیق تو بڑا زبردست صاحب حکمت وکرم ہے۔

ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔[1] اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنِیْ بِسِیْمَآءِ الْاِیْمَانِ وَتَوِّجْنِیْ بِتَاجِ الْکَرَامَۃِ وَقَلِّدْنِیْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِیْ۔

(۲)

انگوٹھی کس چیز کی ہونا چاہئیے ؟

سُنّت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو۔ مَردوں کے لیئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ لوہے فولاد اور پیتل کی انگوٹھی عورت اور مَرد دونوں کے لئے مکروہ ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بسند صحیح منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے فرمایا کہ یا علیؑ سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کہ وہ آخرت میں تمہاری زینت ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے چاندی کے اور کسی چیز کی نہ پہنو کیونکہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرد کو لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہیئے۔ اور آنحضرتؐ نے پیتل کی انگوٹھی پہننے کی بھی ممانعت فرمائی۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ نگینہ اُس پہ نہ تھا بلکہ بجائے اُس کے یہ الفاظ کندہ تھے " محمدٌ رَّسُولُ اللہ "

(۳)

عقیق کی فضیلت

منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام چار انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ اول یاقوت کی زینت اور بزرگی کے لیئے۔ دُوسرے فیروزے کی فتح و نصرت کے لئے۔ تیسری حدید چینی کی قوّت

---

[1] یا اللہ ایمان کی نشانی سے میری شناخت رکھ، مجھے بزرگی کا تاج عنایت کر تسلیم و رضا کا قلادہ میری گردن میں ڈال اور رشتۂ ایمان میری گردن سے جدا نہ کر۔

کے لئے۔ چوتھی عقیق کی دشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے۔

حدیث صحیح میں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السّلام سے منقول ہے کہ عقیق فقر[ب] اور درویشی کو دور کرتا اور نفاق کو زائل کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہن کر قرعہ ڈالے اُس کا پُورا حصّہ نکلے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگشتری پہننا مبارک ہے جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے امیّد ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہو۔

ربیعہ رازی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کو عقیق کی انگوٹھی پہنے دیکھا میں نے سوال کیا یا مولا یہ کونسا نگینہ ہے؟ فرمایا عقیق رومی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اُسکی حاجتیں روا ہونگی۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگوٹھی سفر میں باعثِ امن ہے۔

دُوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ پریشان نہ ہوگا اور اُس کا انجام کار بہتر ہوگا۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک حاکم نے کسی مُجرم کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے آنحضرت نے اُس کے عزیز و اقارب کو بُلا کر فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی اُس کے پاس پہنچا دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور وہ صاف بَری ہوگیا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستے میں لُٹ گیا فرمایا کہ تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچاتی ہے۔

دوسری حدیث میں بسند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا جب تک وہ ہاتھ میں رہے گی کوئی غم اُس کو نہ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں میں یہ پہلا ہے جس نے خدا کی وحدانیت

ب یہاں فقر اور درویشی سے مراد غربت اور محتاجی ہے یا فقر و فاقہ مراد ہے اور نفاق زائل کرنے سے مراد ہے
[illegible]

اور میری نبوّت اور یا علیؑ تمہاری امامت کا اقرار کیا ہے۔

حدیث معتبر میں وہاں سے منقول ہے کہ میں نے معصوم علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس قسم کا نگینہ انگوٹھی پر لگاؤں! فرمایا تو عقیق زرد و سُرخ و سفید سے کیوں غافل ہے کہ یہ تینوں پہاڑ بہشت میں ہیں۔ اُن میں سے کوہ عقیق سُرخ تو قصر جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افگن ہے اور کوہ عقیق زرد قصر جناب فاطمہ زہرا علیہا السّلام پر اور کوہ عقیق سفید قصر جناب امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ پر اور یہ تینوں قصر ایک ہی جگہ ہیں اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا۔ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلی ہیں اور ایک ہی جگہ گرتی ہیں۔ اِنکا پانی آلِ محمدؐ اور شیعیان آلِ محمدؐ کے سوا اور کسی کو نہ ملے گا اور یہ تینوں پہاڑ خدائے تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس و تمجید کرتے رہتے ہیں اور شیعیان آلِ محمدؐ میں سے کوئی شخص اگر تینوں عقیقوں میں سے کوئی عقیق بھی ہاتھ میں پہنے گا تو اُس کے لئے بہتری ہو گی۔ اُس کی روزی فراخ ہو گی۔ بلاؤں سے بچے گا اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتا ہے اُن سب سے محفوظ رہے گا۔ خواہ شرِّ بادشاہ ظالم ہو یا کچھ اور۔

دُوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو جناب امام محمد باقر علیہ السّلام کے سامنے لے گئے کہ اُس کے بہت سے کوڑے لگے تھے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو کوڑے نہ کھاتا۔

دُوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جتنے ہاتھ دُعا کے لئے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اُس ہاتھ سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔

حدیث معتبر میں حضرت امام حسین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر خدائے تعالےٰ سے مناجات کی تو زمین کی طرف ملاحظہ کیا حق تعالےٰ نے اُن کے چہرہ مبارک کے نور سے عقیق کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذات مقدس کی قسم ہے کہ میں آتش جہنم میں اُس ہاتھ کو عذاب نہ کروں گا جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ بشرطیکہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کو دوست بھی رکھتا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جبرئیل علیہ السّلام حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو اور اُس کا نگینہ عقیق کا ہو۔ اور علی ابن ابیطالبؑ اپنے چچازاد بھائی سے کہدو کہ وہ بھی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنے اور نگینہ عقیق کا ہو۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے پوچھا یا حضرت عقیق کونسا ہے؟ فرمایا وہ ایک پہاڑ ہے یمن میں جس نے خدا کی توحید کا۔ میری نبوّت کا تمہاری اور تمہاری اولاد کی امامت کا اور تمہارے شیعوں کے لئے بہشت کا اور تمہارے دشمنوں کے لئے جہنم کا اقرار کیا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اُس شخص کی مجرد نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اُس شخص کی جماعت کی نماز سے بھی جس کے ہاتھ میں عقیق کے سوا اور رنگ کی انگوٹھی ہو چالیس درجے افضل ہے۔

سلیمان اعمش سے روایت ہے کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں منصور عباسی کے مکان میں حاضر تھا۔ سپاہی ایک شخص کو جس کے کوڑے لگے تھے باہر لائے۔ حضرت نے فرمایا اے سلیمان دیکھنا اس کی انگوٹھی پر کونسا نگینہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا ابن رسولؐ اللہ عقیق تو نہیں ہے۔ فرمایا اے سلیمان اگر عقیق کی انگوٹھی ہوتی تو یہ کوڑے نہ کھاتا میں نے عرض کیا یا ابن رسولؐ اللہ کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا اسے سلیمان عقیق کی انگوٹھی ہاتھ کٹنے سے بچاتی ہے۔ میں نے عرض کیا اور بھی ارشاد ہو۔ فرمایا اے سلیمان خدائے عزوجل اُس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اُس کی طرف دُعا کے لئے پھیلایا جائے میں نے عرض کیا ابھی تو سیری نہیں ہوئی۔ فرمایا مجھے تعجب ہے اُس ہاتھ سے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ سیم و زر سے خالی رہے میں نے عرض کیا کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے۔ فرمایا عقیق ہر بلا سے آدمی کو محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ کچھ اور ارشاد کیجئے فرمایا فقر و فاقہ سے بچاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں اس حدیث کو آپ کے جدامجد حضرت حسین بن علی علیہما السّلام اور اُن کے والد ماجد حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کے نام سے

دوسری روایت میں منقول ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگوٹھی پہن کر پڑھنا ہزار رکعتوں سے افضل ہے جو بے عقیق کے پڑھی جائیں۔

(۴)

یاقوت۔ زبرجد اور زمرد کی فضیلت

تین معتبر حدیثوں میں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السّلام سے منقول ہے کہ یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت ہے کہ یاقوت اور زبرجد کی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہننا سُنّت ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ زمرد کی انگوٹھی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

دوسری حدیث میں جناب امام رضا علیہ السّلام سے زبرجد کی انگوٹھی کے لئے بھی یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ زمرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے فقیری[1] امیری سے بدل جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا کبھی فقیر[2] نہ ہوگا۔

(۵)

فیروزہ اور جزع یمانی کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا حسن ابن علی ابن مہران سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں گیا۔ اور حضرت کی انگشت مبارک میں ایک انگوٹھی دیکھی اُس پر فیروزے کا نگینہ تھا اور یہ نقش تھا "لِلّٰہ المُلک" میں اُس کی طرف بار بار دیکھتا رہا یہاں تک کہ آنحضرت نے فرمایا کیا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب

امیرالمومنین علیہ السّلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اُس پر نقش تھا۔ "للہ الملک" فرمایا تو اُسے پہچانتا ہے! میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ وہی انگوٹھی ہے اور یہ نگینہ جبرئیل امین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے لئے بہشت سے ہدیہ لائے تھے اور آنحضرت نے یہ انگوٹھی حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو عنایت فرمائی تھی یہاں تک کہ درجہ بدرجہ ہم تک پہنچی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جزع یمانی کی انگوٹھی پہننا مکر شیاطین سے بچاتا ہے۔

جناب امام رضا علیہ السّلام سے بقول حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ منقول ہے کہ ایک دن جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جزع یمانی کی انگوٹھی پہنے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ انگوٹھی مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھا کرو کہ جزع یمانی کے ساتھ نماز ستّر نمازوں کے برابر ہے۔ یہ نگینہ تسبیح و استغفار پڑھتا رہتا ہے اور اس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔

علی ابن محمد صیمری کہتا ہے کہ میں نے جعفر ابن محمود کی بیٹی سے شادی کی اور مجھے اُس سے بڑی محبت تھی مگر اُس سے اولاد نہ ہوتی تھی۔ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مطلب عرض کیا۔ حضرت متبسّم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی فیروزے کی لے اور اُس پر "رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ" نقش کرا لے۔ تعمیل حکم کی برکت سے ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اُسی عورت سے لڑکا پیدا ہوا۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پروردگارِ عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگوٹھی ہو اور وہ میرے آگے دُعا کے لئے پھیلایا جائے مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے نا امید نہیں پھیرتا۔

(٦)

دُرِ نجف۔ بلور۔ حدید چینی و دیگر نگینوں کی فضیلت

بسند معتبر مفضل ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں

[illegible]

کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُن کی آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات
پسند ہے کہ پانچ انگوٹھیاں اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اوّل یاقوت کی کہ وہ سب سے عُمدہ ہے۔ دوسری
عقیق کی کہ وہ خدائے تعالےٰ اور ہم اہلِ بیتؑ کے لئے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔ تیسری فیروزے
کی جو آنکھوں کو قوّت دیتا ہے سینے کو کشادہ کرتا ہے۔ دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور جب بندۂ مومن کسی
کام کو جانے لگے اور اُس کو پہن کر جائے تو وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ چوتھی حدید چینی کی لیکن اس کے متعلق میں یہ
بات پسند نہیں کرتا کہ اُسے ہر وقت پہنے رہے بلکہ اگر کسی شخص کے شر سے ڈرتا ہو اور اُس کی ملاقات کو جائے تو اُسے
پہن کر جائے کہ اُس کے شر سے محفوظ رہے اور چونکہ حدید چینی شیطان کو دور کرتا ہے اس واسطے اس
کا پاس رکھنا مناسب ہے۔ پانچویں اُس دُر کی جسے خدائے تعالےٰ نجف اشرف میں پیدا کرتا ہے جو شخص اُس کو ہاتھ
میں پہنے تو خداوند عالم ہر نگاہ کے عوض میں جو اُس پر کی جائے زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اُس کے نامۂ عمل میں لکھے
گا۔ اُس کا ثواب انبیا اور صالحین کے برابر ہوگا اور اگر خدائے تعالےٰ ہمارے شیعوں پر رحم نہ کرتا تو دُرِّ نجف کا
ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمتیں رکھتا لیکن خدائے تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ نگینے سستے کر دیئے کہ امیر و غریب
سب پہن سکیں۔ ابو طاہر کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں
عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے جدِّ امجد جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی ہے میں نے
عرض کی تو آپ تو عقیق سُرخ سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتے فرمایا ہاں اُس کی فضیلت یاد ہے چنانچہ میرے
والد بزرگوار نے خبر دی ہے کہ اوّل نگ جو حضرت آدم علیہ السلام نے پہنا وہ عقیق تھا۔ آنحضرت نے عرشِ
اعلیٰ پر نور سے یہ لکھا ہوا دیکھا تھا[1] اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَحْدِیْ وَ مُحَمَّدٌ صَفْوَتِیْ مِنْ خَلْقِیْ
اَیَّدْتُہٗ بِاَخِیْہِ عَلِیٍّ وَ نَصَرْتُہٗ بِہٖ وَ بِفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ۔ جب اُن سے
ترکِ اولےٰ ہوا یعنی اس درخت کا پھل کھایا جس سے خدائے تعالےٰ نے منع فرمایا تھا اور زمین پر
بھیجے گئے تو ان اسمائے مبارک کے توسُّل سے خدا سے دُعا مانگی اور خدا نے اُسے قبول فرمائی
تو حضرت آدمؑ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی اور عقیق سُرخ کا نگینہ جس پر اسمائے مبارک کندہ تھے
جڑ کروا کے ہاتھ میں پہن لی چنانچہ یہی سُنّت قائم ہو گئی۔ اور اولادِ آدمؑ میں جتنے پرہیزگار ہیں

[1] میں خدا ہوں میرے سوا کوئی معبود یکتا نہیں ہے اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ میری مخلوق میں سے برگزیدہ ہے

سب اسی پر عمل کرتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بلور کا نگینہ بہت اچھا ہے

حسین ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ چاہ زمزم میں سے جو سنگریزے نکلتے ہیں اُنکی انگوٹھی پہننا اچھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن استنجے کے وقت اُتارے اگر بائیں ہاتھ میں ہو تو۔

(۷)

نگینے پر کیا کیا نقش کرنا مناسب ہے؟

حسین ابنِ خالد نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کیا جائز ہے کہ کوئی شخص ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے ہو جس میں لا الہ الا اللہ نقش ہو اور استنجا کرلے۔ حضرت نے فرمایا میں یہ امر کسی کے لیے بہتر نہیں سمجھتا۔ اس پر حسین نے عرض کیا کہ آیا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ اور آپ کے آبا و اجداد انگوٹھی پہنے ہوئے استنجا نہیں کرتے تھے؟ فرمایا ہاں کرتے تھے مگر اُن کے داہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہوتی تھی تم خدا سے ڈرو اور اُن پر بہتان نہ کرو۔ پھر فرمایا حضرت آدمؑ کا نقش نگین تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو جنت سے ساتھ لائے تھے۔

حضرت نوحؑ جب کشتی میں سوار ہوئے تو خدا نے وحی کی کہ جب تم غرق ہونے سے ڈرنے ہو تو ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر دعا کرنا میں تم کو اور تمہارے ایماندار ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچالوں گا۔ کشتی چلی جاتی تھی کہ ایک روز تیز ہوا چلی اور حضرت نوحؑ کو غرق ہونے کا خوف ہوا اور اس بات کا بھی موقع نہ تھا کہ ہزار مرتبہ لا الہ الا اللہ کہتے اس سبب سے سریانی زبان میں یہ کہا ہَلُولیا الفا الفا یا ماریا اتقن۔ طوفان جاتا رہا اور کشتی ٹھیک چلنے لگی حضرت نوحؑ نے چاہا کہ جن کلمات سے مجھ کو نجات ملی ہے کہ وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں پس اس کا عربی ترجمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اَلْفَ مَرَّۃٍ یَارَبِّ اَصْلِحْنِیْ۔ اپنی انگوٹھی پر نقش کرلیا

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لیئے منجنیق میں بٹھایا تو جبرئیل علیہ السّلام کو غصّہ آیا۔ حق تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو وحی کی کہ تجھے غصّہ کیوں آیا؟ عرض کیا اے پروردگار ابراہیمؑ تیرا خلیل ہے اور اُس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو تیری واحدانیت کا قائل ہو اور تو نے اَپنے اور اُس کے دشمن کو اس پر مسلّط کر دیا ہے۔ پروردگار کی جانب سے وحی ہوئی کہ خاموش رہ معاملات میں جلدی وہ شخص کرتا ہے جو تیرے مانند بندۂ عاجز ہو اور جس کو وقت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو۔ ابراہیمؑ ہمارا بندہ ہے ہم جب چاہیں اسے چھڑا سکتے ہیں جبرئیل نے اُدھر سے مطمئن ہو کر ابراہیم علیہ السّلام کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا کہ آپ کو کچھ احتیاج ہے؟ فرمایا ہے مگر تم سے نہیں اُسی وقت حق تعالےٰ نے زمرد کی انگوٹھی اُن کے لیئے بھیجی جس پر یہ چھ کلمے نقش تھے [1] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ [2] مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ [3] وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ [4] فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ۔ [5] اَسْنَدْتُ ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰهِ۔ [6] حَسْبِیَ اللّٰهُ۔ اور وحی فرمائی کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو کہ آگ تم پر سرد ہو جائے گی اور اُس کی سردی بھی ایذا نہ دے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا نقش نگیں یہ دو کلمے تھے جو توریت سے لیئے گئے تھے۔" [7] اِصْبِرْ تُؤْجَرْ اُصْدُقْ تَنْجُ۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام کا نقش نگین تھا۔" [8] سُبْحَانَ مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ بِكَلِمَاتِهٖ۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے نقش نگیں یہ دو کلمے تھے جو انجیل سے لیئے گئے تھے۔ [9] طُوْبٰی لِعَبْدٍ ذُكِرَ اللّٰهُ مِنْ اَجْلِهٖ وَوَيْلٌ لِّعَبْدٍ نُسِیَ اللّٰهُ مِنْ اَجْلِهٖ۔"

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کا نقش نگیں تھا۔" [10] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔"

جناب امیر علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا۔" [11] لِلّٰهِ الْمُلْكُ۔"

حضرت امام حسن علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا۔" [12] اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ۔"

---

[1] سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے [2] محمّد اللہ کے رسول ہیں [3] سوائے وسیلۂ خدا کے کسی شے میں کوئی قدرت و قوت نہیں ہے [4] میں نے اپنا کاروبار خدا کے سپرد کر دیا ہے [5] میرا تکیہ و توکل خدا ہی پر ہے [6] اللہ میرے لیئے کافی ہے۔ [7] صبر کر اجر پائے گا سچ بول نجات ملے گی۔ [8] پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے جنّات کی زبان اپنے کلمات سے بند کر دی ہے۔ [9] خوشا حال اُس بندے کا جس کی وجہ سے لوگ خدا کو یاد کریں اور بدحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے [illegible]

حضرت امام حسین علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا "[۱] اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ "
حضرت علی ابن الحسین اور حضرت امام محمد باقر علیہما السّلام جناب امام حسین علیہ السّلام کی انگوٹھی پہنتے تھے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا نقش نگین تھا "[۲] اَللّٰہُ وَلِیِّیْ وَ عِصْمَتِیْ مِنْ خَلْقِہٖ "
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا "[۳] حَسْبِیَ اللّٰہُ "
یہاں تک بیان فرما کر حضرت امام رضا علیہ السّلام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر دکھایا تو وہ جناب اپنے والد ماجد کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا نقش نگیں تھا "محمدٌ رسول اللہ" اور جناب امیر علیہ السّلام کا نقش نگیں "للہ الملک" اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کا۔ "العزّۃ للہ"

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ بعض لوگوں نے اُن حضرتؑ سے پوچھا کہ آیا اپنے اور اپنے باپ کے نام کے سوا نگینے پر کچھ اور نقش کرنا مکروہ ہے! حضرت نے فرمایا کہ میری انگشتری کا نقش نگیں ہے۔ [۴] اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اور میرے والد کا نقش نگیں تھا "اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ " اور جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا "[۵] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ " اور حضرت حسین علیہما السّلام کا نقش نگیں۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السّلام کا نقش نگیں لِلّٰہِ الْمُلْکُ "
دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا نقش نگیں یہ کلمات تھے "[۶] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ فَقِنِیْ شَرَّ خَلْقِکَ "

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا "[۷] اَنْتَ ثِقَتِیْ فَاعْصِمْنِیْ مِنَ النَّاسِ " اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ اور اس کے نیچے پھول بنا تھا اور اوپر ہلال۔
دوسری حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا۔ [۸] مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

---

[۱] ذرا شک نہیں کہ خدا اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے [۲] اللہ میرا مالک ہے اور وہی اپنی مخلوقات سے مجھے بچانے والا ہے [۳] اللہ میرے لیے کافی ہے [۴] اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے [۵] سب تعریف خدائے برتر کی ہے [۶] یا اللہ میرا بھروسہ تجھ پر ہے تو ہی مجھے اپنی مخلوق کے شر سے محفوظ رکھ [۷] میرا معتمد تو ہی ہے مجھے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ [۸] جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے

حدیث معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کا نقش نگین تھا "[1] خَزِیَ وَّ شَقِیَ قَاتِلُ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ "
عبداللہ ابن سنان کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی انگشتری مبارک مجھے دکھائی اس کا نگینہ سیاہ تھا جس پر دو سطروں میں یہ لکھا تھا۔ [2]
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ "
حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے انگوٹھی پر کسی جانور کی تصویر نقش کرنے کو منع فرمایا ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کی عقل کا تین چیزوں سے امتحان لیا جا سکتا ہے۔ اوّل اس کی ریش کی درازی سے دوسرے اس کی انگوٹھی کے نقش سے تیسرے نگینہ سے۔
دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر "[3] مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ " نقش کرے فقر و فاقہ کی شدّت سے محفوظ رہے گا۔
حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السّلام کا نقش نگیں تھا۔
[4] ظَنِّیْ بِاللّٰہِ حَسَنٌ وَ بِالنَّبِیِّ الْمُؤْتَمَنِ وَ بِالْوَصِیِّ ذِی الْمِنَنِ وَ بِالْحُسَیْنِ وَ الْحَسَنِ "
دوسری روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السّلام کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر یہ نقش تھا "[5] نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰہُ "
بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت امیرالمومنین کا نقش نگیں "الملک للہ" تھا۔
دوسری روایت میں ہے کہ حضرت کی انگوٹھی صاف اور سفید حدید چینی کی تھی اور یہ چند کلمات سات سطروں میں اس پر نقش تھے اور لڑائیوں اور سختیوں کے وقت اس کو پہنا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَعْدَدْتُ لِکُلِّ ہَوْلٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ [6] وَ لِکُلِّ کَرْبٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلِکُلِّ

---

[1] حسین ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بدبخت ہے [2] محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اُن پر اور اُن کی اولاد پر اللہ کی رحمت نازل ہو [3] جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے خدا کے کسی میں قدرت نہیں میں خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔
[4] میرا گمان خدائے برحق اور اس کے رسول امین اور رسول خدا کے جانشین باکرم اور حسنین علیہما السّلام کے بارے میں نیک ہی نیک ہے [5] سب سے بہتر قدرت رکھنے والا ہے [6] (پہلی سطر میں)، میں ہر خوف و خطر کے لئے کلمہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہوں اور (دوسری سطر میں) ہر رنج کے لئے لاحول ولا قوت الا باللہ۔ اور (تیسری سطر میں) ہر آنے والی مصیبت کے لئے حسبی اللہ۔ (چوتھی سطر میں) اور ہر چھوٹے بڑے گناہ کے لئے استغفر اللہ۔

مُصِیْبَۃٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَلِکُلِّ ذَنْبٍ صَغِیْرَۃٍ اَوْ کَبِیْرَۃٍ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلِکُلِّ ھَمٍّ وَّ غَمٍّ فَادِحٍ مَا شَاءَ اللّٰہُ وَلِکُلِّ نِعْمَۃٍ مُتَجَدِّدَۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اِلْعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ فَمِنَ اللّٰہِ "

اسمٰعیل ابن موسیٰ سے منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی انگوٹھی بالکل چاندی کی تھی اور اس پہ یہ نقش تھا۔[له] "یَا ثِقَتِیْ قِنِیْ شَرَّ جَمِیْعِ خَلْقِكَ "

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پہ قرآن شریف کی کوئی آیت نقش کرے وہ بخشا جائے گا۔

ابنِ طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت ذیل صافی خادم حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی زبانی قاسم ابن علی سے نقل کی ہے کہ میں نے ان حضرت سے ان کے جدّ امجد جناب امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانے کی رخصت مانگی۔ فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی لینا جائیو جس کا نگینہ زرد ہو۔ اور ایک طرف " مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ " اور دوسری طرف مُحَمَّدٌ وَّ عَلِیٌّ۔ نقش ہو۔ اس انگوٹھی کے پاس ہونے سے چوروں اور رہزنوں اور دشمنوں کے شر سے نوامان پائے گا سلامت رہے گا بلکہ با ایمان مراجعت کرے گا۔ صافی کہتا ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بموجب انگشتری ڈھونڈھ کر لایا اور جب حضرت سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ حضرت نے پھر کسی کو دوڑایا وہ مجھے واپس لایا۔ حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے صافی! میں نے عرض کی حضور! فرمایا فیروزہ کی انگوٹھی بھی لینا جائیو کہ طوس اور نیشاپور کے درمیان تجھے ایک شیر ملے گا جو قافلے کو روک لے گا تو اس کے سامنے جا کر یہ انگوٹھی دکھا دیجیو اور کہہ دیجیو کہ میرے مولا کا حکم ہے راستہ چھوڑ دے۔

اس فیروزے کے ایک طرف " لِلّٰہِ الْمُلْكُ " نقش ہونا چاہیئے اور دوسری طرف[له] اَلْمُلْكُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۔ کیونکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اس پہ " لِلّٰہِ الْمُلْكُ " نقش تھا اور جب خلافت ظاہری اُن حضرت کو حاصل ہوگئی تو آپ نے " اَلْمُلْكُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ " نقش کرا لیا ایسا نگینہ درندے سے محفوظ رکھتا ہے اور لڑائیوں میں فتح و ظفر کا باعث ہوتا ہے۔

گزشتہ صفحہ کے حاشیہ سے پیوستہ پانچویں سطر میں اور ہر جگر چھیدنے والے آئندہ و گزشتہ فکر کے لیے ماشاء اللہ چھٹی سطر میں اور ہر نئی نعمت کے لئے الحمدللہ ساتویں سطر میں اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں علی بن ابی طالبؑ کو ملی ہیں یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں
له اے میرے پناہ دینے والے مجھے اپنی تمام مخلوقات کے شر سے محفوظ رکھ ؏ سلطنت خدائے واحد قہار کی ہے

صافی کہتا ہے کہ میں سفر میں گیا اور واللہ جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ملا میں نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کیا شیر چلا گیا۔ زیارت سے واپس آ کر میں نے تمام ماجرا حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ فرمایا ایک بات تو نے بیان میں چھوڑ دی اگر تو کہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے عرض کی یا مولا شاید میں بھول گیا ہوں۔ فرمایا کہ ایک رات طوس میں جناب امام رضا علیہ السّلام کے روضے کے قریب تو سو رہا تھا۔ جنوں کا ایک گروہ قبر منور کی زیارت کے لئے آیا تھا اُنھوں نے نگینہ تیرے ہاتھ میں دیکھ کر اُس کا نقش پڑھا اور تیری انگوٹھی ہاتھ سے نکال کر اپنے بیمار کے لئے لے گئے اُسے پانی میں ڈالا وہ پانی بیمار کو پلایا اُس بیمار کو شفا ہو گئی پھر انگوٹھی واپس لائے اور بجائے داہنے ہاتھ کے تیرے بائیں ہاتھ میں پہنا گئے۔ بیدار ہو کر تجھے بڑا تعجب ہوا اس کی کوئی وجہ تو تجھے معلوم نہ ہوئی مگر سرہانے ایک یاقوت مِلا جو اب تک تیرے پاس ہے۔ اُسے بازار میں لیجا اسّی اشرفی کو بکے گا۔ یہ یاقوت وہ جن تیرے لئے ہدیۃً لائے تھے۔ صافی کہتا ہے کہ میں وہ یاقوت بازار میں لے گیا اور اسّی اشرفی کو فروخت کر لیا۔

سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے خائف ہوں دشمنوں نے اُسے میرے برخلاف بھڑکا دیا ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں قتل نہ کر دے۔ حضرت نے فرمایا تو حدید چینی کی ایک انگوٹھی بنوا لے اور نگینے کے ایک طرف تین سطروں میں کلمات ذیل کندہ کرا لے پہلی سطر میں [1] اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ۔ دوسری میں [2] اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ تیسری میں [3] اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اور نگینے کی پشت پر دو سطروں میں کندہ کرا لے۔ پہلی سطر میں [4] اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ دوسری سطر میں [5] اِنِّیْ وَاثِقٌ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اور نگینے کے کندوں پر گرداگرد [6] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصًا کھدوا لے۔ اس انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے ہر مشکل آسان ہو جائے گی بالخصوص خوف ظالم۔ اس کے باندھنے سے عورتوں کو وضع حمل کی تکلیف آسان ہو گی اور نظر بد کا اثر نہ ہو گا۔ اِس

---

[1] میں خدا کی [illegible] کی پناہ مانگتا ہوں [2] میں خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں [3] میں خدا کے رسول کی پناہ مانگتا ہوں [4] میں خدا [illegible] اس کی کتابوں [illegible] ایمان لایا ہوں [5] میرا بھروسہ خدا اللہ اور اس کے رسولوں پر ہے

[6] [illegible] کوئی معبود [illegible]

نگینے کی حفاظت ضروری ہے۔ نجاست اس پر نہ لگنے پائے۔ حمام اور بیت الخلا میں اس کو نہ لے جائے کیونکہ اس میں اسرار خدا ہیں اور شیعیان اہلبیت جو اپنے دشمنوں سے ڈرتے ہیں اُن کو لازم ہے کہ اس انگوٹھی کو اپنی جان کے برابر رکھیں۔ اپنے دشمنوں سے چھپائیں اور یہ اسرار سوائے معتمد اور معتبر آدمیوں کے کسی کو نہ بتائیں۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے خود اُس کا تجربہ کیا۔ اور اسی طرح پایا۔ تعویذ مذکور کی صورت درج نوٹ ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ **علی الصبح** بیدار ہوتے ہی پہلے اس سے کہ کسی طرف دیکھے اُس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پھیر کر دیکھے اور سورۂ انّا انزلناہ اور یہ دعا پڑھے[1] اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ[2][3] وَاٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَانِيَتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ تو پروردگار عالم اُسے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ آسمان سے نازل ہونے والی ہوں یا زمین سے صعود کرنے والی یا زمین کے اندر سما جانے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی اور وہ شخص شام تک خدا اور خدا کے دوستوں کے حفظ و حمایت میں رہے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی بنوائے اور اُس کے نگینے پر مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ کندہ کرائے خدا اُسکو بُری موت سے بچائیگا اور اُس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

(جانب رو)

اَشْهَدُ

اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ
اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ
اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

(جانب پشت)

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ
اِنِّيْ مُوَاثِقٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

[1] میں خدائے یکتا پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایمان لایا ہوں اور جبت[2] و طاغوت[3] کا منکر ہوں اور آل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کے اوّل و آخر، ظاہر و باطن سب پر ایمان لایا ہوں خواہ اُن کی امامت کا اعلان ہوا ہو یا غیبت رہی ہو۔۱۲ [2] جبت سے مراد ساحر اور جادوگر ہے [3] طاغوت سے مراد شیطان ہے

⑧

سونے اور چاندی کا زیور پہننا اور عورتوں اور بچوں کو پہنانا

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا نابالغ بچوں کو سونے کا زیور پہننا جائز ہے ؟ فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اپنی عورتوں اور بچوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہنایا کرتے تھے ۔

دوسری صحیح **حدیث** میں ہے کہ آپ نے بعینہ یہی بات اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی نسبت ارشاد فرمائی تھی ۔

تیسری حدیث صحیح میں عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانے کی نسبت خود ارشاد فرمایا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔

ایک معتبر **حدیث** میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی تلوار کے میان کا سرا اور قبضہ چاندی کا تھا اور میان کے وسط میں بھی چاندی کے حلقے پڑے ہوئے تھے اور آنحضرت کی زرّہ مبارک میں بھی چاندی کے دو حلقے آگے کی جانب اور دو پس پشت تھے

جناب امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جبرئیل امین جو ذوالفقار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے لائے تھے اُس کا میان وقبضہ وغیرہ نقرئی کام سے آراستہ تھا ۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ چاندی سونے سے تلوار کو مزیّن کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی شمشیر مبارک کا کل زیور چاندی کا تھا کیا قبضہ اور کیا سرا ۔

ایک معتبر حدیث میں فرمایا ہے کہ قرآن مجید اور تلوار کو سونے چاندی سے آراستہ کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے ۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو ہمیشہ زیور پہننا چاہیئے ۔

حدیث معتبر میں فضل ابن یسار سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جس کرسی پر سونا چڑھا ہوا اُسے گھر میں رکھ سکتے ہیں ؟ ارشاد فرمایا اگر سونا ہو تو نہیں

رکھ سکتے۔ ہاں اگر سونے کا ملمع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

دُوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیور سے خالی رکھنا مناسب نہیں ہے کم سے کم گلے میں ایک گلو بند ہی ہو اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ اُن کے ہاتھ مہندی سے خالی رہیں خواہ کیسی ہی بڑھیا ہوں۔

معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا جائز نہیں ہے۔ نیز احوط[1] واولٰے یہ ہے کہ مرد سونے کے زیور سے اجتناب کریں حتیٰ کہ تلوار اور قرآن مجید پر بھی نہ چڑھائیں۔

⑨

سُرمہ لگانے کے آداب

حدیث معتبر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سوتے وقت طاق[2] سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

حدیث معتبر میں حسن بن جُہَیم سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے لوہے کی سلائی اور ہڈی کی سُرمہ دانی دکھا کر فرمایا یہ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی ہے تو اس سلائی سے سُرمہ لگا لے۔ چنانچہ میں ارشاد بجالایا۔

بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ رات کو سُرمہ لگانا باعث منفعت ہے اور دن میں موجب زینت۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے مُنھ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

بسند واثق جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے مُنھ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ لگانے سے نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں، بینائی تیز ہوتی ہے

---

[1] زیادہ دور اندیشی اور احتیاط [2] ایک، تین، پانچ، سات، یعنی دو پر تقسیم نہ ہونے والا عدد۔

اور سجدے کو طول دینے میں مدد ملتی ہے۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ آنکھوں کو جِلا دیتا ہے۔ پلکیں پیدا کرتا ہے اور آنکھوں سے پانی بہنے کو دور کرتا ہے۔
دوسری روایت میں ہے کہ سُرمہ لگانے سے جماع کی قوت بڑھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص سر رات کو ایسا سُرمہ لگاتا ہے جس میں مشک نہ ہو تو اُس کی آنکھوں میں کبھی پانی نہ اُتریگا۔
حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سُرمہ لگائے تو طاق سلائیوں کا حساب رکھے اور اس کے برخلاف کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں۔
حدیث صحیح میں منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ سونے سے پہلے چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے۔
حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزوں سے چہرے پر رونق آتی ہے بصورتِ خوب۔ آبِ جاری سبزہ زار۔ جاگتے ہیں تو ان تین چیزوں کے دیکھنے سے اور سوتے وقت سُرمہ لگانے سے۔
جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان لایا ہو اُسے لازم ہے کہ سُرمہ لگایا کرے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونے وقت سُرمہ لگانے سے آنکھوں میں پانی نہیں اُترتا۔
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کی بینائی ضعیف ہو گئی ہو اُسے لازم ہے کہ سوتے وقت چار سلائیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سوتے وقت تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔
دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تین سلائیاں داہنی آنکھ میں اور دو بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں مسواک کرنا لازم ہے کہ اس سے آنکھوں میں

سے بلغم خارج ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کی طرف کا زائد پانی نکل جاتا ہے۔ اسی سبب سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور سُرمہ لگانے سے آنکھوں کا فضول پانی رُکتا ہے اور مُنہ کے راستے سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جب سُرمہ لگانے کا ارادہ کرے تو سلائی داہنے ہاتھ میں لیکر سُرمہ دانی میں ڈالے اور بسم اللہ کہے اور جب آنکھ میں سلائی لگانے کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے[1] "اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْ فِیْهِ نُوْرًا اَبْصُرُ بِهٖ حَقَّكَ وَاهْدِنِیْ اِلٰی صِرَاطِ الْحَقِّ وَارْشِدْنِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ عَلٰی دُنْیَا وَاٰخِرَتِیْ"

مکارم الاخلاق میں روایت ہے کہ سُرمہ لگانے کے وقت یہ دُعا پڑھے[2] "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ"

(۱۰)

آئینہ دیکھنے کے آداب

بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو جوان آئینہ زیادہ دیکھے اور بسبب اُس خوبصورتی کے جو خدا نے اُس کو عطا

---

[1] یا اللہ میری آنکھیں نورانی کر بلکہ ان میں ایسا نور عطا فرما کہ مجھے تیرا حق نظر آئے، مجھے راہِ حق کی ہدایت فرما اور نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ یا اللہ دُنیا و آخرت دونوں میں میرے لیے نور و روشنی ہو۔

[2] یا اللہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔ میری آنکھوں کی روشنی بڑھا دے۔ معاملاتِ دینی میں میری واقفیت زیادہ کر۔ میرے دل میں یقین پیدا ہو۔ میرے عمل میں خلوص۔ میرے نفس میں سلامت روی۔ میرے رزق میں وسعت اور جب تک میری جان میں جان ہے تیری

فرمائی ہے اور اُس میں کوئی عیب پیدا نہیں کیا خدا کی حمد زیادہ کرے تو خداوند عالم اُس کے لئے بہشت واجب کرتا ہے۔

بعض روایات میں مذکور ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ آئینہ دیکھتے جاتے تھے اور سر مبارک کے بالوں میں اور ریش مقدس میں کنگھا کرتے جاتے تھے اور اپنی ازواج و اصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ زینت کرو کیونکہ خدا اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس کا بندہ اپنے برادرانِ ایمانی سے ملے اور اُن کے لئے زینت کرے اور ہر وقت اپنے آپ کو مزیّن رکھے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص آئینہ دیکھے چاہیئے کہ یہ دعا پڑھے۔ [۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَصَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَاَزَانَ مِنِّیْ مَا اَشَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَاَکْرَمَنِیْ بِالْاِسْلَامِ۔

فقہ الرضا وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب کوئی آئینہ دیکھے مناسب ہے کہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لیکر بسم اللہ پڑھے اور جس وقت آئینے پر نظر پڑے داہنا ہاتھ پیشانی سے ٹھوڑی تک پھیرے اور ڈاڑھی ہاتھ میں لیکر آئینہ دیکھے اور یہ دعا پڑھے۔ [۲] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ بَشَرًا سَوِیًّا وَزَیَّنَنِیْ وَلَمْ یُشَیِّنِّیْ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ وَمَنَّ عَلَیَّ بِالْاِسْلَامِ وَرَضِیَہٗ لِیْ دِیْنًا۔ پھر آئینہ ہاتھ سے رکھ دے اور یہ دعا پڑھے۔ [۳] اَللّٰھُمَّ لَا تُغَیِّرْ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَتِکَ وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِکَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَلِاٰلَآئِکَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ۔ دوسری روایت میں ہے کہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لیکر منھ دیکھو اور یہ دعا پڑھو۔ (دعا صفحہ ۵۳ پر ہے)

---

[۱] ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری خلقت بہتر سے بہتر کی۔ اُس نے میری صورت ایسی قرار دی کہ اس سے بہتر یہ صورت ہو نہیں سکتی تھی۔ اُس نے مجھے اُن چیزوں سے مزیّن فرمایا کہ میرے سوا اور کسی میں وہ چیزیں ہوتیں تو موجب عیب قرار پاتیں اور پھر اُس نے مجھے اسلام کی عزّت بخشی۔

[۲] ہر طرح کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے مجھے سڈول آدمی بنایا۔ جمال عطا فرمایا۔ ہر قسم کے عیب سے مبرّا رکھا۔ اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فضیلت دی اسلام سے مجھ پر احسان خاص کیا اور میرے لئے اسلام ہی کو دین پسند فرمایا۔

[۳] یا اللہ جو نعمتیں تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں اُن میں تغیر و تبدل نہ فرمائیو اور مجھے اپنی نعمتوں کے شکر کرنے

؎۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْسَنَ وَاَکْمَلَ خَلْقِیْ وَحَسَّنَ خُلُقِیْ وَخَلَقَنِیْ خَلْقًا سَوِیًّا وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ زَیَّنَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّحَسِّنْ خُلُقِیْ وَتَمِّمْ نِعْمَتَکَ عَلَیَّ وَزَیِّنِّیْ فِیْ عُیُوْنِ خَلْقِکَ وَجَمِّلْنِیْ فِیْ عُیُوْنِ بَرِیَّتِکَ وَارْزُقْنِی الْقَبُوْلَ وَالْمَھَابَۃَ وَالرَّاْفَۃَ وَالرَّحْمَۃَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السّلام سے فرمایا کہ اے علی جب تم آئینہ دیکھو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ ؎۲ اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ وَرِزْقِیْ ۔

(۱۱)

عورتوں اور مردوں کیلئے خضاب کرنے کی فضیلت

مردوں کے لئے سر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا مسنون ہے اور عورتوں کے لئے سر کے بالوں کا خضاب اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا۔

مردوں کے لئے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا مکروہ ہے مگر نورہ ؎۳ لگانے کے بعد تمام بدن پر اتنی مہندی لگانا جائز ہے جس سے ناخونوں کا رنگ سُرخی مائل ہو جائے۔ چنانچہ بسند معتبر جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سُنّت ہیں۔ خوشبو لگانا۔

؎۱ سب تعریف مخصوص اُس خدا کیلئے ہے جس نے میری خلقت خوبصورت اور کامل بنائی مجھے خلق حسن عطا فرمایا۔ مجھے سڈول بنایا اور مجھے بدبخت اور ظالم نہیں بنایا۔ سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جس نے میرے لئے وہ چیزیں زینت قرار دیں جو میرے غیر کیلئے عیب ہیں۔ یا اللہ جیسے تونے میری صورت پاکیزہ بنائی ہے پس اُسی طرح محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود نازل فرما اور میری سیرت بھی ویسی ہی پاکیزہ بنا دے۔ مجھ پر اپنی نعمتوں کی تکمیل فرما۔ مجھے اپنی مخلوق کی نظروں میں عزّت اور زینت بخش اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے قبولیت ہیبت رافت اور رحمت عنایت فرما۔

؎۲ یا اللہ جیسے تونے میری صورت خوبصورت بنائی ہے ویسی ہی میری سیرت اور چیزیں جو تونے عطا کی ہیں وہ بھی عمدہ بنا دے۔ ۱۲ مترجم ؎۳ بال اڑانے کا سفوف یعنی پوڈر۔

عورتوں سے مجامعت کرنا مسواک کرنا۔ مہندی کا خضاب کرنا۔ اور تمام جسم میں مہندی ملنا۔
دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ایک درہم جو خضاب میں خرچ ہو اُن ہزار درہموں سے بہتر ہے جو خدا کی راہ میں دوسری طرح صرف کئے جائیں۔
خضاب کے چودہ فائدے ہیں۔ کانوں کا گنگ پنا دور ہوتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ ناک کی خشکی رفع ہوتی ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ بدبوئے بغل دفع ہوتی ہے۔ وسوسۂ شیطانی گھٹ جاتا ہے۔ فرشتوں کی خوشنودی کا باعث ہے۔ مومن خوش ہوتے ہیں۔ کافر جلتے ہیں۔ سنگھار کا سنگھار ہے۔ اور خوشبو کی خوشبو۔ قبر کے عذاب سے خلاصی کا موجب ہے اور منکر ونکیر کے شرمانے کا باعث۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے سفید بالوں کو رنگ لو اور یہودیوں کی شبیہ مت بنو۔
حسن ابن جہیم کہتے ہیں کہ میں جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ اُن حضرت نے اپنی ریش مبارک خضاب سے سیاہ رنگی ہے۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ خضاب کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے بالخصوص مرد کا ڈاڑھی کو سیاہ رنگنا عورتوں کی زیادہ عفت کا باعث ہے۔ بہت سی عورتیں صرف اس سبب سے عفت سے دست بردار ہو جاتی ہیں کہ اُن کے شوہر خضاب وغیرہ سے اُن کے لئے زینت نہیں کرتے۔ میں نے عرض کی کہ ہم نے تو یہ سُنا ہے کہ حنا سے بال جلد سفید ہو جاتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بغیر حنا کے خود بخود جلد سفید ہوتے ہیں۔
ایک حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا آں حضرتؐ نے دیکھا کہ اُس کی ڈاڑھی میں چند بال سفید ہیں فرمایا کہ یہ سفید بال نور ہیں۔ پھر فرمایا کہ اہل اسلام میں سے کسی شخص کی ڈاڑھی میں ایک بال بھی سفید ہو تو وہ قیامت کے دن اُس کے لئے ایک نور ہوگا۔
پھر وہ شخص حنا سے خضاب کرکے آنحضرتؐ کے پاس آیا تو ارشاد فرمایا کہ اب نور کا نور ہے اور اسلام کا اسلام۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور سیاہ خضاب کرکے آیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اب نور بھی ہے اور اسلام بھی ہے۔ ایمان بھی ہے عورتوں کی محبت کی زیادتی کا سبب بھی

ہے اور کافروں کے ڈرانے اور اُن کو دہشت دلانے کا آلہ بھی ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک گروہ جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ اُن حضرت نے سیاہ خضاب کیا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت سے کچھ سوال کیا۔ آپ نے ریش مبارک پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کسی غزوے میں مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ سیاہ خضاب کیا کریں تاکہ کافروں پر غالب رہیں۔

حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا سَر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا سُنّت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ اس سبب سے خضاب نہیں فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ تمہاری ڈاڑھی کے بال تمہارے سَر کے خون سے خضاب ہوں گے۔ آپ اُسی خضاب کے منتظر رہے مگر حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دونوں خضاب کیا کرتے تھے

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خضاب اس سبب سے نہیں کرتا ہوں کہ اب تک جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کی مصیبت کا سوگوار ہوں۔

اکثر احادیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو حمام سے نکلتے دیکھا جس کے ہاتھوں میں مہندی لگی تھی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ خدا تجھے اسی طرح محشور کرے عرض کی نہیں۔ لیکن واللہ میں نے حدیث سے سُنا ہے کہ جو شخص حمام میں جائے لازم ہے کہ حمام میں جانے کی کوئی علامت اُس میں پائی جائے اور میں نے اُسے اپنے نزدیک جنا سمجھا ہے۔ حضرت نے فرمایا تو نے غلط سمجھا۔ اُس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص حمام میں جا کر صحیح و سالم چلا آئے تو دو رکعت نماز اُس نعمت کے شکرانے کی پڑھے یہ حمام میں ہو آنے کی علامت ہے

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو جو بد علامتیں آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بنی عباس کے مَردوں میں عورتوں کی باتیں پائی جائیں گی۔ یعنی وہ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگایا کریں گے اور عورتوں کی طرح کنگھی پٹی کیا کریں گے۔

حدیث معتبر میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ حمام میں خلوق[۱] ہاتھ پاؤں میں ملنے کا کچھ حرج نہیں بشرطیکہ کسی دوا کے سبب سے جو بدبو ہاتھ پاؤں میں رہ گئی ہو اُس کے دفعیہ کے لئے مَلا جائے مگر ہمیں اس کا دوامی استعمال پسند نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں ابی الصّباح سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کے دستِ مبارک میں حنا کا اثر دیکھا یعنی ایسا ہلکا رنگ جو کسی دوا لگانے کے بعد منہدی ملنے سے رہ جاتا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت کا ہاتھ رنگ سے خالی نہ رہنا چاہئے خواہ وہ بُڑھیا ہی کیوں نہ ہو اور رنگ خواہ منہدی ہی کا ہو۔

یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے سب عورتوں کو منہدی لگانے کا حکم دیا ہے خواہ سُہاگن ہوں یا بیوائیں۔ سُہاگنوں کو مناسب ہے کہ خاوندوں کے لئے زینت کرنے کی نیت سے لگائیں اور بیوائیں اس نیت سے کہ اُن کے ہاتھ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ رہیں۔

(۱۲)

خضاب کی کیفیت اور اُس کے آداب!

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بڈھے آدمی کے لئے وسمہ کے خضاب کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

حدیث صحیح اور موثق میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ وسمہ کے خضاب سے میرے دانتوں کو صدمہ پہنچا۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السّلام شہید ہوئے تو حضرت کی ریش مبارک پر وسمے کا خضاب تھا۔

---

[۱] خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جس میں زعفران ملی ہوتی ہے اور اُس کا رنگ بدن پر باقی رہتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ وسمے کا خضاب کرنے سے عورتوں کا اُنس بڑھتا ہے اور کافروں کے دلوں میں ہیبت بیٹھتی ہے۔

اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ حِنا کا خضاب کرنے سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مگر بالوں کی سفیدی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث صحیح میں حسن سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام حنا یعنی سُرخ رنگ کا خضاب فرمایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حِنا کے خضاب سے بدبو زائل ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس عورت کے ایّام حیض منقطع ہو گئے ہوں حنا کا خضاب کرنے سے بھی عود کر آئیں گے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام حِنا کا اور وسمے کا خضاب ملا کر لگایا کرتے تھے۔

جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک سب سے بہتر خضاب سیاہ رنگ کا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ اپنے سر کے بالوں کو خضاب کے ذریعے سے سیاہ رکھیں۔

عُلما کے جو اقوال ہیں اُن سے بھی واقفیت ضرور ہے۔ مثلاً جنب کے لئے خضاب کرنا مکروہ ہے۔ اس طرح خضاب باندھے ہُوئے جنب ہونا مکروہ ہے۔ مگر بعض معتبر اخبار سے ثابت ہے کہ جب حِنا اپنا رنگ دے چُکے تو اُس کے بعد جنب ہونے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ نیز حائض عورت کو بھی خضاب کرنا مکروہ ہے۔

∴ ∴ ∴

تیسرا باب

کھانے پینے کے آداب میں

(۱)

اُن برتنوں کا بیان جن کو کھانے پینے و دیگر کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں اور اُن کا بیان جن کی ممانعت ہے

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور کھانے پینے کے سوا اور کاموں میں استعمال کرنے کی نسبت بھی اختلاف ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ اجتناب[1] ہو۔ آرائش کے طور پر بھی اس قسم کے برتن رکھنے سے اجتناب بہتر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ "سونے چاندی کے برتنوں میں جو کھانا ڈالا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے اگرچہ اُس کھانے کو دُوسرے برتن میں پھر اُلٹ لیں۔" اس قول کی کوئی دلیل تو نہیں ہے مگر اجتناب بہتر ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے برتنوں سے وضو کرنا باطل ہے۔

سُرمہ دانی۔ عطر دان۔ اگر دان۔ چلم اور قندیلیں (جو دو طرف کھلی ہوتی ہیں مشاہد مشرفہ[2] میں لٹکائی جاتی ہیں) قرآن مجید اور دعاؤں کے رکھنے کا خانہ۔ آئینہ وغیرہ رکھنے کے خانے بلکہ یہاں تک کہ عصا اور قلم بھی سونے چاندی کے ہونے میں اختلاف ہے اور احتیاط یہی ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کرے گو میرے نزدیک اِن کی حرمت ثابت نہیں۔ نیز سونے چاندی کی مہنال[3] سے تو پرہیز ہونا چاہئے۔

جن برتنوں پر سونے چاندی کا ملمّع ہو اُن میں کھانا پینا مکروہ ہے اور اگر کھائے تو بہتر یہ ہوگا کہ چاندی سونے کو مُنھ نہ لگے۔

---

[1] پرہیز [2] بزرگانِ دین کے مزارات [3] حُقّہ کی نے کا وہ حصّہ جو مُنہ سے لگا کر کش لیتے ہیں۔

علما میں یہ بات مشہور ہے کہ سوائے اُس حیوان کے پوست یعنی کھال کے جو جیسے جی پاک ہو اور بقاعدۂ شرعی حلال کیا جائے یا اُس پوست کے جو مسلمان سے لیا جائے اور کسی پوست کا استعمال جائز نہیں ہے۔ مُردہ جانور کا پوست اور ایسا پوست جو کہیں پڑا ہوا مل جائے گو اُس کی نسبت یہ گمان بھی ہو کہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے جیسے مسلمانوں کی مسجد میں جو پڑا ہُوا پایا جائے استعمال اس کا بھی حرام ہے۔ بعض کا قول ہے کہ مُردہ جانور کے پوست کا استعمال ایسے کاموں میں چاہیئے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو جیسے کھیتی کو پانی دینا۔ جانوروں کو پانی پلانا وغیرہ۔ یہ قول قوی تو ہے مگر پھر بھی اجتناب میں احتیاط ہے۔ اسی طرح بعض کے نزدیک اُس پوست کا استعمال جائز ہے جس کی نسبت یہ گمان ہو کہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبیحہ ہے یا مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے۔ یہ بھی قوّت سے خالی نہیں ہے تاہم اجتناب میں احتیاط ہے۔

اُس حیوان کا پوست جس کا گوشت نہ کھاتے ہوں مگر پاک ہونے کے قابل ہو استعمال تو کر سکتے ہیں مگر دبّاغیؔ سے پہلے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

جس برتن میں شراب رہی ہو چاہے اُس کی نجاست نے اس میں نفوذ نہ کیا ہو جیسے شیشے اور تانبے کا برتن یہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کچی چینی کے برتن جن میں کوئی ایسا منفذ[۲] نہ ہو کہ شراب اُن کے جگر میں بیٹھ سکے پاک ہو سکتے ہیں۔ مگر کمہاروں اور کوزہ گروں کے بنائے ہوئے معمولی مٹی کے برتن اگر ناپاک ہوں یا ہو جائیں تو مشہور قول یہ ہے کہ آب کثیر میں غوطہ دینے سے پاک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کو پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی ان میں نفوذ کر جائے اور نجاست کا اثر اُن میں مطلق نہ رہے اس پر بھی پرہیز کرنے میں احتیاط ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص دُنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے یا پیئے گا وہ عقبےٰ میں بہشت میں پہنچ کر ان برتنوں سے محروم رہے گا۔

بسند صحیح محمد بن اسمٰعیل ابن بزیع سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام سے سونے اور چاندی کے برتنوں کی نسبت سوال کیا۔ حضرت نے کراہت ظاہر فرمائی۔ میں نے عرض کیا

---

[۱] کھال دھو کر خشک کرنے کا عمل [۲] باریک چھید، بال یا مسام جس کے ذریعہ شراب برتن کی چینی مٹی میں داخل ہو جائے۔

ہمیں تو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے پاس ایک آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اُس کے گرد فقط ایک چاندی کا حلقہ تھا اور الحمد للہ کہ وہ آئینہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ پھر فرمایا جس وقت میرے بھائی عبّاس کا ختنہ ہوا تو کسی نے اُس کے لئے ایک چھڑی بنائی تھی اُس پر اتنی چاندی چڑھی تھی کہ فقط قبضے کی چاندی کی قیمت دس دینار یا چھ سو بیس درہم عجمی تھی مگر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے حکم دیا تھا کہ اس کو توڑ ڈالیں۔

حدیث معتبر میں جناب امام موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ سونے چاندی کے برتن اُن لوگوں کے یہاں ہونے چاہئیں جن کو آخرت کا یقین نہ ہو۔

دوسری حدیث میں عمرو بن ابی المقدام سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کو پانی پلانے کے لئے ایک برتن لایا جس پر چاندی کا ایک ٹکڑا جڑا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ اُن حضرت نے اپنے دندان مبارک سے اُسے برتن سے جدا کر دیا۔

حدیث موثق میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اُس ظرف میں پانی پینا مکروہ ہے جس پر چاندی کا ملمّع ہو۔ یا جس کی ساخت میں چاندی بھی داخل ہو۔ نیز اس قسم کے روغن دان سے تیل لگانا اور اس قسم کی کنگھی کرنا بھی مکروہ ہے۔

معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اُن مٹی کے برتنوں میں جو مصر سے آتے ہیں اور پختہ ہوتے ہیں کوئی چیز کھانی مکروہ ہے۔

روایت معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو مٹی کے برتن مصر سے آئیں اُن میں کھانا مت کھاؤ۔

بُریع ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت ایک سیاہ پیالے میں کھانا نوش فرما رہے ہیں جس کے بیچ میں زرد رنگ سے سُورۂ قل ہو اللہ نقش ہے۔

(۲)

لذیذ کھانا کھانے کا جواز۔ حرص کی بُرائی اور ضرورت سے زیادہ کھا لینے کی مذمّت

احادیث اہل بیت علیہم السّلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لذیذ کھانا کھانا اور دوسرے لوگوں کو کھلانا اور اُس کی صفائی اور خوبی میں تکلّف اور اہتمام کرنا مستحسن بات ہے اور لذیذ کھانوں کو

اَپنے اُوپر حرام کرلینا مناسب نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ وجہ حلال سے ہوں ۔ اور اتنا کھانا نہ کھائے کہ عبادت الٰہی سے محروم رہے ۔ حیوانات کے مانند ہر وقت کھانے پینے ہی کے خیال میں نہ رہے بلکہ کھانے پینے سے اصل مقصود یہ سمجھے کہ عبادت کی قوّت حاصل ہو ۔ یہ ضرور ہے کہ اتنا صرف نہ کرے کہ اُسے مُسرف کہا جائے کیونکہ خدا مُسرفوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اکثر عُمدہ روٹیاں نفیس فربہی اور لذیذ حلوا لوگوں کو کھلایا کرتے تھے ۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خدا ہمارے لئے فراخی کرتا ہے تو ہم بھی فراخ دلی سے لوگوں کو کھلاتے ہیں اور جس وقت کم میسّر آتا ہے اُس وقت ہم بھی کفایت برتتے ہیں ۔

دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ قیامت کے دن بندۂ مومن سے تین چیزوں کا حساب نہ لے گا (۱) اُس کھانے کا جو اُس نے کھایا ہو ۔ (۲) اُس کپڑے کا جو اُس نے پہنا ہو اُس باعفت زوجہ کا جس کی اُس نے خواہش پُوری کی ہو اور اُسے حرام سے محفوظ رکھا ہو ۔

ابو خالد کابلی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں گیا حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا اور مجھے بھی شریک کیا ۔ میں نے اس سے پہلے اتنا عمدہ کھانا کبھی نہ کھایا تھا ۔ فرمایا ہمارا کھانا کیسا ہے ؟ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں نے تو اتنا عمدہ کھانا کبھی کھایا نہیں لیکن مجھے وہ آیت یاد آتی ہے [1] ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں نعمت سے مراد یہ دو نعمتیں ہیں مذہب تشیّع اور ولایت اہلِ بیت علیہما السّلام ۔ ان دونوں کی نسبت تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور سوال کیا جائیگا ۔

بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ کا کرم ایسا نہیں ہے کہ مومن سے اُن کھانے پینے کی چیزوں کا سوال کرے جو دنیا میں اُس کے لئے حلال کی ہیں ۔

بسند حسن اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ عمدہ کھانا پکاؤ ۔ اپنے یار دوستوں کو بلاؤ اور اُن کے ساتھ کھاؤ اور کھلاؤ ۔

---

[1] پھر اُس دن تم سے نعمت ہائے خدا کا سوال ضرور بالضرور کیا جائے گا ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین عادتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی خدائے تعالےٰ اُسے دشمن رکھے گا (۱) شب بیداری کئے بغیر دن کو سونا (۲) بے موقع ہنسنا (۳) شکم پُر ہونے کی حالت میں کھانا کھانا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن جو چیز کھاتا ہے ایک پیٹ میں کھاتا ہے اور کافر جو کھاتا ہے سات پیٹوں میں کھاتا ہے (یعنی بکثرت کھاتا ہے)۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ابو جحیفہ اُن حضرت کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اُس کا پیٹ ایسا بھرا ہُوا تھا کہ ڈکار پر ڈکار چلی آتی تھی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ڈکار روک کیونکہ جو شخص دنیا میں خوب پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہیگا۔ حضرت کے اس فرمانے کے بعد ابو جحیفہ مرتے مر گیا مگر کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ اُس معدے سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں رکھتا جو کھانے سے بے طرح پُر ہو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی شہر میں پہنچے ایک عورت اور ایک مرد چیخ چیخ کر آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی کا سبب دریافت کیا تو مرد نے جواب دیا کہ یہ میری بی بی ہے نیک و پاک ہے کوئی عیب نہیں رکھتی مگر مجھے پسند نہیں ہے میں اس سے جدائی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا آخر اس کا باعث کیا ہے وہ بیان کر۔ عرض کی یہ ابھی بڑھیا نہیں ہوئی ہے مگر اس کے چہرے کی رونق جاتی رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عورت سے دریافت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے چہرے کی رونق بحال ہو جائے؟ عرض کی کیوں نہیں فرمایا جس وقت تو کھانا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھایا کر کیونکہ زیادہ طعام معدے میں جوش مارتا ہے اور چہرے کی رونق بگاڑ دیتا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا شروع کیا تھوڑے سے دنوں میں اس کا چہرہ بحال ہو گیا۔ اور خاوند کو بھی اس سے محبت پیدا ہو گئی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر لوگ کھانا کھانے کے طریقے میں میانہ روی

اختیار کریں تو وہ ہمیشہ تندرست رہیں۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ عادتوں سے برص اور سفید داغ پیدا ہوتے ہیں (۱) جمعہ اور بدھ کے دن نورہ[1] لگانا (۲) جو پانی دھوپ میں گرم ہوگیا ہو اُس سے وضو یا غسل کرنا (۳) حالت جنابت میں کھانا کھانا (۴) حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کرنا۔ (۵) بھرے پیٹ پر کچھ کھا لینا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو چار و نا چار اتنا کھانا تو کھانا ہی پڑتا ہے جس سے قوت باقی رہے تو جس وقت کھانا کھائے پیٹ کے ایک حصے کو محل طعام قرار دے۔ دوسرا پانی کے لئے رکھے۔ تیسرا سانس لینے کے لئے اور اپنے جسم کو موٹا کرنے کی ایسی کوشش نہ کرے۔ جیسا ذبیحے کے موٹا کرنے میں کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھانا کھائے گا۔ وہ ضرور سرکشی اور فساد پیدا کرے گا۔

یہ بھی فرمایا ہے کہ سوائے بخار کے جو اچانک بھی ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد اور بیماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اے بنی اسرائیل جب تم کو بھوک نہ لگے کچھ مت کھاؤ۔ اور جب بھوک لگے اور کھانا کھانے بیٹھو تو پیٹ بھر کر مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر پیٹ بھر کر کھاؤ گے تو تمہاری گردنیں موٹی ہو جائیں گی۔ تمہارے پہلو فربہ ہو جائیں گے اور تم اپنے خدا کو بھول جاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی کھانا زیادہ کھالے اور پھر یہ کہے کہ مجھے اس کھانے نے نقصان کیا۔ وہ کفرانِ نعمت کرنے والوں میں شمار کیا جائیگا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ایک دن کچھ دودھ اور شہد آنحضرتؐ کے سامنے حاضر کیا گیا۔ حضرتؐ نے کچھ تھوڑا سا تناول فرما کر زمین پر رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ کیا آپؐ اس کا کھانا حرام فرماتے ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ میں اپنے خدا کے سامنے عجز و نیاز ظاہر کرتا ہوں۔

---

[1] بال صفا پوڈر

حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ وآلہ کے سامنے خوشبودار اور لطیف ولذیذ فالودہ تیار کر کے لائے اور وہ برتن حضرت کے سامنے رکھا گیا۔ حضرت نے ذراسا دہن مبارک میں رکھا۔ پھر فرمایا ان چیزوں کا کھانا حرام نہیں۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ جن چیزوں کی مجھے عادت نہیں۔ میں اُن کی عادت ڈالوں۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو چیز جناب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تناول نہیں فرمائی ہے میں اُسے ہرگز نہ کھاؤں گا۔

ایک اور حدیث میں اُنہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ یہ اُمّت جب تک غیر قوموں کا سا لباس نہ پہنے گی اور غیر قوموں کا سا کھانا نہ کھائے گی با خیر و برکت رہے گی۔ اور جب غیر قوموں کا وتیرہ اختیار کریگی تو خدائے تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کر دے گا۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے اچھا سالن سرکہ ہے اور اسراف کے بارے میں یہی کافی ہے کہ کوئی نعمت جو کسی بندۂ خدا کے سامنے آئے وُہ اُسے ناپسند کرے اور نہ چکھے۔

(۳)

کھانے کے اوقات اور بعض آداب

سُنّت ہے کہ صبح کو کھانا سویرے کھائیں۔ پھر دن میں کچھ نہ کھائیں۔ عشا کی نماز کے بعد دوبارہ کھانا کھائیں۔ لقمہ چھوٹا کھائیں اور اچھی طرح سے چبائیں۔ کھانے میں دُوسروں کا مُنہ نہ دیکھیں۔ اور زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں۔ اور گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے پھونک نہ ماریں۔ بلکہ رہنے دیں اُس وقت تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ بعد اس کے کھائیں۔ روٹی کو چھُری سے نہ کاٹیں۔ اور ہڈی کو بالکل خالی نہ کر دیں۔ اور جو چیز کھائیں کم سے کم تین انگلیوں سے پکڑیں۔ اور جب ایسے برتن میں کئی آدمی کھاتے ہوں تو ہر شخص اپنے اپنے آگے سے کھائے۔ دُوسروں کے آگے ہاتھ نہ ڈالے۔ برتن صاف کرلیں اور انگلیوں کو چاٹ لیں حالت جنابت میں کھانا پینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر وضو کرلیں یا ہاتھ دھو کر کلی کر کے ناک

میں بھی پانی ڈال لیں یا فقط منہ دھو کر کلی کر لیں تو ان سب صورتوں میں کراہت کم ہو جاتی ہے۔

حدیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں مذکورہ بالا اعمال میں سے کوئی فعل کئے بغیر کوئی چیز کھائے گا۔ تو خوف ہے کہ اُس کے سفید داغ پڑ جائیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ شہاب کے بھتیجے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پیٹ کے درد اور معدے کے امتلا (یعنی متلی ہونے) اور فساد کی شکایت کی حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ صبح و شام کھانا کھایا کر۔ اور دن بھر اور کچھ مت کھا۔ کیونکہ خداوند عالم بہشت کے کھانے کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے۔[1] لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا۔

حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ انبیاء شام کا کھانا عشاء کی نماز کے بعد کھایا کرتے تھے۔ پس اسے مت چھوڑو کیونکہ اُس کے چھوڑنے سے جسمانی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ شام کا کھانا چھوڑنے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے اور حالت پیری و ضعیفی میں ہر شخص کو لازم ہے کہ سونے سے پہلے کچھ کھا لے، نیند بھی اچھی طرح آئے گی، مُنہ میں خوشبو بھی پیدا ہو جائے گی اور اخلاق بھی نیک ہو جائیں گے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ رات کو کچھ تھوڑا سا کھانا ترک نہ کرو اگرچہ وہ روکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ کیونکہ یہ قوّتِ بدن اور قوّتِ جماع کا باعث ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص شبِ شنبہ[2] اور شبِ یکشنبہ[3] کو متواتر کھانا نہ کھائے۔ اُس کی اتنی قوّت گھٹ جاتی ہے کہ چالیس دن بھی اتنی پیدا نہیں ہوتی یہ بھی فرمایا کہ دن کا کھانا رات کے کھانے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جسم انسان میں ایک رگ عشا نام ہے جو شخص رات کو کچھ نہیں کھاتا وہ رگ صبح تک اُس کو بد دعا دیتی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح بھوکا رکھے

---

[1] ان [illegible] بہشت کے [illegible] ان کا [illegible] بہشت میں صبح و شام دونوں وقت تیار ملے گا۔ [2] ہفتہ کی رات۔ [3] اتوار کی رات۔

جس طرح تو نے مجھے بھوکا رکھا اور خدا تجھے اسی طرح پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے پیاسا رکھا اس لئے لازم ہے کہ رات کا کھانا ترک نہ کرے۔ گو روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کے لیے صبح کے وقت مناسب نہیں ہے کہ بغیر کچھ کھائے گھر سے باہر جائے کیونکہ صبح کو کھانا کھا کے جانا زیادتی عزت کا باعث ہے

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم کسی حاجت کے لئے جانا چاہو، روٹی کا ایک ٹکڑا نمک کے ساتھ کھا کر جاؤ کہ اس سے ایک تو عزت زیادہ ہو گی دوسرے وہ حاجت جلد پوری ہو گی۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرم کھانے کو ٹھنڈا ہونے دیا کرو کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا تھا تو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ٹھنڈا ہوتے دو، خدا تعالیٰ نے ہمارا کھانا آگ نہیں بنایا ہے اور ٹھنڈے کھانے میں برکت بھی ہوتی ہے

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اُس میں شیطان بھی حصہ لگا لیتا ہے۔

حدیث موثق میں سلیمان ابن خالد سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک رات کو میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرتؑ کے سامنے غلام ایک خوان کھانے کو لایا جس میں کچھ روٹیاں تھیں، ایک پیالہ ثرید[1] کا اور دوسرا گوشت کا۔ حضرتؑ نے ہاتھ ڈالا اور فوراً کھینچ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ آتش جہنم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسان کو اس گرمی کی تاب نہیں تو آتش جہنم کی تاب کیونکر ہو گی۔ یہی بات مکرر فرماتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے لائق ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس وقت تناول فرمایا۔ میں نے بھی حضرتؑ کے ساتھ کھانا کھایا۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ نے کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے کو منع فرمایا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تین موقعوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اوّل دعائیں پڑھ کر کسی پر دم کرنے میں، دوسرے کھانے میں، تیسرے سجدے کی جگہ میں۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ اگر ٹھنڈا کرنے کے لئے کھانے میں

---

[1] ثرید ایک قسم کا کھانا ہے جو روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں بھگو کر تیار کیا جاتا ہے۔

پھونک ماریں تو چنداں حرج نہیں۔ (اس حدیث سے یہ گمان ہوسکتا ہے کہ شاید جلدی کی حالت میں بسببِ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔)

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ثرید کو اُوپر سے مت کھاؤ۔ بلکہ کناروں کی طرف سے کھاؤ۔ کیونکہ برکت کھانے کی چوٹی میں ہوتی ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے ہی آگے سے کھائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کرکے چاٹ لیا کرتے تھے۔ کھانے کا برتن اس طرح صاف کرلینے کا ثواب اتنا ہے کہ گویا وہ کھانا تصدق کردیا۔

منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام تمام اُنگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کرکے چاٹ لے گا فرشتے اُس پر دُرود بھیجیں گے اور اُس کے لئے فراخیٔ روزی کی دُعا مانگیں گے۔ اور کئی گُنا نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے وقت مثل غلاموں کے دوزانو بیٹھتے تھے۔ ہاتھ زمین پر رکھ لیتے تھے اور جو چیز تناول فرماتے تھے۔ تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ متکبّرین اور جباروں کی طرح دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے بسند معتبر منقول ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اپنی اُنگلیاں چاٹ لے تو خدائے تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے سے بھرے ہوئے ہاتھ کو دستِ مال[۵] سے صاف کرنا مکروہ جانتے تھے بلکہ بسبب حرمت طعام یا تو خود ہاتھ کو چُوس لیتے تھے یا کوئی بچہ برابر ہوتا تھا، اُس کو چُسا دیتے تھے۔

---

[۵] ہاتھ صاف کرنے کا کپڑا - تولیہ - رومال وغیرہ -

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُسے کوئی کھانا نقصان نہ پہنچائے لازم ہے کہ جب تک معدہ صاف نہ ہو اور خوب بھوک نہ لگے کچھ نہ کھایا کرے اور جب شروع کرے تو بسم اللہ پڑھ لے۔ کھانا خوب چبا کر کھائے اور تھوڑی سی بھوک باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے کھینچ لے۔

بسند معتبر حضرت علی بن الحسین صلواۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ ہڈیوں کو صاف نہ کرو کہ اس میں جنوں کا بھی حصّہ ہے اور اگر صاف کر ڈالو گے تو وُہ اس سے زیادہ قیمتی چیزیں تمہارے گھر سے لے جائیں گے۔

بسند معتبر حضرت امام حسن علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کھانے کے متعلق بارہ اُمور ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان میں چار تو واجب ہیں اور چار سنتیں اور چار آداب۔

واجبات یہ ہیں: اوّل اپنے منعم کا پہچاننا۔ دوسرے یہ جاننا کہ کل نعمتیں پروردگار کی طرف سے ہیں اور جو کچھ خدا عطا فرمائے۔ اُس پر راضی رہنا۔ تیسرے بسم اللہ کہنا۔ چوتھے خدا کا شکر ادا کرنا۔

سنتیں یہ ہیں۔ اول کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ دوسرے بائیں طرف زیادہ زور دے کر بیٹھنا۔ تیسرے جو کچھ کھانا کم از کم تین انگلیوں سے کھانا۔ چوتھے انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں: اوّل جو کچھ کھانا اپنے ہی آگے سے کھانا۔ دُوسرے چھوٹا لقمہ اٹھانا۔ تیسرے خوب چبانا۔ چوتھے لوگوں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے جناب امام حسن علیہ السّلام سے فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی چار خصلتیں تعلیم کردوں جن کے بجا لانے سے طبیبوں کی طبابت سے تمہیں کوئی کام نہ پڑے۔ عرض کی یا امیرالمومنینؑ ضرور۔ فرمایا اوّل جب تک تم کو خوب بھوک نہ لگے۔ کھانا مت کھاؤ۔ دُوسرے ابھی بھوک باقی ہو کہ کھانا چھوڑ دو۔ تیسرے چبانے کے وقت آہستہ آہستہ چباؤ۔ چوتھے سونے سے پہلے بیت الخلا ضرور ہو آؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت آنحضرتؐ کھانا نوش فرماتے تھے۔ بسم اللہ کہہ لیا کرتے تھے۔ کسی دُوسرے کے سامنے سے کوئی چیز نہ اُٹھاتے تھے

مہمانوں سے پہلے کھانے میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور میانہ انگلی سے کھاتے تھے کبھی کبھی چوتھی انگلی بھی ملا لیتے تھے اور کبھی تمام انگلیوں سے بھی کھاتے تھے مگر دو انگلیوں سے کبھی نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ دو انگلیوں سے شیطان کھاتا ہے۔

(۴)

کھانا کھانے کے کُل آداب

سُنّت ہے کہ جو چیز کھائے داہنے ہاتھ سے کھائے۔ کھانے کے وقت دو زانو بیٹھے کوئی چیز لیٹ کے نہ کھائے مگر بائیں ہاتھ پر زور دے کر بیٹھنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں چار زانو[1] بیٹھنا مکروہ ہے اور اگر پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھے تو اور بھی بدتر ہے۔ اکیلے اکیلے کوئی چیز کھانا مکروہ ہے۔ خدمت گاروں اور غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کے کھانا کھانا سنّت ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ راستہ چلنے میں کچھ کھانا مکروہ ہے اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مسنون ہے اور یہ سنّت ہے کہ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئے جائیں وہ رومال سے خشک نہ کئے جائیں۔ ہاتھ دھونے کی ترتیب یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اوّل تو صاحب خانہ ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد جو شخص اس کے داہنی جانب ہو۔ پھر اسی طرح بہ ترتیب انتہائے مجلس تک ہاتھ دھلائے جائیں۔

اور کھانا کھانے کے بعد پہلے اس شخص کے ہاتھ دھلائے جائیں جو صاحب خانہ کے بائیں طرف ہو۔ اسی طرح ترتیب وار سب کے ہاتھ دھلا کر آخر میں صاحب خانہ کے ہاتھ دھلائیں۔

سنّت ہے کہ سب کے ہاتھ ایک ہی طشت میں دھوئے جائیں اور پانی پھینک دیا جائے

جس خوان میں شراب پی گئی ہو، اُس پر کوئی چیز رکھ کے کھانا حرام ہے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس جگہ کوئی حرام چیز کھائی جائے یا کوئی فعل حرام کیا جائے۔ اُس جلسے میں کوئی چیز کھانا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اُس گروہ کے دستر خوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے جو

---

[1] آلتی پالتی بیٹھنا۔

مسلمانوں کی غیبت کرتے ہوں اوران کی نسبت ازتکاب افعال حرام کا عیب لگاتے ہوں۔

کھانے کے اوّل وآخر نمک کھانا سُنّت ہے۔

حدیث معتبر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے۔ اوّل اُس پر جو تنہا بیٹھ کے کھانا کھائے۔ دوم اُس پر جو تنہا سفر کرے۔ سوم اُس پر جو تنہا مکان میں سوئے۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کھانے میں چار صفتیں پائی جائیں تو اُس کے آداب کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اوّل وجہ حلال سے ہو۔ دوسرے کھانے والے زیادہ ہوں تیسرے کھانے سے پہلے خدا کا نام لیا جائے چوتھے کھانے کے بعد خدا کی تعریف کی جائے۔

حدیث صحیح اور معتبر میں منقول ہے کہ جس وقت امام رضا علیہ السلام کے سامنے دستر خوان بچھتا تھا۔ حضرت ایک خالی برتن طلب فرماتے تھے اور جتنے لذیذ کھانے ہوتے تھے۔ اُن سب میں سے تھوڑا تھوڑا اُس برتن میں ڈال کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ مسکینوں اور فقیروں کو دیدو۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السّلام اپنے فرزند کی مفارقت میں اس سبب سے مبتلا ہُوئے کہ ایک دن انہوں نے ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کرکے اُس کے کباب بنائے تھے اور ایک مرد صالح روزہ داران کے پڑوس میں رہتا تھا اُس نے خوشبو تو اُس کی سونگھی مگر حضرت یعقوب علیہ السّلام اس بات سے غافل ہوگئے کہ اُس کو کھانا کھلائیں، اُسی رات کو حضرت جبرئیل امین علیہ السّلام آئے اور یہ خبر لائے کہ خدا کی طرف سے آپ کے اُوپر بلا آنے والی ہے۔ آپ تیار رہئیے۔ چنانچہ اُسی شب کو حضرت یوسف علیہ السّلام نے خواب دیکھا (اُس کا نتیجہ جو کچھ ہوا، اظہر من الشمس ہے) اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ چاشت کے وقت ان کے ملازم اور غلام تمام راستوں پر مکان کے تین تین میل کے فاصلے تک آوازیں لگایا کرتے تھے کہ جسے صبح کے کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوبؑ کے دستر خوان پر آجائے اسی طرح رات کو منادی کیا کرتے تھے۔

دُوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت دستر خوان بچھے اُس وقت جو سائل آجاتا ہے

خالی نہ پھر جانے دو۔

بسند صحیح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے دستر خوان یا میز پہ بیٹھے جس پہ لوگ شراب پیتے ہوں، وہ ملعون ہے۔

دوسری صحیح حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے لازم ہے کہ جس دستر خوان پر لوگ شراب پیتے ہوں، اُس پر رکھکے یا اُس پر سے اُٹھا کر کوئی چیز نہ کھائے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جس دستر خوان کی نسبت یہ گمان ہو کہ تمہارے چلے جانے کے بعد لوگ اس پہ شراب پیئں گے۔ اُس پر بھی کھانا مت کھاؤ۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حالت جنابت میں کوئی چیز کھانا موجب فقر و فاقہ ہے بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے سوائے اُس شخص کے جو حالت اضطرار میں ہو یا جس کے داہنے ہاتھ میں کوئی عارضہ ہو۔

بسند ہائے معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے آخر دم تک دائیں یا بائیں پہلو پر تکیہ کر کے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ بلکہ پروردگار کے لئے تواضع اور فروتنی کو یہاں تک کام میں لاتے تھے کہ جو چیز آپؐ تناول فرماتے تھے مثل غلاموں کے بیٹھ کر کھاتے تھے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرتؐ سے منقول ہے کہ تکیہ کر کے یا لیٹ کر یا اوندھے پڑ کے کوئی چیز نہ کھانی چاہئے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک دن عباد بصری جو صوفیوں کے مشائخ اور اہلِ سنّت کے علما میں سے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے اور حضرت اس اس طرح کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بایاں ہاتھ زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ عباد نے کہا آیا آپ نہیں جانتے کہ حضرتؐ نے کھانے کے وقت ہاتھ پر سہارا دینے کو منع فرمایا ہے۔ حضرت نے ذرا کی ذرا ہاتھ اُٹھا لیا اور پھر رکھ دیا۔ عباد نے پھر اُسی بات کا اعادہ کیا۔ جب تیسری مرتبہ کہا تو ارشاد فرمایا کہ واللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس طرح تکیہ کرنے کو ہرگز منع نہیں فرمایا۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ کھانے سے پہلے نمک کھایا کرو کہ جو شخص کھانے کے اوّل و آخر نمک کھا لے گا خدائے تعالیٰ اُس سے ستّر قسم کی بلائیں دُور کرے گا جن میں ادنیٰ جُذام ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ بہتّر قسم کی بلاؤں سے نجات ملے گی جن میں دیوانگی جذام اور برص بھی شامل ہے۔ یہ روایت حسن ہے۔ ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ درد گلہ۔ درد گوش اور درد شکم سے نجات ملے گی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ نمک میں ستّر امراض کے لئے شفا ہے۔ اگر لوگوں کو نمک کے کل فوائد معلوم ہو جائیں تو وہ سوائے نمک کے اور چیزوں سے علاج ہی نہ کیا کریں یہ بھی فرمایا کہ حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کو حکم دیدو کہ وہ کھانے کے اوّل و آخر نمک کھا لیا کریں اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ ہوگی تو وہ بلا میں گرفتار ہو جائیں گے اور اُس وقت انہیں لازم ہوگا کہ اپنے آپ کو ملامت کریں۔

دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو حالتِ نماز میں بچھّو نے کاٹا۔ آنحضرتؐ نے نعلین مُبارک اُتار کر اس کو مار ڈالا اور فارغ ہو کر یہ فرمایا تجھ پر خدا کی لعنت ہو کہ تو نہ نیک کو چھوڑتا ہے نہ بد کو۔ دونوں کو یکساں آزار پہنچاتا ہے۔ پھر پسا ہُوا نمک طلب کیا اور جس جگہ بچھّو نے کاٹا تھا مل دیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو نمک کے فائدے معلوم ہوں تو تریاق فاروقی وغیرہ کے محتاج نہ رہیں۔

ایک روایت میں وارد ہے کہ کھانے کی ابتدا میں سرکہ کھانا بہتر ہے کیونکہ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہم نمک سے ابتدا کرتے ہیں اور سرکہ پر اختتام۔

ایک اور روایت میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے پہلے لُقمے پر نمک چھڑک لیا کرے اُسے دولت مندی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سب بیٹھیں ہاتھ دھوئیں کہ ہمارے اخلاق نیک رہیں۔

ایک اور حدیث میں معتبر ذریعے سے انہیں حضرت سے منقول ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے میں پہلے صاحب خانہ ہاتھ دھوئے تاکہ اوروں کے ہاتھ دھونے اور کھانا کھانے میں دقّت نہ رہے جب کھانے سے فارغ ہوں تو ابتداء اُس شخص کی طرف سے کرنا چاہیئے جو صاحبِ خانہ کے بائیں ہاتھ بیٹھا ہو۔ اور خود صاحب خانہ سب سے آخر میں دھوئے کیونکہ اُس کے لئے بھرے ہاتھوں پر انتی دیر صبر کرنا اولیٰ و انسب ہے۔

حدیث حسن میں مرازم سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کھانے کے لئے جب ہاتھ دھوتے دستمال سے خشک نہ فرماتے تھے۔ ہاں کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تھے تو خشک کر لیتے تھے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے جب ہاتھ دھویا کرو رومال سے مت پونچھو کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مل لینا چاہیئے کہ اس سے چہرے کی چھائیاں دُور ہو جاتی ہیں اور روزی بڑھتی ہے۔

مفضل ابن عمر سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آنکھیں دُکھنے کی شکایت کی حضرت نے فرمایا جب کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو گیلے گیلے ہاتھ بھوؤں اور پپوٹوں پر پھیر لیا کرو اور تین مرتبہ یہ پڑھا کرو[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفَضِّلِ۔

مفضل کا بیان ہے کہ جب سے میں نے اس حدیث پر عمل کیا پھر کبھی میری آنکھیں نہ دُکھیں۔

---

[1] سب تعریف اس اللہ کے لئے جو نیکی کرنے والا، خوبصورت بنانے والا اور مفضل کو انعام دینے والا ہے (قول مترجم) جو شخص اس دعا کو پڑھے نہ بجائے مفضل کے اپنا نام چسپاں کرے۔ مثلاً میں اسے اس طرح پڑھتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ مُنعِمِ الْمَقْبُولِ احمد۔

جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد دست مبارک دھوتے تھے تو کلیاں بھی کر لیا کرتے تھے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اشنان میں (جس سے ہاتھ دھوتے ہیں) ناگرموتھ ملایا کرو کہ اس سے منہ میں خوشبو بھی پیدا ہوتی ہے اور جماع کی قوت بھی بڑھتی ہے۔[1]

منقول ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام جب اشنان سے ہاتھ دھوتے تھے تو تھوڑی سی منہ میں ڈال کر چبا کر تھوک دیا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام صبح کا کھانا تناول فرما کر ہاتھ دھوتے تھے تو ہاتھوں کو رومال سے خشک کرنے سے پہلے سر اور منہ پر پھیر لیتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے[2] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ لَّا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ۔

دوسری روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو رومال سے پونچھنے سے پہلے منہ اور آنکھوں پر پھیر لیا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو[3] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الزِّيْنَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَقْتِ وَالْبُغْضَةِ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پاک ہوں اور وہ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھالے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

فضل ابن یونس سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے مکان پر تشریف لائے۔ جب کھانا آیا تو میں ایک رومال اس غرض سے لایا کہ حضرت کے دامنوں پر ڈال دیا جائے آپ نے قبول نہ فرمایا بلکہ یہ ارشاد کیا کہ یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھویا کرو تو گیلے گیلے ہاتھ پپوٹوں پر پھیر لیا کرو کہ درد چشم سے امان ملے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے کے بعد

---

[1] ایک قسم کی گھاس ہے جو صابون کا کام دیتی ہے اور وہ جلانے سے سجّی بن جاتی ہے [2] یا اللہ مجھے ان لوگوں میں شمار فرما جن کے چہرے خوف اور ذلت سے بھیانک نہ ہوں [3] یا اللہ میں تجھ سے زینت اور محبت کا خواستگار ہوں اور بغض دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ہاتھ دھونے تو بھوؤں پر پھیر لیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلَاءٍ صَالِحٍ اَوْلَانَا۔

بسند معتبر حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھانے بیٹھو تو غلاموں کی طرح دو زانو بیٹھو۔ اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ اور چار زانو[2] مت بیٹھو کیونکہ اس بیٹھک اور اس طرح بیٹھنے والے کو خدائے تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس چار زانو بیٹھنے کو منع کیا گیا ہے وہ جباروں اور متکبروں کی روش ہے کہ وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں کی ران پر رکھ کے بیٹھتے ہیں۔

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو اپنے ہی سامنے سے کھانا کھاتے تھے اور جس طرح تشہد میں بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح بیٹھتے تھے۔ داہنا زانو بائیں زانو پر ہوتا تھا اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے پیٹ سے ملی ہوتی تھی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں بندہ ہوں۔ بندوں ہی کی طرح کھانا کھاتا ہوں اور بندوں ہی کی طرح بیٹھتا ہوں۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس حال میں داہنا ہاتھ کام دیتا ہو۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا یا کسی چیز کا اٹھانا مکروہ ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ راستہ چلنے میں کسی چیز کے کھانے کا کچھ حرج نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نماز صبح سے پہلے دولت سرا سے باہر تشریف لائے دستِ مبارک میں روٹی کا ٹکڑا دودھ میں بھیگا ہوا تھا۔ اُسے تناول فرماتے جاتے تھے اور جانماز کی طرف تشریف لاتے تھے اور حضرت بلالؓ اقامت کہہ رہے تھے (جب اقامت ختم ہوئی) آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی۔

---

[1] سب قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہدایت کی کھانا کھلایا پانی پلایا اور ہر نیک آزمائش سے ہمیں آزمایا۔

[2] آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سوائے حالت اضطرار کے راستہ چلنے میں کوئی چیز مت کھاؤ۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام اور حضرات ائمہ طاہرینؑ سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افلاس کو دُور کرتا ہے اور بدن کے بہت سے درد کھو دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ میں ایک دن سفاح کے دربار میں (جو خلفائے بنی عباس سے تھا) ایسے وقت پہنچا کہ دسترخوان بچھ چکا تھا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف اس طرح کھینچا کہ میرا پاؤں دسترخوان پر پڑ گیا۔ مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کیونکہ یہ کفرانِ نعمت ہے۔

ایک اور روایت میں انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ دسترخوان پر زیادہ بیٹھو کیونکہ جتنا وقت دسترخوان پر بیٹھنے میں صرف ہوگا وہ تمہاری عمر میں محسوب نہ ہوگا۔

حدیث معتبر میں یاسر خادم حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب وہ حضرت دسترخوان پر بیٹھتے تھے تو کسی چھوٹے بڑے کو نہ چھوڑتے تھے حتیٰ کہ غلاموں اور خدمتگاروں کو بھی دسترخوان پر بٹھا لیتے تھے۔

ابراہیم ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ حضرت جب خَلوت میں ہوتے اور دسترخوان بچھتا تو اپنے غلاموں۔ دربانوں اور خدمتگاروں کو بھی ساتھ بٹھا لیتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھاؤ موزے اور جوتے پاؤں سے نکال لیا کرو کہ یہ بہترین سُنّت ہے اور تمہارے پاؤں کیلئے موجب راحت۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ انسان اور حیوان میں ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انسان جو چیز کھاتا ہے ہاتھ سے کھاتا ہے بس تمہیں ہاتھ سے کھانا چاہیئے۔

معتبر سندوں سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو مہمانوں کو حکم ہوتا تھا کہ سب سے پہلے کھانا شروع کریں اور سب کے بعد ختم کریں تاکہ وہ ہر چیز اوروں سے زیادہ کھائیں۔

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم خوان پر سے کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔

بلکہ ہمیشہ دستر خوان پر کھاتے تھے۔

اُس زمانے کے حالات تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خوانوں کے نیچے اونچے اونچے پائے لگے ہوتے تھے اور جو لوگ خوان پر کھانا کھاتے تھے اُن کی نیت میں یہ تکبّر ہوتا تھا کہ کھانا کھانے کے لئے جھکنا نہ پڑے اب یہ اخبارات کہاں تک صحیح ہیں اس کا علم خدا کو ہے۔

حدیث موثق میں سماعہ ابن مہران سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ اگر نماز کا وقت بھی آجائے اور کھانے کا بھی تو ابتدا کس سے کرنا چاہیئے۔ فرمایا اگر نماز کا اوّل وقت ہے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اور اگر اوّل وقت کا کچھ حصّہ گذر گیا ہے اور اس بات کا خوف ہے کہ کھانا کھاتے کھاتے فضیلت کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھ لو۔

(۵)

کھانے کے وقت کی دُعائیں

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانے کا خوان لاکر رکھتے ہیں تو چار ہزار فرشتے اس خوان کو آکر گھیر لیتے ہیں۔ اگر کھانے والے بسم اللہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں خدا تم پر رحمت نازل کرے اور تمہارے کھانے میں برکت دے اور شیطان سے کہتے ہیں کہ "اے فاسق دُور ہو تو ان پر تسلط نہیں پا سکتا" اسی طرح بعد فراغ اگر الحمد للہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ شاکرین میں داخل ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکر یہ ادا کیا۔ اگر کھانے کے ساتھ بسم اللہ نہ کہیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں "اے فاسق آ تو بھی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو" اور اگر دستر خوان اٹھا یا گیا اور انہوں نے الحمد للہ نہ کہی تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کفران نعمت کرنے والے ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور یہ اُسے بھول گئے۔

حدیث معتبر میں حضرت عبداللہ سے منقول ہے کہ جب دستر خوان بچھایا جائے تو بسم اللہ کہو اور جب کھانا شروع کرو تو یہ کہو بِسْمِ اللّٰہِ عَلیٰ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ اور جب دستر خوان

اٹھایا جائے تو کہو الحمد للہ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کھانے کے اول میں خدا کا نام لے اور بعد میں اُس کی تعریف کرے تو اُس کھانے کے متعلق اُس سے کچھ سوال نہ کیا جائیگا۔

بسند حسن صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مسلمان کھانا کھائے اور لقمہ اٹھاتے وقت یہ الفاظ کہے [1] بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ تو لقمہ اُس کے منہ میں پہنچنے سے پہلے خدائے تعالےٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دُعا پڑھتے تھے۔ [2] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مَا تُبْلِیْنَا سُبْحَانَكَ مَا اَكْثَرَ مَا تُعْطِیْنَا سُبْحَانَكَ مَا اَكْثَرَ مَا تُعَافِیْنَا اللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَیْنَا وَعَلٰی فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سامنے کھانا چنا جاتا تو حضرت یہ دُعا پڑھتے۔ [3] اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْكَ وَمِنْ فَضْلِكَ وَعَطَائِكَ فَبَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَسَوِّغْنَاهُ وَارْزُقْنَا خَلَفًا اِذَا اَكَلْنَاهُ وَرُبَّ مُحْتَاجٍ اِلَیْهِ رَزَقْتَ فَاَحْسَنْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِیْنَ۔ اور جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دُعا پڑھتے [4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهٖ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔

[2] یا اللہ تو پاک وپاکیزہ ہے کتنی عمدہ آزمائش سے تونے ہمیں آزمایا ہے کتنی بے شمار نعمتیں تونے ہمیں عطا کی ہیں کتنی خطائیں اور گناہ تو ہمارے معاف فرماتا ہے یا اللہ ہم پر اور تنگدست مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات پر روزی فراخ فرما [3] یا اللہ یہ کھانا تیری طرف سے تیرے فضل سے اور تیرا عطیہ ہے تو ہمیں اس میں برکت دے اور اسے ہمارے لئے گوارا کر اور جب ہم اسے کھا چکیں تو ہمیں بعد اس کے اور عطا فرما۔ یا اللہ رزق کے کتنے محتاج ہیں جن کو تو رزق عنایت فرماتا ہے اور عمدہ ترین رزق دیتا ہے یا اللہ ہمیں شکر کرنیوالوں میں کیجیو [4] ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو خشکی وتری میں ہماری سواری عنایت فرماتا ہے اور عمدہ عمدہ چیزیں ہمیں بطور رزق کے عنایت کرتا ہے اور جو مخلوق اُس نے پیدا کی ہے اُن میں سے اکثر پر ہمیں بہت بڑی فضیلت دی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کھانا شروع کرو خدا کا نام لو اور جب فارغ ہو تو کہو[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب دستر خوان اُٹھایا جاتا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دُعا پڑھا کرتے تھے[2] اَللّٰھُمَّ اَکْثَرْتَ وَاَطْیَبْتَ وَبَارَکْتَ فَاَشْبَعْتَ وَاَرْوَیْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میرے والد ماجد کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھتے تھے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَشْبَعَنَا فِیْ جَآئِعِیْنَ وَسَقَانَا فِیْ ظَمَآنِیْنَ وَاٰوَانَا فِیْ ضَآئِعِیْنَ وَحَمَلَنَا فِیْ رَاجِلِیْنَ وَاٰمَنَنَا فِیْ خَآئِفِیْنَ وَاَخْدَمَنَا فِیْ عَامِلِیْنَ ۔

حدیث صحیح میں زرارہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے سامنے کھانا کھایا کرتا تھا حضرتؑ اکثر فرماتے تھے[4] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ اَشْتَھِیْہِ ۔

حدیث معتبر میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ ایک دن جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اُس کھانے سے اُسے تکلیف نہ پہنچے گی۔ ابن کوّا نے حضرت سے عرض کیا کہ رات ہی کو میں نے کھانا کھایا تھا اور بسم اللہ کہہ لی تھی پھر بھی تکلیف پہنچی۔ حضرت نے فرمایا اے احمق معلوم ہوتا ہے کہ تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے کسی پر بسم اللہ کہی اور کسی پر نہ کہی ۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السّلام سے عرض کی کہ مجھ کو فلاں

---

[1] سب تعریف اس اللہ کے لیئے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا [2] یا اللہ تو نے بہت سی نعمت دی اور عمدہ دی پھر اُس میں برکت عنایت فرمائی کہ ہمیں سیر و سیراب کر دیا۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا [3] خدا کا بہت بہت شکر کرتا ہوں جس نے بھوکوں میں ہمیں سیر کیا اور پیاسوں میں سیراب بربادوں میں ہم کو پناہ دی۔ اور پیادوں میں ہم کو سوار کیا۔ ڈرانے والوں میں ہم کو بے خوف کیا اور عوام میں ہم کو خدمت کے لئے خادم دیا۔ [4] خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اس کھانے کی خواہش دی ۔

کھانے سے تکلیف پہنچی ہے حضرت نے فرمایا شاید تو بسم اللہ نہیں کہتا عرض کی کہتا ہوں اور پھر بھی تکلیف اٹھاتا ہوں حضرت نے فرمایا جب تو کھانا کھاتا ہے باتیں کرتا ہے پھر بھی بسم اللہ کہہ لیتا ہے اُس نے عرض کیا نہیں. فرمایا تکلیف پہنچنے کا یہی باعث ہے اب جب تو باتوں سے فارغ ہوا کرے اور پھر کھانے کا ارادہ کرے تو پھر بسم اللہ کہہ لیا کر۔

دوسری صحیح روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر چند برتن کھانے کے ہوں تو ہر برتن پر بسم اللہ کہا کرو۔ راوی نے عرض کیا اگر بھول جاؤں تو کیا کروں؟ فرمایا پڑھ لیا کر بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے[1] اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنْكَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا کو کھانا کھانے میں یاد کرو اور زیادہ باتیں مت کرو۔ کیونکہ یہ نعمت خدا کا عطیہ ہے اور تم پر واجب ہے کہ نعمت صرف کرنے کے وقت خدائے تعالیٰ کو شکر و حمد کے ساتھ یاد کرو۔

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے اور وہ حضرت اُن کے لئے بچھڑے کے کباب لائے اور اُن سے فرمایا کھاؤ۔ انھوں نے فرمایا ہم نہیں کھاتے جب تک کہ آپ انکی قیمت نہ بتائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اِن کی قیمت یہ ہے کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لو اور آخر میں الحمد للہ۔ حضرت جبرئیلؑ نے باقی تین فرشتوں کی طرف خطاب کر کے فرمایا آیا مناسب ہے یا نہیں کہ ایسے بندے کو خدا اپنا خلیل مقرر کرے

[illegible] معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کھانا کھانے والا جو شکر کرے [illegible] روزہ دار سے بہتر ہے جو چپکا رہے۔

---

[1] [illegible] سے پہلے [illegible] تجھے بسم اللہ کہتا ہوں [illegible] سے پروردگار یہ کھانا تیرے رسول کی بدولت ہے [illegible] حضرت محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے شماعہ سے فرمایا کہ اے شماعہ کھانا کھا تو خدا کی حمد کیا کر اور اگر چپکا رہتا ہو تو نہ کھایا کر۔
بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السّلام بعد کھانے کے یہ دُعا پڑھتے تھے ۔
[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا اَیَّدَنَا وَ اَدَانَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۔
حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مجھے کبھی شکم پُری کی تکلیف نہیں پہنچی کیونکہ کبھی ایک لقمہ بھی مُنھ تک نہ لے گیا کہ اُس پر خدا کا نام نہ لیا ہو۔
دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا میں ضامن ہوں کہ کوئی کھانا اُس کو تکلیف نہ پہنچائے گا [2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ خَیْرَ الْاَسْمَاءِ مِلْأُ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَہٗ دَاءٌ ۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السّلام سے ضعف معدہ کی شکایت کی ۔حضرت نے فرمایا تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کر۔
[3] اَللّٰھُمَّ ھَنِّئْنِیْہِ اَللّٰھُمَّ سَوِّغْنِیْہِ اَللّٰھُمَّ اَمْرِئْنِیْہِ ۔
حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب دسترخوان بچھا ہو تو اگر حاضرین دسترخوان میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو سب کی طرف سے کافی ہو گی ۔

❖ ❖ ❖

---

[1] خدا کا بہت بہت شکر ہے جس نے ہمیں کھانا دیا۔ سیراب کیا۔ اوروں کی مدد سے بے نیاز کیا۔ ہماری امداد کی۔ ہمیں پناہ دی اور ہم پر نعمت و فضیلت نازل کی۔ خدا کا بہت بہت شکر ہے جو بندوں کو کھانا کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا
[2] یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم کا واسطہ دے کر جو سب اسماء سے بہتر ہے جن سے زمین اور آسمان پُر ہیں۔ تو رحمٰن ہے رحیم ہے اور تیرے نام کے ساتھ کوئی درد ضرر نہیں کر سکتا۔
[3] یا اللہ مجھے یہ کھانا گوارا کر اور رچا پچا۔

(۶)

کھانے کے بعد کے آداب

حدیث معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کوئی چیز کھاؤ فوراً چت لیٹ جاؤ اور داہنا پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ لو۔

حدیث معتبر میں جناب امیرالمومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ دستر خوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اُسے کھالو کہ اُس کا کھانا بحکم خدا ہر درد سے شفا بخشتا ہے بالخصوص اُس شخص کو جو اُس کے ذریعے سے طالب شفا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا جو کچھ دستر خوان میں سے زمین پر گرے اُس کا کھانا اپنے اُوپر لازم کرلے۔

ایک اور حدیث میں معاویہ ابن وہب کہتا ہے کہ ہم اُن حضرت کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے جس وقت دستر خوان اُٹھایا گیا جو کچھ اُس میں سے گر پڑا تھا حضرت نے تناول فرمایا پھر فرمایا کہ ان ریزوں کے کھانے سے افلاس دور ہوتا ہے اور اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اُٹھا کر کھالے تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور جس شخص کو روٹی کا ٹکڑا ابلی یا نجس زمین پر پڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اُٹھا کر دھوئے اور پاک کر کے کھالے تو اُس کے نامۂ اعمال میں ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ایک معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عائشہؓ کے گھر تشریف لائے اور روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑا دیکھا آپؐ نے اُسے اُٹھا کر تناول فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اے عائشہؓ خدا نے جو نعمت تجھے عطا کی ہے اُس کی قدر کر کیونکہ خدا کی نعمت جس گروہ سے سلب کرلی جاتی ہے پھر اُسے نہیں ملتی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر میں کھانا کھائے اور اُس

کھانے میں سے کچھ ریزے گر پڑیں تو لازم ہے انہیں چن کر اٹھالے اور اگر جنگل میں کھانا کھائے تو گرے پڑے ریزے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص صحرا میں ہو اور اس کے دسترخوان پر سے بھیڑ کی ایک ران بھی گر پڑے تو اُسے نہ اُٹھائے۔

عبداللہ ارجانی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ کھانے کے بعد جتنی جگہ میں دسترخوان بچھا تھا وہاں وہ حضرت پھرتے ہیں اور جو کچھ زمین پر گر گیا ہے اس کو اٹھاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تل وغیرہ بھی۔ میں نے عرض کیا قربان جاؤں آپ ان کو بھی چنتے ہیں؟ فرمایا ہاں یہ انسان کی روزی ہے اسے دوسروں کے لئے نہ چھوڑنا چاہیئے کیونکہ ان ریزوں کے کھانے سے ہر درد کو شفا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ دسترخوان کے جھڑن کا کھانا افلاس کو دور کرتا ہے کھانے والے کی ذات سے اور اُس کی نسل سے بھی ساتویں پشت تک۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص دسترخوان کے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی۔ جذام۔ سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص خرما یا روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھے اور اُسے پاک کر کے کھالے تو ابھی پیٹ میں نہ پہنچنے پائیگا کہ بہشت اُس کے لئے واجب ہو جائے گی۔

بسند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دسترخوان کی جھڑن اور ریزے حور العین کا مہر ہے۔

بسند معتبر منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام حسین علیہ السّلام بیت الخلا میں تشریف لے گئے روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ اُسے اُٹھالیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک کے حوالے کیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب میں نکلوں تو یہ مجھ کو پاک وصاف کر کے دینا۔ جب حضرت برآمد ہوئے فرمایا وہ روٹی کا ٹکڑا کہاں ہے۔ اُس نے عرض کی میں نے کھالیا۔ فرمایا جا میں نے تجھے خدا کی راہ میں آزاد کیا۔ کسی شخص نے اُس غلام کے آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا۔ ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے جدِ امجد جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے کہ جو شخص روٹی کا ٹکڑا پڑا پائے اور اُسے

دھو کر اور پاک کر کے کھالے وہ اُس کے معدے میں نہ پہنچنے پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اُسے آتشِ جہنم سے آزاد کریگا۔ اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ جسے خدا نے آزاد کر دیا ہو میں اُسے اپنی غلامی میں رکھوں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن کا جھوٹا کھانا یا پانی پینا ستّر بیماریوں کی دوا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُنھیں حضرت نے فرمایا کہ میں کھانے کے بعد اپنی انگلیاں یہاں تک چاٹتا ہوں کہ میرا خادم یہ گمان کرتا ہے کہ حرص کے سبب سے چاٹ رہے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔

حق تعالیٰ نے نہر ترثار کے باشندوں کو اس قدر نعمت عطا فرمائی تھی کہ گیہوں کی سوجی تیار کر کے اُس کی روٹیاں پکاتے تھے اور اُن روٹیوں سے استنجا کرتے اور اپنے بچّوں کا پاخانہ پونچھتے تھے اور اُن کو ایک جگہ ڈالتے جاتے تھے یہاں تک کہ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہوگیا۔ ایک دن اتفاق سے کسی مردِ نیک کا گذر ہوا اُسنے ایک عورت کو روٹی سے اپنے بچے کی نجاست پاک کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہا کہ خدا سے ڈرو اور جو نعمت خدا نے دی ہے اُسے دیدہ و دانستہ ضائع مت کرو۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ تو ہمیں قحط سے ڈراتا ہے جب تک ہماری یہ نہر جاری ہے ہمیں قحط کی کچھ پروا نہیں۔ حق تعالیٰ کو یہ کلمہ سُن کر غصّہ آیا۔ مینھ آسمان سے بند ہوگیا اور زمین سے کوئی تنکا نہ اُگا حتّٰی کہ وہ لوگ اُنھیں روٹیوں کے محتاج ہوئے جن سے استنجا کیا کرتے تھے اور تول تول کر آپس میں تقسیم کرنے لگے۔

بسندِ معتبر یاسر اور نادر خادمان حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ وہ حضرت اپنے خادموں سے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کھانا کھاتے میں تمہارے سر پر بھی آکھڑا ہوں تو تمہیں لازم ہے کہ جب تک فارغ نہ ہو میری تعظیم کو نہ اُٹھو۔ اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو آواز دی اور کسی اور نے یہ کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے کھا لینے دو۔ کھانا کھاتے میں کسی سے کام نہ لیتے تھے۔

⁂ ⁂ ⁂

(۷)

روٹی ستّو۔ گوشت۔ گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے اُس کی اور سرکہ و شیرینی کی فضیلت

روایت معتبر میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ روٹی کی عزّت کرو کیونکہ عرش سے فرش تک بہت سے فرشتوں اور بہت سے زمین کے رہنے والوں نے کام کیا ہے جب تمہارے لیئے روٹی تیار ہوئی ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ ایک دن حضرت دانیالؑ ایک ملّاح کے پاس آئے اور اُسے ایک روٹی بطور اُجرت کے دی کہ مجھے پار اُتار دے۔ ملّاح نے وہ روٹی اُن کے سامنے لوگوں کے پاؤں میں اس طرح پھینک دی کہ وہ کچل گئی اور کہا میں اس روٹی کو کیا کروں۔ حضرت دانیالؑ نے سر اپنا آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی۔ پروردگارِ عالم تو روٹی کی عزّت کر۔ تو نے دیکھا کہ اس بندے نے روٹی کے ساتھ کیا عمل کیا۔ اور تو نے سُنا کہ اُس نے کیا کہا۔ خداوند عالم نے آسمان کو حکم دیدیا کہ مینھ نہ برسے اور زمین کو حکم دیا کہ گھاس نہ اُگے یہاں تک کہ لوگوں کی یہ نوبت پہنچ گئی کہ بھوک کے مارے ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ دو عورتوں کا ذکر ہے کہ ہر ایک کے ایک ایک بچّہ تھا۔ ایک نے دُوسری سے کہا کہ آج مَیں اور تُو مِل کر میرے بچّے کو کھالیں اور کل ہم دونوں تیرے بچّے کو کھالیں گے۔ جب دُوسری عورت کے بچّے کی باری آئی تو اُس نے اپنے بچّے کے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس پر جھگڑا پیدا ہوا اور یہ قصّہ حضرت دانیالؑ کے سامنے پیش ہُوا۔ حضرت دانیالؑ نے دریافت کیا کہ اب لوگوں کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے عرض کی ہاں۔ یہ سُن کر حضرت دانیالؑ نے آسمان کی طرف دُعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی پروردگار اب پھر فضل کر اور رحمت نازل فرما اور بے گناہ بچّوں پر اُس ملّاح کے قصور کے سبب عذاب نازل نہ کر حق تعالےٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ تو میری مخلوق کے لیئے وہ نباتات پیدا کر جو اس مدّت میں اُن کو نہیں نصیب ہوئی ہے کیونکہ مجھ کو اس صغیر سن بچّے کے سبب سے رحم آگیا۔

بسند صحیح اور غیر صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ روٹی کو سالن کے پیالے

کے نیچے مت رکھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روٹی کی عزّت کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ روٹی کی عزّت کیونکر ہوسکتی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جب روٹی تمہارے سامنے آئے کھانے لگو اور کسی چیز کا انتظار نہ کرو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ درندوں کی طرح روٹی مت سونگھو کیونکہ روٹی ایسی برکت کی چیز ہے کہ اس کے ذریعے سے تم نماز پڑھتے ہو۔ اسی کے ذریعے سے روزہ رکھتے ہو اور اسی کے باعث سے حج بیت اللہ ادا کرتے ہو۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ اے اللہ روٹی میں ہمارے لئے برکت دے اور ہم میں اور روٹی میں جدائی مت کر۔ کیونکہ اگر روٹی نہ ہوگی تو نہ ہم سے نماز ہو سکے گی نہ روزہ اور نہ کوئی تیرا اور فرض۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب گوشت اور روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتدا روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھٹاؤ اس کے بعد گوشت کھاؤ۔

بسند صحیح حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ روٹی چھوٹی چھوٹی پکاؤ کہ اس میں ہر گروہ کے لئے برکت ہے۔

چند معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ روٹی کو غیر قوموں کی طرح چھری سے مت کاٹو بلکہ ہاتھ سے توڑو بعض روایتوں میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر روٹی کے ساتھ کھانے کو اور کوئی چیز نہ ہو تو اس حالت میں روٹی کو چھری سے کاٹ سکتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کی روٹی کی فضیلت گیہوں کی روٹی پر اتنی ہی ہے جتنی ہم اہلبیتؑ کی فضیلت تمام آدمیوں پر۔ ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جو کی روٹی یا آش جو کھانے والے کے لئے دعا نہ کی ہو۔ اور جو شخص آش جو یا جو کی روٹی کھائے گا۔ اُس کے پیٹ میں کوئی درد باقی نہیں رہ سکتا اور جو کی روٹی یا جو کا اور کسی قسم کا کھانا پیغمبروں اور نیک لوگوں کے لئے قوت[1] ہے حق تعالیٰ نے پیغمبروں کا قوت جو کی روٹی ہی مقرر فرمائی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سل والے کے لئے چاول اور جو کی روٹی سے بہتر کوئی دوا و غذا نہیں ہے۔

---

[1] غذا، کھانا۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اسہال والے اور سِل والے کے لئے جو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد کو بدن سے دور کر دیتی ہے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب تک دُنیا میں رہے برابر جو کی روٹی کھاتے رہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ستّو بہترین خوراک ہے بھوکے کا اس سے پیٹ بھرتا ہے۔ پیٹ بھرے کا کھانا ہضم ہوتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ستّو خدائے تعالےٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے اسی سبب سے گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیغمبروں کی خوراک ہے۔ خشک ستّو کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور روغن زیتون میں ملا کر کھانے سے فربہی آتی ہے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ چہرے کی لطافت اور ملاحت زیادہ ہوتی ہے اور جماع کی قوت بڑھتی ہے اور اگر خشک ستّو کی تین پھنکیاں نہار منھ کھائی جائیں تو بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستّو ستّر قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اور جو شخص چالیس دن صبح کو ستّو کھائے اُس کے دونوں مونڈھے قوی ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستّو پیاس کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ معدے کو قوّت دیتا ہے صفرا کو گھٹاتا ہے۔ معدے کو صاف کرتا ہے۔ ستّر قسم کے امراض کے لئے شفا ہے اور خون کے ہیجان و حرارت کو برطرف کرتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس عورت کا خون حیض بند نہ ہوتا ہو اُسے ستّو پلاؤ بند ہو جائے گا۔ (اس سے کوئی خاص ستّو مراد نہیں)

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جن جن چیزوں کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں دُنیا و آخرت میں اُن سب میں بہتر گوشت ہے۔ کیا تم نے نہیں سُنا کہ خدائے تعالےٰ بہشت کے اوصاف میں فرماتا ہے[1] وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ۔

---

[1] پرندوں کا گوشت کھانے کو ملے گا جس جس قسم کا چاہیں۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عبدالاعلےٰ اور مسمّع نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ ہم سے لوگوں نے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ خدا گوشت کے بھرے ہوئے گھر کو دشمن رکھتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ روایت تو سچی ہے لیکن معنی اس کے وہ نہیں ہیں جو وہ سمجھے ہیں بلکہ مطلب اس کا یہ ہے کہ اُس گھر کو خدا دشمن رکھتا ہے جس میں آدمیوں کا گوشت غیبت کرکے کھایا جاتا ہو۔

ایک اور حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ قریش گوشت کے از بس شائق ہیں۔

حدیث حسن میں حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے اور جو شخص چالیس دن گوشت نہ کھائے وہ کج خُلق ہوجاتا ہے اور جو شخص کج خُلق ہو جائے اُس کے کان میں اذان کہنی چاہیئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو چالیس دن گوشت میسّر نہ آئے اُسے لازم ہے کہ توکّل بخدا قرض لے کر گوشت کھائے اُس کا قرض خدا ادا کردے گا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب امام رضا علیہ السّلام میں عرض کیا کہ میرے گھر والے بھیڑ کا گوشت نہیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مادّۂ سودا کو حرکت میں لاتا ہے اور اُس سے دردِ سر اور دوسرے درد پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدائے عزّوجل بھیڑ کے گوشت سے کسی اور گوشت کو بہتر جانتا تو گوسفند کو فدیۂ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام قرار نہ دیتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے مرض بالخورہ کی شکایت کی جو اُن میں بہت بڑھ گیا تھا حق تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو وحی بھیجی کہ اُن لوگوں سے کہہ دو کہ گائے کا گوشت چقندر کے ساتھ کھائیں۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ پرند کا گوشت اور گائے کا گوشت بالخورے کو دور کرتا ہے اور فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے اور روغن اُس کا شفا اور گوشت اس کا دافع مرض ہے۔

چند حدیثوں میں منقول ہے کہ جو شخص ایک لقمہ چکنے گوشت کا کھائے اُتنا ہی درد اُس کے بدن سے دور ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے روایت ہے کہ اردک (بط) پرندوں میں بھینسا

ہے کیونکہ لجن (ریم[1]) اور چرک[2] کھاتی ہے۔ اور مرغ خانگی پرندوں میں سور ہے کیونکہ آدمیوں کا فضلہ کھاتا ہے اور تیتر پرندوں میں حبشی ہے۔ تم ایسے کبوتر کے بچے کو کیوں نہیں کھاتے جس کے نئے نئے بال و پر نکلے ہوں کہ وہ اپنی پاکیزہ قوت سے تمہاری لمبی قوت کو پورا کرے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا غصہ کم ہو جائے اور رنج و غم جاتا رہے وہ تیتر کا گوشت کھایا کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ چکور کے گوشت سے پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اصفرود[3] کا گوشت مبارک ہے۔ میرے والد اُس کو پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یرقان والے کیلئے اُسے بھونو اور کھلاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کالے ہرن کا گوشت کھانے کا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بواسیر اور دردِ کمر کے لیے نافع ہے اور قوتِ جماع زیادہ کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے گوشت گورخر کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ فرمایا چونکہ وہ جنگلی جانور ہے اس لیے اُس کا گوشت کھانا جائز تو ہے مگر میرے نزدیک نہ کھانا بہتر ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بھینس کا گوشت۔ دودھ اور گھی کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کچا گوشت کھانے کی ممانعت کی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ درندوں کی خوراک ہے۔ پس مناسب ہے کہ جب تک آگ یا سورج گوشت کی حالت نہ بدل دے۔ اُسے نہ کھائیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السّلام سے کچّا گوشت کھانے کی نسبت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درندوں کی غذا ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں سائے میں خشک کئے ہوئے گوشت کے کھانے کی ممانعت ہے

---

[1] گندگی۔ غلاظت خون کی۔ [2] گندہ خون، پیپ۔ [3] زرد رنگ کا جانور یا پرندہ۔

دُوسری حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس سے درد پیدا ہوتے ہیں۔ اور معدہ سُست ہوجاتا ہے اور کسی کسی حدیث میں اس کے کھانے کی اجازت بھی وارد ہوئی ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں جسم کو خراب کر دیتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اُس سے آدمی مر بھی جاتا ہے۔ ایک سائے میں خشک کیا ہوا بدبودار گوشت کھاتا دُوسرے پیٹ بھرے پر حمام میں نہانا، تیسرے بڑھیا عورت سے جماع کرنا۔

دُوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی تو نہیں ہیں مگر بدن کو موٹا کر دیتی ہیں، کتان کے کپڑے پہننا، خوشبو سونگھنا اور نورہ لگانا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی ہیں مگر بدن کو دُبلا کرتی ہیں۔ خشک گوشت، پنیر اور خرمے کی کلیاں اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں۔ نیم گرم پانی اور انار۔ اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں۔ خشک کیا ہوا گوشت اور پنیر۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وست کے گوشت کو پسند کرتے تھے اور ران کے گوشت سے کراہت کرتے تھے کیونکہ پیشاب گاہ کے قریب ہے۔

کئی معتبر سندوں سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ایک مینڈھا قربانی کیا تھا اور ان کی اولاد میں سے جو جو اولوالعزم پیغمبر ہونے والے تھے ان میں سے ہر ایک کے نام ایک ایک عضو نامزد کیا تھا چنانچہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ کے نام وست نامزد کیا تھا۔ اسی وجہ سے آپ وست کو پسند فرمایا کرتے تھے اور تمام اعضاء سے بہتر جانتے تھے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دودھ میں پکا ہوا گوشت پیغمبروں کی خاص غذا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مسلمان ضعیف ہوجائے تو اُسے لازم ہے کہ گوشت دودھ میں پکا کر کھایا کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے حق تعالیٰ سے سستی بدن کی شکایت کی۔ وحی آئی کہ دودھ میں گوشت پکا کر کھا لو بدن قوی ہوجائے گا۔

روایت معتبر میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو سب میوؤں میں

انار زیادہ پسند تھا۔

بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السّلام کو کشمش کا حریرہ بہت پسند تھا اور یہ اس طرح پکتا ہے کہ آش تیار کر کے آخر میں اُس میں کشمش ڈال دی جاتی ہے۔

بہت سی حدیثوں میں آب گوشت کی تعریف آئی ہے۔ جس میں روٹی توڑ کر بھگودی جاتی ہے اور بہت سی معتبر حدیثوں میں کباب کی تعریف آئی ہے کہ وہ ضعف اور بخار کو دُور کرتا ہے اور رنگ کو سُرخ کر دیتا ہے۔

حدیث معتبر میں اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ میں ایک روز حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں گیا۔ اُن حضرت کے سامنے بھُنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ فرمایا کہ آؤ اور اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین یہ مجھے نقصان کرے گا۔ فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں ایسی دُعا بتاؤں کہ جب تم یہ دُعا پڑھ لوگے کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گی۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ مِلَاءُ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ وَّلَا دَاءٌ۔

کلّہ کی تعریف بھی حدیث میں وارد ہے کہ بھیڑ کی سری زیادہ پاک وصاف ہے کیونکہ مُنہ سے قریب تر ہے اور مقامِ کثافت سے دُور۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہیں ہریسہ کھانا چاہئے کہ وہ چالیس دن کی عبادت کی قوّت دیتا ہے۔ اور ہریسہ اُس مائدے میں تھا جو خدائے تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل کیا تھا۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر نے ضعف اور کمی قوّتِ باہ کی شکایت کی حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہریسہ کھاؤ۔

دُوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کے لئے بہشت

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام اُن کل چیزوں کے نام سے بہتر ہے جو آسمان وزمین میں بھری ہوئی ہیں وہ رحمٰن ورحیم ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز اور بیماری ضرر نہیں پہنچا سکتی۔

کے ہر لبسوں میں سے ہر لبسہ بطور ہدیہ بھیجا۔ اس میں جتنے اناج پڑے تھے وہ سب بہشت کے باغوں میں پیدا ہوئے تھے اور حوران بہشتی نے انہیں اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا۔ جب اُسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے تناول فرمایا تو چالیس آدمیوں کی قوت آنحضرتؐ کے جسم مبارک میں آگئی یہ تحفہ خدا نے اس لئے بھیجا تھا کہ اپنے پیغمبر کو توانا اور خوش کرے۔

مثلثہ کی بھی بہت تعریف آئی ہے اور وہ ایک کھانا ہے جو ایک قفیز[۱] چاول، ایک قفیز چنا اور ایک قفیز باقلہ کوٹ کر پکایا جاتا ہے اور کبھی باقلہ کے عوض کوئی دوسرا اناج بھی ملا دیتے ہیں۔

تلبین کی بھی تعریف آئی ہے۔ یہ ایک قسم کا نرم حلوا ہوتا ہے جو میدہ، دودھ اور شہد سے تیار ہوتا ہے۔

ہارون ابن موفق سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے مجھے بلایا۔ اور میں نے حضرت ہی کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ اُن حضرت کے دستر خوان پر حلوا بہت سا تھا۔ میں نے حلوے کی کثرت پر تعجب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اور ہمارے محب شیرینی ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی سبب سے ہم کو حلوا زیادہ پسند ہے۔

عبدالاعلیٰ سے منقول ہے کہ ایک دن مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔ اُن حضرت کے سامنے ایک مرغ بریاں پیش کیا گیا جس کے جوف میں خرما اور روغن بھرا ہوا تھا۔

حدیث موثق میں یونس ابن یعقوب سے منقول ہے کہ ہم مدینے میں تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے کسی شخص کی معرفت یہ کہلا بھیجا کہ ہمارے لئے تھوڑا سا فالودہ تیار کر کے بھیج دو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کے وقت مچھلی کھائے اور اُس کے بعد خرما یا شہد نہ کھائے تو صبح تک رگِ فالج اُس کے بدن میں متحرک رہے گی یہ بھی فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ جب مچھلی تناول فرماتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے[۲] اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِ لْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔

---

[۱] قفیز ایک پیمانہ ہے جو اسی روپیہ بھر سے شاہی کے سیر سے ایک من آٹھ سیر ہوتا ہے۔

[۲] یا اللہ ہمیں اس مچھلی میں برکت دے اور اس کے عوض اس سے بہتر ہمیں عطا فرما۔

بسند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ تمہیں مچھلی کھانا چاہیئے کہ اگر اُسے بغیر روٹی کے کھاؤ گے تو کافی ہے اور اگر روٹی کے ساتھ کھاؤ گے تو خوشگوار ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مچھلی کھانے کی مداومت نہ کرو کہ وُہ بدن کو گھٹاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ تازہ مچھلی آنکھ کی چربی کو گھلاتی ہے۔

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ جب میں پچھنے[1] لگواتا ہوں تو صفرا کا ہیجان ہوتا ہے اور اگر نہیں لگواتا تو کثرتِ خون سے تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ پچھنے لگوا کر اُس کے بعد تازہ مچھلی جس پر نمک چھڑک کر کباب کیا گیا ہو کھایا کرو۔ اُس شخص نے اس ہدایت پر عمل کیا اور ہمیشہ آرام سے رہا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی زردی نفیس چیز ہے اُس کے کھانے سے گوشت کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اور گوشت میں جو جو خرابیاں ہیں وہ اس میں نہیں ہیں۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی، اُن حضرت نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اور مُرغی کا انڈا پیاز کے ساتھ کھایا کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدائے تعالیٰ سے کمی نسل کی شکایت کی وحی آئی کہ مُرغی کا انڈا گوشت میں پکا کر کھاؤ۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی سفیدی سنگین ہے۔ اور زردی سبک ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انڈے زیادہ کھانے سے اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

سرکہ کی تعریف میں بھی اچھی اچھی حدیثیں وارد ہیں کہ یہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور آئمہ علیہم السلام بھی اسے تناول فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں بکثرت حدیثیں وارد ہیں۔

---

[1] خونِ فاسد نکلوانے کے لئے نشتر یا کھوکھلی سوئی رگ میں لگوانا۔

منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے نزدیک جن جن چیزوں سے روٹی کھا سکتے ہیں، ان میں سے سب سے بہتر سرکہ ہے۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ سرکہ سے بہتر اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے روٹی کھائی جائے کیونکہ یہ صفرا کو فرو کرتا ہے اور دل کو محفوظ کرتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے بطریق متعددہ منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنا ہو اُس سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں عقل کی قوت بڑھتی ہے۔ اور عورتوں کی شہوت منقطع ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کھانے کے اوّل وآخر سرکہ کھایا کرتے تھے مگر ہم کھانے کے اوّل نمک کھاتے ہیں اور آخر سرکہ۔

روغن زیتون کے کھانے اور جسم پر ملنے کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں منقول ہے کہ پیغمبر اور برگزیدہ لوگ اس سے بھی روٹی کھایا کرتے تھے۔ اسی طرح میوہ زیتون کی تعریف میں بھی بہت کچھ وارد ہے چنانچہ منقول ہے کہ وہ جسم سے زہریلی ہواؤں کو خارج کردیتا ہے۔

کئی سندوں سے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ شہد سے بہتر کوئی چیز نہیں، جسے مریض شفا پانے کے لئے استعمال کریں کیونکہ وہ ہر درد کے لئے شفا ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور کندر (ایک قسم کا گوند ہے) چبانا بھی دافع بلغم اور نافع حافظہ ہے۔

شکّر کی تعریف میں بھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں اور مراد شکّر سے یا مصری ہے یا قند یا نقل وغیرہ کی قسم جو شکّر سے بنتے ہیں۔

منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سوتے وقت مٹھی بھر تین دن فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ شکر ہر طرح سے نافع ہے اور دافع بلغم۔

ایک روایت میں وارد ہے کہ اگر کسی کے پاس ہزار درہم کے سوا اور کچھ نہ ہو اور وہ سب کی شکر خرید لے تو بھی اس کا شمار مسرفین میں نہ ہوگا۔

گھی کی تعریف میں بھی بہت حدیثیں آئی ہیں خصوصاً گائے کا گھی کہ وہ شفا ہے اور ضعیف آدمیوں کے لئے جن کا سن پچاس برس کا یا اس سے متجاوز ہو گیا ہو گھی کھانے کی ممانعت آئی ہے [illegible] ہے اگر گائے کا گھی شفا ہے۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جس وقت کوئی چیز کھاتے یا پیتے تھے تو یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے[1] اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْ لَنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔ جب دودھ پیتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْ نَا مِنْهُ[2]

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک سیاہ بھیڑ کا دودھ دو سرخ بھیڑوں کے دودھ سے بہتر ہے۔

منقول ہے کہ دودھ پیغمبروں کی غذا ہے۔ ایک شخص حضرت صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے دودھ پیا۔ اور اس سے تکلیف پائی حضرتؑ نے فرمایا کہ دودھ سے تو کوئی آزار نہیں پہنچتا مگر تو نے کوئی دوسری چیز اس کے ساتھ کھائی ہوگی جس سے تکلیف ہوئی

ایک اور شخص نے انہیں حضرتؑ سے ضعف بدن کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ دودھ پیا کر کہ اس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہوجاتی ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص کا نطفہ متغیر ہوجائے یعنی اس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو، اس کو چاہیئے کہ دودھ میں شہد ملا کر پی لیا کرے۔

بسند معتبر جو صحت کے درجہ کو پہنچی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمہیں گائے کا دودھ پینا چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی گھاس کھاتی ہے اور اس کے دودھ میں ہر بوٹی کی خاصیّت موجود ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ فساد معدہ کے واسطے نافع ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ اونٹ کا پیشاب اس کے دودھ سے زیادہ نافع ہے اور حق تعالیٰ نے اس کے دودھ میں شفا مقرر فرمائی ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اونٹ کا دودھ تمام امراض کے واسطے شفا ہے۔ کئی روایتیں گدھی کے دودھ کی تعریف اور اس کی خاصیّت میں بھی وارد ہیں۔

---

[1] یا اللہ ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر ہمیں عنایت فرما۔

[2] اے خدا ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ ہمیں عطا فرما۔

حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ چھاچھ یا مٹھا اسے تکلیف نہ دے اُسے لازم ہے کہ پنیر کے ساتھ پیا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھے پنیر پسند ہے ایک روایت میں وارد ہے کہ دن میں اُس کا کھانا مضر ہے اور رات کو نافع بلکہ تولد فرزند کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ گرمی میں اخروٹ کی گری کھانے سے اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں اور جاڑوں میں کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں اور سردی کم معلوم ہوتی ہے۔کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جب پنیر اور اخروٹ کی گری کو ملا کر کھایا جائے تو دوا ہیں اور جب کسی ایک کو اکیلے کھایا جائے تو درد۔

(۸)

غلّہ اور ترکاری اور میوہ جات اور تمام کھانے کی چیزوں کے فائدوں کا بیان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔چاول عمدہ غذا ہے روودوں کو کھولتا اور بواسیر کو دور کرتا ہے۔

چند روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم اپنے بیماروں کا علاج چاولوں سے کیا کرتے ہیں۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ ایک شخص خدمت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام میں آیا اور پیٹ کے درد کی شکایت کی۔حضرتؑ نے فرمایا چاولوں کو دھو کر سائے میں خشک کر لو اور اس میں سے تھوڑے سے بریاں کر کے نرم کوٹ لو اور ہر صبح بقدر ایک کفِ دستؐ[1] کھا لیا کرو۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ان حضرت کو دردِ شکم تھا فرمایا کہ چاولوں کو سماق[2] کے ساتھ پکا لاؤ۔جب تناول فرمایا رفع ہو گیا۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام بھُنے ہوئے چنے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ۷ پیغمبروں نے

---

[1] ایک مُٹھی [2] ایک قسم کا سنگِ مرمر۔

چنے کے واسطے دُعائے برکت مانگی ہے۔

اکثر روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ مسور کا کھانا دل کو نرم کرتا ہے اور رونا زیادہ لاتا ہے۔

روایت معتبرہ میں منقول ہے کہ باقلہ کے کھانے سے پنڈلی کا گودا بڑھتا ہے اور بھیجا زیادہ ہوتا ہے اور خونِ تازہ کی تولید ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ باقلہ کو چھلکے سمیت کھاؤ کہ معدہ کو صاف کرتا ہے۔

منقول ہے کہ لوبیا کھانا اندرونی ریاح کو دفع کرتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے چھیپ کی شکایت کی فرمایا کہ ماش اپنے کھانے میں داخل کرلو۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ اگر چند قسم کے کھانے جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے لائے جاتے جن میں خرما بھی ہوتا تھا تو حضرت ابتدا خرما سے فرماتے تھے۔

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اُس شخص کو دوست رکھتے تھے جو خرمے کو اس سبب سے پسند کرتا تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو مرغوب تھا۔

سلیمان ابن جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت کے پاس تازہ تازہ خرمے بہت سے رکھے تھے اور حضرتؑ اہتمام کرکے خواہش سے تناول فرما رہے تھے مجھے حکم ہوا کہ اے سلیمان میرے پاس آؤ اور تم بھی کھاؤ میں نے عرض کی میں فدا ہوجاؤں آپ نے تو بہت تناول فرمائے ارشاد فرمایا کہ ہاں مجھے زیادہ مرغوب ہیں کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت امیرالمومنینؑ حضرت امام حسنؑ، حضرت امام حسینؑ۔ امام زین العابدینؑ۔ حضرت امام محمد باقرؑ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اور میرے والد ماجد ان سب کو خرمے بہت مرغوب تھے۔ اور مجھے بھی مرغوب ہیں اور جو لوگ ہم پر ایمان لائے ہیں ان کو بھی مرغوب ہیں اس لئے کہ وہ ہماری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں رہے ہمارے دُشمن ان کو شراب مرغوب ہے اس لئے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص سات دانہ خرمہ عجوہ [1]

[1] [illegible] قسم خرما کی ہے جو [illegible] مدینہ میں پیدا ہوتا ہے۔

کے نہار مُنہ کھا لیا کرے تو اُسے کوئی زہر یا مرض یا سحر یا بھوت یا پلید ضرر نہیں پہنچا سکتا۔
دُوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سات دانے عجوہ کے سوتے وقت کھا لیا کرے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مرجائیں گے۔
احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں بیدانہ انار، بہی۔ سیب شامی، سفید انگور اور خرمائے تازہ۔
حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کسی میوے کا پوست دُور کرنا مکروہ ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر میوے پر ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جب میوہ تمہارے لیئے لایا جائے تو پہلے اُس کو دھلوا لو پھر کھاؤ۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے انجیر اور خرما وغیرہ کُل میووں کی نسبت استفسار کیا کہ اگر دو دو دانہ ملا کر کھائیں تو کیسا ہے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس سے منع فرمایا ہے پس اگر تم تنہا ہو تو جس طرح جی چاہے کھاؤ اور اگر مسلمانوں کے کسی گروہ کے ساتھ بیٹھے ہو تو ایسا نہ کرو بلکہ ایک ایک دانہ کھاؤ۔
دُوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر تم دو دو دانہ کھانا چاہتے ہو تو اپنے ساتھیوں سے کہدو اور اُن سے اجازت لے کر کھاؤ۔
معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن جناب امام رضا علیہ السّلام نے دیکھا کہ غلاموں نے کچھ میوہ آدھا آدھا کھا کر پھینک دیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ اگر تمہارے پیٹ بھر گئے ہیں تو ساری دُنیا پیٹ بھری نہیں ہوگئی۔ ضرورت کے موافق خود کھا لیا کرو اور باقی حاجت مندوں کو دیدیا کرو
حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ جنہیں دونوں ہاتھوں سے کھانا چاہیئے انگور و انار۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ تین چیزیں کچھ نقصان نہیں کرتیں سفید انگور نیشکر اور سیب۔
احادیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حضرت نوح علیہ السّلام

کشتی سے اترے تو آدمیوں کی ہڈیاں دیکھ کر اُن کو بڑا صدمہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے اُنھیں وحی فرمائی کہ تم سیاہ انگور کھاؤ تاکہ تمہارا غم دُور ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی پیغمبر نے اندوہ وغم کی شکایت کی تھی اُنھیں وحی کی گئی کہ تم انگور کھاؤ۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کو انگور بہت پسند تھا ایک دن وہ حضرت روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہُوا اُمِ ولد نے ایک خوشہ انگور کا حضرت کے سامنے لاکر رکھا وہ انگور اُس فصل میں پہلے ہی پہل آئے تھے۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ حضرت نے وہ انگور اُس سائل کو دیدیئے۔ اُمّ ولد چھپ کر گئیں اور وہ انگور اُس سائل سے خرید لائیں اور پھر حضرت کے سامنے رکھے اتنے میں دوسرا سائل آگیا حضرت نے پھر اُسے دیدیے۔ اُمّ ولد پھر جاکر خرید لائیں اسی طرح چار مرتبہ ہوا۔ چوتھی مرتبہ حضرت نے تناول فرمائے

ابو عکاشہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں گیا حضرت کے پاس انگور رکھے تھے۔ حضرت نے فرمایا بوڑھے اور بچے تو ایک ایک دانہ کھاتے ہیں۔ اور جس شخص کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا پیٹ نہ بھرے گا وہ تین تین چار چار دانے کھاتا ہے تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔

دو سندوں سے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اکیس دانے مویز سُرخ کا ناشتہ کرنا سوائے مرض موت کے اور تمام امراض کو دفع کرتا ہے۔

دو سندوں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طائف کی منقیٰ رگ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کاہلی اور ماندگی کھو دیتی ہے اور دل خوش کرتی ہے۔

حدیث معتبر میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ میوہ کُل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے اور اُن سب میں بہتر انار ہے۔ فرمایا کہ تم کو انار کھانا چاہیئے کہ وہ بھوکے کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھرے کے واسطے ہاضم طعام ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مرغوب نہ تھا اور آنحضرتؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اُس کے کھانے میں کوئی شریک ہو۔

اکثر احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے اگر اُسے

ے بڑے انگور جنھیں خشک کرلیا جاتے

کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اُس دانے کو لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھاسکے اسی سبب سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن ایک انار پورا کھالے خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے چالیس دن کے لئے دُور کردیتا ہے اور جو مومن تین انار پُورے کھالے تو خدائے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لئے دور کردیتا ہے اور جس شخص سے شیطان ایک برس دور رہے گا وہ مبتلائے گناہ نہ ہوگا اور جو مبتلائے گناہ نہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا۔

حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں شیریں انار کھانا چاہیئے کہ اُس کا جو حصّہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درد کو کھو دیتا ہے اور شیطان کے وسوسے کو الگ دور کرتا ہے۔

دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ انار کے دانوں کو بیجوں سمیت کھاؤ کہ اس ترکیب سے کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور بال بڑھاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ انار دونوں قسم کا کھٹا اور میٹھا معدے کے لئے نافع ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک انار نہار منھ کھالے اُس کا دل چالیس دن تک روشن رہے گا اور اگر دو انار کھالے تو اسّی دن اور اگر تین انار کھالے تو ایک سو بیس دن اور وسوسہ شیطانی بھی اُس سے دور ہوجائے گا اور جس سے وسوسۂ شیطانی دور ہوا وہ معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا اور جو معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوا وہ داخل بہشت ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ درخت خرما کی لکڑی کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے جانوروں کو بیکار کردیتا ہے۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سیب معدے کو جلا[1] دیتا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ سیب کا کھانا ہر قسم کے زہر۔ جادو۔ تصرف جنات اور زیادتی بلغم کے لئے نافع ہے اور کسی چیز کا نفع اس سے زیادہ اور جلد نہیں ہوتا۔

[1] صاف کرنا۔ چمکانا۔ روشن کرنا۔

دُوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ خشک سیب کے ستّو نکسیر بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا
کہ کوئی دوا دفعیۂ زہر کے لئے سیب کے ستّوؤں سے بہتر نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر لوگوں کو سیب کے
نفع معلوم ہوں تو اپنے بیماروں کی سوائے سیب کے کوئی دوا ہی نہ کریں۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سیب کھاؤ کہ وہ معدے کو پاک کرتا ہے۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بہی کھانے سے ضعیف دل قوّت و فربہی
حاصل کرتا ہے اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ دانائی بڑھتی ہے اور ڈرپوک آدمی دلیر بن جاتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بہی کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔
اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار مُنھ کھایا کرے اس کی منی صاف ہو
جائے گی اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔
دوسری معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار مُنھ کھائے حق تعالےٰ
چالیس دن کے لئے اُس کی زبان پر حکمت جاری کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے کوئی
پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کے بدن سے خوشبوئے بہی نہ آتی ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ دانۂ بہی کھانا غم
والے کے غم کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح ہاتھ سے پیشانی کا پسینہ صاف کر دیتے ہیں۔
بسند معتبر حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ امرود کھانا دل کو جِلا دیتا ہے
اور بحکم خدا اندرونی دردوں کو ساکن کرتا ہے۔
دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ امرود کھانا
معدے کو صاف کرتا ہے اور قوّت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا بہ نسبت نہار مُنھ
کے بہتر ہے۔
حدیث حسن میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ انجیر مُنہ کی بدبو دور کرتا ہے
اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے، بال بڑھاتا ہے۔ مختلف قسم کے دردوں کو دور کرتا ہے
انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور انجیر بہشت کے میوؤں
سے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔

دُوسری حدیث میں فرمایا کہ انجیر دردِ قولنج کے لئے مفید ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ انجیر کھانے سے سُدّے نرم ہو جاتے ہیں اور ریاح و قولنج کو نفع پہنچتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دن میں کھاؤ تو زیادہ کھاؤ اور رات میں کھاؤ تو کم۔

منقول ہے کہ انجیر بواسیر اور دردِ نقرس (ایک قسم کا درد جو پاؤں کی انگلیوں میں ہوتا ہے) کو دُور کرتا ہے اور مجامعت کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

زیاد قندی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک برتن پانی کا رکھا ہے جس میں آلو بخارے پڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ مجھ پر حرارت غالب ہو گئی ہے تازہ آلو بخارے حرارت کو کم اور صفرا کو ساکن کر دیتے ہیں اور خشک آلو بخارے خون کو ساکن کرتے اور ہر قسم کے درد کو بدن سے نکال دیتے ہیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تمہارے طبیب ترنج کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کھانے سے پہلے کھانا چاہیئے۔ فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ کھانے کے بعد کھایا کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ترنج کھاؤ کہ آلِ محمدؐ اسے کھاتے رہتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ روکھی روٹی ترنج کو ہضم کر دیتی ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کو سبز ترنج اور سُرخ سیب کا دیکھنا بہت پسند تھا۔ (عرب لیموں اور نارنگی کو بھی ترنج کہتے ہیں)۔

بعض حدیثوں میں کشمش کی بھی تعریف آئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سنجد[1] (ایک قسم کا میوہ ہے جو عناب سے مشابہ ہے) کے گودے سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے چھلکے سے پوست اور اُس کی گٹھلی سے ہڈی۔ سنجد کا کھانا گردوں کو نرم کرتا ہے۔ معدے کو صاف اور بواسیر کے لئے نافع ہے اور پیشاب جو بار بار قطرہ قطرہ کر کے آتا ہو اُس کو فائدہ بخشتا اور پنڈلیوں کو قوّت دیتا ہے۔ اور مرض بالخورہ کو دُور کرتا ہے۔

[1] عناب جیلانی بعض گیلان کے ... کا ... ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خربزہ کھاؤ کہ اُس میں کئی فائدے ہیں ایک تو اُس میں کسی قسم کی خرابی و بیماری نہیں ہے۔ علاوہ اس کے وہ کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی میوے کا میوہ ہے اور پھول کا پھول۔ خوشبو کی بھی چیز ہے منہ کو بھی صاف کرتا ہے۔ روٹی کے ساتھ بھی کھانے کی چیز ہے۔ قوّت جماع کو زیادہ کرتا ہے۔ مثانے کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ اور ریگ مثانہ کو دفع کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ نہار مُنہ خربزہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو خربزے کے ساتھ تازہ چھوہارے کھانا پسند تھا اور کبھی کبھی شکر و قند کے ساتھ بھی کھالیتے تھے۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نیا میوہ دیکھتے تھے تو اُسے بوسہ دیتے تھے اور دونوں آنکھوں سے لگاتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ فَاَرِنَا اٰخِرَھَا فِیْ عَافِیَۃٍ" [1]

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی میوہ کھائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے تو وہ اُسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام کے سامنے کبھی ایسا خوان نہیں آیا جس میں کوئی سبزی نہ ہو اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مومنوں کے دل سبز ہیں اور سبزی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص رات کو اس حالت میں سوئے کہ سات پتّے سبز کاسنی کے اُس کے معدے میں پہنچ چکے ہوں تو وہ اُس رات میں درد قولنج سے محفوظ رہے گا۔ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُس کا مال اور اولاد زیادہ ہو وہ سبز کاسنی زیادہ کھایا کرے۔

---

[1] یا اللہ جس طرح تو نے اس کا اوّل ہمیں زمانہ عافیت میں دکھلایا ہے اُسی طرح اس کا آخر بھی ہمیں زمانۂ عافیت میں دکھلائیو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہری کاسنی بہت ہی اچھی سبزی ہے اس کا ایک پتا بھی ایسا نہیں ہے کہ جس پر آبِ بہشت کا ایک قطرہ نہ ہو پس مناسب ہے کہ اس کو کھاتے وقت حرکت نہ دیں۔ فرمایا کاسنی سبزیوں میں سب سے بہتر ہے اس سے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے اور خوبصورت۔ فرمایا کاسنی کی فضیلت اور سبزیوں پر ایسی ہی ہے جیسے ہم اہلبیتؑ کی اور مخلوقِ خدا پر۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ کاسنی کھانے سے ہر درد کو آرام ہوتا ہے۔ یعنی اولادِ آدم کے جسم میں ایک درد بھی ایسا نہیں ہے کہ کاسنی اُس کی بیخکنی نہ کر سکے۔

ایک شخص کو بخار اور دردِ سر عارض ہُوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کاسنی کوٹ کر ایک کاغذ پر پھیلا دو اور اُس پر روغن بنفشہ چھڑک کر پیشانی پر لگا دو اس سے بخار اور دردِ سر دونوں برطرف ہو جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ کاسنی جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی سبزی رہی بادروج[1] جناب امیرالمومنین علیہ السّلام کی اور برگ خرفۂ تازہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام کی۔

بادروج کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں منجملہ اُن کے یہ بھی آیا ہے کہ کھانے سے پہلے اُسے کھانا چاہیئے کہ سُدّے کھولتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے۔ مسلول کے لئے نافع ہے۔ ڈکار خوشبودار لاتا ہے۔ مرض بالخورہ سے نجات دیتا ہے اور جب پیٹ میں پہنچ جاتا ہے تو ہر قسم کے درد کو دور کر دیتا ہے۔

معتبر روایت میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طحال کا عارضہ ہو گیا تھا فرمایا کہ اُسے ترہ گندنا ساگ تین روز کھلا دو۔ اس حکم کی تعمیل ہی سے اُسے صحت ہو گئی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترہ کا ساگ کھاؤ اُس کے چار خواص ہیں ۱ منہ کی بدبو دفع کرتا ہے ۲ زہریلی ہوائیں بدن سے خارج کرتا ہے ۳ بواسیر کھو دیتا ہے ۴ اور جو شخص اُس کے کھانے کی مداومت[2] کرے گا وہ بالخورے اور جذام سے محفوظ رہے گا۔

---

[1] بادروج پہاڑی بوٹی اور صحرائی پودینہ ہے جو نہروں کے کنارے کنارے بہت ہوتا ہے۔

[2] پابندی سے مسلسل کھانا، عادت بنا لینا۔

منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نزہ کا ساگ پسے ہوئے نمک کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہیں کرفس کھانا چاہیئے کہ وہ حضرت الیاس والیسع و یوشع بن نون علیہم السلام کی خوراک ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ سیب ترش اور دھنیے کے ساتھ کھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روئے زمین پر برگ خرفہ سے بہتر اور نفع بخش کوئی سبزی نہیں ہے اور وہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی سبزی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تمہیں کاہو کھانا چاہیئے کہ وہ خون کو صاف کرتا ہے۔[1]

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نزہ تیزک کو عشا کی نماز کے وقت پیٹ بھر کر کھائے تو صبح تک مرض جذام یا بالخورہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ بادروج اور کاسنی ہماری سبزی ہے اور نزہ تیزک بنی امیہ کی۔

دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے خادم سے منقول ہے کہ وہ حضرت جب ہمیں سبزی خریدنے کو فرماتے تھے تو کہتے تھے کہ ترہ تیزک نہ خریدنا۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ لوگ کتنے احمق ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ترہ تیزک جہنم کی ندی کے کنارے پیدا ہوتا ہے حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ آتشِ جہنم کے بھڑکانے والے آدمی اور پتھر ہوں گے اور ان پتھروں سے مراد یا تو وہ پتھر ہیں جن سے بت تراشے جائیں گے یا گندھک کے پتھر۔ پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ سبزی جہنم میں پیدا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے یہودیوں کو دفعیہ بالخورہ کی دو تدبیریں بتائی تھیں۔ چقندر کھانا اور گوشت کی رگیں نکال دینا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چقندر بہت ہی اچھی ترکاری ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو چقندر کے پتے کھلاؤ کہ ان میں شفا ہی شفا ہے۔

[1] ترکاری کی ایک قسم ہے۔

نقصان و خرابی مطلق نہیں۔ ان پتّوں کو کھا کر بیمار چین سے سوتا ہے مگر چقندر کی جڑ سے سودا پیدا ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذات الجنب[1] والے کے پیٹ میں بحیثیت دوا برگ چقندر سے بہتر کوئی چیز نہیں جاتی۔

کافی میں بحدیث معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ کمات یعنی کھمبی[2] داخل منّ و سلویٰ ہے جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا اور میرے لیئے بہشت سے آیا۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو کدّو بہت ہی پسند تھا خواہ پتیلی میں ہو یا رکابی میں اور اپنی عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ کھانے میں کدّو زیادہ ڈالا کریں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کو وصیت کی کہ یا علیؑ کدو کھانا لازم سمجھو کہ اُس سے دماغ بڑھتا ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مولی کے تین خواص ہیں۔ پتّا اس کا زہر یلی ہوائیں بدن سے نکال دیتا ہے۔ تخم اُس کا ہاضم طعام ہے اور ریشہ دافع بلغم۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ اس کے پتّے سے اوراد خوب ہوتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ گاجر کھانے سے قوّت جماع زیادہ ہوتی ہے درد قولنج سے امان ملتی ہے اور بواسیر جاتی رہتی ہے۔

چار معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ شلغم کھاؤ اور جہاں تک مل سکیں کھاؤ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اُس کے جسم میں بالخورہ اور جذام کی رگ نہ ہو اور شلغم اُس رگ کو گھلا دیتا ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ککڑی کو نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ککڑی کو جڑ کی طرف سے کھاؤ کہ اُس میں برکت ہوگی۔

---

[1] ایک قسم کی بیماری جس سے پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا ہے اور پسلی میں درد ہوتا ہے۔ [2] انگریزی میں اس ترکاری کو مشروم کہتے ہیں۔ ہندوستان میں بعض لوگ سانپ کی چھتری بھی کہتے ہیں۔ یہ ترکاری کئی قسم کی ہوتی ہے اور عموماً برسات کے موسم میں پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ہنگین کھاؤ کہ اس میں کوئی مرض نہیں اور اُس کی تعریف میں اور بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ پیاز گندہ دہنی کو دور کرتی ہے بلغم زائل کرتی ہے سُستی و تکان کھو دیتی ہے۔ رگ اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں جما دیتی ہے مباشرت کی قوت بڑھاتی ہے۔ نسل زیادہ کرتی ہے۔ بخار کو کھو دیتی ہے اور بدن کو خوش رنگ کرتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیداوار پیاز کھالو کہ اُس شہر کی بیماریاں تم سے دُور رہیں گی۔

حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن کھائے وہ بوجہ بدبو کے ہماری مسجد میں نہ آئے مگر جو شخص مسجد میں نہ ہو یا مسجد میں نہ جائے وہ کھا لیا کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیاز اور تَرَہ کا ساگ کچا اور پکا کھانے میں کچھ حرج نہیں مگر جو شخص کھائے مسجد میں نہ آئے (یہ اس سبب سے مکروہ ہے کہ جو اس کے برابر بیٹھے ہوں گے اُن کو تکلیف ہوگی)۔

السّعتر یعنی معتبر فارسی شیراز کے پہاڑی خودرو پودینے کی تعریف میں تین طرح سے یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور اگر صبح کے وقت نہار مُنہ اُس کا سفوف کھایا جائے تو رطوبتِ معدہ کو دفع کرتا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے چونکہ حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پس حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کے لئے مٹی کھانا حرام کردیا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مٹی کھا کر مرجائے گا اُس نے گویا خودکشی کی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان کا بڑے سے بڑا پھندا مٹی اور خاک کھلانا ہے۔ مٹی کھانے سے بدن میں کئی قسم کے درد پیدا ہوجاتے ہیں۔ خارش۔ بواسیر ہوتی ہے

اور سوداوی امراض ہو جاتے ہیں۔ پنڈلیوں کی اور پاؤں کی طاقت جاتی رہتی ہے اور مٹی کھانے سے کھانے والے کی جنسی قوت گھٹ جاتی ہے اور اُس سے اعمالِ خیر میں جتنی کمی پڑتی ہے قیامت کے دن اُس کا حساب ہوگا اور عذاب دیا جائے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چار چیزیں وسوسۂ شیطانی سے ہیں۔ مٹی کھانا عادتاً مٹی کو ہاتھ سے توڑتے رہنا۔ ناخنوں کو دانت سے کترنا۔ داڑھی چبانا۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ مٹی کا کھانا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ مردار خون اور سور کے گوشت کا۔ سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی مٹی کے جس کو خاکِ شفا کہتے ہیں کہ اس کا ایک چنا بھر کھانا ہر درد کے لئے موجبِ شفا ہے اور ہر خوف وخطر کے لئے باعثِ امن و امان ہے۔

(۹)

مومنوں کی ضیافت کی فضیلت اور اُس کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی برادرِ مومن تمہارے گھر آئے تو اُس کو کھانا کھلاؤ۔ اگر کھانا نہ کھائے تو کوئی چیز پینے کی دو۔ اور اگر یہ بھی قبول نہ کرے تو کم از کم اُس کے ہاتھ تو پانی یا کسی خوشبودار عرق سے دُھلا دو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کو اپنے برادرِ مومن کی عزّت اور خاطر داری میں جو جو برتاؤ لازم ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کا تحفہ قبول کرے۔ اور جو اپنے پاس ہو اُسے بطور تحفہ دے اور جو نہ ہو تو اُس کے لئے تکلیف نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہوگا جو اپنے پاس کی چیز کو حقیر سمجھے اور اُس کو تحفہ لانے میں کوتاہی کرے۔

بسند معتبر اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب برادرِ مومن خود سے تمہارے پاس آئے تو ماحضر[۱] اُس کے لیے لاؤ اور اگر تم نے اُسے بُلایا ہے تو تکلّف کرو۔

---

[۱] کھانے کی جو چیز گھر میں حاضر ہو یعنی بے تکلفی سے پیش کی جا سکے۔

حدیث حسن میں ہشام سے منقول ہے کہ میں ابن ابی یعفور کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا۔ ہشام نے عرض کیا میں تو کم کھاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ نہیں جانتا کہ مومن کو اپنے برادر مومن کی جتنی محبت ہوتی ہے اُس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُس کے کھانے میں سے کتنا کھایا یعنی زیادہ دوستی ہوگی اُتنا ہی کھانا زیادہ کھائے گا۔ اس مضمون میں اور بھی بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صاحب ہمت ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے کہ لوگ بھی اس کا کھانا کھائیں۔ اور جو بخیل ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا اس خوف سے نہیں کھاتا کہ لوگ بھی اُس کے یہاں کھائیں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ اور مہمانی پانچ موقعوں پر سنت ہے۔ شادی ۔ عقیقہ ۔ ختنہ ۔ نیا مکان خریدنا یا بنانا ۔ اور جس وقت سفر سے لوٹ کر گھر آئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت سفر حج سے واپس آئے۔

منقول ہے کہ آں حضرتؐ نے اُس ولیمے کی شرکت سے نہی فرمائی ہے جو امیروں کے لیے مخصوص ہو۔ اور فقیروں کو اُس گھر میں نہ بلایا جائے۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جو شخص کسی شہر میں آئے وہ اپنے برادران مومن کا اس وقت تک مہمان ہے جب تک کہ وہ اُس شہر سے چلا نہ جائے۔ اور مہمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر اطلاع صاحب خانہ کے روزہ سنتی رکھے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ صاحب خانہ اُس کے لئے کھانا پکوائے اور وہ ضائع ہو۔ اسی طرح صاحب خانہ کو بلا اطلاع مہمان روزہ سنتی رکھنا مناسب نہیں ہے کہ مبادا وہ اُس کے روزہ رکھنے کے باعث شرم کرے اور بھوکا رہے۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مہمانی کی حد تین دن ہے تین دن کے بعد مہمان کی جو خاطر داری کی جائے وہ صدقہ ہے۔

فرمایا اپنے برادر مومن کے پاس اتنی مدت قیام نہ کرو کہ اس کو فکر لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تمہارے لیے خرچ کرنے کو کچھ نہ بچے۔

ابن ابی یعفور نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک مہمان کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے

مکان میں کسی کام کے لئے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے اُسے روک دیا اور خود اُٹھ کر اُس کام کو انجام دیا۔ پھر یہ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں ایک مہمان تھا اُس نے چراغ درست کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرت نے اُس کو روک دیا۔ اور خود چراغ درست کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ہم اہل بیت اپنے مہمانوں سے کوئی کام نہیں لیتے۔

حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ضعف اور سستی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ سلوک کرے اور تم اس کا بدلہ نہ دو اور مہمان سے کوئی کام لینا خلافِ اخلاق بھی ہے اور خلافِ ادب بھی۔ پس جس وقت کوئی مہمان آئے تو اُترنے میں اُس کی اعانت کرو اور جس وقت وہ چاہے کہ اپنا اسباب بار کرے اور جانے میں اُس کی مدد نہ کرو کہ یہ خستِ نفس کی دلیل ہے اور جاتے وقت عمدہ اور خوشبودار کھانا پکا کر بطور زادِ راہ کے اس کے ساتھ کر دو کہ یہ جواں مردی کی دلیل ہو گی۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاتے وقت صاحبِ خانہ کم از کم گھر کے دروازے تک اُس کے ساتھ جائے۔

حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو جہاں صاحبِ خانہ اُتارے اُترے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کے مخفی معاملات کو بخوبی جانتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ ذلیل و خوار کیے جائیں تو انہیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیئے۔ اوّل وہ جو کسی کے دسترخوان پر بے بُلائے چلا آئے۔ دُوسرے وہ مہمان جو صاحب خانہ پر حکومت جتائے۔ تیسرے وہ جو اپنے دشمنوں سے نیکی کا طلب گار ہو۔ چوتھے وہ جو کنجوس اور بخیل لوگوں سے بخشش اور احسان کا امیدوار ہو۔ پانچویں وہ جو دو آدمیوں کے راز یا گفتگو میں بغیر اُن کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ جو بادشاہوں اور حکام وقت کی وقعت نہ کرے۔ ساتویں وہ [illegible] بیٹھے جس میں بیٹھنے کی اسے قابلیت نہ ہو۔ آٹھویں وہ جو ایسے شخص سے بات کرے جو

اُس کی بات پر توجّہ نہ کرے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے کھانے پر ایسے لوگوں کو بلاؤ جن سے محض خدا کے لیئے دوستی ہو۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک برادر مومن کو جس سے محض خدا کے لیئے دوستی رکھتا ہے۔ پیٹ بھر کھانا کھلادے تو وہ میرے نزدیک اُس سے بہتر ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلادے۔
فرمایا کہ جب حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو خود سب کے پہلے شروع فرماتے تھے اور سب کے بعد ہاتھ روکتے تھے (تاکہ مہمان بھوکا نہ رہ جائے)
حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی گروہ کو پانی پلائے اُسے لازم ہے کہ خود سب کے بعد پانی پیئے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بسند صحیح منقول ہے کہ جب برادر مومن تمہارے گھر آئے تو اُس سے یہ دریافت نہ کرو کہ آج تم نے کھایا ہے یا نہیں بلکہ جو کچھ موجود ہو لے آؤ کیونکہ جوانمردی اسی میں ہے کہ ماحضر حاضر کر دیا جائے۔
دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہزار درہم کھانے میں صرف کرے اور ایک مومن اُس میں سے کھالے تو وہ اسراف نہ ہوگا۔
بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص خدا پر ایمان لایا ہے اور قیامت پر اعتقاد رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزّت کرے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کی عزّت کی جائے اور اُس کے لیئے کھانا وجہ حلال سے مہیّا کیا جائے۔
بہت سی حدیثیں اس بارہ میں وارد ہوئی ہیں کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اپنی روزی ساتھ لاتا ہے۔ (یہ فضلِ خدا ہے) جب وہ کھانا کھاچکتا ہے تو صاحب خانہ کی بخشش ہوجاتی ہے۔
دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب وہ گھر سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ اور اُس کے اہل وعیال کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔
حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک لقمہ جو برادر مومن میرے

پاس بیٹھ کر کھائے مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ اگر میں تین مومنوں کو کھانا کھلاؤں تو میرے نزدیک سات غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے مہمان کی آواز سن کر خوش ہو اُس کے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے گو اُس نے زمین و آسمان کو معصیت خدا سے پُر کر دیا ہو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اُس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ برادر مومن کے جو حقوق مومن پر واجب ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ ضیافت کرے قبول کرے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمام حاضرین اور غائبین کو وصیّت کرتا ہوں کہ مسلمان کی ضیافت رد نہ کرنا گو فاصلہ پانچ میل کا ہو۔ کیونکہ قبول ضیافت ان امور میں سے ہے جو لازمۂ دین ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی مومن مجھے بھیڑ کے ایک دست کے لئے طلب کرے (یعنی اس کے سوا اُسے کسی اور چیز کے تیار کرنے کا مقدور نہ ہو) تو میں ضرور جاؤں گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سب سے بدتر محرومی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر ایمانی کی دعوت کرے اور وہ اُسے قبول نہ کرے۔

(۱۰)

خلال کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے مسواک۔ خلال اور سینگی لائے اور عرض کیا کہ خلال سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں اور دانتوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ چوبِ گُل اور چوبِ درخت انار سے خلال مت کرو کیونکہ ان دونوں سے مالخورہ کے مادہ کو حرکت ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص فئے کی لکڑی سے خلال کرے۔ چھ دن تک اُس کی حاجت پُوری نہ ہو گی۔ فرمایا کہ حضرت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سوائے درخت خرما کے پتے کے اور نَے کے جو کوئی اور چیز مل جاتی تھی اس سے خلال کر لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے درخت انار اور درخت پھولدار اور فئے ان تینوں کی لکڑی سے خلال کرنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا کہ ان سے بالخورے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جھاڑو کی لکڑی سے خلال کرنے سے مفلسی اور حماقت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کے لئے خلال مہیّا کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ خلال کرو کیونکہ فرشتے اس سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں سمجھتے جیسا کہ کسی شخص کے دانتوں میں کوئی کھانا دیکھیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ طعام کا جو حصّہ دانتوں کی جڑوں میں رہ جائے اُسے تو کھالو اور جو دانتوں کے درمیان میں رہ جائے اُسے پھینک دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعہ سے نکالا جائے اُسے نہ کھاؤ کہ اُس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کچھ خلال کے ذریعے سے نکلے اُسے پھینک دو۔

حدیث معتبر میں وارد ہُوا ہے کہ کھانے کے بعد سُعد (ناگر موتھا) یا اُشنان سے اندر اور باہر سے مُنہ دھو لینا چاہیئے۔

(۱۱)

پانی کی فضیلت اور اُس کی قسمیں

احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ دنیا و آخرت میں سب سے بہتر پینے کی چیز پانی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص دُنیا کے پانی سے محظوظ و متلذذ ہو گا۔ اُس کو

خدائے تعالیٰ شرابہائے بہشت سے بھی متلذذ کرے گا۔

کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے دریافت کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زندگانی کا۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا مگر کافر خدا پر ایمان نہ لائے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے آیۂ کریمہ[1] ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اُن نعمتوں سے مُراد تازہ خرما اور ٹھنڈا پانی ہے۔

دُوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ رُوئے زمین کے تمام پانیوں سے آبِ زمزم بہتر ہے اور آبِ برہوت جو یمن میں ہے وہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے بدتر ہے کیونکہ کافروں کی روحیں وہاں وارد ہوتی ہیں اور دن رات معذّب رہتی ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ آبِ زمزم جس درد کے لئے پیا جائے دوا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ آبِ زمزم ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جس مطلب کے لئے پیا جائے وہ مطلب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ مینہ کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک و صاف کرتا ہے اور بیماریوں اور دردوں کو بدن سے نکال دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اَولہ[2] کھانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اولہ کھانا بدن کے لئے نافع ہے۔

مصادف سے روایت ہے کہ ایک شخص ہمارے دوستوں میں سے مکہ معظّمہ میں بیمار ہو کر بیحال ہو گیا۔ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں جا کر اُس کا حال عرض کیا فرمایا اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو اُس کو کعبۃ اللہ کے پرنالے کا پانی پلا دیتا۔ میں نے اس پانی کی تلاش کی مگر کہیں نہ ملا۔ اتفاقاً سے ایک ابر آیا کڑک اور چمک پیدا ہوئی۔ پھر مینہ برسا۔ میں ایک پیالہ پرنالے کے پانی سے بھر کر بیمار کے پاس آیا۔ اُس کا پینا تھا کہ آرام آگیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس لڑکے کا گلا آبِ فرات سے اُٹھایا

---

[1] پھر [illegible] کے دن [illegible] نعمات دنیا کا سوال کیا جائے گا۔

[2] بارش میں برسنے والے برف کے گولے۔ ژالہ۔

جائے وہ ہم اہل بیت کے دوستوں میں سے ہو گا۔ یہ بھی فرمایا کہ دو پرنالے بہشت کے برابر دریائے فرات میں گرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے اور دریائے فرات کے درمیان بہت بڑا فاصلہ بھی ہو گا تو بھی میں حصولِ شفا کے لئے اُس دریا پر جاؤں گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر میں پاس رہتا ہوتا تو ہر صبح و شام دریائے فرات پر جانا پسند کرتا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر اہلِ کوفہ اپنے بچوں کے گلے آبِ فرات سے اٹھاتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سب کے سب مومن ہوتے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک فرشتہ ہر رات کو آتا ہے اور تین مثقال مشکِ بہشت آبِ فرات میں ڈال جاتا ہے۔ اور کوئی نہر مشرق و غرب دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی برکت نہر فرات سے زیادہ ہو۔

بہت سی احادیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا۔ کہ ان گرم پانیوں سے شفا طلب نہ کرو جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں اور جن میں گندھک کی بُو آتی رہتی ہے یہ بھی فرمایا کہ ان کی گرمی جہنّم کی گرمی سے ہے۔

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السّلام نے فرمایا کہ ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر عرض کی گئی جس پانی نے قبول کرلی شیریں و خوشگوار ہو گیا اور جس نے قبول نہ کی وہ کھاری اور تلخ رہا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام اس بات کو مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص کڑوے پانی سے اور اُس پانی سے جس میں گندھک کی بو آتی ہے طلب شفا کرے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السّلام نے طوفان کے وقت سب پانیوں کو بلایا سب نے حضرت کا کہنا مانا سوائے آبِ تلخ اور اس پانی کے جس میں گندھک کی بو آتی ہے۔ پس آپ نے ان دونوں پر لعنت کی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ مصر کے نیل کا پانی دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ٹھنڈا پانی حرارت کو فرو کر دیتا ہے صفرا [illegible] فرمایا جوش کیا ہوا پانی

ہر درد کے لئے نافع ہے۔ اور کسی طرح نقصان نہیں پہنچاتا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ ٹھنڈا پانی پینے میں سب سے زیادہ لطف ہے۔

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ اُس جوش کئے ہوئے پانی سے جسے سات دفعہ جوش دیا گیا ہو اور ہر مرتبہ برتن بدل دیا گیا ہو بخار جاتا رہتا ہے۔ اور پاؤں اور پنڈلیوں میں قوت آجاتی ہے۔

ابن ابی طیفور طبیب سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں گیا اور اُن حضرت سے زیادہ پانی پینے کو منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح بُرا نہیں ہے طعام کو معدے میں ہضم کرتا ہے غصّہ کو کم کرتا ہے۔ عقل کو بڑھاتا ہے اور صفرا کو گھٹاتا ہے۔

ایک اور شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اُس وقت حضرت خُرما تناول فرماتے تھے اور اُس پر پانی پیتے جاتے تھے۔ اُس نے عرض کیا کہ اگر آپ خرما کے بعد پانی نہ پئیں تو بہتر ہے ارشاد فرمایا کہ میں خُرما کھاتا ہی اس لئے ہوں کہ پانی کا ذائقہ اچھا معلوم ہو۔

(۱۲)

پانی پینے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو بندہ پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السّلام اور اُن کے اہلبیتؑ کو یاد کرے اور اُن حضرت کے قاتلین پر لعنت کرے تو حق تعالےٰ ایک لاکھ نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک لاکھ گُناہ مٹا دیگا اور ایک لاکھ درجے اُس کے بلند کریگا اور اُس کو اس قدر ثواب ہو گا کہ گویا ایک لاکھ بندے اُس نے خدا کی راہ میں آزاد کئے اور حق تعالےٰ قیامت کے دن اُس کو خوشحال اور مطمئن خاطر محشور کریگا اور اگر پانی پیکر یہ کہے تو بہتر ہے۔ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ وَ اَعْدَآئِهٖ۔

ل۔ حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ اور ان کے اصحابؑ پر اللہ کا درود ہو اور حسینؑ کے قاتلوں اور حسینؑ کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک پیاس پانی نہیں پینے پاتا کہ خدائے تعالیٰ اُس کو پانی پینے ہی میں بہشتی کر دیتا ہے اور صورت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص پانی پینے میں ٹھہر جائے اور خدا کی تعریف کرے پھر پیئے اور ابھی پیاس باقی ہو پھر ٹھہرے اور خدا کی تعریف کرے پھر پیئے۔ خداوند عالم اس تعریف کے سبب سے بہشت اُس پر واجب کر دیتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب پانی پیتے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا زُلَالًا وَلَمْ یَسْقِنَا مِلْحًا اُجَاجًا وَلَمْ یُؤَاخِذْنَا بِذُنُوْبِنَا۔

دوسری روایت میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے پھر ایک گھونٹ پیکر ٹھہر جائے اور پھر بسم اللہ کہہ لے اور پھر بعد پانی پی چکنے کے الحمد للہ کہے جب تک وہ پانی اُس کے پیٹ میں رہے گا خدا کی تسبیح پڑھے گا اور اُس کا ثواب پینے والے کے لئے لکھا جائیگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تورات میں پانی پینا چاہے تو پانی کے برتن کو حرکت دے اور یہ کہے یَا مَآءَ زَمْزَمَ وَمَآءَ فُرَاتٍ یَقْرَآئُكَ السَّلَامُ۔[2]

دوسری روایت میں فرمایا کہ جو شخص رات کو پانی پیئے تین مرتبہ یہ پڑھے۔ عَلَیْكَ السَّلَامُ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ وَمَآءِ الْفُرَاتِ[3] رات کا پانی پینا اُس کو نقصان نہ کرے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ پانی پینے کے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ وَاَعْطَانِیْ فَاَرْضَانِیْ وَعَافَانِیْ وَكَفَانِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَسْقِیْہِ فِی الْمَعَادِ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَتُسْعِدُہٗ بِمُوَافَقَتِہٖ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔[4]

---

[1] سب تعریف اس اللہ کے لیئے ہے جو ہمیں صاف وشیریں پانی پلاتا ہے اور شور و کھاری پانی نہیں پلاتا اور ہمارے گناہوں سے مواخذہ نہیں کرتا۔ [2] اے پانی زمزم اور فرات کے پانی تجھ کو سلام کہتے ہیں۔ [3] تجھ پر آب زمزم اور آب فرات کا سلام ہو [4] سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے پانی پلا کر سیراب کیا نعمتیں عطا فرما کر راضی کیا اور گناہ معاف فرما کر اوروں کا محتاج نہ رکھا۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھے اپنی رحمت سے ان لوگوں میں سے گردان جن کو قیامت کے دن محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب فرمائے گا اور آنحضرت ؐ کی رفاقت سے خوش وقت کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو دوا مت پیو۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ خالی ہو تو زیادہ پانی مت پیو۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص دو چمچے کھانا کھائے اور اُس پر پانی نہ پیئے تو مجھے تعجّب ہے کہ اُس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔

علما میں یہ بات مشہور ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو اور سُنّت ہے کہ تین مرتبہ کرکے پانی پیا جائے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا اچھا ہے اور افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ کرکے پیا جائے دن کو کھڑے ہو کر پینا چاہیئے اور رات کو بیٹھ کر۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا طعام کو ہضم کرتا ہے اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے پت اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا قوتِ بدن اور صحت جسم کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ورنہ اُس سے کوئی ایسا درد پیدا ہو جائیگا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا آرام کر دے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کسی قبر کے گرد نہ پھرو اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو جو شخص ایسا کرے اور اُس پر کوئی بلا آ پڑے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مراد ان احادیث سے رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا ہے۔

دو سندوں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ کرکے پانی پینا ایک ہی مرتبہ پی لینے سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی سیراب ہونے سے پہلے پانی پینے میں دم نہ لے تو وہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ

اس کے خلاف کرنے میں لذت ہے۔ کہا لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ ایک دم سے پانی پینا پیاسے اونٹ کا سا پینا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا پیاسے اونٹ کا سا پینا وہ ہے کہ جس میں پیتے وقت خدا کا نام نہ لیا جائے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر وہ شخص جو تمہیں پانی دے وہ تمہارا غلام ہو تو تین دفعہ کرکے پیو اور اگر آزاد ہو تو ایک دم سے پی جاؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شامی برتنوں میں پانی پینا پسند تھا۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ سب برتنوں میں شامی برتن زیادہ نفیس ہے اور لوگ آنحضرتؐ کے لئے شام کے برتن تحفے کے طور سے لایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مٹی کے آبخورے میں پانی پیتے تھے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا گزر ایک گروہ پر ہوا۔ جو پانی سے منھ لگا کر مثل چوپایوں کے پی رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے پیو کہ اس سے بہتر تمہارے لئے کوئی برتن نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانی پینے کے آداب میں سے قابل خیال آداب یہ ہیں کہ ابتدا میں بسم اللہ کہیں اور اختتام پر الحمدللہ۔ آبخورے میں دستی لگی ہو تو اُس کے سامنے سے اور اگر وہ کہیں سے ٹوٹا ہو یا چھید ہو تو اُس طرف سے نہ پینا چاہیئے کیونکہ یہ دونوں موقع شیطان سے متعلق ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے منھ سے پانی میں پھونک مارنے کو ممانعت فرمائی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانی میں پھونک مارنا اُس وقت مکروہ ہے کہ دوسرا شخص موجود ہو اور وہ بھی اُس پانی میں سے پینا چاہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے بائیں ہاتھ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ پانی تھوڑا تھوڑا مزہ لے لے کر پیو ایک ہی مرتبہ نہ پی جاؤ کہ اس سے درد جگر

دردِ شکم پیدا ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کبھی شیشے کے برتنوں میں پانی پیتے تھے جو شام سے حضرتؐ کے لیے تحفتہً آیا کرتے تھے اور کبھی لکڑی کے برتن میں کبھی چمڑے کے اور اگر کوئی برتن موجود نہ ہوتا تو چلو سے پی لیتے تھے۔

چوتھا باب

نکاح کی فضیلت عورتوں کے ساتھ رہنے سہنے اور مباشرت کرنے کے آداب اولاد کی پرورش اور اُن کے ساتھ میل جول رکھنے کے قاعدے

۱

نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب، مجرّد رہنے اور تارک الدّنیا ہونے کی مُمانعت

بسندہائے معتبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کسی مردِ مومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہوسکتی سوائے اس کے کہ وہ عورتوں سے محبّت رکھے۔ فرمایا کہ جسے عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اُس کے ایمان میں ترقّی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں پیغمبروں کی سُنّت میں داخل ہیں اوّل خوشبو سونگھنا۔ دُوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہیں اُن کو دُور کرنا۔ تیسرے عورتوں سے زیادہ مانوس ہونا اور اُن سے زیادہ مقاربت کرنا۔

بہت سی سندوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے تمہاری دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کو پسند کیا ہے اور نماز میری آنکھوں کی روشنی ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ سکین نخعی نے عورتوں ۔ خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کرکے عبادت اختیار کرلی تھی اور اس باب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو ایک عریضہ بھی لکھا تھا ۔ اُن حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی کتنی ازواج تھیں ؟ اور لذیذ کھانوں کو جو دریافت کرتے ہو خیال کرلو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ گوشت اور شہد تک تناول فرمایا کرتے تھے نیز آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اُس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقوے کی ضرورت رہی ۔ یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب سے بدتر مجرّد لوگ ہیں ۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اُسے خداوند تعالیٰ ایسا فرزند عطا کرے جو زمین کو کلمۂ لا الٰہ الا اللہ سے زینت دے ۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میری سنّت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ نکاح کرے اور جو میری سنّت کا پیرو ہے یہ سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنّت میں داخل ہے ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات کسی طرح گوارا نہیں کہ دُنیا و مافیہا پوری پوری حاصل ہو جائے اور ایک رات بے عورت کے سوؤں ۔ یہ بھی فرمایا کہ عورت والے کی دو رکعت نماز مرد مجرّد کی ساری ساری راتوں کی نمازوں اور تمام تمام دنوں کے روزوں سے بہتر ہے ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ [1]

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عثمان ابن مظعون کی زوجہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں آئی اور یہ عرض کی یا رسول اللہ عثمان دن بھر روزے رکھتے ہیں رات رات بھر نماز پڑھتے ہیں اور میرے پاس نہیں آتے ۔ حضرت غضبناک ہو کر عثمان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا " اے عثمان خدا نے مجھے رہبانیت کے لیے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ دین مستقیم و سہل و آسان کے لیئے مبعوث کیا ہے میں روزہ بھی رکھتا ہوں ۔

[1] اگر وہ فقیر ہوں گے تو خدا اپنے فضل سے اُنھیں غنی کردے گا ۔

نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنی عورتوں سے مباشرت بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میرے دین کا خواستگار ہو اُسے چاہئیے کہ میری سنّت پر عمل بھی کرے اور جہاں میری اور سنتیں ہیں یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح و مباشرت کیا جائے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا۔ تیسری نے عرض کی کہ میرا شوہر عورتوں سے مقاربت نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثار قہر و غضب چہرۂ مبارک سے نمایاں تھے اور ردائے مبارک زمین پر گھسٹتی چلی آتی تھی اسی حالت میں منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے پروردگار عالم ادا فرمانے کے بعد یہ ارشاد کیا کہ "کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا خوشبو سونگھنا عورتوں سے مقاربت کرنا ترک کر دیا ہے۔ میں خود گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھتا ہوں عورتوں سے مقاربت کرتا ہوں جو شخص میری سنّت کے خلاف ہے وہ میری اُمّت سے خارج ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرا شوہر میرے پاس نہیں آتا۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا کرتا کہ وہ تیرے پاس آئے۔ اُس نے عرض کی میں نے ہر خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کر کے دیکھ لیا وہ بہر صورت دور ہی رہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر اُسے تجھ سے مقاربت کرنے کا ثواب معلوم ہوتا تو وہ ہرگز دور نہ رہتا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تیری جانب متوجہ ہوگا تو فرشتے اسے احاطہ کر لیں گے اور اُسے اتنا ثواب ملے گا گویا تلوار کھینچکر خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے اور جس وقت تجھ سے جماع کریگا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے موسم خزاں میں پتّے جھڑ جاتے ہیں اور جس وقت غسل کرے گا تو کوئی گناہ اُس کے ذمّہ باقی نہ رہیگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عیالدار کی دو رکعت نماز مجرّد کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

۲

عورتوں کی قسمیں اور اُن میں سے اچھی کون کون سی ہیں اور بُری کون کون سی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اُس گلوبند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلوبند تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

فرمایا کہ پاک دامن اور بدکار عورت کسی طرح برابر نہیں ہو سکتی۔ پاک دامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اُس کے مقابل ہیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اُس سے کہیں بہتر ہے اور میرے جدِّ امجد جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے مثل کو دو اور اپنے ہم کفو اور اپنے مثل ہی سے بیٹی لو اور اپنے نطفے کے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو اُس کے لئے موزوں ہو تا کہ اُس سے لائق فرزند پیدا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مال و حُسن و جمال کے لئے نکاح کریگا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیز گاری اور دین کے لئے نکاح کرے گا حق تعالیٰ اُس کو مال بھی دے گا اور جمال بھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ پاکدامن عورت سے شادی کرو کہ زیادہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت عورت پر جس سے اولاد نہ پیدا ہوتی ہو نہ مرو کیونکہ مجھے کل قیامت کے دن اور پیغمبروں کی اُمّت پر تمہارے ہی سبب سے مباہات کرنی ہوگی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو بچّے چھوٹے مر جاتے ہیں وہ عرشِ الٰہی کے نیچے اپنے والدین کے لئے طلب مغفرت کیا کرتے ہیں اور مشک و عنبر و زعفران کے پہاڑ پر حضرت سارہ علیہا السلام اُن کی پرورش میں مشغول ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام اُن کی نگہبانی میں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسی کنواری عورتوں سے خواستگاری کرو جن کے مُنہ سے خوشبو زیادہ آتی ہو جن کے رحم میں قبول نطفہ کی خاصیت زیادہ ہو۔ جن کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہونے کی اُمید ہو جن کے ارحام سے اولاد زیادہ پیدا ہو۔ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میں کل قیامت کے روز تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا تا آنکہ وہ بچّہ بھی شمار میں آجائے گا جو ناتمام رہ گیا اور

ساقط ہوگیا ہو بلکہ اس قسم کا بچّہ تو غصّہ کی حالت میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور جب حق تعالیٰ اُسے بہشت میں داخل ہونے کا حکم کریگا تو وہ عرض کرے گا کہ جب تک میرے ماں باپ پہلے بہشت میں نہ جالیں گے میں نہ جاؤں گا۔ اُس وقت منجانب پروردگار عالم ایک فرشتے کو حکم ہوگا کہ اس کے ماں باپ کو لاکر داخل بہشت کردو پھر اُس بچے سے خطاب ہوگا کہ تجھ پر ہماری رحمت بہت زیادہ ہے اور اُسی رحمت کے باعث ہم نے اُنھیں بھی داخل بہشت کیا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائے اُس میں یہ صفتیں ہونی چاہییں۔ رنگ گندمی۔ پیشانی فراخ۔ آنکھیں سیاہ۔ قد میانہ۔ سُرین بھاری اگر کسی کو ایسی عورت میسّر آئے اور وہ اُس کا خواستگار بھی ہو اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ زر مہر مجھ سے لے جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کسی مشاطہ کو کسی عورت کی خواستگاری کے لئے بھیجتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ اُس کی گردن کو سونگھ لینا کہ اس میں سے خوشبو آتی ہو ٹخنے اور ایڑی کے بیچ کا حصّہ پُر گوشت ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوبصورت عورت مرد کی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اُس کے بالوں کی نسبت دریافت کرلو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حُسن ہے۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ شوہر کی خیر خواہ ہو اور صاحبِ عفت ہو۔ اپنے اعزا و اقربا میں عزّت رکھتی ہو۔ اپنے شوہر سے دبتی ہو اور اپنے شوہر کے لئے بناؤ اور اظہار بشاشت کرتی ہو۔ غیروں سے حیا کرے اور عفت کو کام لائے۔ شوہر کا کہنا سُنے اور اُس کے حکم کو مانے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو مضائقہ نہ کرے اور اُس کی خواہش میں حارج نہ ہو۔ مگر شوہر کو مباشرت کے لیے مجبور نہ کرے۔ بعد اس کے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی قوم میں ذلیل ہو اور اپنے شوہر پر مسلّط۔ بچے نہ جنتی ہو۔ کینہ ور ہو۔ بدکاری کی پروانہ کرے۔ جب شوہر موجود نہ ہو دوسروں کے دکھانے کے

لئے بناؤ سنگھار کرے جب شوہر آجائے پردہ نشین بن بیٹھے اُس کی بات نہ سُنے اُس کی اطاعت نہ کرے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو تند شیر کے مانند اس کے ارادے میں حارج ہو۔ اُس کا عذر کبھی قبول نہ کرے اور اُس سے جو حق تلفی ہو جائے اُسے کبھی نہ بخشے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر میں آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے۔ جب باہر نکلتا ہوں تو مشائعت کرتی ہے۔ جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے۔ کہ کیا فکر ہے اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا تمہاری اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں یہ عورت اُنھیں کارکنوں میں سے ہے اور جتنا اجر کسی شہید کو مل سکتا ہے اُس سے نصف اِسے ملے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری اُمت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حُسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کی اعلیٰ درجے کی خوبی تو یہ ہے کہ اس کا اندام نہانی کم ہو اور اُسے جننا دشوار نہ ہو اور بدترین صفت یہ ہے کہ مہر زیادہ ہو اور جننا اُسے دشوار ہو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریش عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لئے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہروں سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفت کام میں لاتی ہیں۔" اس زمانے میں زنانِ قریش کی مصداق پیدا نیاں ہیں۔

دوسری معتبر حدیث یہ ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دنیا و آخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مصیبت والے کی مصیبت پہ رحم کرے اور میرے لئے خضوع وخشوع کرے۔ اور زبان ایسی دیتا ہوں جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا جو ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اُسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ شوہر کہیں جائے تو عفت و عصمت کو کام میں لائے اور اُس کا مال ضائع نہ کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عقلمند اور صاحب ثروت تھا اُس کا ایک بیٹا ایک ایسی بی بی سے تھا جو عفیفہ اور صالحہ تھی اور یہ لڑکا شکل و شمائل میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا اور دو بیٹے دوسری بی بی سے تھے جو صاحب عفت نہ تھی جب اُس کی وفات کا وقت ہوا تو بیٹوں سے یہ کہہ کر مرا کہ میرا کل مال تم میں سے ایک کا ہے اب، ہر ایک دعویدار تھا کہ مال میرا ہے۔ آخر مقدمہ قاضی کے پاس گیا قاضی نے کہا کہ فیصلے سے پہلے اُن تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو عقل میں بہت مشہور ہیں۔ حسب الحکم پہلے اُن میں سے ایک کے پاس گئے۔ یہ ایک بڈھا آدمی تھا اس نے کہہ دیا کہ میرے فلاں بھائی کے پاس جاؤ جو مجھ سے بھی بڑا ہے چنانچہ اُس کے پاس گئے اُسے ادھیڑ عمر کا پایا۔ اُس نے کہا مجھ سے جو بڑا بھائی ہے اُس کے پاس جاؤ جب اُس کے پاس پہنچے تو اُسے جوان پایا پس اپنا حال بیان کرنے سے پہلے اُس سے یہ سوال کیا کہ تمہارا چھوٹا بھائی کس سبب سے بڈھا ہوگیا اور تم جو سب سے بڑے ہو کیوں جوان ہو؟ اس نے کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کی عورت بہت بد ہے اور وہ اُس کی بدیوں پر صبر کرتا ہے اس خیال سے کہ وہ کسی اور ایسی بلا میں مبتلا نہ ہو جائے جس پر صبر نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بڈھا معلوم ہوتا ہے۔ رہا دوسرا بھائی اُس کی عورت ایسی ہے کہ کبھی اُسے خوشحال رکھتی ہے اور کبھی رنجیدہ اسی وجہ سے وہ ادھیڑ ہے اور میری عورت مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے اور کبھی آزردہ نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ میں جوان ہوں۔ بھائیوں نے یہ کیفیت سُن کر اپنا قصہ اُس سے بیان کیا اُس نے کہا کہ پہلے تم اپنے باپ کی ہڈیاں نکال کر جلا ڈالو پھر میرے پاس آنا میں تمہارا فیصلہ کردوں گا جب وہ چلے تو چھوٹے بھائی نے تلوار اٹھالی اور دونوں بڑے بھائیوں نے کدالیں لے لیں باپ کی قبر پر پہنچکر بڑے بھائیوں نے کدالیں لگانی شروع کردیں کہ قبر کو کھود ڈالیں اور چھوٹے نے تلوار کھینچی کہ میں اپنے باپ کی قبر نہ کھودنے دوں گا۔ میں نے دعوے چھوڑا۔ جاؤ سب مال تمہیں لے لو۔ پھر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے تمام مال چھوٹے بیٹے کو دلوادیا اور بڑوں سے کہہ دیا کہ تم بھی اگر اُس مرحوم کی اولاد ہوتے تو جس طرح چھوٹے بیٹے کو محبّت فرزندی باپ کی ہڈیاں کھودنے اور جلانے سے مانع ہوئی تمہیں بھی مانع ہوتی۔

(۳)

نکاح اور نکاح کے ارادے کے آداب

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کی درخواست کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور حمد الٰہی بجا لائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ فَقَدِّرْ لِیْ مِنَ النِّسَآءِ اَعَفَّهُنَّ فَرْجًا وَّ اَحْفَظَهُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِیْ وَاَوْسَعَهُنَّ لِیْ رِزْقًا وَّاَعْظَمَهُنَّ لِیْ بَرَکَةً فِیْ نَفْسِهَا وَ مَالِیْ اَنِّیْ اَتْرُكُ فَقَدِّرْ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا طَیِّبًا تَجْعَلُهُ خَلَفًا صَالِحًا فِیْ حَیٰوتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِیْ۔[1]

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنت ہے۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر پہنچی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ ہوا گرم چلتی تھی۔ فرمایا مجھے گمان نہیں ہے کہ اُن میں آپس میں محبت و اتفاق ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جدائی ہو گئی۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ شوال کے مہینے میں نکاح کرنا اچھا نہیں ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا زفاف کرے اُس کا انجام اچھا نہ ہو گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تحت الشعاع میں نکاح یا زفاف کرے وہ یاد رکھے کہ اُس کا جو نطفہ منعقد ہو گا وہ خلقت تمام ہونے سے پہلے ساقط ہو جائے گا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن منگنی اور نکاح کا دن ہے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ نکاح میں دوستوں کو بلانا۔ ان کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

---

[1] اے اللہ میرا ارادہ ہے کہ میں نکاح کروں۔ تو میرے لیئے عورتوں میں سے ایسی مقدر فرما جو عفت میں سب سے بڑھی ہوئی ہو اور میری حافظ اپنے نفس اور میرے مال کی سب سے زیادہ حفاظت کرنے والی ہو اور میرے لیے [illegible] وسعت رزق کے [illegible] والی ہو اور اسی طرح برکت میں بھی میرے لیے سب سے بڑھی ہوئی ہو [illegible] مجھے [illegible] کے بطن سے نیک [illegible] عنایت کیجیو جو میری زیست میں اور مرنے کے بعد میری نیک یادگار رہے

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نکاح کے وقت کھانا دینا پیغمبروں کی سنّت ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب میمونہ سے نکاح کیا تو خبیص[1] لوگوں کو کھلایا۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ضروری ہے۔ دُوسرے دن کچھ حرج نہیں اور تیسرے دن ریاکاری۔
منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے جب مامون خلیفہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا تو یہ خطبہ پڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَارًا بِنِعْمَتِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصًا بِوَحْدَانِيَّتِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ بَرِيَّتِهٖ وَعَلَى الْاَصْفِيَاۤءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَى الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَاۤئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۤءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔[2]
اس سے بڑے بڑے اور خطبے مبسوط کتابوں میں لکھے ہیں اور اس رسالہ میں اُن سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں اور نکاح کے صیغوں کا حقیر نے ایک علیحدہ رسالہ تصنیف کر دیا ہے۔

(۴)
زفاف اور ہمبستری کے آداب

جس وقت قمر در عقرب یا تحت الشعاع میں ہو زفاف کرنا مکروہ ہے اور حیض و نفاس کی حالت

---

[1] ایک قسم کا حلوا ہے جو خرما روغن اور کشک سے یعنی دوغ خشک سے تیار کیا جاتا ہے۔ دوغ کے معنی ہیں دہی۔
[2] اللہ تعالےٰ کی نعمت کا اقرار کلمۂ الحمد للہ سے ہوتا ہے اور توحید کے خلوص کا ثبوت کلمۂ لا الٰہ الا اللہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے سردار جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور اُن کی اولاد میں جو برگزیدہ ہوئے ہیں اُن پر اپنی رحمت نازل کرے۔ اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر جو جو کچھ فضل و کرم فرمایا ہے اُس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُن کو حلال کے ذریعہ سے مستغنی فرما دیا ہے کہ حرام کی ضرورت نہ پڑے پس اُس مقدس ذات نے فرمایا کہ تم میں جو مرد بے عورت ہوں یا عورت بغیر مرد کے اُن کے نکاح کر دو اور اسی طرح تمہارے غلام اور لونڈیوں میں جو نیک ہوں اُن کے بھی نکاح کر دو اور اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضل سے مستغنی کر دیگا کیونکہ اللہ وسعت عطا کرنے والا اور صاحب علم ہے۔

ہیں عورت سے جماع کرنا حرام ہے اور ناف سے زانو تک کسی عضو کو مساس کرنا مکروہ ہے۔ پاک ہونے کے بعد اور غسل معینہ سے پہلے بھی جماع کرنا اچھا نہیں اور اجتناب میں احتیاط ہے ہاں کوئی خاص ضرورت لاحق ہو تو چنداں حرج بھی نہیں اُس صورت میں عورت کو حکم دینا چاہئیے کہ اندام نہانی کو دھو ڈالے۔ پھر اُس سے مقاربت کرلیں اور جو عورت استحاضہ کی حالت میں ہو اگر وہ غسل یا اور اعمال جو اُسے کرنے چاہیئں بجالائے تو اُس سے جماع کر سکتے ہیں اور مسئلہ وطی فی الدبر میں اختلاف ہے بعض حرام جانتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی (قریب الحرام) بہرصورت اجتناب لازم وضرور ہے اور جب آزاد عورت کے ساتھ جماع کیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ منی فرج سے باہر نہ گرے اور بعض علما بغیر اجازت زوجہ اس طرح منی گرانے کو حرام جانتے ہیں مگر کنیز کے بارے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ شب چہارشنبہ کو ہمبستری نامناسب ہے

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے تحت الشعاع میں جماع کرے وہ پہلے اپنے دل میں قرار دے لے کہ خلقت تمام ہونے سے پہلے حمل ساقط ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ مہینے کے اول۔ اوسط اور آخر میں جماع نہ کرو کیونکہ ان اوقات میں جماع کرنا باعث اِسقاط ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو ضرور ہے کہ دیوانگی میں مبتلا ہوگی یا مرگی میں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شخص کو مرگی کا عارضہ ہوتا ہے یا اُسے اول ماہ میں دورہ ہوتا ہے یا وسط میں یا آخر میں

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے حالتِ حیض میں جماع کرے اور اس سے بچہ پیدا ہو تو وہ مرض بالخورہ میں مبتلا ہوگا یا برص یا جذام میں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کا دشمن دو قسم کے آدمیوں کے سوا تیسرا نہیں یا تو ولد الزنا ہوگا یا اُس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے وہ مُرغ کی طرح اُس کے پاس نہ جائے بلکہ پہلے مساس اور دست بازی و خوش طبعی کرے بعد اس کے جماع کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر جماع کے وقت بات کی جائے تو خوف ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو۔ اور اگر اُس حالت میں مرد عورت کے اندام نہانی کی طرف دیکھے تو خوف ہے کہ بچہ اندھا پیدا ہو۔

دوسری روایت میں انھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جماع کے وقت عورت کے اندام نہانی کی طرف دیکھنے میں کچھ حرج نہیں۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جس وقت عورت یا مرد حنا وغیرہ کا خضاب باندھے ہوئے ہوں تو جماع نہ کریں۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر حالت جماع میں کپڑا عورت یا مرد کے منھ پر سے ہٹ جائے تو کیسا؟ فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی حالت جماع میں اپنی عورت کا بوسہ لے تو کیسا؟ فرمایا کچھ حرج نہیں۔

لوگوں نے انھیں حضرتؑ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ننگا کرکے دیکھے تو کیسا؟ فرمایا کہ نہ دیکھنے میں لذت زیادہ ہے۔ پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص ہاتھ یا انگلی سے اپنی زوجہ یا لونڈی کے اندام نہانی کے ساتھ بازی کرے تو کیسا؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں لیکن اپنے اجزائے بدن کے علاوہ اور کوئی چیز اُس مقام میں داخل نہ کرے۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ آیا پانی میں جماع کر سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حمام میں جماع کرنے کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کو اُس مکان میں جس میں کوئی بچہ ہو اپنی عورت یا لونڈی سے جماع نہ کرنا چاہیئے ورنہ وہ بچہ زناکار ہوگا۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اُس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ایسے مکان میں جماع کرے جس میں کوئی جاگتا ہو اور وہ ان کو دیکھے یا اُن کی بات یا سانس کی آواز سُنے تو اولاد جو اس جماع سے پیدا ہوگی ناجی نہ ہوگی بلکہ زناکار ہوگی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جس وقت مباشرت کا ارادہ فرماتے تھے تو نوکروں کو ٹلا دیتے تھے۔ اور دروازے بند کر دیتے تھے اور پردہ ڈال دیتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی کنیز سے جماع کرے اور پھر چاہے کہ غسل سے پہلے دوسری کنیز سے بھی جماع کرے تو اُسے لازم ہے کہ وضو کرے۔

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لونڈی سے ایسی حالت میں جماع کرنے کا کہ اُس مکان میں کوئی شخص ہو جو اُن کو دیکھے یا اُن کی آواز سُنے کچھ مضائقہ نہیں۔

علما میں یہ بات مشہور ہے کہ مرد دو لونڈیوں کے درمیان میں سو سکتا ہے مگر دو آزاد عورتوں کے بیچ میں نہیں سو سکتا۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص دو آزاد عورتوں یا لونڈیوں کے بیچ میں سوئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ رو بقبلہ جماع کرنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے دریافت کیا کہ آیا مرد ننگا ہو کر جماع کر سکتا ہے! فرمایا نہیں۔ علاوہ بریں نہ رو بقبلہ جماع کر سکتا ہے نہ پشت بقبلہ اور نہ کشتی میں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جس شخص کو حالت سفر میں غسل کے لائق پانی نہ ملے وہ جماع کرے سوائے اُس خاص صورت کے جس میں جماع نہ کرنے سے اس کی ذات کو کسی ضرر کا خوف ہو۔ بعض علما ایسی حالت میں بلا کسی عذر قوی کے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محتلم ہو وہ غسل کرنے سے پہلے جماع نہ کرے اور فرمایا کہ اگر اس قول پر عمل نہ کرنے سے، اُس کے ہاں دیوانہ بچہ پیدا ہو تو اس وقت اپنے کو ملامت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہو یا طلوع کرنے کے بعد ابھی پورا روشن نہ ہوا ہو بلکہ زردی مائل ہو اور اسی طرح ڈوبنے سے پہلے

جب روشنی کم ہوگئی ہو اور زردی مائل ہو یا ڈوبتا ہو ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ شب اوّل ماہ مبارک میں جماع کرنا مستحب ہے۔
ابوسعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علیؑ جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اس کی جوتیاں اتروادو کہ وہ بیٹھے پھر اس کے پاؤں دھلوا کر اس گھر کے دروازے سے پچھلی دیوار تک سب جگہ چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستّر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہوجائیں گی ستّر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دلہن پر نازل ہوں گی۔ اس رحمت کی برکت اس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور وہ دلہن جب تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی۔ بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے علیؑ اس دلہن کو سات دن دودھ۔ سرکہ دھنیا اور کھٹّے سیب نہ کھانے دینا۔ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے عرض کی یا رسولؐ اللہ اس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بانجھ ہو جاتی ہے اور اس کے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ اے علیؑ جو بوریا گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اس صورت سے بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔
پھر فرمایا اے علیؑ اپنی زوجہ سے مہینے کے اوّل۔ اوسط۔ آخر میں جماع نہ کیا کرو کہ اس کو اور اس کے بچوں کو دیوانگی یا لخورہ۔ جذام اور خبط دماغ ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا علیؑ نماز ظہر کے بعد جماع نہ کرنا کیونکہ بچہ جو پیدا ہوگا وہ پریشان احوال ہوگا۔ یا علیؑ جماع کے وقت باتیں نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو عجب نہیں کہ گونگا ہو۔ اور کوئی شخص اپنی عورت کے اندام نہانی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اس حالت میں آنکھیں بند رکھے کیونکہ اس وقت اندام نہانی کی طرف دیکھنا اولاد کے اندھے ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ یا علیؑ جب کسی اور عورت کے دیکھنے سے شہوت یا خواہش پیدا ہو تو اپنی عورت سے جماع نہ کرنا کیونکہ بچّہ جو پیدا ہوگا مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علیؑ جو شخص حالت جنب میں اپنی زوجہ کے بستر پر لیٹا ہو اُسے لازم ہے کہ قرآن مجید نہ پڑھے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے آگ برسے اور

دونوں کا جلا دے۔ یا علیؑ جماع کرنے سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے مہیّا کرلینا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اُس سے اوّل دشمنی پیدا ہو گی اور آخر میں جدائی کی نوبت پہنچے گی یا علیؑ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر بچّہ پیدا ہو گا تو وہ گدھوں ہی کی طرح بچھونے پر پیشاب کیا کرے گا۔ یا علیؑ شب عید الفطر کو جماع نہ کرنا کہ اگر بچّہ پیدا ہو گا تو اُس سے بہت سی برائیاں ظاہر ہوں گی۔ یا علیؑ شب عید قربان کو جماع نہ کرنا اگر بچّہ پیدا ہو گا تو اُس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں گی یا چار۔ یا علیؑ میوہ دار درخت کے نیچے جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوا تو یا قاتل وجلّاد ہو گا یا ظالموں کا سرگروہ۔ یا علیؑ آفتاب کے سامنے جماع نہ کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو مرتے دم تک برابر بدحال و پریشان رہے گا۔ یا علیؑ اذان واقامت کے مابین جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو خونریزی کی طرف راغب ہو گا یا علیؑ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اُس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کوردل اور بخیل پیدا ہو گا۔ یا علیؑ شعبان کی پندرھویں کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہو گا تو شوم ہو گا اور اُس کے مُنہ پر سیاہی کا نشان ہو گا۔ یا علیؑ ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہو گا تو لُٹیرا اور ظلم دوست ہو گا اور اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے۔ یا علیؑ کوٹھے پر جماع نہ کرنا ورنہ بچّہ پیدا ہو گا تو منافق و ریا کار و بدعتی ہو گا۔ یا علیؑ جب تم سفر کو جاؤ اُس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچّہ پیدا ہو گا تو مال ناحق صرف کریگا اور مسرفین شیطان کے بھائی ہیں اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچّہ پیدا ہوا تو ظلم دوست ہو گا۔ ؎[1]

یا علیؑ شب دوشنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی وشاکر ہو گا یا علیؑ اگر تم نے شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچّہ پیدا ہو گا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ رتبۂ شہادت بھی پائے گا۔ منہ سے اُس کے خوشبو آتی ہو گی۔ دل اُس کا رحم سے پُر ہو گا۔ ہاتھ کا وہ سخی ہو گا

---

[1] اس طولانی حدیث میں ظاہراً خطاب جناب امیر علیہ السلام سے ہے مگر اصل مقصد کل امت کو ہدایت ہے جس طرح قرآن مجید میں اکثر ظاہراً جناب رسولؐ خدا سے خطاب کیا گیا ہے مگر مقصود اُس سے کل آدمیوں کی ہدایت ہے ۱۲

اور زبان اُس کی غیبت و افترا و بہتان سے پاک ہوگی یا علیؑ اگر تم شب پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم۔ اور اگر روز پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔ یا علیؑ اگر تم نے شب جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا۔ اور کوئی خطیب (لکچرار) اُس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روز جمعہ بعد نماز عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلائے زمانہ میں شمار ہوگا۔ اگر شب جمعہ بعد نماز عشا جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال میں شمار ہو یا علیؑ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوا تو شاید جادوگر ہو اور دُنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علیؑ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو، جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام کے عقد کے دن حق تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کو حکم دیا تھا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ جناب فاطمہؑ زہرا کے نچھاور کے لئے ڈال دے، تو جو کچھ اُس کے پاس تھا کیا موتی کیا مونگا کیا جواہرات وہ سب اہل بہشت کو بطور نچھاور کے دیدیا حورانِ بہشتی نے وہ نچھاور لے لیا اور اُس پر فخر کرتی ہیں اور قیامت تک فخر کرتی رہیں گی اور ایک دوسرے کو آپس میں بطور ہدیہ اور تحفہ کے بھیجتی ہیں اور کہلا بھیجتی ہیں کہ یہ حضرت فاطمہؑ زہرا کا نچھاور ہے۔

شب رخصت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنا خچر اشہب نامی طلب فرمایا اور ایک چادر جو رنگ برنگ کے ٹکڑے پارچوں سے جوڑ کر بنائی گئی تھی۔ اُس کے منہ پر ڈال دی۔ جناب سلمان فارسیؓ کو حکم دیا کہ اُس کی لگام تھام کر چلیں۔ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حکم دیا کہ اُس پر سوار ہو جائیں۔ اور خود آنحضرتؐ پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، راستے میں فرشتوں کی آواز آنحضرتؐ کے گوش مبارک میں پہنچی دیکھا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ ایک ایک ہزار فرشتے ہمراہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے عرض کی کہ حق تعالیٰ نے ہم کو حضرت فاطمہؑ کی رخصت کی مبارکباد کے لئے بھیجا ہے۔ اُس وقت سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ مع اپنے ہمراہی فرشتوں کے اللہ اکبر کہتے رہے۔ اسی سبب سے بوقت رخصت عروس اللہ اکبر کہنا سنت ہوا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا بہت صاف اور ستھرا پکاتے ہیں اور خوشبوئیں ملاتے ہیں تاہم اُس میں وہ بات نہیں ہوتی جو عروسی کے کھانے میں ہوتی ہے۔ فرمایا چونکہ عروسی کا کھانا ایک امر حلال و شرع کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے اُسے بہشت کی ہوا لگتی ہے۔

احادیث معتبر میں وارد ہے کہ نکاح کا رات میں واقع ہونا سُنت ہے اور ولیمہ دن میں تیار کرانا مسنون ہے۔

بعض اخبار میں وارد ہے کہ دُولہا اور دُولہن کا نچھاور لے سکتے ہیں لیکن جب لوٹ مچ جائے، اور ایک دُوسرے سے چھیننے لگے تب مکروہ ہے۔

علماء کا قول ہے کہ نچھاور کا لینا اُسی وقت جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ مالکان مال لوگوں کے لینے سے راضی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارا محفل نکاح میں بلاوا ہو تو جانے میں تاخیر کرو، کیونکہ یہ محفل تمہیں دنیا یاد دلائے گی۔

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ جب تمہیں جنازے پر بلایا جائے تو جانے میں تعجیل کرو کہ وہ تمہیں سامان آخرت یاد دلائے گا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے زیر آسمان اور سرِ راہ جماع کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سرِ راہ جماع کرے گا۔ خدا اور فرشتے اور آدمی اُس پر لعنت کریں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کوّے کی سی تین عادتیں سیکھو، چھپ کر جماع کرنا۔ علی الصباح روزی کی تلاش میں جانا۔ دشمنوں سے بہت پرہیز کرنا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے مقاربت کا ارادہ کرے۔ تو جلدی نہ کرے۔ کیونکہ عورتوں کو جماع سے پہلے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں اور جس وقت کوئی شخص کسی غیر عورت کو دیکھ لے اور اُسے وہ پسند آئے تو اُسی وقت جاکر اپنی اہلیہ سے جماع کرلے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے، وہی اس میں بھی ہے بہرحال شیطان

کو اپنے نفس پر غالب نہ ہونے دے اور اگر زوجہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور خدا تعالیٰ کی حمد بہت کرے اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجے اور خدا سے سوال کرے کہ وُہ اپنے فضل وکرم سے اُسے عورت عطا فرمائے کہ یہ دُعا ضرور مستجاب ہو گی اور خدا اس کو حرام سے بے نیاز کرے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مرد عورت جماع کریں تو وہ گدھوں کے مانند ننگے نہ ہو جائیں کیونکہ ننگے ہو جانے کی حالت میں فرشتے اُن سے دُور ہو جائیں گے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس لڑکی کی عمر کے نو برس پورے نہ ہوں، اُس کے ساتھ جماع کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے ۔اور اُس عورت کو کوئی نقصان پہنچے تو فاعل اس کا ذمہ دار ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ مندرجہ ذیل اوقات میں جماع کرنا مکروہ ہے [۱] طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک [۲] غروب آفتاب سے زوال سُرخی مغرب تک [۳] سورج گہن کے دن [۴] چاند گہن کی رات [۵] اُس رات یا دن میں جس میں سیاہ و سُرخ یا زرد آندھی آئے یا زلزلہ محسوس ہو، خدا کی قسم اگر کوئی شخص ان اوقات میں جماع کرے گا اور اُس سے اولاد پیدا ہو گی تو اُس اولاد میں ایک عادت بھی ایسی نہ دیکھے گا، جس سے خوشی حاصل ہو کیونکہ اس نے خدا کی غضب کی نشانیوں کو ہیچ سمجھا۔

کتاب فقہ الرضا علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی میت کو غسل دینے کے بعد غسل میت کرنے سے پہلے جماع کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ وضو کر کے جماع کرے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کے جسم میں کوئی درد پیدا ہو یا حرارت اُس کے مزاج پر غالب آجائے تو اپنی عورت سے جماع کرے، آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص خضاب باندھے ہوئے اپنی عورت سے جماع کرے گا تو جو بچہ پیدا ہو گا، وہ مخنث ہو گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زن آزاد سے دوسری زن آزاد کے سامنے

جماع مت کرو، مگر کنیز سے دوسری کنیز کے سامنے جماع کرنے کا کچھ حرج نہیں ہے۔

حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب جماع کے بعد غسل سے پہلے جماع کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو کر لیا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر کوئی نام و نقش ہو تو اُس انگوٹھی کو اتارے بغیر جماع نہ کرے۔

(۵)

شب زفاف اور مباشرت کے وقت کی نمازیں اور دُعائیں

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دُلہن کو تمہارے پاس لائیں تو اُس سے کہو کہ پہلے وضو کرے اور تم خود بھی وضو کر لو اور وہ دُو رکعت نماز پڑھے اور تم بھی دو رکعت نماز پڑھو بعد اس کے خدا کی تعریف کرو اور محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود بھیجو پھر دعا مانگو اور جو عورتیں دلہن کے ہمراہ آئی ہوں، اُن سے کہو کہ وہ سب آمین کہیں اور یہ دُعا پڑھو۔[۱]

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ اُلْفَتَھَا وَ وُدَّھَا وَرِضَاھَا وَارْضِنِیْ بِھَا وَاجْمَعْ بَیْنَنَا بِاَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ وَاَیْسَرِ ائْتِلَافٍ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الْحَلَالَ وَتُکْرِہُ الْحَرَامَ۔ اس کے بعد امامؑ نے فرمایا یہ یاد رکھو کہ الفت و محبّت خدا کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے آدمی کی طبیعتیں کسی نہ کسی طرح اُس سے پھر جائیں۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اول مقاربت کے لئے دُلہن کے پاس جاؤ تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر رو بقبلہ کرو اور یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ بِاَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا وَبِکَلِمَاتِکَ اسْتَحْلَلْتُھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا فَاجْعَلْہُ مُبَارَکًا تَقِیًّا مِّنْ شِیْعَۃِ آلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْکًا وَّلَا نَصِیْبًا۔[۲]

---

[۱] یا اللہ مجھے اس عورت کی الفت و دوستی و خوشی عنایت کر اور مجھے اس سے راضی رکھ اور میرے اور اس کے مابین سلوک اور الفت قائم رکھ کیونکہ تو حلال کو پسند کرتا ہے اور حرام کو ناپسند کرتا ہے۔ [۲] اے اللہ میں نے تیری امانت سے اسے لیا اور تیرے کلمات سے اپنے اوپر اسے حلال کیا اب اگر تو نے اس کے بطن سے میرے لیے کوئی بچہ تجویز کیا ہے تو اسے مبارک و پاکیزہ اور شیعان آل محمدؐ سے گردان، اُس میں شیطان کا کوئی حصہ بخرہ نہ ہو۔

دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ داہنا ہاتھ دلہن کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھو۔ [۱] اَللّٰھُمَّ عَلٰی کِتَابِكَ تَزَوَّجْتُھَا وَفِیْ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُھَا وَبِكَلِمَاتِكَ اِسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحِمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَّلَا تَجْعَلْہُ شِرْكَ شَیْطَانٍ۔ راوی نے دریافت کیا کہ بچہ شیطان کا حصہ کیونکر بن سکتا ہے۔ فرمایا اگر جماع کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے تو شیطان دُور ہو جائے گا اور اگر نہیں لیا گیا تو وہ اپنا عضو تناسل اس شخص کے عضو تناسل کے ساتھ داخل کرے گا، پھر راوی نے دریافت کیا کہ یہ کیونکر جانیں کہ کسی شخص میں شیطان شریک ہوا ہے یا نہیں فرمایا جو شخص ہمیں دوست رکھتا ہے۔ اس میں شیطان شریک نہیں ہوا اور جو ہمارا دشمن ہے، اُس میں ضرور شریک ہوا ہے۔ اس مضمون کی بہت سی حدیثیں فریقین کے یہاں مختلف طریقوں سے وارد ہوئی ہیں

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دُلہن کو رخصت کرا کے لائیں تو یہ دعا پڑھیں [۲] اَللّٰھُمَّ بِکَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُھَا وَبِاَمَانَتِكَ اَخَذْتُھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا وَلُوْدًا وَّدُوْدًا لَا تَفْرُكُ تَاْكُلُ مِمَّا رَاحَ وَلَا تَسْاَلُ عَمَّا سَرَحَ۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ دُعا پڑھیں [۳] بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَھَا وَفِیْ اَمَانَتِ اللّٰہِ اَخَذْتُھَا اَللّٰھُمَّ اِنْ قَضَیْتَ لِیْ فِیْ رَحِمِھَا شَیْئًا فَاجْعَلْہُ بَارًّا تَقِیًّا وَاجْعَلْہُ مُسْلِمًا سَوِیًّا وَلَا تَجْعَلْ فِیْہِ شِرْکًا لِّلشَّیْطَانِ۔

---

[۱] یا اللہ میں نے تیری کتاب کے مطابق اس سے نکاح کیا ہے اور تیری امانت میں اس کو لیا ہے اور تیرے کلمات مقدس سے اس کے اندام نہانی کو اپنے لئے حلال کیا ہے پس اگر تونے اس کے رحم سے میرے لیے کوئی چیز تجویز کی ہے تو اس کو سالم و کامل بنا اور اس میں شیطان کا حصہ نہ ہونے پائے [۲] اے اللہ میں نے تیرے کلام مقدس سے اسے اپنے لیے حلال کیا اور تیری حفاظت میں اسے لیا یا اللہ اس سے اولاد کثیر پیدا ہو، مجھ سے اسے محبت رہے اور کبھی دشمنی نہ ہو جو میسر آئے کھالے اور جو مل جائے پہن لے ۱۲ [۳] میں نے اللہ کے کلمات مقدس سے اس کے اندام نہانی کو اپنے اوپر حلال کیا اور اللہ کی امانت میں اس کو لیا۔ بار خدایا اگر تونے اس کے بطن سے میرے لیے کوئی چیز تجویز کی ہے تو اس کو پاک و پاکیزہ سالم و کامل گردان جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ ۱۲

دوسری حدیث میں انہیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ آدمی کے نطفے میں شیطان کے شریک ہونے کو لوگ بڑے تعجب سے سنتے اور بیان کرتے ہیں، راوی نے بیان کیا کہ بھلا اس کی روک تھام کیونکر ہو سکتی ہے۔ فرمایا جس وقت جماع کا ارادہ ہو تو یہ پڑھو۔
؎۱ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اِنْ قَضَیْتَ مِنِّیْ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ خَلِیْفَۃً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْکًا وَّلَا نَصِیْبًا وَّلَا حَظًّا وَاجْعَلْہُ مُؤْمِنًا مُخْلِصًا مُصَفًّا مِنَ الشَّیْطَانِ وَرِجْزِہٖ جَلَّ ثَنَاؤُکَ۔

دوسری حدیث میں فرمایا جب بیچاہے کہ شیطان کی شرکت نہ ہو تو بسم اللہ اور اعوذ باللہ پڑھ لے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ زفاف کے وقت یہ دعا پڑھے۔ ؎۲ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ عَمَّا رَزَقْتَنِیْ۔
اب اگر بچہ پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جماع کا ارادہ ہو تو یہ دعا پڑھو۔
؎۳ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ وَلَدًا وَّاجْعَلْہُ تَقِیًّا زَکِیًّا لَیْسَ فِیْ خَلْقِہٖ زِیَادَۃٌ وَّلَا نُقْصَانٌ وَّاجْعَلْ عَاقِبَتَہٗ اِلٰی خَیْرٍ۔

(۶)

شوہر کے حقوق زوجہ پر اور زوجہ کے حقوق شوہر پر اور اُن حقوق کے احکام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ

؎۱ میں اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے یا اللہ اگر تو نے اس رات میں میرا وارث میرے نطفے سے پیدا کرنا تجویز کیا ہے تو اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو بلکہ اس کو خالص مومن گردان جو شیطان اور پہلی بدیوں سے پاک ہو تیری تعریف ہماری وسعت سے زیادہ ہے ۱۲۔ ؎۲ میں اللہ کے نام اور اللہ کی امداد سے شروع کرتا ہوں یا اللہ تو مجھ کو شیطان سے بچا اور جو اولاد مجھے عنایت کرے اس کو بھی شیطان سے بچائیو ۱۲۔ ؎۳ یا اللہ مجھے ایک ایسا فرزند عنایت کر جو پاک و صاف ہو اور اس کی خلقت میں کمی و بیشی نہ ہو اور اس کا انجام بخیر ہو ۱۲۔

نے عورتوں کو سوا ایک مرد کے اجازت نہیں دی جیسی مردوں کو دی ہے کیونکہ مردوں کے لئے ایک تو چار عورتوں سے دائمی نکاح کرنا، دوسرے متعہ یا نکاح میعادی کرنا، تیسرے لونڈیاں جتنی حسب حیثیت امکان میں ہوں، خدا نے سب حلال کی ہیں اور عورت کے لئے بجز اُس ایک شوہر کے دوسرا کوئی حلال نہیں کیا اگر دوسرے کی خواہش یا ارادہ کرے تو خدا کے نزدیک زنا کار قرار پاتی ہے، اب جو بدعورتیں ہیں اُن کو مردوں کے رتبۂ خداداد پر رشک وحسد پیدا ہوتا ہے اور جو عورتیں ایماندار ہیں، ان کو اپنی اس حالت پر رشک نہیں ہوتا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتیں جو آپس میں ایک دوسری سے رشک کرتی ہیں، اُس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ خاوند سے زیادہ محبت رکھتی ہیں؟

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرد کا عورت سے یہ کہنا کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ اُس کے دل سے کبھی نہیں نکلتا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے۔ فرمایا: لازم ہے کہ شوہر کی اطاعت کرے کسی وقت اور کسی حال میں اُس کی نافرمانی نہ کرے، اُس کے گھر سے اور اُس کے مال میں سے بغیر اُس کی اجازت کے صدقہ تک نہ دے بغیر اُس کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے، جس وقت وہ مباشرت کا ارادہ کرے، انکار نہ کرے گو اونٹ کی پشت پر ہی کیوں نہ سوار ہو، شوہر کے مکان سے بغیر اُس کی اجازت باہر نہ نکلے اگر بلا اجازت باہر چلی گئی تو جب تک پلٹ کر نہ آئے گی، تمام آسمان وزمین کے فرشتے اور تمام غضب ورحمت کے فرشتے اُس پر لعنت کئے جائیں گے پھر اس نے عرض کی یا رسولؐ اللہ مرد پر کس کا حق سب سے بڑا ہے فرمایا باپ کا عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا۔ عرض کی شوہر پر میرا حق اتنا نہیں ہے جتنا اُس کا مجھ پر، فرمایا نہیں۔ نیز ے اور اُس کے حق کی نسبت ایک اور سو کی بھی نہیں ہے۔ اُس عورت نے عرض کی یا رسولؐ اللہ اُسی خدا کی قسم جس نے آپ کو اظہار حق کے لیۓ مبعوث کیا ہے میں ہرگز ہرگز نکاح نہ کروں گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور عورت پر جو حقوق شوہر کے ہوتے ہیں، اُن کی نسبت سوال کیا، آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حقوق اتنے ہیں کہ بیان میں نہیں آسکتے ازاں جملہ یہ ہیں کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے۔ بلا اُس کی اجازت گھر سے باہر نہ نکلے۔ عمدہ خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کرے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے اور جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو بنا سنوار کے صبح وشام اس کے سامنے آئے اور اگر وہ جماع کا ارادہ کرے تو انکار نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی چیز بغیر شوہر کی اجازت کے نہ دے اگر دے گی تو ثواب اُس کا شوہر کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور گناہ اس عورت کے اور کسی رات اس حالت میں نہ سوئے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، اُس عورت نے عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ گو اس کے شوہر نے کتنا ہی ظلم کیا ہو؟ فرمایا ہاں خواہ کتنا ہی ظلم کیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت ایک رات اس حالت میں بسر کرے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض رہا ہو تو جب تک اُس کا شوہر اُس سے راضی نہ ہوگا اس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی جو عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے گی جب تک اُس خوشبو کو دُور نہ کرلے گی، اس کی نماز قبول نہ ہوگی، فرمایا تین آدمیوں کا عمل آسمان پر نہیں پہنچتا ایک تو اس غلام کا جو اپنے مالک کے پاس سے بھاگ گیا ہو دوسرے اُس عورت کا جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، تیسرے اُس شخص کا جو متکبرانہ لباس پہنے ہو۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مردوں کا جہاد تو یہ ہے کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کی راہ میں صرف کریں اور عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ شوہروں کے ستانے پر اور سوکنیں کر لانے پر صبر کریں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور کو بھی سجدہ کر سکتا ہے تو بیشک میں عورتوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ فرمایا عورت اس نیت سے کہ شوہر کو اس کی خواہش سے باز رکھے نماز کو طول نہ دے فرمایا جس عورت کو بھی کا شوہر مباشرت کے لئے بلائے اور وہ اتنی تاخیر کردے کہ شوہر سو جائے

تو جب تک وہ بیدار نہ ہوگا، فرشتے برابر اس عورت پر لعنت کئے جائیں گے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے کسی اور کام میں اپنا ذاتی مال بھی صرف نہیں کر سکتی یعنی حج، زکوٰۃ، ماں باپ کے ساتھ سلوک اور اپنے پریشان و محتاج عزیزوں اور قریبوں کی امداد۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہدے کہ میں نے تیری طرف سے کوئی نیکی نہیں دیکھی اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ اُسے پیٹ بھر کھانا کھلائے ضرورت کے موافق کپڑا دے اور اگر اتفاقاً اس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُس سے ترشروئی سے پیش نہ آئے اور ہر روز ایک مقدار معیّن تیل وغیرہ اُسے دے۔ تین دن میں ایک مرتبہ گوشت اُس کے لئے لائے۔ مہندی خواہ وسمہ وغیرہ (جس کی عادت ہو) چھ مہینے میں ایک مرتبہ لائے، ہر سال کم از کم چار کپڑے اُسے بنا دے۔ دو جاڑے کے اور دو گرمی کے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ اُس کا گھر سر میں ڈالنے کا تیل سے اور سرکہ روغن زیتون سے خالی نہ رہے روزانہ سیر بھر کھانا اُسے دے اور موسم کے میوے اُسے کھلائے اور عید کے دن اور تہواروں میں معمولی اوقات سے بہتر کھانا کھلائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو کمزوروں کے حق میں خدا ترسی کام میں لاؤ، ایک یتیم بچے دوسرے عورتیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرے۔ فرمایا کہ ہر شخص کے اہل و عیال اُس کے قیدی ہیں اور خدا سب سے زیادہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو اپنے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شہر میں کسی شخص کی زوجہ موجود ہو وہ اُس شہر میں رات کو کسی دوسرے شخص کے مکان میں سوئے اور اپنی بی بی کے پاس نہ آئے تو یہ امر اُس صاحب خانہ کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ عورتوں

سے ہرگز مشورہ نہ لیجیو کہ اُن کی رائے ضعیف اور اُن کا ارادہ سُست ہوتا ہے اور ان کو ہمیشہ پردے میں رکھیو اور باہر نہ بھیجیو اور جہاں تک ممکن ہو ایسا انتظام کیجیو کہ سوائے تیرے کسی دوسرے مرد سے واقف نہ ہوں عورتوں سے کوئی خدمت بجز اُن کے ذاتی کاموں کے متعلق نہ لیجیو کیونکہ خدمات کا سپرد نہ کرنا اُن کے لئے مناسب ہوگا اور اس سے خوشی بھی زیادہ ہوگی اور یہ بات حسن وجمال کے بقا کے لئے موزوں ہے کیونکہ عورت پھول ہے خدمت گار نہیں ہے اس کو پھول کی طرح رکھیو مگر جو بات وہ اوروں کے بارے میں کہے اُسے قبول نہ کیجیو اور اپنے آپ کو زیادہ اُس کے اختیار میں نہ دیجیو۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتوں کو بالاخانہ اور کھڑکیوں میں جگہ مت دو اور اُن کو کوئی چیز لکھنی نہ سکھا دو اور سورۂ یوسف اُن کو تعلیم نہ کرو۔ اُنھیں چرخہ کاتنا سکھاؤ اور سورۂ نور کی تعلیم دو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو زین کی سواری سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تم نیک کاموں میں بھی عورتوں کی اطاعت نہ کرو ایسا نہ ہو کہ ان کی طمع بڑھ جائے اور پھر وہ تمہیں بدی کی طرف راغب کریں۔ اُن میں سے جو بد ہیں اُن سے پناہ مانگو اور جو نیک ہیں اُن سے بھی پناہ مانگو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنا کوئی راز اس سے نہ کہو تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کی نسبت جو کچھ وہ کہیں اُن کی ایک نہ سُنو۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں کی مدبّرہ عورت ہو وہ ملعون ہے۔

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب غزوات کا ارادہ کرتے تھے تو پہلے اپنی عورتوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور جو وہ رائے دیتی تھیں اُس کے برخلاف عمل فرماتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اُسے سرنگوں جہنم میں ڈالے گا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ اس اطاعت سے کونسی اطاعت مراد ہے فرمایا عورت اُس سے حمّاموں میں جانے کی اور شادیوں کی، عیدگاہوں کی سیر کی یا میدانِ جنگ کے لئے جانے کی اجازت طلب کرے اور وہ

اجازت دیدے یا گھر سے باہر پہن کے جانے کے لئے نفیس کپڑے منگوائے اور یہ اُسے لادے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عورتوں کی مثال پسلی کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر اُسے اُس کے حال پر رہنے دوگے تو نفع پاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ جائے (حاصل کلام یہ ہے کہ عورتوں کی ذرا ذرا سی ناخوشیوں پر صبر کرو)

یاد رکھنا چاہئے کہ عورت کے جو حقوق مرد پر ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر مرد گھر میں موجود ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتا ہو تو چار مہینے میں ایک مرتبہ جماع کرے یہ واجب ہے اور اگر کئی بیبیاں ہوں اور اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک رات سوئے تو واجب ہے کہ اوروں کے پاس بھی ایک ایک رات سوئے علما کے ایک گروہ کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد بنابر احتیاط معلوم ہوتا ہے کہ چار راتوں میں سے ایک رات ایک عورت کے لئے مخصوص ہے اب خواہ اس میں ایک عورت ہو یا زیادہ (پاس سونے سے یہ مراد نہیں کہ جماع بھی ضرور کرے) لونڈیوں کے حق میں اور اُن عورتوں کے حق میں جن سے متعہ کیا ہے یہ احکام واجب نہیں ہیں بلکہ لونڈی کے حق میں بہتر صورت یہ ہے کہ یا اُس کی شہوت خود دفع کرے یا اُس کا کسی کے ساتھ نکاح کردے بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گا اور وہ زنا میں مبتلا ہوگی تو اُس کا گناہ مالک کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

علما میں یہ قول مشہور ہے کہ اگر کسی شخص کی زوجہ موجود ہو اور وہ کوئی اور نکاح کرے تو اگر کنواری سے کیا ہے تو سات راتیں اُس کی مخصوص ہیں اور اگر کنواری نہ ہو تو تین راتیں۔

(۷)

طلبِ اولاد کی دُعائیں اور اُس کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نیک عورت بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے، فرمایا کہ نیک اولاد آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم زیادہ اولاد بہم پہنچانے کی کوشش کرو کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو جو بیماری ہوتی ہے وہ اُس کی ماں کے

گناہوں کا کفارہ ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر علیہ السلام کو روتے دیکھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے رونے کا سبب دریافت کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ہمارے یہ دونوں بچے بیمار ہیں اور ہمیں ان کے رونے سے یہ صدمہ پہنچا جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ آپ کے اِن بچوں کی خاطر چند مومن ایسے پیدا کرے گا کہ جب اُن کے بچے روئیں گے تو سات برس تک اُن کا رونا لا الہ الا اللہ سمجھا جائے گا اور جب وہ سات برس گزر جائیں گے تو اُن کا رونا ماں باپ کے حق میں استغفار سمجھا جائے گا اور جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو اُن کے تمام نیک کاموں اور ثواب کے کاموں میں ماں باپ کی بھی شرکت سمجھی جائے گی مگر بد کاموں میں نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس دن سے عورت کو حمل رہا ہو اس دن سے لے کر جننے کے دن تک اور پھر جننے کے دن سے لیکر دودھ چھٹنے کے دن تک اُس عورت کو اُس شخص کا سا ثواب ملتا ہے جس نے کافروں کی سرحد پر چھاؤنی ڈال رکھی ہو اور مسلمانوں سے اُن کے حملے دفع کرتا رہتا ہو اور اگر وہ عورت اس اثنا میں مرجائے تو اسے شہیدوں کا سا ثواب ملے گا۔

حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک قبر پر ہوا اور صاحبِ قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ دوسرے سال پھر اُسی قبر پر گزر ہوا اب عذاب نہ تھا۔ اس کیفیت کا سبب پروردگار عالم سے دریافت کیا۔ وحی الٰہی ہوئی کہ اس سال اس شخص کا ایک نیک بیٹا حدِ بلوغ کو پہنچا اُسنے ایک تو راستے کی مرمت کی ہے اور ایک یتیم بچے کے رہنے کا ٹھکانا کر دیا ہے بیٹے کے ان کاموں کے سبب سے ہم نے اس کے بھی گناہ بخش دیئے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو میراث بندہ اپنے خدا کے لئے چھوڑ جاتا ہے وہ بیٹا ہے جو اُس کے بعد خدا کی عبادت میں مشغول رہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص بے اولاد مر جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا کبھی دنیا میں

آیا ہی نہ تھا اور جو شخص اولاد چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا مرا ہی نہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ بہ نسبت بیٹوں کے بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو مرد کسی عورت کو جو اُس کی قرابت دار اور محرم ہے کسی جائز طریقے سے خوش کریگا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوش کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے تمہارے نعمت ہیں اور خدا ہر نیکی پر تم کو ثواب عنایت کریگا اور ہر نعمت کی بابت سوال کریگا۔

منقول ہے کہ اُنہیں حضرت نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا کہ میں نے سُنا ہے تیرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور تو اُس سے خوش نہیں ہے۔ آیا وہ تیرا کوئی نقصان کرتی ہے وہ تو ایک پھول ہے کہ تجھے خوشبو کے لئے دیا گیا ہے پھر روزی اس کی خدا کے ذمہ ہے (آیا تو اس امر سے خوش نہیں ہے کہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بھی بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں (مراد اس سے یہ ہے کہ بیٹی ہی آخر میں باقی رہی اور بیٹی ہی کی اولاد سے نسل چلی)۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بیٹی کا سوال کیا کہ مرنے کے بعد ان پر روئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے مرجانے کی خواہش کرے اور وہ مرجائیں تو اُسے کوئی ثواب نہ ہوگا بلکہ قیامت کے دن وہ خدا کے نزدیک گنہگار ہوگا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس کے پاس خبر آئی کہ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی سُنتے ہی رنگ فق ہوگیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ زمین اُس کا بوجھ اُٹھانے کو موجود ہے آسمان سایہ ڈالنے کو اور خدا روزی دینے کو۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ تیری تفریح کے لیے ایک پھول ہے۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ایک بیٹی ہو اُس کا بوجھ بھاری ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں واللہ وہ اس لائق ہے کہ تم اُس کی فریاد کو پہنچو اور جس کے تین بیٹیاں ہوں جہاد اور ہر قسم کی تکلیف سے اُسے معاف رکھو اور جس کے چار بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو! میں حکم دیتا ہوں کہ اُس کو قرض دو اور اُس پر رحم کرو۔

دوسری صحیح حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص تین بہنوں یا تین بیٹیوں کے

نان ونفقہ کا ذمّہ دار ہو اُس پر بہشت واجب ہو گی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص دو بلکہ ایک کے بھی نان ونفقہ کا متکفل ہے اُس کے لئے بھی بہشت واجب ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کے اولاد پیدا ہونے میں دیر ہو تو یہ دعا پڑھے۔ [۱] اَللّٰھُمَّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ وَحِیْدًا وَّحِشِیًّا فَیَقْصُرُ عَنْ تَفَکُّرِیْ بَلْ ھَبْ لِیْ عَافِیَۃَ صِدْقٍ ذُکُوْرًا وَّ اُنَاثًا اٰنَسُ بِھِمْ مِّنَ الْوَحْشَۃِ وَ اَسْکُنُ اِلَیْھِمْ مِنَ الْوَحْدَۃِ وَاَشْکُرُکَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَۃِ یَا وَھَّابُ یَا عَظِیْمُ یَا مُعَظَّمُ ثُمَّ اَعْطِنِیْ فِیْ کُلِّ عَافِیَۃٍ شُکْرًا حَتّٰی تَبْلُغَنِیْ مِنْھَا رِضْوَانُکَ فِیْ صِدْقِ الْحَدِیْثِ وَاَدَآءِ الْاَمَانَۃِ وَوَفَآءٍ بِالْعَھْدِ۔

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ طلب اولاد کے لئے یہ دُعا سجدے میں پڑھے۔ [۲] رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اُس کی زوجہ حاملہ ہو جائے جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے رکوع وسجود کو طول دے اور یہ کہے [۳]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمَا سَئَلُکَ بِہٖ زَکَرِیَّا رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ اَللّٰھُمَّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اِسْتَحْلَلْتُھَا وَفِیْ اَمَانَتِکَ اَخَذْتُھَا فَاِنْ قَضَیْتَ فِیْ رَحِمِھَا وَلَدًا وَجَعَلْہُ غُلَامًا مُّبَارَکًا زَکِیًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ شِرْکًا وَّلَا نَصِیْبًا۔

---

[۱] یا اللہ تو مجھے اکیلا نہ رکھ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔ میں تنہا ہوں اور تنہائی سے مجھے وحشت ہوتی ہے اس فکر نے تیرا شکر کم کر دیا تو مجھے سچی عافیت یعنی اولاد نرینہ و مادینہ عنایت کر جن سے مانوس ہو کر میری وحشت موقوف ہو اور جن کے ہونے سے میری تنہائی دور ہو اور میں اس نعمت کی تکمیل پر تیرا شکر ادا کروں اے سب سے زیادہ دینے والے۔ اے سب سے بزرگ۔ اے سب کو بزرگی دینے والے اس کے بعد مجھے یہ توفیق عنایت کر کہ میں ہر عافیت کے بدلے تیرا شکر ادا کروں تاکہ تشکر یہ ادا کرنے سے اور راست گوئی۔ ادائے امانت اور عہد پورا کرنے سے مجھے تیری رضا کا درجہ حاصل ہو جائے [۲] اے پروردگار تو اپنے پاس سے پاک اولاد عنایت کر اس میں کوئی شک نہیں کہ تو دُعا کا سُننے والا ہے۔ اے پروردگار تو مجھے تنہا نہ چھوڑ حالانکہ پیچھے رہ جانے والوں میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں [۳] یا اللہ میں تجھ سے اُسی کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس کے وسیلے سے ذکریا نے مانگا یعنی یہ کہا کہ اے پروردگار میرے تو مجھے تنہا مت چھوڑ اور تجھ سے بہتر وارث ایک بھی نہیں۔ یا اللہ تو مجھے اپنی جناب سے اولاد پاکیزہ عنایت کر بلاشبہ تو دعا کا سننے والا ہے، اے اللہ میں نے تیرے نام پاک سے اس عورت کو اپنے اوپر حلال کیا ہے اور تیری حفاظت میں اسے لیا ہے اگر اس کے رحم میں میرے لئے کوئی بچہ قرار پایا تجویز کیا ہے۔ تو اُسے نیک بخت اور پاکیزہ لڑکا گردان جس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہ ہو۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ ابرش کلبی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی ہے۔ فرمایا ہر روز یا ہر شب ستّو مرتبہ استغفار پڑھا کرو اور استغفار کی سب سے بہتر صورت یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ صبح و شام ستّر ستّر مرتبہ سبحان اللہ پڑھے پھر دس دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ پھر نو مرتبہ سبحان اللہ کہے پھر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ راوی حدیث کا قول ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور بکثرت اولاد پیدا ہوئی اور ان سب اعمال میں بجائے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ۔ کے فقط استغفر اللہ کہنا بھی کافی ہو سکتا ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب اولاد کے لئے ہر روز صبح کو سو مرتبہ استغفار پڑھو اور اگر کسی دن بھول جاؤ تو دوسرے وقت اس کی قضا دو۔

ایک اور شخص نے انھیں حضرت سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی فرمایا جب تو جماع کیا کرے تو یہ کہہ لیا کر [۱] اَللّٰهُمَّ اِنْ رَزَقْتَنِیْ ذَكَرًا سَمَّیْتُهٗ مُحَمَّدًا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ فرمایا تو اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہا کر اس حکم پر عمل کرنے سے وہ تندرست بھی ہو گیا اور اس کے بچے بھی بہت سے پیدا ہوئے۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے مقاربت کا ارادہ کرے یہ تین آیتیں پڑھ لیا کر انشاء اللہ تیرے اولاد پیدا ہو گی۔ [۲] وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَكَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ لَا تَذَرْنِیْ

---

[۱] یا اللہ اگر تو نے مجھے فرزند نرینہ دیا تو میں اُس کا نام محمد رکھوں گا۔ [۲] اور یونس جس وقت غصّے ہو کر چلا گیا اور اُسے یہ گمان تھا کہ ہم اُس پر روزی تنگ نہ کریں گے پھر اندھیرے میں جا پکارا کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اندھیرے میں آ گیا۔ پھر ہم نے اُس کی دُعا قبول کر لی اور اُس کو غم سے نجات دی۔ اور ہم مومنین کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔ اور زکریا نے جس وقت اپنے پروردگار کو پکارا کہ اے میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ ۔

دوسری حدیث میں فرمایا جس کے اولاد نہ ہوتی ہو یہ نیت کرے کہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں اُس کا نام علی رکھونگا اور اگر حسین نام رکھنے کی نیت کریگا تو بھی خدا اُسے بیٹا عنایت کریگا۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دُعا پڑھے گا خدا اس کو مال و اولاد اور دنیا و آخرت کی خوبیاں عطا فرمائے گا۔[ف۱] رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوَارِثِیۡنَ وَاجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیۡ فِیۡ حَیٰوتِیۡ وَیَسۡتَغۡفِرُ لِیۡ بَعۡدَ مَوۡتِیۡ وَاجۡعَلۡهُ خَلۡقًا سَوِیًّا وَّلَا تَجۡعَلۡ لِلشَّیۡطَانِ فِیۡهِ نَصِیۡبًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَیۡكَ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ۔ اولاد کے لئے یہ دُعا ستّر مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی عورت کو حمل رہے اور چار مہینے کا ہو جائے تو اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کرکے آیۃ الکرسی پڑھو پھر اُس عورت کے پہلو پر ہاتھ مار کے کہو[ف۲] اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ قَدۡ سَمَّیۡتُهٗ مُحَمَّدًا ۔ پروردگار عالم اس نام کی برکت سے اُس جنین کو بیٹا کر دے گا۔ اب پیدا ہونے کے بعد اگر اُس کا نام محمد رکھا گیا تو مبارک ہوگا اور اگر یہ نام نہ رکھا گیا تو خدائے تعالےٰ کو اختیار رہے کہ خواہ اُس بچّے کو واپس لے لے خواہ بخش دے

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو حاملہ عورت یہ نیت کرلے کہ میں اپنے بچے کا نام محمدؐ یا علیؑ پر رکھونگی تو اُس کے بیٹا پیدا ہوگا۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ اُس بچے کا نام علیؑ رکھو تو اُس کی عمر بڑی ہوگی۔

کتاب طب الائمہ میں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کمی اولاد کی شکایت کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تین دن صبح و عشا کی نماز کے بعد ستّر ستّر مرتبہ سبحان اللہ اور ستّر ستّر مرتبہ استغفر اللہ پڑھ لے اور بعد اس کے یہ آیت پڑھ۔

[ف۱] اے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے اور مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عنایت کرنا کہ میری زندگی میں میرے مال کا وارث ہو اور میرے مرنے کے بعد میرے لئے طلب مغفرت کرے۔ یا اللہ اُس کی خلقت کامل ہو اور شیطان کا اس میں کوئی حصّہ نہ ہو۔ یا اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے رجوع کرتا ہوں بیشک تو بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے [ف۲] یا اللہ میں نے اس جنین کا نام محمد رکھا۔

اَسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا۔ اور تیسری شب اپنی عورت سے جماع کر خدا تجھ کو ایسا بیٹا عنایت کریگا جس کی خلقت میں کچھ کمی و بیشی نہ ہوگی۔

کتاب نوادر الحکمت میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ میرے آٹھ بیٹیاں ہیں اور بیٹا پیدا ہونے کی اس وقت تک کوئی صورت نہیں دکھائی دیتی۔ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت تو عورت کے دونوں پاؤں کے درمیان جا کر بیٹھے تو اپنا داہنا ہاتھ اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ کر سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھ بعد اس کے جماع کر اور جب حمل کا اثر ظاہر ہو تو انگشت شہادت اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ کر سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ سات مرتبہ پڑھ وہ شخص روایت کرتا ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا تو خدا نے سات بیٹے مجھ کو پے در پے عنایت فرمائے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کو زیادہ اولاد کی خواہش ہو وہ استغفار بہت پڑھا کرے۔

(۸)

حمل کے دنوں کے، جننے کے دن کے اور بچّے کے نام رکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملہ عورت کو بہی کھانی چاہیئے تاکہ اُس کے بچّے کی رنگت بہت ہی صاف ہو اور اُس میں سے عمدہ خوشبو آیا کرے۔

بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ زچّہ کو سب سے پہلے تازہ چھوہارے کھانے چاہئیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت حکم دیا تھا کہ تازے چھوہارے کھاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ

ؔ اپنے پروردگار سے طلب مغفرت کرو کوئی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشنے والا ہے جو آسمان سے موسلادھار مینھ برساتا ہے مال و اولاد سے تمہاری امداد کرتا ہے تمہارے لیئے باغ لگاتا ہے اور نہریں جاری کرتا ہے۔

کی ہے کہ جب کسی عورت کو بچّہ جننے میں مشکل پیش آئے تو ذیل کی آیتیں ہرن کے چمڑے یا جھلی پر لکھ کر ایک ڈورے میں باندھ کر اس کی داہنی ران میں باندھ دو اور بچہ پیدا ہوتے ہی کھول لو وہ آیتیں یہ ہیں۔ ؎ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا سَاعَۃً مِّنۡ نَّھَارٍ کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَھَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوۡ ضُحٰھَا اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَۃُ عِمۡرَانَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَا فِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا۔

مولف کتاب طب الائمہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بی بی دردِ زہ سے قریب مرگ ہے۔ حضرت نے فرمایا جا اور اس پر یہ دُعا پڑھ۔ ؎ فَاَجَآءَھَا الۡمَخَاضُ اِلٰی جِذۡعِ النَّخۡلَۃِ قَالَتۡ یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ ھٰذَا وَکُنۡتُ نَسۡیًا مَّنۡسِیًّا فَنَادٰىھَا مِنۡ تَحۡتِھَا اَلَّا تَحۡزَنِیۡ قَدۡ جَعَلَ رَبُّکِ تَحۡتَکِ سَرِیًّا وَھُزِّیۡۤ اِلَیۡکِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَۃِ تُسٰقِطۡ عَلَیۡکِ رُطَبًا جَنِیًّا۔ اور بلند آواز سے کہہ وَاللّٰہُ اَخۡرَجَکُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّھٰتِکُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡئًا وَّجَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَۃَ لَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ کَذٰلِکَ اُخۡرُجۡ اَیُّھَا الطَّلۡقُ اُخۡرُجۡ بِاِذۡنِ اللّٰہِ۔ جس وقت تو نے یہ پڑھا انشاءاللہ اسی وقت نجات ملے گی۔

دوسری سند سے انہیں حضرت سے روایت کی گئی ہے کہ جب جننے کی تکلیف ہو تو ذیل کی آیتیں مشک و زعفران سے کسی پاک برتن پہ لکھ کر کنوئیں کے پانی سے دھو کر اُس عورت کو پلادیں اور تھوڑا سا پانی اُس کے پیٹ پر چھڑک دیں وہ یہ ہیں۔ ؎ کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَھَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوۡ ضُحٰھَا کَاَنَّھُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَ مَا یُوۡعَدُوۡنَ لَمۡ یَلۡبَثُوۡا اِلَّا سَاعَۃً مِّنۡ نَّھَارٍ بَلٰغٌ فَھَلۡ یُھۡلَکُ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡفٰسِقُوۡنَ لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِھِمۡ عِبۡرَۃٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَلٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَتَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّھُدًی وَّرَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ۔

دوسری سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ حاملہ کے لئے ان آیتوں کو وضع حمل کے مہینے کے شروع میں ایک کاغذ پر لکھیں اور اُس کاغذ پہ کوئی چیز پیٹیں

؎۱-۲-۳ عربی کا ترجمہ لکھنا غیر ضروری سمجھا گیا۔

مگر گرہ نہ لگائیں اور عورت کی ایک ران پر باندھ دیں اُسے دردِ زہ مطلق نہ ہوگا۔ مگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو فوراً کھولینا چاہیئے ایک لمحہ بھر بھی دیر نہ کی جائے وہ آیتیں (جو کاغذ پر ایک طرف لکھی جائیں گی) یہ ہیں: "اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ۔ دوسری طرف پشت کاغذ پر یہ آیتیں لکھی جائیں گی" كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناموں میں سب سے بہتر وہ نام ہے جو خدا کی بندگی پر دلالت کرتا ہو جیسے عبداللہ اور پیغمبروں کے نام بھی اچھے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہو تب ہی نام رکھ لے اگر نام نہ رکھا گیا اور وہ ساقط ہوگیا تو قیامت کے دن اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہ رکھا۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسن فرزند فاطمہ علیہا السلام کا نام حالتِ حمل میں رکھا تھا اور محسن وہ ہے کہ بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابھی شکم ہی میں تھا کہ خلیفۂ اوّل کی خلافت میں ثانی کے ہاتھ سے شہید ہوا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اوّل نیکی جو باپ اپنے بچے کے ساتھ کرسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اُس کا نام اچھا رکھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے چار بچّے پیدا ہوں اور اُن میں سے ایک کا نام بھی میرے نام پہ نہ رکھے اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں مندرجۂ ذیل ناموں میں سے کوئی نام ہوگا اس میں فقیری اور بینوائی نہیں آسکتی۔ یعنی محمد۔ یا احمد یا علی۔ یا حسن۔ یا حسین۔ یا جعفر۔ یا طالب۔ یا عبداللہ۔ یا فاطمہ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس کا کیا نام رکھوں؟ فرمایا میرے نزدیک حمزہ سب سے بہتر نام ہے یہی رکھ لو۔

جابرؓ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص کے مکان پہ گیا اُس مکان میں سے ایک بچّہ نکلا۔ حضرت نے اُس سے استفسار فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کیا محمد پھر آپ نے ارشاد فرمایا تیری کنیت کیا ہے۔ عرض کیا ابوعلی۔ فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو شر شیطان سے خوب محفوظ کیا۔ جس وقت شیطان کسی کو یا محمد یا علی آواز دیتے سُنتا ہے تو وہ ایسا پانی ہو جاتا ہے جیسے قلعی آگ کے سامنے اور جب کسی کا نام ہمارے دشمنوں کے نام پہ سُنتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور فخر کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ خدا نے مجھے بیٹا عنایت کیا ہے۔ فرمایا مبارک ہو تو نے اُس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی محمد۔ حضرت نے سر زمین کی طرف جُھکا لیا بار بار محمد محمد فرماتے تھے اور جھکتے چلے جاتے تھے قریب تھا کہ روئے مبارک زمین تک پہنچ جائے اس وقت فرمایا کہ میری جان اور میری اولاد اور عورت اور ماں باپ اور تمام اہل زمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر فدا ہوں جب تو نے اُس کا ایسا مبارک نام رکھا ہے تو نہ اُسے کبھی گالی دیجیو۔ نہ ماریو۔ نہ تکلیف دیجیو۔ اور یہ یاد رکھ کہ جس گھر میں کوئی شخص محمد نام ہوتا ہے فرشتے ہر روز اُس گھر کو پاک کرتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم، حکیم، خالد اور مالک کے نام پر نام رکھنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر یہ نام ہیں۔ حارث

مالک۔ خالد۔ اور چار کنیتوں کو منع فرمایا ہے ابو عیسیٰ۔ ابو الحکم۔ ابو مالک۔ ابو القاسم۔ چوتھی کنیت کو صرف اُس وقت منع فرمایا ہے جبکہ نام اور کنیت دونوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے نام اور کنیت سے مطابق ہو جائیں " یعنی جس کا نام محمد ہو اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہونی چاہیئے۔

حدیث میں وارد ہے کہ یٰسین نام نہ رکھنا چاہیئے کہ یہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص تھا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور اُن میں کوئی شخص محمد۔ احمد۔ حامد یا محمود نام ہو تو ان کی رائے ہمیشہ بہتری پر قرار پائے گی۔ فرمایا کہ جس لڑکے کا نام محمد رکھو اُس کی عزت زیادہ کرو۔ اُس کے لئے محفل میں جگہ چھوڑ دو اور اُس سے ترشروئی سے پیش نہ آؤ۔

فرمایا کہ جس خاندان میں کسی پیغمبر کے نام پر نام ہوگا۔ خدائے تعالیٰ صبح و شام ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ اُن کے لئے تقدس اور پاکی کی دعا مانگے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ نام ولادت کے ساتویں دن رکھے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ولادت کے وقت کے جو اعمال ہیں اُن میں سے بچّے کو غسل دینا سنت موکدہ ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ نیت یوں کی جائے کہ میں اس بچے کو برائے رضائے تعالےٰ غسل دیتا ہوں۔ اور اول اُس کا سر دھوئے پھر داہنا پہلو پھر بایاں

(۹)

عقیقہ کرنے اور سر منڈانے کے آداب

بچّے کے لئے عقیقہ کرنا اس شخص کے لئے جو قدرت رکھتا ہے سنت موکدہ ہے اور بعضے علماء واجب جانتے ہیں بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن ہو اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو بچّے کے بالغ ہونے تک تو اس سنت کی ادائیگی باپ پر لازم ہے اور بالغ ہونے سے آخر عمر تک خود اپنے آپ پر ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو اس پر عقیقہ کرنا واجب ہے۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح کی بلاؤں سے خطر میں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ عقیقہ امیر و غریب دونوں پر لازم ہے مگر غریب کو جب میسّر ہو کرے اور جو میسّر ہی نہ ہو تو اس کے ذمّہ کچھ نہیں اور اگر کسی بچے کا عقیقہ اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس کے لئے کوئی قربانی ہو تو وہ پہلی قربانی جو اُس کے نام سے کی جائے عقیقے کا بدل سمجھی جائے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دریافت کیا کہ ہم نے عقیقے کے لئے بھیڑ تلاش کی مگر نہیں ملی۔ اب کیا حکم ہے آیا ہم اُس کی قیمت تصدق کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ تلاش میں رہو مل جائے گی خدا کو خون بہا کر کھلانا پسند ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ جو بچّہ ساتویں دن مر گیا اُس کا عقیقہ بھی کرنا چاہیئے؟ فرمایا اگر نماز ظہر سے پہلے مر جائے تو نہیں اور اگر بعد نماز ظہر مرا ہے تو کرنا چاہیئے

حدیث معتبر میں عمر بن یزید سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے عرض کیا کہ مجھے علم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا تو خود اپنا عقیقہ کر۔ چنانچہ عمر نے بڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا۔

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ ولادت سے ساتویں دن نام رکھیں عقیقہ کریں۔ سر منڈائیں اور بالوں کے برابر چاندی تول کر تصدّق کریں اور عقیقہ کی ایک ران تو اُس دائی کو بھیجدیں جس نے وقت ولادت مدد کی ہو اور باقی لوگوں کو کھلائیں اور تصدّق کر دیں

دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ جب تمہارے بیٹا یا بیٹی پیدا ہو تو ساتویں دن ایک بھیڑ یا اونٹ کا عقیقہ کرو اور بچّہ کا نام رکھو۔ سر منڈاؤ اور سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کر دو۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اُس بھیڑ کی چوتھائی دایہ کو دو اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو اُس کی ماں کو دیدو وہ جسے چاہے دیدے باقی کم از کم دس مسلمانوں کو کھلاؤ اور جتنے زیادہ ہو جائیں اچھا ہے اور خود عقیقے کے گوشت کو نہ کھائیں اور اگر دایہ یہودن یا غیر مسلم

ہو تو چوتھائی بھیڑ کی قیمت اُس کو دیدیں ۔

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ دائی کا حق تہائی ہے ۔علماءمیں یہ بات مشہور ہے کہ عقیقہ اونٹ کا ہونا چاہیئے یا بھیڑ یا بکری کا۔اونٹ ہو تو پورا پانچ برس کا ہو کر چھٹا سال شروع ہو یا اس سے زیادہ کا ہو۔ بکرا ہو تو ایک سال کا ہو کر دوسرا سال لگا ہو یا زیادہ کا ہو۔اگر بھیڑا ہو تو کم از کم چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں شروع ہوا گر پُورے سات مہینے کا ہو تو اور اچھا مگر یہ ضرور ہے کہ عقیقے کا جانور خصّی نہ ہو نہ اُس کا کان کٹا ہو نہ دُبلا ہو نہ سینگ ٹوٹا ہو نہ اندھا ہو نہ اتنا لنگڑا کہ اُسے راستہ چلنا مشکل ہو لیکن حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ عقیقہ کچھ قربانی نہیں ہے جس قسم کا جانور مل جائے اچھا ہے اور جتنا بے عیب موٹا تازہ ملے اور اچھا ہے ۔

حضرت امام علی بن موسٰی الرضا علیہما السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنینؑ کی ولادت کے دن اذان اُن کے کان میں کہی اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ساتویں دن اُن کا عقیقہ کیا اور دایہ کو بھیڑ کی ایک دست یا ران دی یا ایک اشرفی دی (اشرفی سے یہاں غالباً دینار مراد ہے)۔

علماء میں مشہور ہے کہ بیٹے کے لئے نر جانور کا عقیقہ کرنا سنّت ہے اور بیٹی کے لئے مادہ کا مگر حقیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لئے نر بہتر ہے ۔ بہت سی معتبر حدیثوں کے موافق دونوں کیلئے مادہ بھی اچھی ہے ۔

سنّت ہے کہ ماں باپ عقیقے کے گوشت میں سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ اُس گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں (جیسے چاولوں کے ساتھ)۔

سنّت ہے کہ عقیقے کی ہڈیاں نہ توڑیں بلکہ گوشت بند بند سے جُدا کیا جائے ۔

سنّت ہے کہ عقیقے کا گوشت خواہ پکائیں خواہ ویسے ہی تقسیم کردیں اور پکانے کا ادنٰی درجہ یہ ہے کہ صرف پانی اور نمک ڈال کر پکالیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ پکانا ہی بہتر ہے مگر کچّے کے تصدّق کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں البتہ عقیقے کا جانور اگر میسّر نہ آئے تو اس کی قیمت تصدق کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اُس صورت میں صبر کرنا چاہیئے جب تک کہ ملے اور یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ عقیقے کا گوشت

کھانے کے لئے محتاجوں ہی کا گروہ درکار ہو بلکہ اگر مالدار آدمی بھی ملیں تو بہتر ہے۔

مشہور ہے کہ پہلے سر منڈانا سُنت ہے بعد کو عقیقہ ذبح کرنا ایک حدیث میں یوں وارد ہُوا ہے کہ سر منڈانا عقیقہ ذبح کرنا۔ سر کے بالوں کے برابر سونا چاندی تولنا اور اُس سونے چاندی کو خیرات کرنا ایک وقت اور ایک ہی جگہ ہونا چاہیئے اور سر منڈانے میں یہ سنّت ہے کہ سارا سر منڈا دیا جائے کوئی زلف یا چوٹی نہ چھوڑی جائے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک بچے کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے کہ اُس کے لئے دعا کریں چونکہ اُس کے چوٹی تھی آپ نے دعا نہ کی اور فرمایا کہ اس کی چوٹی منڈاؤ۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسنین علیہما السّلام کے لئے دو دو گیسو اُن کے سر پر بائیں جانب چھڑا دیئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ درمیان سر کے چھڑوائے تھے ممکن ہے کہ یہ بات ان کے لئے مخصوص ہو یا یہ کہ پہلے ہی وقعہ کے منڈوانے میں اس طرح بالوں کا چھڑوانا مکروہ ہے۔

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ سر منڈانے کے بعد زعفران سر پر ملنا سنّت ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں خون عقیقے کا بچے کے سر پر ملنے کی ممانعت آئی ہے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ حضرت عقیقے کے جانور کے ذبح ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةٌ مِنْ فُلَانٍ (یہاں اُس مولود کا نام لے) لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُّهَا بِدَمِّهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لَهٗ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (اگر لڑکی ہو تو بیچ کا حصّہ دُعا کا اس طرح پڑھے) لَحْمُهَا بِلَحْمِهَا وَدَمُّهَا بِدَمِّهَا وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهَا۔

---

[1] خدا کے نام سے اور خدا پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ یہ عقیقہ فلاں (بچہ) کی طرف سے ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے میں اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے میں۔ یا اللہ واسطہ آلِ محمد علیہم السلام کا اس عقیقے کو اس بچّے کا معاوضہ قرار دیدے۔ ۱۲

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ یہ دُعا پڑھے ۔ [1] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اِیْمَانًا بِاللّٰہِ وَثَنَآءً عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَالْعِصْمَۃُ لِاَمْرِہٖ وَالشُّکْرُ لِرِزْقِہٖ وَالْمَعْرِفَۃُ بِفَضْلِہٖ عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ پس اگر لڑکا ہو کہے [2] اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَھَبْتَ لَنَا ذَکَرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَھَبْتَ وَمِنْکَ مَا اَعْطَیْتَ وَکُلَّمَا صَنَعْتَ فَتَقَبَّلْہُ مِنَّا عَلٰی سُنَّتِکَ وَسُنَّۃِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ اخْسَاْ عَنَّا الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ لَکَ سَفَکْتُ الدِّمَاءَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَدَمُھَا بِدَمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً بِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ۔ نام لڑکے اور اُس کے باپ کا لے (اگر لڑکی ہو تو پہلا حصہ دُعا کا کافی ہے)

دُوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ یہ دُعا پڑھے ۔ [3] یَاقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِکُوْنَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے ۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے زیبا ہے ۔ خدا سب سے بزرگ و برتر ہے خدا پر ایمان ہے اور خدا کے رسول کی تعریف ۔ خدا کے حکم کی محافظت اور اس کے عطیہ اور اس امر کا شکریہ کہ اہلبیت کو ہم پر جو فضیلت دی ہے اس کی معرفت بھی ہم کو عنایت کی ہے ۔ [2] یا اللہ تو نے ہمیں بیٹا عنایت فرمایا اور تو واقف ہے کہ کس درجے کا عنایت فرمایا ۔ جو کچھ تو نے عطا فرمایا ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے ۔ پس ہماری طرف سے (یہ) قبول فرما ۔ تیری سنّت اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ کی سنّت کے موافق ہے اور شیطان لعین کو ہم سے دور کر ۔ اے وہ کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے صرف تیری خوشنودی کے لئے میں یہ خون بہاتا ہوں اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پروردگار ہے ۔ یا اللہ اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے ہے اور اس کا خون اس کے خون کے بدلے اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے اس کے بال اس کے بالوں کے بدلے ۔ اس کی کھال اس کی کھال کے بدلے ہے ۔ یا اللہ اس کو فلاں بن فلاں کا فدیہ قرار دے ۔ [3] اے میری قوم جن چیزوں کو تم خدا کا شریک کرتے ہو میں اُن سے علیحدہ ہوں ۔ میرا رخ تو خلوص اور اطاعت کے ساتھ اس کی طرف ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔ میری نماز میری قربانی میرا جینا میرا مرنا صرف اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پرورش کرنیوالا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت کرنیوالوں میں سے ہوں ۔ یا اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرا ہی ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے یا اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور فلاں ابن فلاں (نومولود کا نام اور اس کے والد کا نام) طرف سے قبول ہو ۔

مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔ (نام بچے اور اُس کے باپ کا لے اور ذبح کرے)۔

(۱۰)

لڑکوں کے ختنہ کرنے اور لڑکیوں کے کان چھیدنے کے آداب

لڑکوں کی ختنہ ساتویں دن کرنا سنت موکدہ ہے اگر آٹھویں دن کی جائے تو بھی سنّت ہے۔ پھر آٹھویں دن سے لیکر لڑکے کے بالغ ہونے تک بھی سنّت ہے اور بعض کا قول ہے کہ بلوغ کے قریب لڑکے کے ولی پر اُس کا ختنہ واجب ہے۔ لیکن اگر بچّے کا ولی ختنہ نہ کرائے تو پھر بعد بلوغ اس پر واجب ہوگا بعض علما نے اس مذہب پر دعوٰے اجماع بھی فرمایا ہے

لڑکیوں کی داہنے کان کی لو میں سوراخ کرنا اور بائیں کان میں اُوپر کے سوراخ کرنا سُنّت ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکوں کا ختنہ کرنے کے لئے ساتویں دن مقرر کرو کہ اس سے بدن خوبصورت ہو جاتا ہے اور بچّہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

حدیث صحیح میں فرمایا کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا اور اُس کے کانوں میں سوراخ کرنا سنّت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مختون نہ ہو زمین اس کے پیشاب سے چالیس دن نجس رہتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ زمین اس کے پیشاب سے خدائے تعالیٰ کے سامنے نالہ و فریاد کرتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا سنّت ہے اور اس میں تاخیر کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہو اُس کا ختنہ کر ڈالو اگرچہ وہ اسّی برس کا ہو۔

ختنہ کے وقت دعا پڑھنی چاہیئے جو آگے مذکور ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس بچّے کے ختنہ کے وقت یہ دُعا نہ پڑھی گئی ہو۔ اس کے لیے مستحب ہے کہ بعد از بلوغ یہ دُعا خود پڑھ لے اگر ایسا کرلے تو اللہ تعالےٰ اُسے قتل وغیرہ جیسی موت سے محفوظ رکھے گا

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جو عورتیں ہجرت کر کے حضرت رسول اللہ صلعم کے ساتھ آئی تھیں اُن میں سے ایک عورت حضرت کے پاس آئی جس کا نام اُم حبیبہ تھا وہ عورتوں کی بال تراشی کیا کرتی تھیں آں حضرت نے اس سے فرمایا کہ اے ام حبیبہ جو کام تو پہلے کرتی تھی اَب بھی کرتی ہے عرض کیا یا رسول اللہ اب تک تو کرتی ہوں مگر اَب آپ منع فرمائیں گے تو چھوڑ دوں گی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں چھوڑ نہیں یہ تو حلال کام ہے بلکہ آ میں تجھے سمجھا دوں کہ کیا کرنا چاہیئے جب تو عورتوں کی بال تراشی کرے تو بالوں کو تھوڑا تھوڑا قطع کر کہ اُس سے چہرہ زیادہ نورانی ہوجاتا ہے اور رنگ زیادہ صاف اور شوہر کی نظر میں عزت زیادہ ہوجاتی ہے۔ پھر اُس کی بہن ام حبیبہ آئی جو عورتوں کی کنگھی چوٹی کیا کرتی تھی آنحضرتؐ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ جب تو عورتوں کی کنگھی چوٹی کرے تو زیبائش کے لیئے اُن کے چہرے پر کپڑا مت پھیرا کر کہ اس سے اُن کے چہرے کی قدرتی رونق جاتی رہتی ہے اور اُن کے بالوں میں اور بالوں کا جوڑ مت لگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے کے ختنہ کے وقت یہ دُعا پڑھیں اور اگر وقت مقرر پر ختنہ نہ ہو تو لڑکے کے بالغ ہونے تک جب میسّر ہو کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے کہ اس سے لوہے کی حرارت دفع ہوتی ہے[1] اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّتُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاِتِّبَاعٌ مِّنَّالَکَ وَلِنَبِیِّکَ بِمَشِیَّتِکَ وَبِاِرَادَتِکَ وَقَضَائِکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَہٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَہٗ وَاَمْرٍ اَنْفَذْتَہٗ وَاَذَقْتَہٗ حَرَّ الْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِہٖ وَحِجَامَتِہٖ بِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ فَطَھِّرْہُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمْرِہٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِہٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِہٖ وَزِدْہُ مِنَ الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْہُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

---

[1] بار الٰہا یہ تیری اور تیرے نبیؐ کی سنت ہے جس نبیؐ پر اور اس کی آل پر تیری رحمت ہے اور تیری اور تیرے نبیؐ کی پیروی ہماری طرف سے ہے جو تیری مشیت اور تیرے ارادے اور اس معاملے کے مطابق ہے جس کا تو نے ارادہ کیا اور طے کر دیا اور جو حکم تو نے نافذ فرمایا اس کے مطابق لوہے کی حرارت اس کو چکھائی ختنہ کرنے اور پچھنے لگانے میں جس کی مصلحت کو تو ہم سے بہتر جانتا ہے یا اللہ اس کو گناہوں سے پاک کر دے اور اس کی عمر میں افزونی فرما اور اس کے بدن سے تکلیفوں کو اور اس کے جسم سے دردوں کو دور کر دے اور اس کی تونگری زیادہ کر۔ اس کا افلاس دور کر کیونکہ تجھے علم ہے اور ہمیں کچھ علم نہیں۔

حسین ابن خالد سے منقول ہے کہ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارکباد کس دن دینی چاہیئے؟ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو جبرئیل ساتویں دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مبارکباد دینے آئے تھے اور یہ حکم لائے تھے کہ ان کا نام رکھو۔ سر منڈواؤ۔ عقیقہ کرو اور دونوں کانوں میں سوراخ کرو۔ اسی طرح ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے وقت بھی ساتویں دن جبرئیل آئے تھے۔ اور یہی احکام لائے تھے اور جناب امام حسین علیہ السلام کے سر پر بائیں جانب دو گیسوں بھی چھوڑے گئے تھے اور اُن کے داہنے کان کی لو میں اور بائیں کان میں اُوپر کی جانب سوراخ کیا گیا تھا

حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی لڑکے کا ختنہ کیا جائے اور پھر غلاف پیدا ہو کر سر حشفہ کو چھپائے تو لازم ہے کہ اُس کا ختنہ دوبارہ کرو کیونکہ زمین اس شخص کے پیشاب کرنے سے جس کا حشفہ غلاف میں ہو خدا کے سامنے چالیس دن نالہ و فریاد کرتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا ختنہ بلا عذر قوی نہ ہوا ہو تو نہ وہ لوگوں کی پیشنمازی کرے نہ اُس کی گواہی قبول ہے اور نہ اس کے جنازے کی نماز جائز ہے کیونکہ اُس نے پیغمبروں کی بہتر سے بہتر سُنت کو ترک کیا اور وہ عذر قوی سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ختنہ کرنے سے مرجانے کا ڈر ہو۔

بچّوں کو دُودھ پلانے اور پرورش کرنیکے آداب اور انکے حقوق کی رعایتیں

یاد رکھنا چاہیئے کہ بچّوں کو دُودھ پلانے کی مدّت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے اور علماء میں یہ مشہور ہے کہ بلا عذر دو برس سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی مرض ہو یا حالت

اضطراری ہو اور اکیس مہینے سے کم بھی نہ ہو سوائے اس کے کہ مجبوری ہو یعنی دایہ بہم نہ پہونچے یا اُس کی اُجرت دینے پر قدرت نہ ہو یا ماں دودھ پلاتی ہو اور اُس کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اُسے مرض لاحق ہو گیا ہو اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ جس وقت سے ماں کی چھاتی میں دودھ اترے وہی اپنے بچے کو پلائے اور اُن کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے گی تو یا تو وہ بچہ باقی نہ رہے گا یا اگر زندہ رہا تو طاقت نہ آئے گی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچے کے لئے سب سے زیادہ منفعت بخش اور سب سے زیادہ مبارک اس کی ماں کا دودھ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دیکھا کہ اسحاق کی ماں اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے فرمایا اے اسحاق کی ماں فقط ایک ہی چھاتی سے دودھ نہ پلا بلکہ دونوں چھاتیوں سے پلا کیونکہ ایک کھانے کا عوض ہے اور ایک پانی کا یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اکیس مہینے سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں۔

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ اس بات کی نگرانی کرو کہ دایہ تمہارے بچوں کو کم دودھ نہ دے اور دایہ یہودی و نصرانی ہو سکتی ہے اگر تمہارے بچوں کو اپنے گھر لے جانا چاہے تو اُن کو شراب پینے کی اور سور کا گوشت کھانے کی اور اُن سب چیزوں کی جو مسلمانوں کے دین میں حرام اور اُن کے نزدیک حلال ہیں سخت ممانعت کرنی چاہیئے۔ جو دودھ زنا سے پیدا ہوا ہو اُس کے پلانے کی معتبر حدیثوں میں ممانعت آئی ہے۔

بعض حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کوئی کنیز زنا کرے اور اُس کے ہاں بچہ ہُوا ہو تو اس صورت میں کہ مالک کنیز اپنی لونڈی کو زنا کرنے والے پر حلال کر دے تو اُس کا دودھ بچے کو دیا جا سکتا ہے۔ اور جس آزاد عورت نے اپنے اختیار سے زنا کیا ہو اور اس سے دودھ پیدا ہوا ہو اُس دودھ کے متعلق حدیث میں ممانعت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورت کے دودھ سے بھی ممانعت فرمائی ہے جو احمق ہو یا جس کی آنکھ میں کچھ عیب ہو کیونکہ دودھ بچے میں اثر کرتا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دایہ ایسی ہو جو [illegible] اچھی

ہو۔ کیونکہ دودھ بچّے میں سرایت کرتا ہے اور بچّہ صورت و سیرت دونوں میں دایہ سے مشابہ ہوتا ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچے کو سات برس تو کھیلنے دو بعد اس کے آئندہ سات برس اُس کی تعلیم و تربیت میں کوشش کرو اگر اس دوسرے سات برس میں نیک رہا اور سنبھل گیا تو پھر کوشش جاری رکھو ورنہ سمجھ لو کہ اُس سے نیکی کی کوئی اُمید نہیں ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ سات برس بچے کو کھیلنے دو دوسرے سات برس میں لکھنا پڑھنا سکھاؤ اور تیسرے سات برس میں حلال و حرام خدا یعنی علم شریعت کی تعلیم دو۔
حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پہلے سات برس بچے کے بدن کی پرورش چاہیئے بعد اس کے دُوسرے سات برس میں آداب اخلاق سکھانے چاہئیں پھر تیسرے سات برس میں اسے کام سپرد کرنا چاہیئے اور اُن کے تعمیل کی نگرانی چاہیئے۔ یہ بھی فرمایا کہ تیئیس[۲۳] برس تک بچے کا قد بڑھتا ہے اور پچیس[۲۵] برس تک عقل۔
دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکے چھ چھ برس کے ہو جائیں وہ ایک لحاف میں نہ سونے پائیں۔
ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس دس برس کے ہو جائیں انکے بستر جُدا کر دو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے بچوّں کو حدیثیں یاد کراؤ تاکہ مخالفین اُن کو گمراہ نہ کرنے پائیں۔
احادیث معتبر میں وارد ہے کہ اپنے بچوں کو جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی محبت سکھاؤ اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کی ماں کے معاملہ میں تفحص کرو یعنی حضرت علیؑ کی محبت قبول نہ کرنا اولاد زنا کی علامت ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہم اہلبیت کی محبت اپنے دل میں پائے اُسے لازم ہے کہ اپنی ماں کے حق میں بہت دُعا کرے کہ وہ امانت دار ہے اور اُس کے باپ کے حق میں اس نے خیانت نہیں کی۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بچے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے تعلیم و تادیب اچھی طرح کرے اور جہاں تک ممکن ہو اعلیٰ اور معزز پیشے میں اس کو لگائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سکونی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے سخت رنج ہے۔ فرمایا رنج کا باعث؟ عرض کیا خدائے تعالیٰ نے مجھے بیٹی عنایت کی ہے فرمایا اے سکونی زمین اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہے اور خداوند روزی دینے کے لئے تیری عمر کا ایک لمحہ اُس کی عمر میں شامل نہ کیا جائے گا۔ تیری مقررہ روزی کا کوئی دانہ وہ کھا نہ لے گی۔ (پھر افسوس کیا ہے) اس کے بعد فرمایا کہ اُس کا نام کیا رکھا جائے؟ عرض کی فاطمہؑ حضرت نے دو مرتبہ آہ آہ کر کے دست مبارک اپنی پیشانی پر رکھ لیا اور یہ فرمایا کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق اولاد کے بارے میں جو ماں باپ کے ذمّہ ہیں یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر بیٹا ہو تو باپ کا یہ کام ہے کہ خوبصورت اور نیک سیرت دایہ اس کے لئے مقرر کرے۔ نام اس کا اچھا رکھے۔ قرآن شریف پڑھا دے ختنہ کرائے۔ تیرنا سکھائے۔ اور لڑکی ہو تو ان باتوں کی نگرانی ماں کے ذمّہ ہے کہ دایہ اس کے لئے اچھی مقرر کرے، نام اُس کا اچھا رکھے۔ سورۂ نور اسے یاد کرائے اور سورۂ یوسف اُسے نہ پڑھائے۔ اوپر کا مکان اُسے رہنے کے لئے دے اور جہاں تک جلد ممکن ہو اُس کے شوہر کے گھر اسے بھیج دے۔ پھر فرمایا کہ جب تو نے اپنی لڑکی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو (خبردار)، نہ کبھی اسے گالی دینا نہ بُرا بھلا کہنا نہ مارنا پیٹنا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ ہے کہ اپنے بیٹوں کو تیرائی اور تیر اندازی سکھاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ بچپن کے زمانے میں اگر کوئی بچہ شوخ و کج خُلق ہو تو اس سے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بُردبار ہوگا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ بعض ماں باپ کو بھی اولاد کی طرف سے عاق ہو جانے کا گناہ ہوتا ہے یعنی جس طرح اولاد ماں باپ کی طرف سے عاق ہو سکتی ہے اسی طرح ماں باپ اولاد کی طرف سے عاق ہو سکتے ہیں۔ اور فرمایا کہ خدا اُن باپوں پر رحم کرے جو اپنی اولاد کی نیک کاموں میں مدد کریں اور انہیں نیک بنائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کی نیکی میں مدد کرتا ہے اُس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ راوی

نے عرض کیا کہ یہ مدد کیونکر کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ آسان کام اُسے بتاؤ جو اُس سے بن پڑیں اور جو کام وہ کرے اُسے شاباشی دو تاکہ نیکی میں اُس کا حوصلہ بڑھے اور جو کام مشکل ہوں اُن سے درگذر کرو اور حتی الامکان اسے زیادہ تکلیف میں نہ ڈالو اور غصّے و حماقت سے پیش نہ آؤ
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ عرض کیا اُن کا تو انتقال ہو گیا۔ فرمایا اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کر۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے بچوں کو پیار کرو اور اُن پہ رحم کرو اور جو اُن سے وعدہ کرو پورا کرو کیونکہ وہ اپنے گمان میں تم کو اپنا روزی دہندہ جانتے ہیں۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کسی چیز پہ اتنا غضب ناک نہیں ہوتا جتنا اُس ظلم پہ ہوتا ہے جو عورتوں اور بچوں پر کیا جاتا ہے۔
حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ایک نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اُسے قرآن مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن یہ شخص اور اُس بچے کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو حلّے انہیں ایسے پہنائے جائیں گے کہ اُن کے نور سے اہل بہشت کے چہرے بھی نورانی ہو جائیں گے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے کبھی اپنی اولاد کے بوسے نہیں لئے جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا میرے نزدیک یہ شخص جہنمی ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کے بچہ ہو اُسے چاہیئے کہ اس کے ساتھ بچوں کی طرح سے کھیلے۔
حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خدا اُس بندے پہ رحم کرتا ہے جو اپنی اولاد سے زیادہ مانوس ہو۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دو بیٹے تھے وہ ایک کے بوسے لیتا تھا اور دوسرے کے نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو دونوں

پر یکساں مہربانی کیوں نہیں کرتا۔ یہاں سے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دینا چاہیئے سوائے اس صورت کے کہ کوئی ان میں سے زیادہ عالم ہو زیادہ صالح ہو کیونکہ علم اور صلاحیت کے سبب سے فضیلت دے سکتے ہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب لڑکا تین برس کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہلواؤ۔ جب تین برس سات مہینے بیس دن کا ہو جائے تو سات مرتبہ محمدؐ رسول اللہ کہلواؤ۔ جب پورا چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صلی اللہ علی محمد وآلہ کہلواؤ۔ جب پورا پانچ برس کا ہو جائے تو خدا کو سجدہ کرنا سکھاؤ۔ جب چھ برس کا ہو جائے تو وضو اور نماز یاد کراؤ۔ جب پورا سات برس کا ہو جائے تو اس وقت نماز اچھی طرح یاد ہونی چاہیئے اور وضو و نماز کے ترک پر اسے سزا ملنی چاہیئے۔ (نتیجہ اس خاص تعلیم کا یہ ہے) جب وضو اور نماز بچے کو یاد ہو جائے گی تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے بچوں کو آہنی ہتھیار پہنانے کی اور دینے کی ممانعت فرمائی ہے مبادا اُن سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پاؤں اور منہ کی چکنائی اور میل کچیل دھو ڈالنا چاہیئے بصورت دیگر شیطان آ کر اُن کو سونگھتا ہے اور وہ سونے میں ڈرتے ہیں اور محافظ فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بازار جائے اور اپنے اہل و عیال کے لئے پسندیدہ چیزیں خرید کر لائے اُس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اُس صورت میں ملتا کہ فقیروں کے ایک گروہ کے لئے بہت سی خیرات بہم پہنچا کر خود اُن تک پہنچانا مناسب ہے کہ جو کچھ لائے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کو دے کیونکہ جو شخص بیٹی کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے حضرت ا... س علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کر دیا اور جو شخص بیٹے کو خوش کرتا ہے اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے رویا ہو اور جو شخص خدا کے خوف سے رویا ہوگا بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچّوں کو فاورث[1] کھلاؤ کہ اس سے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ انہیں انار کھلاؤ کہ بہت قوت پہنچا کر بالغ اور جوان کر دیتا ہے۔
کتاب طب الائمہ میں حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر بچہ زیادہ روتا ہو یا کوئی عورت خواب میں ڈرتی ہو کسی کو نیند نہ آنے سے تکلیف ہو تو یہ آیت پڑھنی چاہیئے[2] فَضَرَبْنَا عَلَىٰ آذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا۔
معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکی چھ برس کی ہو جائے اُسے نامحرم مرد سے چھپائیں اور گود میں نہ بٹھائیں۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ لوگ ایک لڑکی کو اس مجلس میں لائے حاضرین مجلس نوبت بہ نوبت اس لڑکی کو پیار کرتے تھے اور اپنی اپنی گود میں بٹھاتے تھے۔ جب حضرتؑ کا نمبر آیا فرمایا کہ یہ کتنے برس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا پانچ برس کی حضرت نے اُسے دُور کر دیا نہ پیار کیا نہ گود میں بٹھایا۔
دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکی پورے چھ برس کی ہو جائے اُس کی ماں اُس کو برہنہ اپنے پاس نہ سلائے کیونکہ اب وہ عورت کا حکم رکھتی ہے۔
ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ لڑکی چھ برس کی ہو جائے تو کوئی لڑکا برہنہ نہ دیکھنے پائے۔
معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے کہ باوجود قدرت کے اپنے بچوں کو نان ونفقہ نہ دے اور وہ ضائع ہو جائیں۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے بال بچے اس کے قیدی ہیں پس جس شخص کو خدا نعمت عطا فرمائے اُسے لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کا بھی کھانا نہ بڑھائے ورنہ تھوڑے ہی دن میں وہ نعمت زائل ہو جائے گی۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمّہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو پھپیاں

---

[1] ایک قسم کا حلوا ہے۔ [2] پس بہت سے برسوں کے لئے ہم نے غار میں اُن کے کانوں کو گنگ کر دیا (سلا دیا) پھر ہم نے اُن کو اُٹھایا تاکہ ہم یہ جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون سے نے اس (طویل) مدّت کا حساب رکھا۔

یا دو خالاؤں کا خرچ ہو یہ خرچ اُسے آتش جہنم سے بچانے کو کافی ہے۔
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خاص درجہ ہے کہ اس درجے تک سوائے تین آدمیوں کے اور کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ اول امام عادل۔ دوسرے وہ جو اپنے عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ تیسرے وہ جو اپنے بال بچوں کے اخراجات کا تحمل کرے اور اُن سے جو تکلیفیں اُسے پہنچیں صبر سے اُن کی برداشت کرے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ شخصوں کا نان ونفقہ واجب ہے اول اولاد۔ دوسرے باپ۔ تیسرے ماں۔ چوتھے غلام۔ پانچویں زوجہ۔ اولاد میں اولاد کی اولاد بھی شامل ہے جہاں تک نیچے جائیں اور ماں باپ میں دادا دادی بھی شامل ہیں جہاں تک اوپر چلے جائیں۔

(۱۲)

اولاد پر ماں باپ کے حقوق اور اُن کی عزّت وحُرمت کا واجب ہونا

یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی عزّت ضروریات دین سے ہے اُن کو اپنے سے خوش رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اُن کو اپنی طرف سے آزردہ رکھنا یا اُن سے عاق ہوجانا کبیرہ گناہ ہے۔ حق تعالےٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ کافر بھی ہوں اور تم کو یہ حکم دیں کہ تم بھی کافر ہوجاؤ تو اُن کی اطاعت مت کرو لیکن پھر بھی دنیا میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیجیو گو لوگ تجھے جلادیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جان بچانے کے لئے تو کوئی بات تقیۃً کہدے مگر دل تیرا ایمان پر مستقیم ہو اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ماں باپ کی اطاعت اور اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتا رہیو خواہ وہ زندہ ہوں یا مُردہ یہاں تک کہ اگر وہ تجھ سے یہ بھی کہیں کہ اپنی عورت کو طلاق دیدے یا اپنے مال ودولت سے دست بردار ہوجا تو بجالائیو کیونکہ معاملات دنیوی میں اُن کی اطاعت کرنا جزو ایمان ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ بیٹے پر باپ کا حق کیا ہے؟ فرمایا باپ کا نام نہ لے۔ راستہ چلنے میں اُس کے آگے نہ چلے۔ کسی جگہ باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اس کے سبب سے اُس کے باپ کو گالیاں دیں۔ اور بُرا بھلا کہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے ماں باپ کے ساتھ (زندہ ہوں یا مُردہ) نیکی کیوں نہیں کرتے؟ مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو روزے رکھو۔ نیابۃً حج کرو۔ ان اعمال کا ثواب اُن کو بھی پہنچے گا اور تم کو بھی ملے گا۔ چونکہ یہ نیکی ماں باپ کے حق میں ہے خدا تم کو اس کا بہت ہی ثواب دے گا۔

حدیث حسن میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی جان کے ساتھ تین مرتبہ یہی سوال کیا اور یہی جواب ملا چوتھی مرتبہ جب سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ۔

دُوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسولؐ اللہ مجھے جہاد کا بڑا شوق ہے حضرت نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کر اگر مارا گیا تو خدا کے حضور میں ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور بہشت کی روزی اور اگر اثنائے جہاد میں اپنی موت بھی مر گیا تو بھی تیرا اجر خدا کے ذمّہ رہا اور اگر زندہ ہی لوٹ آیا تو بھی گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ عرض کیا یا رسولؐ اللہ میرے ماں باپ بُڈھے ہیں وہ مجھ سے بہت مانوس ہیں اور میری جدائی گوارا نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا تو تو اپنے ماں باپ ہی کے پاس رہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میں اُس کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ماں باپ کا ایک رات دن کا اُنس تیرے حق میں خدا کی راہ میں سال بھر جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص ماں باپ کے حق کا بدلہ سوائے دو صورتوں کے نہیں دے سکتا وہ یہ ہیں اوّل تو باپ غلام ہو اور بیٹا اُس کو خرید کر آزاد کر دے۔ دُوسرے یہ کہ وہ قرضدار ہو اور بیٹا اُس کا قرضہ ادا کر دے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کی زندگی میں تو اُن کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ اُن کا قرض ادا کرتا ہے نہ اُن کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اِسی سبب سے خدا اُس کو ماں باپ کی طرف سے عاق کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں تو کوئی شخص ماں باپ کی طرف سے عاق ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد وہ اُن کا قرضہ ادا کرتا ہے اُن کے لئے استغفار پڑھتا ہے اسی سبب سے خدا اس کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں کہ اُن کے خلاف کسی طرح خدائے تعالےٰ کی اجازت نہیں اوّل امانت کا ادا کرنا خواہ وہ امانت نیک کی ہو یا بد کی۔ دوسرے عہد و پیمان کا پورا کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہوا ہو یا بد کے۔ تیسرے ماں باپ کی اطاعت کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ عاق ہونے کی ادنیٰ کیفیت یہ ہے کہ اُن کے مقابلہ میں کلمہ اُف زبان سے ادا کرے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن بہشت کے پردوں میں سے ایک پردہ اٹھایا جائیگا اور بہشت کی خوشبو سوائے اس شخص کے جو ماں باپ کی طرف سے عاق ہوگیا ہو ہر شخص کو پانسو برس کے راستے تک پہنچ جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا جس شخص کے ماں باپ اُس پر ظلم کرتے ہوں اور وہ حالت ظلم میں بھی اُن کی طرف غیظ و غضب سے دیکھے خدا اُس کی کوئی نماز قبول نہ کرے گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ کی طرف تیز نظر سے دیکھنا بھی داخل نافرمانی ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے ایک شخص کو راستے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُس کا بیٹا بھی اُس کے ساتھ تھا اور باپ کے ہاتھ پر سہارا دیئے ہوئے چل رہا تھا۔ میرے والد ماجد نے جیتے جی اُس سے کلام نہ کیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے اور دوسروں کی عورتوں کی پردہ دری نہ کرو تاکہ اور لوگ بھی تمہاری عورتوں کی پردہ دری نہ کریں۔ فرمایا کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ خدا جانکنی کی تکلیف اُس پر آسان کرے اُسے لازم ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے کیونکہ اُن نیکیوں کے سبب سے حق تعالےٰ موت کی سختیاں اُس پر آسان کر دیتا ہے۔ اور جیتے جی

پریشان نہیں ہونے دینا۔

حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتیں جس مومن میں جمع ہو جائیں گی خدا اُس کو بہشت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ عنایت کرے گا اور بہنظر اُس کی عزت و توقیر اس کو اونچے سے اونچے مکان میں جگہ ملے گی۔ اول تو یہ کہ وہ کسی یتیم کو پناہ دے اُسکا خبرگیراں ہو اس کے لئے بجائے باپ کے ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ کسی درماندہ پر رحم کرے اُس کا مددگار اور اُس کے کاموں کا کفیل ہو۔ تیسرے ماں باپ کا خرچ اُٹھائے اور اُن کے ساتھ نیکی و مدارات سے پیش آئے اور اُنھیں ہرگز ناراض نہ کرے۔ چوتھے اپنے غلام کی اعانت کرے اُس کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ ہو جو کام اُس کے سپرد کرے اُس میں آسے مناسب مدد دے اور جو کام اُس کی طاقت سے باہر ہو اُس کا حکم نہ دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین دعائیں اور تین بد دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ اول نیک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دُعا اور نافرمان اولاد کے حق میں اُن کی بد دُعا۔ دوسرے ظالم کے حق میں مظلوم کی بد دعا اور اس شخص کے حق میں جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے مظلوم کی دعا۔ تیسرے اس مومن کے حق میں جو ہم اہلبیت کی رعایت سے کسی مومن کو اپنے مال میں شریک کرے اُس مومن کی دُعا اور اُس مومن کے حق میں جس کے پاس اس کا برادر مومن کوئی حاجت لے کر آئے اور وہ باوجود قدرت کے اُس کی اعانت نہ کرے اُس غریب مومن کی بد دُعا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو نیک فرزند شفقت و مہربانی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہے ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گو وہ دن بھر میں سو مرتبہ بھی دیکھے؟ فرمایا کہ خدا کی عظمت اور اُس کا کرم اس سے بھی زیادہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کے چہروں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ اول امام عادل کی طرف دیکھنا۔ دوسرے عالم کی طرف دیکھنا۔ تیسرے ماں باپ کی طرف رحمت و مہربانی کی نظر سے دیکھنا۔ چوتھے جس برادر مومن کو خاص خدا کے لئے دوست رکھتا ہو اس کی طرف دیکھنا یہ بھی فرمایا

کہ تین گناہوں کی سزا بہت جلد اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اوّل ماں باپ کی نافرمانی۔ دُوسرے بندگانِ خدا پر ظلم۔ تیسرے خدا اور خلقِ خدا کی ناشکری۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کو جریح کہتے تھے وہ برابر اپنے صومعہ میں عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں اُس کے پاس آئی اور اُسے آواز دی وہ نماز میں مشغول تھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پھر آئی پھر پکارا اب بھی وہ نماز میں مشغول تھا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئی اور پھر پکارا اس مرتبہ بھی وہ نماز میں مشغول ہو گیا اور اُس نے کچھ جواب نہ دیا اس کی ماں نے یہ کہا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تجھ سے اِس گناہ کا بدلہ لے۔ دوسرے دن گروہ بنی اسرائیل میں سے ایک زنا کار عورت اُس کے صومعہ کے قریب آ بیٹھی اور بچہ جنی اور یہ غُل مچا دیا کہ یہ بچہ جریح کا ہے اس نے مجھ سے زنا کیا تھا اُسی زنا سے یہ پیدا ہوا ہے۔ تمام بنی اسرائیل میں شہرت ہو گئی کہ اور لوگوں کو تو زنا پر ملامت کرتا ہے اور خود زانی نکلا بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے پھانسی دیدو۔ اُس کی ماں اپنا مُنھ اور سر پیٹتی ہوئی آئی۔ جریح نے کہا اب کیا ہوتا ہے خاموش رہ یہ بلا تیری ہی بد دعا سے مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سُنی تو سارے قصے کو دریافت کیا۔ عابد نے واقعی قصہ کہہ سنایا لوگوں نے کہا کہ تیرے قول کی تصدیق کیونکر ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا کہ اُس بچّے کو لا کر اُسی سے دریافت کر لو۔ جب لوگوں نے اُس بچّے کو لا کر اُس سے دریافت کیا کہ تو کس کے نطفے سے ہے تو وہ بچّہ بحکم الٰہی گویا ہوا اور اُس نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں فلاں گڈریے کے نطفے سے پیدا ہوا ہوں جو فلاں شخص کی بکریاں چراتا ہے۔ اس گواہی کے سبب سے اُس عابد کو پھانسی سے نجات ملی اور اُس نے قسم کھائی کہ میں زندگی بھر ماں کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوں گا۔ الحاصل ماں باپ کے بارہ میں اتنی حدیثیں ہیں کہ اُن کو ایک جگہ پورا پورا لکھنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

پانچواں باب

مسواک اور کنگھا کرنے ناخن ترشوانے اور سر منڈانے وغیرہ کے آداب

①

مسواک کرنے کی فضیلت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبروں کی سنّت ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے برابر مسواک کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے دانت گھس جائیں گے۔

دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ میری اُمّت پر واجب ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کے بارہ فائدے ہیں پیغمبروں کی سنّت ہے منھ صاف ہوتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ خدا کی خوشنودی کا باعث ہے بلغم دفع ہوتا ہے۔ حافظہ زیادہ ہوتا ہے۔ دانت سفید ہو جاتے ہیں۔ نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ دانتوں کی بوسیدگی اور گرنا موقوف ہو جاتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بھوک سچّی اور زیادہ لگتی ہے۔ فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور ڈھلکا موقوف ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے بعض لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہارے دانتوں کی جڑوں میں زردی دیکھتا ہوں تم مسواک کیوں نہیں کرتے؟

ایک اور حدیث میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ہر نماز

کے وقت مسواک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کی سنتوں میں سے پانچ امر (کام) سر سے متعلق ہیں اور پانچ دھڑ سے جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ مسواک کرنا۔ لبیں کتروانا۔ مانگ نکالنا جس سے مسح کی جگہ کھلی رہے۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا اور جو امور دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ ختنہ کرنا۔ پاکی لینا۔ بغلوں کے بال منڈوانا۔ ناخن کٹوانا۔ استنجا کرنا۔

دوسری روایت کے مطابق جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ لبیں کتروانا۔ داڑھی کتروانا اور چڑھانا سر منڈانا۔ مسواک کرنا۔ خلال کرنا۔ اور جو پانچ امر دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ سارے بدن کے بال دور کرنا۔ ختنہ کرانا۔ ناخن کٹوانا۔ غسل جنابت کرنا۔ پانی سے استنجا کرنا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر امت کے لئے دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک واجب کر دیتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نماز شب کو اٹھو تو مسواک کرو کیونکہ ایک فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منہ پہ منہ رکھتا ہے اور جو کچھ تم قرآن۔ دعا اور درود وغیرہ پڑھتے ہو اس کو آسمان پہ لیجاتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ تمہارے منہ سے خوشبو آتی ہو۔

حضرت علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص نماز شب کے لئے اٹھے اور اسے مسواک بہم نہ پہنچے تو انگلی سے مسواک کر لے؟ حضرت نے جواب دیا کہ اگر صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہو تو کر سکتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو برس پہلے اس سبب سے مسواک ترک کر دی تھی کہ آن حضرت کے دانت بہت ہی ضعیف ہو گئے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تین چیزیں حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں اور رد کھو دیتی ہیں وہ یہ ہیں۔ کندر چبانا۔ مسواک کرنا۔ قرآن مجید پڑھنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں۔ خوشبو سونگھنا۔ عورتوں سے مجامعت کرنا۔ مسواک کرنا۔ مہندی کا خضاب لگانا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ سے خانۂ کعبہ نے کافروں کی بدبو کی شکایت کی حق تعالیٰ نے اُسے وحی فرمائی کہ اے کعبہ ٹھہر میں ان کے بدلے میں تیرے لئے ایسا گروہ بھیجوں گا جو اپنے دانتوں کو درختوں کی شاخوں سے صاف کرتے ہوں گے۔ چنانچہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو نبوت ملی تو جبرئیلؑ ان حضرتؐ کے لئے مسواک و خلال لائے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے وضو کے بعد مسواک کرنے کی بابت سوال کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ مسواک وضو سے پہلے کرنی چاہیئے اور اگر کوئی بھول کر پہلے وضو کرلے تو بعد میں مسواک کرسکتا ہے مگر مسواک کے بعد تین مرتبہ کلّی ضرور کرے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کے ساتھ مسواک بھی کرلے گا تو جس وقت نماز کو کھڑا ہوگا ایک فرشتہ آکر اُس کے مُنھ پر مُنھ رکھ دے گا اور جو کچھ اُس کے مُنھ سے نکلے گا اُسے دھیان کرے گا اور اگر مسواک نہیں کی ہے تو الگ کھڑا ہوکر اُس کی قرأت سُنتا رہے گا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ویسی ستّر رکعت نماز سے بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسواک کرے اُسے بعد میں کلّی بھی کرنا چاہیئے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مسواک دانتوں کے عرض میں کرتے تھے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بیت الخلا میں مسواک کرنے سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمّام میں مسواک کرنے سے دانت گر جاتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسواک کرنا ترک نہ کرو اگرچہ تین دن میں ایک ہی دفعہ ہو۔

⁂ ⁂ ⁂

(۲)

سر منڈانے کی فضیلت اور اُس کے آداب

حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتوں کا مزہ جسے پڑ گیا پھر نہیں چھوٹتا سر منڈانا۔ اُونچا کپڑا پہننا۔ لونڈیوں سے ہمبستری کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سر کے بال بالکل منڈوا دینا چاہیئے تا کہ بالوں کی جڑوں میں میل نہ پیدا ہو اور اُس میں جوئیں نہ ہونے پائیں اس کے علاوہ سر منڈانے سے گردن فربہ ہوتی ہے اور آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور بدن کو آرام ملتا ہے اور فرمایا کہ میں ہر جمعہ کو سر منڈاتا ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سر کے پچھلے حصّے کے بال منڈانے سے غم دور ہوتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور اُن کی روشنی کم اور جب سر منڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب حجامت بنوانے کا ارادہ ہو تو رو بقبلہ بیٹھ جاؤ اور حجّام ابتدا میں پیشانی سے دونوں کنپٹیوں تک حجامت بنا کر پھر باقی بنائے اور جب حجامت بننی شروع ہو تو یہ دُعا پڑھے۔ [۱] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسُنَّتِهٖ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا سَاطِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے [۲] اَللّٰهُمَّ زَيِّنِّيْ بِالتُّقٰى وَجَنِّبْنِي الرَّدٰى وَجَنِّبْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ الْمَعَاصِيَ وَجَمِيْعَ مَا تَكْرَهُ مِنِّيْ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ شروع حجامت کے وقت یہ دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى

---

[۱] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ملت پر خالص دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یا اللہ مجھے ہر بال کے بدلے چمکتا ہوا نور قیامت کے روز عنایت فرما ۱۲ [۲] یا اللہ مجھے پرہیزگاری سے مزیّن فرما اور ہلاکت سے بچا لے۔ میرے بالوں کو اور جسم کو گناہوں سے محفوظ رکھیو اور اُن سب سے جو تجھے ناپسند ہوں کیونکہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان پر قادر نہیں ہوں۔

ملّتِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ بِالتَّقْوٰی وَجَنِّبْنِی الرَّدٰی ۔

(۴)

عورتوں اور مردوں کیلئے سر کے بال رکھنے کے آداب میں

عورتوں کو بے ضرورت و بلا عذر سر کے بال منڈانے حرام ہیں اور مردوں کے لئے دونوں باتیں مسنون ہیں خواہ سب بال منڈائیں یا سب بال رکھیں اور اُن کی پرورش کریں یعنی دھوئیں کنگھا کریں۔ اور آگے کی طرف مانگ نکالیں مگر منڈانا افضل ہے کیونکہ ابتدائے اسلام میں اہلِ عرب میں سر کا منڈانا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا اور پیغمبر و امام کو کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہئیے جو لوگوں کی نظر میں معیوب و مذموم ہو اس لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اپنے سر مبارک پر چار چار اُنگل بال رکھتے تھے اور حج و عمرہ کیوقت منڈا ڈالتے تھے۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سر کے بال بڑے رکھنا چاہے تو اُسے لازم ہے کہ اُن کی خبر گیری خوب کرے ورنہ کتروا اور خشخاشی رکھے۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بار بار سر کے بالوں کے دو حصّے کر کے بیچ میں سے مانگ کھولتے رہتے تھے۔؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ کے بال اتنے بڑے بڑے ہوتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی آنحضرتؐ کے بالوں کے سرے کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ آں حضرت کے سوا اور کسی پیغمبر نے سر پر بال نہیں رکھے۔

ایک اور معتبر حدیث میں یہ مضمون اور زیادہ ہے کہ جو شخص سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر مانگ نہ نکالے گا خدائے تعالٰے قیامت کے دن آگ کے آرے سے اُس کا سر کھولدے گا۔

۱؎ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنّت اور ملت پر خالص دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں۔ بارالہا مجھے ہر بال کے عوض میں قیامت کے روز نور عطا فرما۔ ۱۲

۲؎ یا اللہ مجھے پرہیز گاری سے زینت دے اور ہلاکت سے بچالے۔ ۱۲

حدیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس عورت کو جو حدّ بلوغ کو پہنچ گئی ہو اس سے ممانعت کی ہے کہ وہ مردوں کی طرح سَر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے آگے کی طرف یا بیچ میں یا کنپٹیوں کی طرف گرہ دیکر لٹکا دے۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو ہندوؤں کی سی چوٹی رکھنے کی اور بالوں کو سمیٹ کر پیشانی کی طرف گرہ لگانے کی اور نقش خضاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں انھیں پچھلی دو باتوں کے سبب سے ہلاک ہوئیں۔ نقش خضاب سے مراد یا گودنا ہے جو عرب کی عورتوں میں رواج تھا یا مہندی کے نقوش۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اُس عورت کی نسبت کیا حکم ہے جو زینت کی غرض سے اپنی پیشانی کے بال کترواڈالے یا اکھاڑ ڈالے یا اپنے چہرے پر کے بال اکھاڑ ڈالے یا اپنی چوٹی میں موباف ڈالے۔ حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دو اور حدیثوں میں فرمایا ہے کہ اون یا جانوروں کے بالوں کا یا خود اپنے بالوں کا موباف بنا لینے میں کچھ حرج نہیں مگر دوسری عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ نہ ملانا چاہیئے۔ اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر موباف کسی جانور کے بالوں کا ہو تو نماز میں اُسے الگ کر دینا چاہیئے کیونکہ نماز اُس کے ساتھ جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر حلال جانور کے بالوں کا ہے تو کچھ حرج نہیں۔

(۴)

لبیں کتروانے کی فضیلت

لبیں کتروانا سنّت مؤکّدہ ہے اور جتنی زیادہ کتروائی جائیں بہتر ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی لبیں نہ بڑھنے دو ورنہ شیطان کو گھات کا زیادہ موقع ملیگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لبیں کتروانے سے غم اور وسواس دُور ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی سنّت بھی ادا ہوتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لبیں یہاں تک کتروانی سنّت ہیں کہ اُوپر کے ہونٹ سے اُونچی ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بالوں کی جڑ تک لبیں کترواتے تھے اور اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض یا لخیرہ سے امان ملتی ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیے جس سے روزی بڑھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروایا کر۔

ایک اور معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو ناخن اور لبیں کتروائے اور کتروانے وقت[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے تو خدائے تعالےٰ اُس کے بال و ناخن کے ہر ہر ریزے کے بدلے اُس کو اولادِ اسمٰعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کریگا اور وہ سوائے مرض الموت کے اور کسی بیماری میں گرفتار نہ ہوگا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے جو شخص ہر بُدھ اور جمعرات کو لبیں اور ناخن کتروائے وہ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے امان پائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لبیں بالوں کی تہ تک کترواؤ اور داڑھی کو اس حد تک بڑھاؤ جو آئندہ کی حدیثوں سے معلوم ہوگی اور اپنے آپ کو یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بناؤ اور فرمایا جو شخص لبیں نہ کتروائے وہ ہم سے نہیں ہے۔

(۵)

داڑھی بڑھانے کے آداب

یاد رکھنا چاہیئے کہ داڑھی کو متوسط رکھنا سنّت ہے نہ زیادہ طویل ہو نہ بہت کم اور ایک مشت سے زیادہ داڑھی بڑھانا مکروہ ہے بلکہ حرام ہونے کا بھی احتمال ہے اور یہ بات علما میں مشہور ہے کہ سوائے رخساروں اور نیچے کے ہونٹھ کے دونوں طرف کی باقی داڑھی منڈانا حرام ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے اور محمدؐ و آل محمدؑ کے طریق پر قائم ہوں۔

داڑھی ایسی کتروائی جائے نہ منڈی ہوئی نہ معلوم ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مشت سے جتنی داڑھی زیادہ ہے وہ آتش جہنم میں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ داڑھی پر ہاتھ رکھو اور جتنی مشت سے نکلتی رہے اُس کو کٹوا دو۔

محمد ابن مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک خط تراش کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی اصلاح بناتے دیکھا حضرتؑ نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ میری داڑھی کو مدور کر دے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس کی داڑھی لمبی تھی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی داڑھی کی اصلاح کر لیتا تو کیا خوب ہوتا۔ جب اُس شخص کو یہ خبر پہنچی اُس نے اپنی داڑھی متوسط کر لی اور آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب ایسی ہی داڑھیاں رکھا کرو۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام قلمیں پتلی رکھا کرتے تھے اور گلے کے بال بھی منڈا ڈالتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت داڑھی پتلی رکھتے تھے اور گھنے بال نہ رہنے دیتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے برادر بزرگ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ گھنی داڑھی کے بالوں کو کس طرف سے کم کرنا چاہیے؟ حضرتؑ نے فرمایا کہ کچھ پہلوؤں سے اور کچھ سامنے سے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قدیم زمانہ میں ایک گروہ داڑھی منڈایا کرتا تھا اور موچھوں کو تاؤ دیا کرتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالےٰ نے انکو مسخ کر دیا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب حق تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو اُنھوں نے سجدۂ شکر ادا کیا اور سجدے سے سر اُٹھا کر مدّت مدید کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا پروردگار میرا حُسن وجمال بڑھا دے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ اُن کے چہرۂ مبارک پر گھنی داڑھی نمودار ہو گئی۔ چونکہ اس سے پہلے اُن کے داڑھی نہ تھی۔ عرض کی پروردگارا یہ کیا ہے! وحی الٰہی ہوئی کہ یہ قیامت کے دن تک تمہاری اور تمہاری نرینہ اولاد کی زینت ہے۔

(۶)

سفید بالوں کی فضیلت اور انکے اکھاڑنے کی ممانعت

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پہلے سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کوئی ناواقف کسی ایسے جلسے میں آتا جس میں باپ اور بیٹے موجود ہوتے تھے تو باپ بیٹے میں کوئی فرق نہ کرسکتا تھا بلکہ اُس کو دریافت کرنا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعا کی کہ خداوندا میرے بال سفید کردے کہ مجھ میں اور میرے بیٹوں میں امتیاز ہوجائے حضرتؑ کی داڑھی اور سر مبارک کے بال سفید ہوگئے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جس شخص کی داڑھی میں سفید بال نمایاں ہوا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جب اُنھوں نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا تو عرض کی خداوندا یہ کیا ہے وحی ہوئی کہ یہ آدمی کے وقار کا باعث ہے عرض کی خداوندا تو میرا وقار اور بڑھادے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک میں سفید بال دیکھے تو یہ فرمایا کہ وہ خدا حمد و شکر کا مستحق ہے جس نے مجھے اس سن کو پہنچایا اور ایسی توفیق عنایت کی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہے اور جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا تو قیامت میں اُس کے لئے ایک نور ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں سے خدائے تعالےٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا نہ رحمت کی نظر سے اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کے اعمال کو پسند کریگا بلکہ اُن کے لئے عذاب دردناک مہیا کرے گا۔ اوّل وہ شخص جو اپنے سفید بالوں کو اکھاڑے۔ دوسرے وہ جو حلق لگائے یا اپنے جسم کے کسی اور حصّے سے ایسا فعل کرے کہ منی ضائع ہو تیسرے وہ شخص جو اغلام کرے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اس حدیث کے پہلے حصّے کے یہ معنی ہوں کہ سفید بالوں کے اُکھڑوانے میں کوئی غرض فاسد ہو کیونکہ سفید بال مبارک ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید بالوں کے کترانے اور

اُکھڑوانے کا مضائقہ نہیں مگر اکھڑوانے سے میں کتروانے کو اچھا سمجھتا ہوں۔
ایک اور حدیث میں اُنھیں حضرت سے وارد ہے کہ اکھڑوانے اور کتروانے کا کچھ مضائقہ نہیں۔
ایک اور حدیث میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے سفید بالوں کو کتروانا تجویز فرمایا ہے اور اُکھڑوانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حضرت امام رضا علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ سفید بال پیشانی کی جانب باعثِ برکت ہیں اور رخساروں پہ علامت سخاوت وجوانمردی اور زلفوں میں نشانِ شجاعت و دلاوری اور گدّی کی طرف موجب نحوست اور ظاہر معنی یہ معلوم ہوتے ہیں کہ یہ علامتیں اُس صورت میں راست آئیں گی جب ابتداسفیدی کی وہاں سے ہوئی ہو۔

(۷)

ناک کے بال کتروانے کا حکم اور داڑھی کے ساتھ بازی کرنے کی ممانعت

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر شخص کو لبیں اور ناک کے بال کتروانے چاہئیں اور اپنے بدن کی آرائشگی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ حسن وجمال کی زیادتی کا باعث ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصلاح گیسو سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔
حضرت امام موسٰی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں وسواس شیطانی سے ہیں۔ ۱۔ مٹی کھانا۔ ۲۔ خالی بیٹھے ہوئے مٹی یا تنکے توڑتے جانا۔ ۳۔ ناخنوں کو دانت سے کاٹنا۔ ۴۔ داڑھی چبانا۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بار بار داڑھی پر ہاتھ نہ پھیرو کہ یہ ایک قسم کا عیب ہے اور داڑھی اس سے بدصورت ہو جاتی ہے۔

(۸)

ناخن کتروانے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ناخن کتروانے سے بہت بڑے بڑے

امراض موقوف ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ناخن کتروانے کا حکم اس سبب سے ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کو گندگی پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور اس کے علاوہ نسیان کا عارضہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ناخن کتروانا سنّت موکدہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مردوں کو تو یہ حکم دیتے تھے کہ ناخنوں کو زندہ ناخن کے پاس سے کاٹو اور عورتوں کے لئے یہ فرمایا کہ تھوڑا سا چھوڑ کر کاٹو کہ وہ تمہاری زینت کا موجب ہے

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر وحی نہ آئی۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت نے اُن لوگوں سے جو منتظر تھے یہ فرمایا کہ مجھ پر وحی کیونکر آئے جس حال میں کہ تم لوگ ناخن نہیں کترواتے اور انگلیوں کا مَیل نہیں دُور کرتے۔

(۹)

ناخن کتروانے کے آداب و اوقات

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے دانتوں سے ناخن کاٹنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے مرض بالخورہ اور جذام اور اندھے پن سے امان ملتی ہے۔ اور اگر ناخن کتروانے کی ضرورت نہ ہو تو گھسا ضرور چاہئے کہ اس کے کچھ ریزے گر جائیں۔

کئی اور حدیثوں میں فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کو لبیں اور ناخن کترواتا رہے گا وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پاکیزہ رہے گا کیونکہ ناخن اور لبوں کے بڑھ جانے سے گزشتہ حدیثوں کے موافق شیطان کو نجاست پھیلانے کا موقع ملتا ہے)

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو شارب و ناخن کتروانے سے اور سر کو خطمی سے دھونے سے افلاس دور ہوتا ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کی کہ ہم نے سُنا ہے کہ صبح کی نماز کے

بعد سے طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھنا روزی کی زیادتی کے لئے تہر لشہر پھرنے سے بہتر ہے۔
فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ منفعت بخشے؟ عرض کی کہ
ہاں ابنِ رسول اللہ فرمایا کہ ہر جمعہ کو ناخن ولبیں کترواؤ اور اگر ناخن بہت بڑے بڑے نہ ہوں تو
ذرا گھس ہی لو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو آنکھوں کے آزار میں
مبتلا دیکھا فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی بات بتا دوں جس کے کرنے سے کبھی آنکھیں نہ دکھیں
اُس نے عرض کی کہ ابن رسول اللہ ضرور بتائیے۔ فرمایا ہر پنجشنبہ کو ناخن کتروایا کر۔ اُس شخص نے جب
سے اس فرمان کی تعمیل کی کبھی اُس کی آنکھیں نہیں دکھیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو ہر پنجشنبہ کو ناخن کترواے گا اُس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔

حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ ناخن کتروانے میں ابتدا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرنی چاہیئے اور
اختتام داہنے ہاتھ کی چھنگلیا پر۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جو شخص بدھ کے دن ناخن کترواے اور داہنے ہاتھ کی چھنگلیا
سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر ختم کرے تو خدا اُس کو آنکھوں کے درد سے بچائے گا۔

ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع
کر کے اُس کے انگوٹھے تک اور پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے اس کے انگوٹھے تک
ناخن کترواے تو آنکھوں کے درد سے محفوظ رہے گا اور بعید نہیں ہے کہ ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہو کہ بدھ
کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرنا بہتر ہے اور جمعرات کے دن دونوں ہاتھوں کی چھنگلیا
سے۔ اور جمعہ و دیگر باقی دنوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اور اختتام علی الترتیب بدھ کو بائیں ہاتھ کی
چھنگلیا پر ہوگا اور جمعرات کو پے درپے دونوں انگوٹھوں پر اور جمعہ اور باقی اور دنوں میں داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا پر اور علی ابن بابویہؒ کا قول ہے کہ اگر کل اوقات میں دائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے آغاز
اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر اختتام ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کے روز کترواے اور ایک ناخن
جمعہ کے دن کے لئے چھوڑ دے خدا اُس کی پریشانی کو زائل کر دے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ناخن منگل کے روز کتروآؤ۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعہ کے دن کترواٖئے حق تعالیٰ اُس کی پوروں میں سے درد نکال دیتا ہے۔ اور بجائے اس کے صحت ان میں داخل کرتا ہے اور جو شخص ہفتہ یا جمعرات کو ناخن یا لبیں کترواتا ہے دانتوں اور آنکھوں کے درد سے اُسے امان ملتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ہر ایک بیماری رفع ہوتی ہے اور جمعرات کے روز کتروانے سے روزی فراخ ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اصحاب کا یہ مقولہ ہے کہ ناخن جمعہ ہی کے دن کتروانے چاہئیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کتراؤ خواہ کسی اور دن۔ یعنی اگر کسی اور دن ناخن اتنے بڑھ جائیں کہ کٹوانے کی ضرورت معلوم ہو تو جمعہ کا انتظار نہ کرنا چاہیئے جیسا کہ آئندہ کی حدیث میں وارد ہے کہ ناخن جس وقت بڑھ جائیں کٹوا ڈالو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹوانا رہے گا اُس کی انگلیوں میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اس کی اولاد کی آنکھیں نہ دُکھیں گی اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات وجمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل کرے تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لئے ایک رہنے دے۔ یا یوں کرے کہ جمعرات کے دن سب ناخن کٹوا دے اور جمعہ کے دن سب کو ریت دے کہ ذرا ذرا سے ذرہ اُن کے گر پڑیں اور ناخن کٹوانے کے وقت یہ دعا پڑھے[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ چنانچہ یہی حدیث لبیں کتروانے کے بارہ میں بھی آچکی ہے۔ اور یہ جو عوام الناس کا خیال ہے کہ دائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے کلمے کی انگلی کو لینا چاہیئے اور پھر چھنگلیا۔ پھر

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے طریق پر قائم ہوں۔

انگوٹھا۔ پھر بیچ کی انگلی۔ پھر باقی پانچویں۔ اور بائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے انگوٹھے کو لینا چاہیئے پھر چھنگلیا پھر بیچ کی انگلی بعدۂ چھنگلیا کے برابر کی انگلی پھر کلمے کی انگلی یہ ترتیب اہل سنّت کی احادیث میں وارد ہوئی ہے اور جو کچھ اس سے پہلے ہم نے بیان کیا وہ اہل تشیع کے اخبار کے مطابق ہے اور اسی پر عمل کرنا بہتر ہے۔

۱۰

بال۔ ناخن اور جو چیزیں لائق دفن ہیں اُن کا دفن کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیۂ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا اَحْیَاءً وَّاَمْوَاتًا کی تفسیر میں حالت زندگی میں پنہاں ہونے سے مراد بال و ناخن کا دفن کرنا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمیں چار چیزوں کے خاک میں چھپانے کا حکم دیا ہے۔ بال۔ دانت۔ ناخن۔ اور خون۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سات چیزیں جس وقت جسم انسان سے جُدا ہوں اُن کو فوراً دفن کر دینا چاہیئے۔ بال۔ ناخن۔ خون۔ خون حیض۔ آنول نال۔ دانت اور نطفۂ لیسنہ جس میں خون پڑ گیا ہو۔

۱۱

سَر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عمدہ لباس پہننے سے دشمن کو ذلّت ہوتی ہے اور بدن پر روغن ملنے سے یاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور سَر میں کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے سے بُخار جاتا رہتا ہے روزی فراخ ہوتی ہے اور قوت جماع زیادہ ہوتی ہے۔

ؔ کیا ہم نے زمین کو زندہ و مردہ کے مجتمع و پنہاں ہونے کا مقام نہیں بنایا۔؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سر میں کنگھا کرنے سے بیس قسم کی بیماریاں اور بہت سے درد دور ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی بڑھتی ہے۔ بال خوبصورت ہوتے ہیں۔ حاجت روا ہوتی ہے۔ پیٹھ مضبوط ہوتی ہے اور بلغم قطع ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ اولاد کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ رخساروں پر کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور داڑھی میں نیچے کی طرف کنگھا کرنے سے طاعون دور ہوتا ہے اور زلفوں میں کنگھا کرنے سے وسوسۂ شیطانی رفع ہوتا ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔

(۱۲)

کنگھا کرنے کے آداب و اوقات اور کنگھوں کی قسمیں

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانماز میں ایک کنگھا رہتا تھا جب نماز سے فارغ ہوتے اس کنگھے کو کرتے تھے۔

حدیث حسن میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیۂ کریمہ خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ میں زینت سے یہ مراد ہے کہ ہر نماز سے پہلے کنگھا کرلو۔

دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ہر نماز سے پہلے خواہ وہ واجب ہو یا سنّت کنگھا کرنا چاہیئے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سر اور داڑھی میں کنگھا کر چکو تو اسے سینے پر پھیر لو کہ اس سے غم اور بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گن کر ستّر مرتبہ اپنی داڑھی میں کنگھا کرے چالیس دن تک شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکتا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کنگھا مت کرو کہ اس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کنگھا کرنے کا ارادہ کرے جس حالت میں بیٹھا ہو اسی طرح بیٹھا رہے اور کنگھا داہنے ہاتھ میں لیکر سر پر رکھے اور پہلے سر کے اگلے حصّے کی جانب کرے

لہ نماز سے پہلے یعنی [illegible]

اور یہ دُعا پڑھے[1] اَللّٰھُمَّ حَسِّنْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَطَیِّبْھُمَا وَاصْرِفْ عَنِّی الْوَبَاءَ اس کے بعد سر کے پچھلے حصّے میں کنگھا کرے اور یہ دُعا پڑھے[2] اَللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ عَلٰی عَقِبَیَّ وَاصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَ الشَّیْطَانِ وَلَا تُمَکِّنْہُ مِنْ قِیَادِیْ فَیَرُدَّنِیْ عَلٰی عَقِبَیَّ اس کے بعد دونوں بھووں پر کنگھا پھیرے اور یہ کہے[3] اَللّٰھُمَّ زَیِّنِّیْ بِزِیْنَۃِ الْھُدٰی پھر داڑھی میں اُوپر سے نیچے کی طرف کنگھا کرے پھر کنگھے کو سینے پر ملے اور یہ کہے[4] اَللّٰھُمَّ سَرِّحْ عَنِّی الْغُمُوْمَ وَوَحْشَۃَ الصَّدْرِ وَ وَسْوَسَۃَ الشَّیْطَانِ بعد اس کے داڑھی میں نیچے سے اوپر کی طرف کو کنگھا کرے اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھتا جاوے۔

ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جب داڑھی میں کنگھا کرنا ہو تو نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کرو اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھتے جاؤ پھر اوپر سے نیچے کی جانب سات دفعہ کرو اور سورۂ وَالْعَادِیَاتِ پڑھتے جاؤ پھر اَللّٰھُمَّ سَرِّحْ یعنی وہ دُعا جو اوپر مذکور ہوئی پڑھ لو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سات مرتبہ سر اور داڑھی اور سینے پر کنگھا کرے کوئی درد اُس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر کنگھا مت کرو کہ دل ضعیف ہوتا ہے اور بیٹھ کے کنگھا کرنے سے دل قوی ہوتا ہے اور جلد بدن دبیز ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پانی سے کنگھا کرنے تھے یعنی پانی سے کنگھے کو بھگوتے جاتے تھے اور کرتے جاتے تھے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ داڑھی میں کنگھا کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے[5] اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَلْبِسْنِیْ جَمَالًا فِیْ خَلْقِکَ وَزِیْنَۃً فِیْ عِبَادِکَ وَحَسِّنْ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَا تَبْتَلِنِیْ بِالنِّفَاقِ وَارْزُقْنِی الْمَھَابَۃَ بَیْنَ بَرِیَّتِکَ وَالرَّحْمَۃَ عِبَادِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

---

[1] یا اللہ میرے بال اور چہرے کو خوبصورت کر اور پاکیزہ کر اور مجھ سے وبا کو دور کر۔ [2] یا اللہ مجھے پچھلے پاؤں مت لوٹا اور مجھ سے شیطان کے مکر کو دور کر اور اُس کے ہاتھ میں میری باگ مت دے کہ وہ مجھے مرتد بنا دے [3] یا اللہ مجھے ہدایت کی زینت سے زینت دے [4] یا اللہ مجھ سے گذشتہ اور آئندہ کا رنج۔ دل کی پریشانی اور شیطان کا وسوسہ دور کر [5] یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل کر اور مجھے اپنی مخلوق میں جمال اور اپنے بندوں میں زینت عطا کر اور میرے بال اور میرا چہرہ خوشنما کر دے میرے قدم نفاق سے نہ ڈگمگا، یا اللہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے مجھے اپنی مخلوقات میں ہیبت اور اپنے بندوں میں عزت عنایت فرما

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہو گا۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے کھڑے کنگھا کرنے سے پریشانی اور افلاس ہوتا ہے
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی ریش مبارک میں نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کنگھا کرتے تھے اور اوپر سے نیچے کی طرف سات مرتبہ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح سے کرنے میں روزی بڑھتی ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔
قاسم ابن ولید سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر کنگھے کا خانہ اور تیل کی پیالی ہاتھی کی ہڈی کی ہو تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔
حسن ابن عاصم سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کا کنگھا ہے۔ عرض کی قربان ہو جاؤں عراق کا ایک گروہ ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا حلال نہیں جانتا۔ فرمایا کیوں؟ میرے والد کے پاس تو ایک یا دو کنگھی ہاتھی دانت کی ہی تھی۔ پھر فرمایا کہ ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرو کہ اس سے بخار جاتا رہتا ہے۔
بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آئمہ علیہم السلام ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرتے تھے۔
ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خالص چاندی کا کنگھا یا اور کسی قسم کا کنگھا جس پر چاندی جڑی ہو کرنا مکروہ ہے۔

چھٹا باب

خوشبو اور پھول سونگھنے اور تیل ملنے کے آداب

(۱)

روئے زمین پر خوشبو پیدا ہونے کے اسباب

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آدم و حوا بہشت سے زمین

پر آئے تو حضرت آدمؑ کوہِ صفا پر اُترے اور حضرت حوّا کوہِ مروہ پر اور چونکہ حضرت حوّا نے بہشت کی خوشبو لگا کر اپنے بالوں میں وہاں کنگھی کی تھی اور گوندھ لئے تھے اب زمین پر اُتر کر یہ خیال آیا کہ جب میرا خدا مجھ سے ناراض ہے تو ان بالوں کے گندھے رہنے سے کیا فائدہ اس سبب سے اپنی چوٹی کھول ڈالی اس وقت جو خوشبو اُن کے بالوں سے نکلی تھی اُسے ہوا مشرق و مغرب میں اُڑا لے گئی اور اس میں سے زیادہ حصّہ سرزمین ہند میں پہنچا یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں خوشبوئیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں
دوسری حدیث میں انھیں حضرتؑ سے یوں منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ نے اُس درخت میں سے کچھ کھا لیا جس کی ممانعت کی گئی تھی۔ بہشت کا لباس اور زیور سب گر گیا اُس وقت بہشت کے پتوں میں سے ایک پتہ لے کر سترِ عورتین کیا۔ جب زمین پر اُترے تو جنوبی ہوا اُس پتّے کی خوشبو اُڑا کر ہندوستان میں لے گئی اور وہاں بہت قسم کی گھاس اور بعض درختوں میں خوشبو پیدا کر دی۔ یہی سبب ہے کہ ہندوستان میں کئی قسم کی گھاس خوشبودار ہوتی ہے اور پہلا جانور جس نے وہ بہشتی پتّا کھایا خواہ خوشبودار گھاس میں سے کچھ کھایا وہ مشک والا ہرن تھا اُس پتّے یا گھاس کا کھانا تھا کہ خوشبو اُس کی رگ و پے میں دوڑ گئی اور بالآخر اُس کی ناف میں جمع ہوگئی جس سے مشک بہم پہنچتا ہے

(۲)

خوشبو کی فضیلت اور اُس کے آداب

احادیث معتبر میں وارد ہے کہ عطر لگانا اور خوشبو سونگھنا پیغمبروں کے اخلاق پاکیزہ میں داخل ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خوشبو دل کو قوت دیتی ہے اور جماع کی طاقت بڑھاتی ہے
حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد کو خوشبو چھوڑنی مناسب نہیں ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز لگائے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک دن بیچ۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ کے دن تو ضرور لگائے یہ ناغہ نہ ہو۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ موچھوں پر خوشبو لگانا پیغمبروں کے عادات سے ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو مرغوب ہے کیونکہ فرشتے خوشبو پسند کرتے ہیں۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح ہی خوشبو لگائے رات تک

اس کی عقل میں فتور ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص خوشبو لگا کر نماز پڑھے اُس کی نماز بغیر خوشبو والے کی ستّر نمازوں سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ پیغمبروں کو خدا نے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں، خوشبو۔ عورت۔ مسواک۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر بالغ و عاقل پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروائے اور کچھ نہ کچھ خوشبو لگائے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا یہ دستور تھا کہ اگر جمعہ کے دن آنحضرتؐ کے توشے خانے میں خوشبو نہ ہوتی تھی تو اُمّہات المومنین میں سے کسی کا رومال منگا لیتے تھے جس میں خوشبو لگی ہوتی تھی اور اُس کو تر کر کے روے اقدس پر مل لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہ جگہ معطر ہو جایا کرتی تھی اور اُسی خوشبو کے سبب لوگ اُن حضرتؑ کے سجدے کے موقع کو پہچان لیا کرتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ ایک دن بیچ کر کے خوشبو لگایا کرو اور جمعہ کے دن تو ضرور اُس دن کسی طرح ترک نہ کیجئے۔ اور آنحضرتؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن اپنے کو ضرور معطر کیا کرو گو عورتوں کی ہی خوشبو سے ہو۔

ایک دن عثمان ابن مظعون نے حاضر ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ خوشبو اور بعض اور لذت کی چیزوں کو ترک کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو ترک نہ کرتا کیونکہ فرشتے مومن کی خوشبو سونگھتے ہیں اور جمعہ کے دن تو کسی طرح بھی ترک نہ ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ خوشبو میں جو رقم صرف ہو وہ داخل اسراف نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا روپیہ کھانے سے زیادہ خوشبو میں اُٹھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہونی چاہیئے جس کی رنگت ظاہر اور بو مخفی ہو۔ اور مردوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہو جس کی بو ظاہر اور رنگت مخفی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ منگل کے دن ناخن ترشواؤ۔ بدھ کے دن

حمّام کرو جمعرات کے دن پچھنے[1] لگواؤ۔ اور جمعہ کے دن اپنے تئیں بہتر خوشبو سے معطر کرو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں رنج و غم کھونے والی اور دل کو خوش کرنے والی ہوتی ہیں۔ خوشبو سونگھنا۔ شہد کھانا۔ سوار ہونا۔ سبزہ دیکھنا۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر ہمیشہ اپنے کو معطر رکھے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے کو حاصل نہ تھیں۔ اوّل تو جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ دوسرے جس راستے سے ہو کر نکل جاتے تھے دو دو تین تین دن تک وہ راستہ ایسا معطر رہتا تھا کہ ہر آیند و روند پہچان لیتا تھا کہ حضرت ادھر سے گئے ہیں۔ تیسرے جس پتھر اور درخت کے پاس سے ہو کر نکلتے وہی آنحضرت کو سجدہ کر لیتا تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے وہ جب تک گھر پلٹ کر نہ آئے گی برابر اُس پر خدا کی لعنت رہے گی۔

(۳)

خوشبو رد کر دینے کی کراہت

لوگوں نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر لوگ کسی شخص کے لیئے خوشبو لائیں اور وہ اُسے قبول نہ کرے بلکہ رد کر دے؟ فرمایا کرامت خدا کا رد کرنا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لوگ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کیلئے خوشبو دار تیل لائے حضرتؑ نے لے لیا اور اپنے جسم مبارک پر مل لیا حالانکہ اُس روز بھی مل چکے تھے اور بعد ملنے کے فرمایا کہ ہم خوشبو کو کسی وقت میں رد نہیں کرتے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ خوشبو اور شیرینی کو جو آنحضرتؐ کے لیئے لائی جاتی تھی کبھی رد نہ کرتے تھے۔

[1] فاسد خون کے اخراج کے لئے فرمایا۔

حسن ابن جہین سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ میرے لئے ایک برتن لائے جس میں مشک تھی اور فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے کے مل لے میں نے تھوڑا لے کر مل لیا۔ پھر فرمایا کہ اور لے اور اپنی گردن و گریبان میں لگا لے میں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی۔ اور تھوڑا سا مشک باقی رہ گیا تھا فرمایا کہ اسے بھی لیکر وہیں لگا لے میں نے پھر تعمیل کی بعد اس کے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سوائے گدھے کے کرامت کو کوئی رد نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ کرامت کون کون سی چیز ہے؟ فرمایا ہر ایک خوشبو اور گدا یا تکیہ جو بیٹھنے کے لئے یا سہارا لینے کے لئے لوگ تواضع کریں اور مانند ان کے اور عزت کی چیزیں۔

(۴)

مشک و عنبر و زعفران کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشبو سے مراد مشک و عنبر و زعفران و عود ہے دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی مشک دانی رانگ کی تھی اور جب حضرتؑ کپڑے پہننے کا ارادہ فرماتے تھے تو اُسے طلب کر کے تھوڑا سا اپنے بدن پر مل لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اُن حضرت کی جانماز میں ایک شیشی مشک کی رہتی تھی جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے تھوڑا سا اُس میں سے مل لیا کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اتنا مشک ملتے تھے کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر مشک کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرتؑ کے پاس ایک مشکدانی رہتی تھی جس وقت وضو فرماتے تھے گیلے ہاتھ سے اُس میں سے مشک نکال کر لگاتے تھے اور جب باہر تشریف لاتے تھے تو لوگ اُس کی خوشبو سے سمجھ لیا کرتے تھے کہ حضرت تشریف لاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک آبنوسی صندوقچی

نکالی جس میں بہت سے خانے تھے اور ہر ہر خانے میں ایک ایک خوشبو تھی ازانجملہ ایک خانے میں مشک بھی تھا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے بڑے بھائی حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا بدن پر ملنے کے تیل میں مشک ملا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کچھ مضائقہ نہیں ہم خود ملاتے ہیں۔

دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ مشک کے کھانے میں ڈالنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ اپنے جسم مبارک کو مشک وغیرہ سے معطر کیا کرتے تھے۔

بہت سی حدیثیں خلوق[1] کی تعریف میں آئی ہیں۔ بعض اخبار میں وارد ہوا ہے کہ خلوق متواتر نہ لگانا چاہیئے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ خلوق اگر رات کو لگائیں تو صبح تک بدن پر نہ لگا رہنے دیں، عجب نہیں کہ یہ سب تنبیہیں اس لئے ہوں کہ اُس کا رنگ بدن پر نہ چڑھ جائے۔

(۵)

غالیہ کی فضیلت

بسند موثق منقول ہے کہ اسحٰق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سوداگروں کے ساتھ لین دین کرتا ہوں تو غالیہ[2] اپنے جسم پر مل لیتا ہوں تاکہ لوگ مجھے فقیر نہ سمجھیں، حضرت نے فرمایا کہ غالیہ تھوڑا ہو یا زیادہ برابر ہے اور جو شخص کبھی تھوڑا تھوڑا غالیہ مل لیا کرے اس کے لئے وہ کافی ہے، اسحاق کہتا ہے کہ میں نے حضرت[ع] کے بموجب عمل کیا سال بھر میں صرف دس درہم کا غالیہ خریدنا پڑا، اُسی سے سال بھر تک برابر معطر رہتا تھا۔

---

[1] یہ ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں سے بنتی ہے۔ جس میں سے ایک زعفران بھی ہے۔ ۱۲

[2] غالیہ ایک قسم کی خوشبو ہے، جو مشک و عنبر و کافور و عود و روغن لوبان سے مرکب کر کے بنائی جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہم السلام ایک رات اس ہیئت سے اپنے گھر سے نکلے کہ خز کا جُبّہ اور خز کی عبا پہنے ہوئے اور اپنی ریش مبارک کو غالیہ سے معطر کئے ہوئے تھے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت اس وقت اس ہیئت سے کیوں تشریف لائے ہیں ؟ ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور حوران بہشت کی خواستگاری کروں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے لئے آراستگی کرنا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمانے کے بموجب آنحضرتؑ کے لئے روغن تیار کیا کرتے تھے، جس میں مشک وعنبر ملا ہوتا تھا اور ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی وسورۂ حمد ومعوذتین اور آیات حفظ میں سے چند آیتیں لکھ کر ایک شیشے میں وہ روغن اور یہ آیتیں رکھ دیتے تھے اور حضرتؑ ہمیشہ اُس روغن میں سے جسم مبارک پر مَلا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حکم کے بموجب لوگوں نے مشک آمیز روغن تیار کیا، جس میں سات سو درہم خرچ ہوئے، فضل ابن سہل وزیر خلیفہ مامون نے حضرت کی خدمت میں اعتراضاً لکھا کہ لوگ اس بارے میں حضرت پر فضول خرچی کا عیب لگاتے ہیں؟ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ آیا تجھے یہ خبر نہیں کہ یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے مگر دیبائے زربفت کے کپڑے پہنتے تھے اور مغرق طلائی کرسیوں پر بیٹھتے تھے، پھر بھی ان کی نبوّت میں کوئی بٹّا نہ لگا۔ اس کے بعد حضرت نے دوسرا حکم دے کر چار ہزار درہم کا غالیہ تیار کرایا۔

٦

بدن پر روغن مَلنے کی فضیلت اور اُس کے آداب

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے چہرے پر ملاحت آجاتی ہے دماغ قوت پاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے، مسامات کھل جاتے ہیں، جلد کی سختی اور بے رونقی

جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے امیری کا ٹھاٹھ ظاہر ہوتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ افلاس زائل ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت روغن ملنے سے بدن کے رگ و پے میں دوڑ جاتا ہے اور چہرے کو خوبصورت و بارونق بنا دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جسم میں روغن ملے، حق تعالیٰ اُسے ہر بال کے بدلے ایک ایک نور عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب روغن ہتھیلی پر ڈالو تو یہ پڑھو [1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الزَّیْنَ وَالزِّیْنَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْنِ وَالشَّنَآنِ وَالْمَقْتِ اس کے بعد ہاتھ سر پہ لے جائے اور وہیں سے ملنا شروع کر دے۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب روغن ملے اور ہاتھ پر ڈالے یہ کہے [2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الزَّیْنَ وَالزِّیْنَةَ فِی الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْنِ وَالشَّنَآنِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

کئی حدیثوں میں روز روز روغن ملنے کی ممانعت آئی ہے، ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ مہینے میں ایک مرتبہ ملو اور دوسری روایت میں ہے کہ ہفتے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ملنا چاہیئے مگر عورتوں کے لئے ہر روز ملنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

۷

روغن بنفشہ و روغن بادام کے فوائد

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ تمہارے سب روغنوں کا سردار اور سب سے بہتر ہے۔

---

[1] یا اللہ میں تجھ سے زیب و زینت و محبت کا خواستگار ہوں اور بدی و بدگوئی اور بغض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۲

[2] یا اللہ میں تجھ سے دنیا میں زیب و زینت اور دنیا و آخرت میں بدی و بدگوئی سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روغن بنفشہ کی فضیلت سب روغنوں پر ایسی ہے جیسے ہم اہلبیتؑ کی تمام آدمیوں پر۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ جیسے مومن کی فضیلت عام مخلوقات پر۔

ایک روایت کے مطابق یوں فرمایا کہ جیسے اسلام کی فضیلت اور ادیان پر۔

اور فرمایا کہ سب سے بہتر روغن بنفشہ ہے، اسے بہت ملو کہ سر اور آنکھ کے درد کو نفع دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں کسی خاص گروہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے گرد و نواح سے کوئی چیز ایسی نہیں آئی، جسے ہم روغن بنفشہ سے زیادہ پسند کریں۔

دوسری روایت میں عقبہ سے منقول ہے کہ ایک شخص خچر سے گر پڑا تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک میں روغن بنفشہ روغن بادام ٹپکاؤ، حکم کی تعمیل کرتے ہی آرام ہوگیا، بعد اس کے حضرت نے فرمایا، اے عقبہ روغن بنفشہ جاڑے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا اور ہمارے شیعوں کے لئے مفید ہے اور ہمارے دشمنوں کے لئے مضر۔ اور اگر لوگوں کو اس کا پورا پورا فائدہ معلوم ہو تو ایک اوقیہ[1] بھر ایک اشرفی[2] کو بکے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ روغن بنفشہ ناک میں ٹپکاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو اس روغن کے فائدے معلوم ہوتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اُسے بہت ہی کھاتے۔

دوسری حدیث میں فرمایا، کہ بخار کی حدّت روغن بنفشہ سے دفع کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ روغن بنفشہ سے دردِ سر جاتا رہتا ہے اور دماغ کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

(۸)

روغن بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل بہت ہی اچھا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انہیں حضرتؑ سے ایک شخص نے ہاتھ پاؤں پھٹنے کی شکایت

---

[1] اوقیہ ایک وزن ہے جو قریب چار تولہ کے ہوتا ہے۔ [2] اشرفی سونے کا ایک تولہ وزن کا سکہ جس کی قیمت سونے کے بھاؤ کے مطابق ہوتی ہے۔

کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑی روئی بکائن کے تیل میں بھگو کر اپنی ناف میں رکھے یا یوں ہی بکائن کا تیل ناف میں ٹپکالے، اُس نے ایک مرتبہ ہی ایسا کیا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں کا پھٹنا موقوف ہوگیا

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بکائن کا تیل اپنے جسم کے کسی حصّے پر مل کر سو رہے گا، قدرتِ خدا سے شیطان اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل اپنے جسم میں مَلا کرو کہ وہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر درد سے بچاتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بدن کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی تیل نہیں ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہما السلام چنبیلی کا تیل ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں اور وہ ستّر بیماریوں کو نفع کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے کہ چنبیلی کا تیل علاوہ اور بہت سے فائدوں کے ستّر بیماریوں کی دوا ہے۔ ظاہرا چنبیلی سے مراد سفید چنبیلی ہے۔ جس کو عربی میں رازقی کہتے ہیں اور بہت سی حدیثوں میں لفظ رازقی ہی وارد ہوا ہے۔

(۹)

اور روغنوں کے فائدے

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ روغن زیت کو کھاؤ اور بدن پر ملو، کیونکہ جو شخص کھائے گا یا بدن پر ملے گا۔ چالیس روز شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

بعض اخباروں میں وارد ہوا ہے کہ روغن گل خیرو عمدہ روغن ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام روغن گل خیرو اپنے

بدن پر ملا کرتے تھے۔

حدیث موثق میں مذکور ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سر میں جب درد عارض ہوتا تھا تو دھوئی تلی کا تیل ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

دوسری معتبر حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کو تلی کا تیل ناک میں ٹپکانا پسند تھا۔

(۱۰)

بخورؐ کی فضیلت اور اس کی قسمیں اور آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کسی شخص سے ممکن ہو، دھونی کے ذریعہ سے اپنے کپڑوں کو خوشبودار کرے۔

جو لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں جاتے تھے اُن کو بخور کی زیادہ خوشبو آیا کرتی تھی۔

مرازم نے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا، جب فارغ ہوکر کپڑے پہننے کے درجے میں آئے تو حضرتؑ نے عود سوزؔ طلب فرمایا اور اپنے جسم مبارک کو اُس سے بسایا، اس کے بعد حکم دیا کہ مرازم کو بھی اس سے خوشبو پہنچاؤ۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عورتیں اپنے کپڑوں کو خوشبودار کرنا چاہتی تھیں تو پہلے خرمائے صیحانیؔ کی گٹھلی اور پھر اُس کا پوست آگ میں ڈال دیتی تھیں، اور جب وہ ذرا ذرا سُلگنے لگتی تھیں تو اُوپر سے اور خوشبو میں ڈال دیتی تھیں، پھر کپڑوں کو خوشبو پہنچاتی اور کہتی تھیں کہ اس سے خوشبو اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عود خالص کی خوشبو بدن میں چالیس دن تک رہتی ہے اور جس عود میں اور چیزیں ملی ہوں، اُس کی خوشبو بیس دن رہتی ہے۔

۱؎ بخور (بخارات) سے مراد وہ دھواں ہے جو خوشبو پیدا کرنے والی چیز کو جلانے سے پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بتی اور لوبان جلانے سے دھواں اٹھتا ہے۔ ۲؎ وہ پیالہ نما برتن جس میں عود (لوبان) خوشبو کی دھونی کے لئے جلایا جاتا ہے۔ ۳؎ مدینے کے چھواروں میں سے ایک قسم کے خرمے کو کہتے ہیں۔ ۱۲

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام عودِ خالص کا بخور لیا کرتے تھے اور بعد اس کے گلاب و مشک اپنے جسمِ مبارک پر ملتے تھے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عودِ قماری[1] کی دھونی لیا کرتے تھے۔

حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں عود کا بخور لینا چاہیئے کہ اس میں آٹھ قسم کی شفاء ہے۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ روزہ دار آدمی کے لئے جو تحفہ لا سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اس کی ڈاڑھی میں روغن مل دیں یا اس کے کپڑوں کو دھونی دے دیں۔

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمۃ نے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بخور کرنے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ عَرَفَنَا وَزَكِّ رَوَائِحَنَا وَاَحْسِنْ مُنْقَلَبَنَا وَاجْعَلِ التَّقْوٰی زَادَنَا وَالْجَنَّةَ مَعَادَنَا وَلَا تُفَرِّقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ عَافِیَتِكَ اِیَّانَا وَكَرَامَتِكَ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

یہ بھی فرمایا ہے، دوسری روایت میں کہ بخور کے وقت یہ دُعا پڑھنا آیا ہے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تَسْلُبْنِیْ مَا خَوَّلْتَنِیْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ رَحْمَةً لِّیْ وَلَا تَجْعَلْهُ وَبَالًا عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ ذِكْرِیْ بَیْنَ خَلْقِكَ كَمَا طَیَّبْتَ بَشَرِیْ وَسَوَادِیْ بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ عِنْدِیْ۔

---

[1] قمار موافق کتب لغت اہل عرب ہندوستان کے منتہائے جنوب میں کسی مقام کا نام ہے جہاں عود خوب پیدا ہوتا ہے چونکہ عربی زبان میں حرف گاف نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کمار کا معرب ہے اور وہ مقام زمانۂ حال میں راس کماری کے نام سے مشہور ہے ۱۲۔ [2] سب تعریف اُس کے لئے ہے جس کی نعمتیں تمام خوبیوں کا خاتمہ ہیں۔ یا اللہ ہماری خوشبو کو نیک اور پاکیزہ کر اور ہمارے مقام بازگشت کو بہتر کر تقویٰ ہمارا توشہ ہو اور جنت ہماری بازگشت اور تیری عافیت و عنایت ہر دم ہمارے ساتھ رہے بالتحقیق تو ہر شئے پر قادر ہے ۱۲ [3] یا اللہ جو کچھ تو نے مجھے عنایت فرمایا ہے، اُس کا مجھے نفع دے اور جو دے چکا ہے اُس کو نہ چھین وہ میرے لیئے رحمت ہو جائے وبال نہ ہو یا اللہ تیری مخلوق میں میری یادگار ویسی ہی خوبی کے ساتھ رہے، جیسی خوبی سے تو نے میرا چہرہ مہرا بنایا ہے اور جیسی نعمتیں تو نے مجھے اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہیں۔ ۱۲

(۱۱)

گلاب کے پھول اور گلاب کے عرق اور دیگر پھولوں کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گلاب سے منہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور پریشانی دُور ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص صبح کو گلاب منہ پر مل لے تمام دن بدحالی و پریشانی سے محفوظ رہے گا، مناسب ہے کہ جس وقت گلاب منہ پہ ملے خُدا کی تعریف کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درُود بھیجے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ایک چلّو گلاب مُنہ پر ڈالے گا۔ خوف اور پریشانی سے نجات پائے گا اور جو اُسی دن ایک چلّو گلاب مُنہ پر ڈالے گا تو اس سال مرض سرسام و ذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

بسند معتبر حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مُٹھی بھر گل سُرخ مجھے عطا فرمائے اور جب میں سونگھنے کے ارادے سے ناک کے قریب لے گیا تو ارشاد فرمایا کہ بہشت کے پھولوں میں سے وَرد کے پھولوں کے بعد یہ سب سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مجھے آسمان پر لے گئے تو میرے پسینے کے چند قطرے زمین پر ٹپکے، اُن سے گُل سُرخ پیدا ہوا پھر وہ پھول سمندر میں جا پڑا، مچھلی نے چاہا کہ وُہ اسے اڑا لے اور عمُوص ؎ نے یہ چاہا کہ وہ اُٹھا لے چونکہ دونوں میں جھگڑا تھا، خدائے تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتے کو بھیجا اُس فرشتے نے آدھا پھول مچھلی کو دے دیا اور آدھا عمُوص کو۔ یہی سبب ہے کہ ہر پھول کی جڑ میں جو پانچ سبز پتیاں ہوتی ہیں، ان میں سے دو تو مچھلی کی دُم کی شکل کی ہوتی ہیں، جن میں ہر طرف پر لگے ہوتے ہیں۔ اور دو عموص کی دم کی شکل کے جس کی دم باریک ہوتی ہے اور اس کے کسی طرف پر نہیں ہوتے اور ایک پتی ایسی کہ اس کے ایک طرف پر ہوتا ہے اور دوسری طرف کچھ نہیں یعنی آدھی مچھلی کی دم کی شکل ہوتی ہے اور آدھی عموص کی دم کی طرح۔

؎ ایک آبی جانور ہے جس کا سر چوڑا اور دم تنگ اور لمبی ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو معراج میں لے گئے تو زمین کو حضرتؐ کے جانے کا رنج ہوا بایں سبب اُس میں کبر[1] پیدا ہوا اور جب واپس آئے تو زمین کو خوشی ہوئی اور گلاب پیدا ہوا لہذا جس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوشبو سونگھنی ہو وہ گل سُرخ سونگھے۔

ایک اور روایت میں بطریق عامہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے وارد ہے کہ گل سفید شب معراج میرے پسینہ سے پیدا ہوا ہے اور گل سُرخ جبرئیل کے پسینے سے اور گل زرد براق کے پسینے سے

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ نرگس کا سونگھنا اور اُس کا ملنا بہت ہی اچھا ہے اور جب کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور وہ آگ اُن پر سرد ہوگئی اور وہ صحیح و سالم ہے تو خدا نے ان کے لئے نرگس پیدا کی۔ اسی دن سے نرگس دُنیا میں آئی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ گل دونا[2] اچھا پھول ہے عرش کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور اُس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ گل دونا کو بہت سونگھو کہ اُس سے قوت شامہ بڑھتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پھول کی اکیس قسمیں ہیں، اُن سب میں بہتر اور برتر گل مُوَرَّد ہے۔

(۱۲)

پھول سُونگھنے کے آدابْ

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حدیث معتبر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت تمہیں پھول دیا جائے تو اُسے سونگھو اور آنکھوں سے لگاؤ کہ وہ بہشت سے آیا ہے۔

حدیث معتبر میں مالک جوینی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک

---

[1] کبر ایک قسم مدار یا آکھ کی ہے۔ [2] گل دونا یعنی مرزنگوش نوعی از ریحان ۱۲

پھول دیا، انہوں نے اس کو سونگھا اور آنکھوں سے لگایا پھر فرمایا کہ جو شخص پھول کو سونگھے اور آنکھوں سے لگائے اور اللھم صلی علی محمدؐ و آل محمدؐ پڑھے ابھی وہ پھول زمین پر نہ رکھنے پائے گا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضرت امام نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پھول کو سونگھ کر آنکھوں سے لگائے اور محمدؐ اور ائمہ علیہم السلام پر درود بھیجے حق تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں بیابانِ[1] عالج کی ریت کے ذرّوں کے برابر نیکیاں لکھے گا۔ اور اتنی ہی بدیاں اُس میں سے مٹا دے گا۔

ساتواں باب

حمام جانے سر اور بدن کے دھونے نورہ لگانے اور بعض غسلوں کے آداب

(۱)

حمّام کی فضیلت

احادیث میں وارد ہے کہ حمام برہنگی ظاہر کرتا ہے اور پردہ فاش کرتا ہے اور میل کچیل سے جسم کو پاک و صاف کرتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ قول ابن الخطاب یہ تھا کہ حمّام بہت ہی بُری جگہ ہے کیونکہ برہنہ کرنے والا اور پردہ فاش کرنیوالا ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام یوں فرمایا کرتے تھے کہ حمّام بہت اچھی جگہ ہے جہنم کا یاد دلانیوالا اور میل کچیل کا صاف کرنیوالا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک دن بیچ حمّام جانے سے بدن فربہ ہوتا ہے اور روز روز جانے سے گُردوں کی چربی پگھل جاتی ہے اور بدن دُبلا ہوتا ہے۔

[1] بیابان عالج از مکہ و شام و عراق [illegible]

سلیمان جعفری سے منقول ہے کہ میں ایسا بیمار ہوا کہ فقط پوست و استخوان باقی رہ گیا اسی حالت سے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ پھر ویسا ہی ہو جائے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں یا ابن رسول اللہ۔ فرمایا ایک دن بیچ کر کے حمام جایا کر فربہی آ جائے گی مگر دیکھ روز روز نہ جائیو کہ اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو موٹا ہونے کی خواہش ہو وہ ایک روز بیچ حمام جایا کرے اور جس کو دُبلا ہونا منظور ہو وہ روز روز جایا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اعلیٰ درجے کا علاج امراض یہ چار تدبیریں ہیں حقنہ۔ پچھنے۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ اور حمام کرنا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ بلغم کی دوا حمام کرنا ہے۔

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسے لازم ہے کہ اپنی عورت کو حمام نہ بھیجے۔ علما نے اس کی تاویل میں دو وجہیں نکالی ہیں۔ اول یہ کہ یہ حدیث اُس ملک میں فرمائی گئی ہے جس میں گرمی و ہوا کے اعتبار سے عورتوں کو حمام جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ مرد کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی عورت کو اگر وہ بارادۂ سیر ریا وغیرہ حماموں میں جانا چاہے تو اُسے کسی طرح اجازت نہ دے۔

(۲)

حمام میں جانے آنے کے آداب اور وہ دُعائیں جو پڑھنی چاہیئں

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا و روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ بغیر لنگی باندھے حمام میں نہ جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لنگی باندھ کے حمام میں جائے خدائے تعالےٰ اس کے گناہوں کا پردہ پوش ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص حمام میں جائے اور دوسروں کی برہنگی نہ دیکھے خدائے تعالےٰ اُسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے زیر آسمان ننگے نہانے سے اور نہروں اور ندیوں میں ننگے داخل ہونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا کہ نہروں میں پانی کے فرشتے رہتے ہیں اسی طرح حمام میں ننگے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں بغیر کچھ تھوڑا سا کھائے ہوئے مت جاؤ کیونکہ اگر کوئی چیز معدے میں ہوگی تو بدن کی قوت زیادہ کرے گی اور معدے کی حرارت فرد۔ مگر جب معدہ بالکل بھرا ہو تو اُس وقت حمام میں نہ جاؤ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب وہ حضرتؑ حمام کا ارادہ فرماتے تھے تو کچھ تھوڑا سا کھالیا کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی لوگ کہتے ہیں کہ حمام میں نہار مُنہ جانا بہتر ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ کچھ تھوڑا سا کھا کر جانا چاہیئے کہ اس سے صفرا زائل ہوجاتا ہے اور اندرونی حرارت کو سکون ہوتا ہے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ نہار مُنہ حمام میں جانے سے بلغم دفع ہوتا ہے اور کچھ کھا کر جانے سے صفرا و سودا۔

نیز فرمایا کہ اگر موٹا ہونا چاہو تو کچھ کھا کر حمام میں جاؤ۔ اور اگر دُبلا ہونا منظور ہو تو نہار مُنہ جاؤ۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کپڑے اُتارتے کے درجے میں کپڑے اتارو تو یہ دُعا پڑھو[1] اَللّٰھُمَّ اَنْزِعْ عَنِّیْ رِبْقَۃَ النِّفَاقِ وَثَبِّتْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ اور جب حمام کے اول درجے میں جاؤ تو یہ کہو[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ مِنْ اَذَاہُ۔ جب دوسرے درجے میں جاؤ تو یہ کہو[3] اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّیَ الرِّجْسَ وَالنَّجَسَ وَطَھِّرْ جَسَدِیْ وَقَلْبِیْ ۔ اور تھوڑا سا گرم پانی سر پر ڈالو اور اگر ہو سکے تو تھوڑا سا اُس پانی میں سے پی بھی لو کہ اُس سے مثانہ و مجرائے بول صاف ہوجاتا ہے۔ دوسرے درجے میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد تیسرے درجے

---

[1] یا اللہ نفاق کا پٹہ میرے گلے سے نکال دے اور مجھے ایمان پر ثابت قدم رکھ۔ [2] یا اللہ میں نفس کی بدی اور اُس کی تکلیف سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ [3] یا اللہ مجھ سے ہر قسم کی نجاست اور پلیدی دور کر دے اور میرے جسم و دل کو پاک کر دے۔

میں جاؤ اور یہ پڑھو[1] نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَنَسْاءَلُہُ الْجَنَّۃَ۔ جب تک اُس درجے میں رہو اس دُعا کو مکرر پڑھتے جاؤ اور حمام میں ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پیو اور خربوزہ کبھی نہ کھاؤ کہ اس سے معدہ فاسد ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا پانی بدن پر بھی نہ ڈالو کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے مگر جب حمّام سے باہر آؤ تو ٹھنڈے پانی سے پاؤں دھوؤ کہ اس سے امراض جسمانی دور ہو جاتے ہیں اور جب کپڑے پہننے لگو تو یہ پڑھو[2] اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِیْ التَّقْوٰی وَجَنِّبْنِیْ الرَّدٰی ان ہدایتوں کے بموجب عمل کرنے سے تم ہر درد سے امان پاؤ گے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حمّام سے نکل آنے کے بعد کوئی برادر مومن تم سے یہ کہے[3] طَابَ حَمَّامُكَ وَحَمِیْمُكَ تو تم اُس کے جواب میں کہو[4] اَنْعَمَ اللّٰہُ بَالَكَ۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام حمّام سے برآمد ہوئے تو ایک شخص نے حضرت سے بطور مبارکباد کہا[5] طَابَ اسْتِحْمَامُكَ حضرت نے فرمایا یوں مت کہو۔ پھر اسنے عرض کی[6] طَابَ حَمَّامُكَ فرمایا یوں بھی نہیں۔ پھر اُس نے عرض کی[7] طَابَ حَمِیْمُكَ آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں۔ اُس نے عرض کی تو مجھے تعلیم فرمائیے کہ میں کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا یوں کہو[8] طَابَ مَا طَهُرَ مِنْكَ وَطَهُرَ مَا طَابَ مِنْكَ

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حمّام سے نکلے لوگوں کو اُسے یوں مبارکباد دینی چاہیئے[9] اَنْقَی اللّٰہُ غُسْلَكَ اور اُسے جواب میں یوں کہنا چاہیئے۔[10] طَهَّرَكُمُ اللّٰہُ۔

---

[1] ہم آتش دوزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس سے جنّت کے خواستگار ہیں [2] یا اللہ مجھے تقوے کا لباس عطا فرما اور بلائت سے بچا [3] خدا کرے تمہارا حمام اور پسینہ لینا مبارک ہو [4] خدا تمہارے دل کو بھی تر و تازہ رکھے [5] آپ کا پسینہ لینا اور حمام کرنا مبارک ہو [6] آپ کا حمام کرنا مبارک ہو [7] آپ کا پسینہ لینا مبارک ہو [8] تمہارے اعضائے بدن جو حمام میں پاک ہو چکے ہیں خدا اُن کو باطنی نیکی یعنی گناہوں کی مغفرت اور عبادت کی توفیق سے پاک و پاکیزہ کرے اور تمہارے جسم کے جو حصّے اعلی درجے کے ہیں اور اعضائے رئیسہ میں داخل ہیں جیسے دل اور نفس اور عقل اور تمام حواس کو گناہ و جہالت اور گمراہی کے لوث سے پاک و صاف کر دے۔ [9] خدا تمہارے غسل کو باطنی پاکیزگی گردانے [10] خدا تم کو بھی گناہوں سے پاک و پاکیزہ کرے۔ ۱۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حمّام سے نکلو تو عمامہ سر پر باندھو۔ نیز فرمایا کہ حمّام سے نکل کر پاؤں دھو ڈالو کہ اس سے آدھا سیسی کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السّلام جب حمّام سے نکلتے گرمی ہوتی یا جاڑہ عمامہ باندھ لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے درد سر کو امان ملتی ہے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص حمّام میں جائے اور اُس کی حرارت بڑھ جائے تو وہ اپنے سر پر ٹھنڈے پانی کے تریڑے دے حرارت زائل ہو جائے گی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے روایت کی گئی ہے کہ حمّام بُدھ کے دن جانا چاہیئے۔

(۳)

حمّام میں کیا کرنا چاہیئے

حسب تجویز ائمہ علیہم السّلام بدھ کے دن حمّام[۱] میں جانا چاہیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ حمّام میں چیت نہ لیٹو کہ اس سے گُردے کی چربی پگھل جاتی ہے اور ٹھیکرا اور اینٹ اپنے پاؤں پر نہ رگڑو کہ اُس سے بالخورہ اور جذام ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد اپنے بیٹے کے ساتھ حمّام میں نہ جائے مبادا وہ اُس کو برہنہ دیکھے۔ یہ بھی فرمایا کہ ماں باپ کے لئے اپنی اولاد کو اور اولاد کے لئے اپنی ماں باپ کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو حمّام میں کسی کی برہنگی پر نظر ڈالے اور اُس پر بھی لعنت کی ہے جو بغیر لنگی باندھے حمّام میں جائے کہ لوگ اُس کی برہنگی دیکھیں۔

---

[۱] حمّام سے مراد وہ مکان ہے جو غسل کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور عرب و عجم میں عموماً لوگ اپنے گھروں کے بجائے حمّام میں جا کر غسل کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمّام میں کروٹ سے نہ لیٹو کہ اس سے بھی گردے کی چربی پگھل جاتی ہے۔ اور آدمی دُبلا ہوجاتا ہے اور حمّام میں کنگھا نہ کرو کہ اس سے بال کمزور ہوجاتے ہیں اور مٹی سے سَر نہ دھوؤ کہ اس سے عزّت جاتی ہے۔

مُلا محمد تقی علیہ الرحمہ نے ترجمۂ فقہ میں فرمایا ہے کہ ٹھیکرے بدن اور پاؤں پر نہ ملو کہ اس سے جذام پیدا ہوتا ہے اور لُنگی مُنھ پر نہ ملو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے اور ظاہرا چہرے پر گھیسہ ملنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مُلا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ کا ترجمۂ فقہ میں اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا حدیث مذکورہ بالا کے بارے میں مشترک قول یہ ہے کہ مٹی سے مراد مصری مٹی ہے اور ٹھیکرے سے مراد شام کے برتن کا ٹھیکرا ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حمام میں قرآن مجید پڑھنے اور جماع کرنے کی نسبت استفسار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری روایت حسن میں وارد ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے تو حمّام میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صرف اُس وقت جب کوئی حمام میں برہنہ ہو اگر سب لنگیاں باندھے ہوئے ہوں تو کسی کے لئے حمام میں قرآن مجید پڑھنے کا کچھ مضائقہ نہیں مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اس پڑھنے سے صرف رضائے خدا مراد ہو نہ خوش الحانی۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے ایک دن حمّام جانا چاہا۔ حمّامی نے عرض کی کہ آیا میں آپ کے لئے حمام بالکل خالی کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں مومن کامل کا کام اتنا لمبا چوڑا نہیں ہوتا کہ سارا حمّام اُس کے لئے خالی کر دیا جائے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص حمام کا ٹھیکرا اُٹھا کر اپنے بدن پر ملے اور اُسے جُذام ہو جائے اور جو شخص اُس پانی سے غسل کرے جو حمّام میں لوگوں کے نہانے سے اکٹھا ہو گیا ہو اور اُسے برص عارض ہو جائے تو اُن دونوں آدمیوں کو اپنی عقل پر نفرین کرنی چاہیئے۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمّام میں کروٹ کے بل نہ لیٹنا کہ اُس سے گُردوں کی چربی پانی ہو جائے گی۔ نہ چت لیٹنا کہ اُس سے اندرونی

بیماریاں پیدا ہوں گی۔ نہ کنگھا کرنا کہ اس سے بال گر جائیں گے۔ نہ مسواک کرنا کہ اس سے دانت گر جائیں گے۔ اور نہ مٹی سے سر دھونا کہ اس سے چہرا سُست کر بدرونق ہوجائے گا اور لنگی سر اور چہرے پر نہ ملنا کہ اس سے چہرے کی آب و تاب جاتی رہے گی اور تلوؤں پر ٹھیکرا نہ ملنا کہ اس سے جذام پیدا ہوگا

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں پیشاب کرنے سے افلاس و پریشانی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں اپنے ساتھ لونڈیوں کے لیجانے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر سب لنگیاں باندھے ہوں گدھوں کی طرح سے ننگے نہ ہونا چاہیئے کہ ایک دوسرے کی برہنگی پر نظر ڈالیں۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حمام میں سلام نہ کرو اور یہ اُسی صورت میں ہوگا کہ لنگیاں باندھے نہ ہوں کیونکہ اور حدیثوں میں وارد ہُوا ہے کہ ائمہ علیہم السّلام نے حمام میں لوگوں کو سلام کیا ہے۔

(۴)

سر اور بدن دھونے اور بدن سے بدبُو رفع کرنے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جسم کو معطر کرنے کے واسطے پانی کافی ہے

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہنے لازم ہے کہ پاک وصاف ہو کر پہنے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سر دھونے سے میل بھی دور ہوتا ہے اور آنکھوں کا ہر قسم کا آزار بھی اور کپڑے دھونے سے غم والم برطرف ہوجاتا ہے اور نماز کے لئے جو صفائی مطلوب ہے وہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جسم انسانی کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لہذا تم اپنے جسم کو پانی سے پاک کرتے رہا کرو اور اپنے بدن کی اصلاح سے کسی وقت غافل نہ رہو۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا اپنے اُس گندے بندے کو سخت ناپسند کرتا ہے جسکے پہلو میں بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے

یہ بھی فرمایا کہ پانی کو اپنی خوشبو سمجھو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ کا بڑا غضب بنی اسرائیل پر اُس وقت تھا جب اُن کو مصر میں پہنچایا اور بڑی رضامندی اس وقت تھی جب اُن کو مصر سے نکال لایا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ مصر کی مٹی سے سر دھوؤ نہ مصر کے بنے ہُوئے آبخورے میں پانی پیو کیونکہ ان دونوں باتوں سے عزّت جائے گی اور ذلت نصیب ہوگی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں مصری مٹی سے سَر دھونا پسند نہیں کرتا مبادا میری آبرو ریزی ہو اور مجھے ذلت نصیب ہو۔

جابر جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی کہ میرے سر میں جوئیں بہت ہوگئی ہیں وہ کثرت سے جھڑتی ہیں اور میرے کپڑوں کو میلا اور خراب کرتی ہیں فرمایا کہ تو مو رُد کو کوٹ کر عرق نکال لے اور اُس سرکہ میں جو شراب سے بنا ہوا اور خوب تیز ہو اُس عرق کو ڈال کر اتنا ملا کہ جھاگ پیدا ہو جاویں پھر اُس سے سر اور داڑھی کو خوب مل کر دھوڈال بعد اس کے تازے دودھ کی چکنائی سر اور داڑھی میں لگا لے یہ علت قطعی موقوف ہو جائے گی۔

(۵)

بیری کے پتّوں اور خطمی سے سَر دھونے کی فضیلت

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناخن اور لبیں کتروانے اور سر کو خطمی سے دھونے سے مفلسی اور کم مائیگی دور ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

دوسری حدیث موثق میں فرمایا کہ جمعہ کے جمعہ خطمی سے سر دھونے سے جذام سے امان ملتی ہے۔

ایک روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن اور لبیں کترواۓ اور خطمی سے سَر دھوئے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خطمی سے سر دھونے سے دل خوش ہوتا ہے اور سوداکم ہو جاتا ہے اور غم دور ہوتا ہے۔

حدیث موثق میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بیری کے پتّوں سے سَر دھونے سے روزی بڑھتی ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حق تعالےٰ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ کو اسلام کے اظہار کا حکم دیا اور وہ حضرتؐ مسلمانوں کی کمی اور کافروں کی زیادتی دیکھ کر غمگین ہوئے تو حق تعالےٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ سدرۃ المنتہیٰ کا ایک پتّا بھیجا کہ اُس سے سر دھوڈالیں سر دھونا تھا کہ رنج و ملال دور ہوگیا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطمی سے سر دھونا دردِ سر کے لئے امان ہے اور پریشانی رفع کر دیتا ہے اور جوئیں جاتی رہتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اپنا سر مبارک بیری کے پتّوں سے دھویا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم بھی اپنا سر بیری کی پتیوں سے دھوؤ کیونکہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی اولوالعزم پیغمبر ایسا نہیں ہوا کہ جس نے خوبی اور صفائی کے ساتھ بیری کی پتیوں کا ذکر نہ کیا ہو اور ان سے سر نہ دھویا ہو خدائے تعالیٰ اس سے ستّر دن کے لئے وسوسہ شیطانی کو دور کر دیتا ہے اور جس سے ستّر دن کے لئے وسوسہ شیطانی دور ہوا وہ خدائے تعالےٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہوگا اور وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خطمی سے سر دھونے سے خشکی میل اور جوئیں دفع ہو جاتی ہیں۔

(۶)

نورہ[1] لگانے کی فضیلت

حدیث حسن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے سے بدن صاف ہو جاتا ہے۔

حدیث صحیح میں عبدالرحمٰن ابن ابی عبداللہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا حضرت نے فرمایا کہ تو نورہ لگالے میں نے عرض کی کہ مجھے لگائے ہُوئے چند ہی روز ہوئے ہیں فرمایا نہیں پھر لگا کہ اس سے بدن صاف ہوتا ہے۔ اس مضمون کی کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص کو اُن حضرت نے نورہ لگانے کا حکم دیا

[1] بال صاف کرنے والا ایک مخصوص مرکب جو چونا اور ہڑتال ملا کر بنتا ہے۔

اُس نے عرض کیا مجھے لگائے ہوئے تین ہی دن ہوئے ہیں۔ فرمایا پھر لگا نورہ نقصان کرنے والی چیز نہیں ہے بلکہ پاک کرنے والی چیز ہے۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے سے حرارت قلب اور پریشانی حواس رفع ہوتی ہے اور بدن صاف ہو جاتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بدن کے بال دور کرتے رہو کہ یہ نجس اور کثیف ہیں۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بدن کے بالوں کا بڑھ جانا قاطع منی ہے یعنی اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ ہڈیوں کے جوڑ سست ہو جاتے ہیں اور کمزوری و جذام پیدا ہوتا ہے نورہ لگانے سے منی بڑھتی ہے بدن قوی و فربہ ہوتا ہے اور گُردوں کی چربی زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کے اخلاق میں داخل ہیں خوشبو لگانا۔ سر منڈانا۔ نورہ لگانا۔ اور ازواج سے مقاربت کرنا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ لبوں کے اور بغل کے اور ناپاکی کے بال نہ بڑھاؤ کہ شیطان کو گھات کا موقع ملتا ہے۔

(۷)

بغل کے بال منڈوانا

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بغل کے بال نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام بغل میں نورہ لگایا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بغل کے نیچے کے بال اکھاڑنے سے کھوے سُست ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ بغل کے نیچے نورہ لگانا منڈوانے سے بہتر ہے اور منڈوانا اکھاڑنے سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اکثر وہ حضرت بغل کے بال دور کرنے کے لئے حمّام

میں تشریف لے جاتے تھے اور وہیں نورہ لگاتے تھے۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بغل کے بال دور کرنے سے بغل کی گندگی جاتی رہتی ہے، صفائی ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

(۸)

زیادہ سے زیادہ وہ عرصہ جس میں نورہ لگانے میں تاخیر ہو سکتی ہے

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُسے لازم ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہر جمعہ کو نورہ لگایا کرتے تھے۔
حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے کے بارے میں سنّت ہے کہ پندرہ دن میں ایک مرتبہ لگائے۔
ایک روایت میں یہ ہے کہ تین ہفتے میں ایک دفعہ لگائے۔
دوسری روایت میں ہے کہ ہر بیس دن میں لگائے اور اگر میسّر نہ ہو تو قرض لے کر لگائے۔ اور جس شخص کو چالیس دن نورہ لگائے ہوئے گزر جائیں وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی وقعت نہیں۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو وہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے اور اگر اُسے کچھ میسّر نہ ہو تو قرض لے کر صاف کرے۔
حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام نے فرمایا کہ مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات پسند ہے کہ وہ پندرھویں دن نورہ لگایا کرے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناپاکی کے بال ایک ہفتے سے زیادہ نہ بڑھنے دینے چاہئیں اور جسے نورہ لگائے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اُس کی نماز قبول نہیں۔

⑨

نورہ لگانے کے وقت کی دُعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگانے سے پیشتر تھوڑا سا نورہ اُٹھا کر سونگھے اور یہ کہے [۱] صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ كَمَا اَمَرَنَا بِالنُّوْرَةِ اُس کو نورے سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بدن پہ نورہ ملنے کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا خدائے تعالٰے اُس کو ظاہراً میل کچیل سے اور باطناً تمام گناہوں سے پاک کر دے گا اور جو بال گر جائیں گے اُن کے عوض ایسے بال عنایت فرمائے گا جن کی موجودگی میں گناہ پیدا نہ ہوگا اور اُس کے بدن کے ہر ہر بال کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک اُس کے لیے تسبیح ذکر الٰہی پڑھتا رہے گا۔ اور فرشتے کی ایک تسبیح کا ثواب اہل زمین کی ہزار تسبیحوں کے برابر ہوتا ہے وہ دُعا یہ ہے [۲] اَللّٰهُمَّ طَيِّبْ مَا طَهُرَ مِنِّيْ وَطَهِّرْ مَا طَابَ مِنِّيْ وَاَبْدِلْنِيْ شَعْرًا طَاهِرًا لَا يَعْصِيْكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ تَطَهَّرْتُ ابْتِغَاءَ سُنَّةِ الْمُرْسَلِيْنَ وَابْتِغَاءَ رِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ فَحَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ وَطَهِّرْ خَلْقِيْ وَطَيِّبْ خُلُقِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَلْقَاكَ عَلَى الْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَبِيْبِكَ

---

[۱] خدا رحمت بھیجے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام پر جیسا کہ انھوں نے ہم کو نورے کا حکم دیا۔ ۱۲

[۲] یا اللہ میرے حسن صورت کو اور بڑھا اور میرے دل اور عقل اور باطنی قوتوں کو پاک و پاکیزہ کر۔ ان بالوں کے بدلے میں مجھے ایسے پاک بال عنایت فرما جو تیری نافرمانی نہ کریں یا اللہ میں نے تیری رضا اور بخشش حاصل کرنے کے لئے اور پیغمبروں کی سُنت کی پیروی کے لئے پاکیزگی اختیار کی ہے تو بھی میرے جسم اور بالوں کو آتش دوزخ پر حرام کر میرا ظاہر و باطن پاک ہو میرے عمل بے ریا ہوں اور میرا شمار اُن لوگوں میں ہو جائے جن کا خاتمہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پاک و پاکیزہ ملت پر اور تیرے حبیب اور تیرے رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ کے دین پر ہو میں آخر دم تک تیری شریعت پر اور تیرے نبی کی سنت پر چلتا ہوں میرے تمام اخلاق و عادات و اطوار تیرے کلام اور تیرے نبی اور تیرے ولیوں کے ارشادات کے مطابق ہوں یعنی اُن بزرگوں کے ارشادات کے جن کے بطون تیرے نور سے معمور تھے جن کے اخلاق تیرے آداب سے آراستہ تھے جن کے سینے تیری حکمتوں سے لبریز تھے اور جن کو تو نے اپنے علوم کا معدن و سرچشمہ مقرر کیا تھا اُن سب پر تیری رحمت و برکت نازل ہو۔

وَرَسُولِكَ عَامِلًا يُشَرِّ آيِعِكَ تَابِعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِخْذَ ابِهِ مُنَادِيًا بِتَأْدِيبِكَ وَتَأْدِيبِ رَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَأْدِيبِ اَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ غَذَوْتَهُمْ بِأَدَبِكَ وَزَرَعْتَ الْحِكْمَةَ فِي صُدُورِهِمْ وَجَعَلْتَهُمْ مَعَادِنَ عِلْمِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ۔ (ترجمہ صفحہ ۲۱۶ پر درج ہے)

(۱۰)

نورہ لگانے کے اوقات وآداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک دفعہ نورہ لگانا فضیلت اور منفعت میں جاڑے کے موسم میں گیارہ مرتبہ لگانے سے بڑھ کر ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدھ کے دن نورہ نہ لگاؤ کہ یہ دن نحس ہے اور دوزخ بدھ ہی کے دن پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزوں سے جذام پیدا ہوتا ہے۔ جمعہ اور بدھ کے دن نورہ لگانا دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے وضو اور غسل کرنا جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانا۔ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا۔ بھرے پیٹ پر کچھ کھانا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نورہ لگا کر جذام میں مبتلا ہو جائے تو اُسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے اور عجب نہیں کہ یہ دونوں حدیثیں تقیے پر محمول ہوں یا یہ کہ پہلی اہلسنت کے طریقے سے روایت کی گئی ہو کیونکہ گزشتہ احادیث سے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جمعہ کے دن نورہ لگایا کرتے تھے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن نورہ لگانا مکروہ ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اُنکا بیان غلط ہے جمعہ کے دن نورہ لگانے سے زیادہ اور کوئی بدن کی پاک وصاف کرنے والی چیز نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن یقطین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھنا چاہتے تھے کہ آیا مرد حالتِ جنابت میں نورہ لگا سکتا ہے؟ مگر جب عریضہ لکھا تو یہ بات

لکھنی بھول گئے۔ حضرت نے بردے اعجاز اس کا جواب لکھ بھیجا کہ حالت جنب میں نورہ لگانے کا مضائقہ نہیں بلکہ جنب کی زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اور یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی کیا گیا تھا انھوں نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جس شخص نے نورہ لگایا ہو وہ کھڑے کھڑے پیشاب کر سکتا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگانے کی حالت میں بیٹھا رہے خوف ہے کہ وہ عارضہ فتق میں مبتلا ہو جائے۔

بشیر ابن میمون تیر گر سے روایت ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا حضرت نے ناف سے زانو تک لنگی باندھی پھر حمامی کو بلا کر حکم دیا کہ لنگی سے اوپر اوپر اور نیچے نیچے نورہ لگا دے جب وہ فارغ ہوا تو اس کو باہر بھیج دیا اور ناف سے زانو تک خود لگایا پھر بشیر سے فرمایا کہ جب تو نورہ لگایا کر تو اس طرح لگایا کر۔

بعض حدیثوں میں یہ تجویز یوں وارد ہوئی ہے کہ سوائے عورتین[1] کے اور تمام مقامات پر غیر آدمی نورہ لگا سکتا ہے۔

بسند حسن منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا جائز ہے کوئی شخص نورہ بدن پر ملنے کے بعد بدبو رفع کرنے کی غرض سے روغن زیتون آٹے میں مخلوط کر کے بدن پر ملے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ نورہ لگانے کے بعد خالص آٹا بدن پر مل سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ لوگ تو اسے اسراف سمجھتے ہیں۔ فرمایا جو چیز بدن کی اصلاح میں صرف کی جائے وہ داخل اسراف نہیں ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ چھنا ہوا آٹا روغن زیت میں ملائیں اور وہ میں اپنے بدن پر ملتا ہوں۔ اسراف اس شے میں سمجھا جاتا ہے کہ مال تلف ہو اور بدن کو نقصان پہنچے۔

؎ ؎ ؎

[1] عورتین یعنی دونوں شرمگاہیں

(۱۱)

نورے کے بعد مہندی لگانے کی فضیلت

حسین ابن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جب حمام کا ارادہ کرتے تھے تو حکم دیتے تھے کہ حمام اتنا تیز گرم کرو کہ اُس میں کوئی بیکا یک نجا سکے پھر فرماتے تھے کہ حمام کے فرش پر نمدے ڈال دو اس کے بعد اندر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دن حمام سے برآمد ہوئے تو ایک شخص کنیدنام جو حسب تصریح صاحب کافی آل زبیر میں سے تھا آنحضرتؑ کے قریب آیا اور دست مبارک میں مہندی کا اثر دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ رنگ آپ کے ہاتھ میں کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ مہندی کا رنگ ہے جسکی نسبت میرے آباؤ اجداد نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص حمام میں جائے نورہ لگائے اور بعد نورے کے مہندی سر سے پاؤں تک ملے وہ دیوانگی جذام۔ برص اور خارش سے دوبارہ نورہ لگانے تک محفوظ رہے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حکم ابن عتبہ نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مہندی اُٹھا اُٹھا کر اپنے ناخنوں پر لگا رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ اے حکم اس باب میں تو کیا کہتا ہے حکم نے عرض کی کہ جو کام آپ کرتے ہیں اُس میں مَیں کیا کہہ سکتا ہوں مگر ہمارے ہاں تو نوجوان آدمی اس طرح لگایا کرتے ہیں۔ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ اے حکم نورہ لگانے کے بعد ناخن مُردے کے سے ہو جاتے ہیں اس سبب سے ہم اُنھیں مہندی سے رنگ لیتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ علیہ حمام سے برآمد ہوئے تو سر سے پاؤں تک تمام جسم مبارک گلاب کے پھولوں کی طرح مہندی سے سُرخ تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہندی ملنے سے بدبو جاتی رہتی ہے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مُنھ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اولاد خوب صورت پیدا ہوتی ہے اور جو شخص نورہ لگانے کے بعد تمام بدن پر مہندی مل ڈالے اس کا افلاس اور پریشانی زائل ہو جاتی ہے۔

⁘ ⁘ ⁘

(۱۲)

غسل جمعہ اور تمام غسلوں کے آداب

یاد رکھنا چاہیئے کہ جیسا علما میں مشہور ہے واجب غسل چھ ہیں۔ غسل جنابت۔ غسل حیض۔ غسل استحاضہ۔ غسل نفاس۔ غسل مس میت۔ غسل میت۔ مستحب ہے کہ غسل جنابت کے وقت یہ دُعا پڑھے [۱]۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَزَكِّ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ سَعْيِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ اور اگر یہ دُعا بھی پڑھے تو بہتر ہے۔ [۲] اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَّشِفَاءً وَّنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور بعض نے اسی دُعا کو بعد غسل کے پڑھنے کے لئے کہا ہے۔

تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام میں مذکور ہے کہ جو شخص وضو یا غسل جنابت کے بعد یہ دُعا پڑھے گا تو اُس کے گناہ اس طرح دُور ہو جائیں گے جس طرح درختوں کے پتّے جھڑتے ہیں اور اُس وضو یا غسل کے ہر ہر قطرے کے بدلے خدائے تعالےٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کریگا جو خدا کی تسبیح اور تہلیل و تقدیس و تکبیر میں اور پیغمبروں پر درود بھیجنے میں ہیم مشغول رہے گا۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور اُس کے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ [۳] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّكَ وَخَلِيْفَتُكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاَنَّ اَوْلِيَاءَهٗ خُلَفَاؤُكَ وَاَوْصِيَاءَهٗ اَوْصِيَاؤُكَ

---

[۱] یا اللہ میرا دل پاک کر میرے اعمال بے ریا ہوں میری کوشش نیک قبول ہو جو چیزیں میرے مقسوم میں ہوں اُن کو میرے حق میں بہتر کر دے یا اللہ میرا شمار اُن لوگوں میں ہو جن کی توبہ قبول ہوئی اور جو پاک و پاکیزہ ہوں [۲] یا اللہ میرے دل کو پاک و پاکیزہ کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر تیری مدح و ثنا جاری رہے یا اللہ یہ غسل میرے لئے موجب پاکیزگی و صحت جسمانی و روشنی عقل ہو اس میں کچھ شک نہیں کہ تو ہر چیز پر قادر ہے [۳] یا اللہ تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ تیرے خاص بندے اور تیرے خاص رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ تیرے ولی اور تیرے نبی کے بعد مخلوق پر تیرے خلیفہ ہیں اور اُن کے جتنے ولی اور وصی ہوئے وہ سب تیرے خلیفہ اور وصی ہیں۔ ۱۲

سنتی غسل تعداد میں باسٹھ ۶۲ ہیں ازاں جملہ غسل جمعہ اول ہے جس کو بعض علما واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ حتی الامکان ترک نہ کریں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کا غسل مردوں پر بھی واجب ہے اور عورتوں پر خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں مگر سفر میں جب پانی کم ہو تو عورتوں کو ترک کی اجازت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غسل جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفّارہ اور ظاہر و باطن کا پاک کرنے والا ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور ساتھ یہ بھی پڑھے [۱] اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ تو یہ غسل اور یہ دُعا اُسے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک پاک و پاکیزہ رکھے گی اور بہتر ہے کہ یہ دُعا بھی پڑھے۔ [۲] اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاَنْقِ غُسْلِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّةً مِّنْكَ پھر یہ پڑھے۔ [۳] اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَمْحَقُ بِهَا دِيْنِيْ وَتُبْطِلُ بِهَا عَمَلِيْ۔

فقہ الرضا علیہ السّلام میں مذکور ہے کہ جب جمعہ کے غسل سے فارغ ہو تو کہے۔ [۴] اَللّٰهُمَّ طَهِّرْلِيْ وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاَنْقِ غُسْلِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ ذِكْرَكَ وَذِكْرَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَالْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ وقت اس غسل کا جمعہ کو صبح صادق سے لے کر ابتدائے زوال تک ہے اور مشہور یہ ہے کہ جتنا نماز جمعہ کے قریب ہو اُتنا ہی بہتر ہے مگر جب اس بات کا خوف ہو کہ جمعہ کے دن پانی میسّر نہ آئیگا تو جمعرات کے

---

[۱] گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ ایسا یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے خاص بندے اور اُس کے رسول ہیں یا اللہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اُن لوگوں میں جن کی توبہ قبول ہوگئی ہے اور پاک و پاکیزہ ہیں محسوب کر ۱۲ [۲] یا اللہ مجھے اور میرے دل کو پاک کر اور میرے غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنی محبت کے کلمات جاری کر ۱۲ [۳] یا اللہ میرے دل کو ہر ایسی آفت سے محفوظ رکھ جس سے میرا دین ضائع ہو جائے اور میرا ہر عمل باطل ۱۲ [۴] یا اللہ مجھے اور میرے دل کو پاک و پاکیزہ کر اور میرے غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنے نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کا ذکر جاری کر اور مجھے اُن لوگوں میں محسوب کر جن کی توبہ قبول ہوئی ہے اور جو پاک و پاکیزہ ہیں۔ ۱۲

دن بھی کر سکتا ہے اس میں قضا کی نیت درکار نہیں ہے لیکن شنبہ کے دن صبح سے شام تک قضا کی نیت سے غسل کر سکتا ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ ہفتے کے اور دنوں میں بھی مثل روز شنبہ قضا کر سکتا ہے لیکن علما میں کوئی اس کا قائل نہیں ہے۔

ماہ رمضان کی طاق راتوں میں غسل سنت ہے بالخصوص پہلی اور پندرھویں اور سترھویں سترھویں شب وہ شب ہے کہ مومنین اور کافرین بدر میں جمع ہوئے ہیں اور سترھواں روزہ وہ روز ہے جس میں اسلام کی بڑی سے بڑی فتح ہوئی ہے۔

انیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں سال بھر کے واقعات مندرج ہوتے ہیں، بنا بر بعض احادیث کے۔

اکیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں انبیا کے وصیوں نے شہادت پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور قوی احتمال ہے کہ یہ شب شب قدر ہے۔

تیئسویں۔ اس شب کے شب قدر ہونے کا بہت ہی زیادہ قوی احتمال ہے اور اکثر علما کا قول ہے کہ اس رات میں دو غسل کرے ایک غروب آفتاب کے قریب دوسرا پچھلی رات میں اور بعض روایتوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے پچھلے دہے کی ہر رات کو غسل کرے۔

شب عید الفطر اور روز عید الفطر اور روز عید الضحیٰ کے غسل سنت ہیں اور ظاہر ا روز عید الفطر اور عید الضحیٰ کا غسل صبح سے شام تک کسی وقت کر سکتے ہیں لیکن نماز عید سے اوّل افضل ہے۔

آٹھویں ذی الحجہ اور عرفے کے دن قریب زوال اور رجب کی پندرھویں شب غسل سنت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی پہلی اور پندرھویں اور آخری تاریخ غسل کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا۔ جیسے اُسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور عید مبعث کا غسل سنت ہے۔ یہ بموجب اقوال اکثر علما ستائیسویں رجب ہے گو کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔

پندرھویں شعبان۔ عید ولادت حضرت صاحب العصر والزمان علیہ صلوٰۃ اللہ المنان۔ عید غدیر

اٹھارھویں ذی الحجہ۔ عید مباہلہ چوبیسویں ذی الحجہ اور بقول بعض عید وحوالارض۔ پچیسویں ذیقعد کا غسل سُنت ہے گو وحوالارض کے متعلق کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔ بعض کے قول کے مطابق عید نوروز کا غسل سنت ہے۔ اور معلی بن خنیس کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ اور بنا بر مشہور نوروز وہ دن ہے جس دن آفتاب برج حمل میں منتقل ہوتا ہے[ا] اسی طرح حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے لئے غسل سنت ہے جسے بعض واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کرے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ اور آئمہ معصومین علیہم السّلام کی زیارت کا غسل سنت ہے خواہ وہ زیارت قریب سے کی جائے یا بعید سے۔

مطلق استخارے کے لئے غسل سنت ہے اور بالخصوص استخارے کی خاص نمازوں کے لئے اور اُن نمازوں کے لئے جو طلب حاجت کے واسطے مخصوص ہیں اُن میں زیادہ تاکید ہے۔

گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے غسل سنت ہے اور سُورج گہن کی نماز قضا پڑھنے کے لئے غسل سنت ہے مگر صرف اس صورت میں کہ یہ نماز جان بوجھ کے ترک کی ہو اور سارے سورج کو گہن لگا ہو۔ اور بعض عُلما کا قول یہ ہے کہ یہ غسل واجب ہے احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کیا جائے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی ہو گو سارے سورج کو گہن نہ لگا ہو تاہم بوجہ قضا کرنے کے غسل لازم ہوگا۔ اور اگر سارے سورج کو گہن لگا ہو تو نماز ادا کے لئے بھی غسل کرے اور یہ قول قوی ہے۔ حرم محترم اور شہر مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے طواف کے لئے۔ حرم مدینہ طیبّہ شہر مدینہ منورہ اور مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ میں داخل ہونے کے لئے اور قربانی کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ غسل کرنا سنت ہے۔

غسل ولادت جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے سنت ہے۔ غسل روز ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یعنی سترھویں ربیع الاوّل بعض کے اقوال کے مطابق سنت ہے اور جہاں تک میری نظر سے گزرا وہ غسل اُس دن کی زیارت کے لئے ہے۔

نماز استسقا کے لئے غسل سنت ہے اور چھپکلی مارنے کے بعد اور اسی طرح جو شخص کسی ایسے شخص کو ارادتاً دیکھنے گیا ہو جسے پھانسی دی گئی ہو اُس کے لئے اس حالت کے دیکھنے کے

[ا] یہ واقعہ [illegible] کو عموماً ہوا کرتا ہے۔ صحیح وقت نوروز کے لئے امام خمینی ... دیکھئے

بعد غسل سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ اگر پھانسی کے تین دن کے بعد بھی اگر کوئی اُس کے دیکھنے کو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا سنت ہوگا خواہ وہ حق پہ مارا گیا ہو یا ناحق پر اور خواہ وہ شرعی طریقے سے مارا گیا ہو یا غیر شرعی طور پر اور بعض علما کا قول ہے کہ اگر کسی ضرورت کے سبب سے جیسے تقیہ یا زخم وغیرہ کے باعث پٹی کا بندھے ہونا وغیرہ کوئی غسل واجب ناقص کیا گیا ہو تو بعد رفع عذر کے اُس کا اعادہ سنت ہے۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں کا ایک کپڑا مشترک ہو اور اُس میں منی کا اثر پایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کی ہے تو دونوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

بعض کا قول ہے کہ میّت کفنانے کے لئے غسل کرنا سنت ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غسل سے مراد وہی غسل مس میّت ہے جس کی نسبت یہ امر مسنون ہے کہ وہ کفنانے سے پہلے بجا لایا جائے۔ اسی طرح جو شخص میّت کو بعد غسل کے چھوئے اُسکو بھی غسل کرنا سنت ہے۔

بعض کا یہ قول ہے کہ جو شخص حالت جنب میں مرجائے تو اُس کو غسل میت سے پہلے یا غسل میت کے بعد غسل جنابت دینا سنت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عید الفطر کا غسل کرنا چاہو تو چھت کے نیچے کرو اور پہلے یہ دُعا پڑھو۔[1] اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَاِتِّبَاعَ سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ۔ اور جب غسل سے فارغ ہو تو کہو۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ کَفَّارَۃً لِذُنُوْبِیْ وَطُھْرًا لِدَنَسِیْ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِّی الرِّجْسَ۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ غسلوں کی تفصیل اور اُن کے احکاموں کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں ہے، انشاء اللہ تعالےٰ وہ بتفصیل تمام کتاب عبادات میں لکھے جائیں گے۔

٭ ٭ ٭

---

[1] یا اللہ میں اس حالت میں غسل کرتا ہوں کہ تیری ذات پر ایمان ہے اور تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیروی ۱۲ [2] یا اللہ اس غسل کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے اور ناپاکی کے لیئے پاکیزگی یا اللہ مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور نجاست کو دُور کر دے۔

آٹھواں باب

سونے جاگنے اور بیت الخلا جانیکے آداب

۱

سونے کے اوقات

یاد رکھنا چاہیئے کہ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور مغرب وعشا کی نماز کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سونا مکروہ ہے اور ظہر کی نماز سے پہلے گرمی کے موسم میں اور ظہر وعصر کے مابین قیلولہ سنّت ہے۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے مت سو میں اس وقت کا سونا تیرے لئے کبھی پسند نہیں کرتا کیونکہ حق تعالے اس وقت بندوں کی روزی تقسیم فرماتا ہے اور جو اس وقت سوتا رہتا ہے وہ روزی سے محروم رہتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین تین چیزوں کے سبب خدا کی درگاہ میں نالہ وفریاد کرتی ہے۔ اول تو ناجائز خون سے جو اُسپر گرایا جائے۔ دوسرے اُس غسل کے پانی سے جو زنا کے بعد کیا جائے۔ تیسرے اُس شخص کے سونے سے جو طلوع آفتاب کے پہلے سوئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ صبح کا سونا منحوس ہے روزی کم ہوتی ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے چہرہ بدصورت اور متغیر ہو جاتا ہے اور یہ سونا اس سبب سے منحوس ہے کہ خدائے تعالے طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین روزی تقسیم فرماتا ہے خبردار اس وقت میں کبھی مت سونا یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کے واسطے بھُنے ہوئے مُرغ اور ترنجبین اسی وقت نازل ہوا کرتی تھی اور جو اس وقت سوتا تھا اُس کو حصّہ نہ آتا تھا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اپنی جانماز پر بیٹھا رہے خدائے تعالےٰ اُس کو آتش جہنم سے بچائے گا۔

دوسری حدیث میں اسی جانماز پر بیٹھے رہنے کا ثواب یہ بیان فرمایا کہ خانۂ کعبہ کے حج کے برابر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

کئی حدیثوں میں یہ تجویز بھی وارد ہوئی ہے کہ اگر نماز صبح پڑھ کے کچھ تعقیبات پڑھ لے اور پھر طلوع کے پہلے سو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ کل طلوع آفتاب کے بعد آنا کہ میں نمازِ صبح پڑھ کے سو جایا کرتا ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص سے فرمایا کہ جب تو نماز صبح پڑھ کر ذکرِ خدا سے فارغ ہو جائے تو پھر طلوع آفتاب سے پہلے بھی سو رہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دن کے اوّل حصّے میں سونا بیوقوفی ہے اور وسط میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے اور مغرب و عشا کے مابین سونا روزی سے محروم کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عشا سے پہلے سونے سے افلاس بڑھتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلے میرا حافظہ بہت اچھا تھا مگر اب نسیان زیادہ ہو گیا ہے فرمایا آیا تو قیلولہ کیا کرتا تھا جسے اب چھوڑ دیا؟ عرض کی ہاں اے رسول اللہ۔ فرمایا کہ پھر قیلولہ شروع کر دے اُس نے حسب ہدایت عمل کیا حافظہ عود کر آیا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تم قیلولہ کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے اور قیلولہ رات کے جاگنے اور عبادت کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

۲

سونے سے پہلے وضو کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص وضو کر کے لیٹے اس کا بچھونا مسجد کا حکم رکھتا ہے اور اگر بستر پر لیٹنے کے بعد یاد آئے کہ وضو نہیں ہے تو اپنے لحاف ہی پر تیمم کر لے کیونکہ اگر وضو یا تیمم کے ساتھ ذکرِ خدا کرتے کرتے سو جائے تو اُس کا سونا نماز پڑھنے کے برابر سمجھا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسلمان کے لئے حالتِ جنب میں سونا مناسب نہیں ہے اور نہ بے وضو سونا اگر غسل اور وضو کے لئے پانی میسّر نہ ہو تو پاک مٹی پر تیمم کر لے کیونکہ سونے میں مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں حق تعالٰی کی طرف سے اُسے درجہ مقبولیت حاصل ہوتا ہے اور اُس پر رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اب اگر اُس کی اجل آگئی ہے تو وہیں اُسے جوارِ رحمت میں جگہ مل جاتی ہے ورنہ اپنے امین فرشتوں کی معرفت اُسے اُس مومن کے جسم کی طرف پھر واپس بھیجدیتا ہے۔

دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو سال بھر پیہم روزے رکھتا ہو حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کی کہ یا حضرت میں ہوں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کونسا ہے جو رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا ہے؟ پھر سلمانؓ فارسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ہوں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے تمام صحابیوں سے مخاطب ہو کر تیسرا سوال کیا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو روزمرّہ ایک قرآن ختم کرتا ہو سب خاموش رہے مگر سلمان فارسیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ختم کرتا ہوں۔ یہ سُن کر عمر بن الخطاب کو غصّہ آیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ فارسی ہم قریشیوں پر فخر کرنا چاہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ روزے سے نہیں ہوتا اور بہت راتیں ایسی گزر گئی ہیں کہ بالکل سوتا رہتا ہے اور بہت سے دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھتے نہیں دکھائی دیتا۔" آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ نے یہ سُنا تو ارشاد فرمایا کہ سلمانؓ فارسی کی مثال لقمان کی سی ہے جسے شک ہو تو وہ اُس سے سوال کرلے وہ جواب دیدے گا۔ عمر بن الخطاب نے فوراً سوال کیا سلمان فارسیؓ نے جواب دیا کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں اور حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا میرے تین روزے تیس روزوں کے برابر ہیں اس لئے میرا مہینے کے مہینے روزے رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے بلکہ میں تو اس سے بہت زیادہ رکھتا ہوں کیونکہ شعبان کے سارے مہینے کے روزے رکھ کر ماہ مبارک رمضان کے روزوں سے وصل کردیتا ہوں۔ رہا رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا سو رات کو سونے وقت وضو کرلیتا ہوں اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُن چکا ہوں کہ جو شخص رات کو باوضو سوئے گا اُسے ایسا ہی ثواب ملے گا جیسے رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا رہا ہو۔ ختم قرآن کی نسبت جو پوچھو تو روزانہ تین مرتبہ قُل ہُوَ اللہ پڑھ لیتا ہوں اور اس کی نسبت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُن چکا ہوں کہ آنحضرت جناب امیرالمومنین علیہ السّلام سے فرماتے تھے کہ یا علیؑ تیری مثال میری اُمّت میں وہی ہے جو سورۂ قل ہو اللہ اَحَد کی قرآن مجید میں۔ یعنی جو شخص قُل ہُوَ اللہ اَحَد کو ایک بار پڑھتا ہے اُسے ایک تہائی قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اُسے دو تہائی قرآن مجید پڑھنے کا۔ اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اُسے پورے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح یا علیؑ جو تیرا زبانی دوست ہے اُس کا تہائی ایمان کامل ہے اور جو تیرا زبانی دوست بھی ہے اور دلی دوست بھی ہے اُس کا دو تہائی ایمان کامل ہے اور جو تیرا زبان سے بھی دوست ہے اور دل سے بھی اور ہاتھ سے بھی تیری نصرت کرتا ہے اُس کا ایمان پورا اور کامل ہے۔ یا علیؑ جس نے مجھے سچائی کے ساتھ ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اُسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اہل زمین تیرے اسی طرح دوست ہوتے جیسے اہلِ آسمان تو خدا کسی کو عذاب میں مبتلا نہ کرتا۔ سلمان فارسیؓ کے یہ جوابات سُن کر ابن الخطاب ایسے خاموش ہوئے کہ پھر کچھ جواب نہ بن آیا۔

٭ ٭ ٭

۳

سونے کا مقام اور سونے سے پہلے کے آداب

علما میں یہ بات مشہور ہے کہ مسجدوں میں سونا مکروہ ہے مگر ظاہر احادیث سے یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد نبوی سے متعلق معلوم ہوتا ہے گو بعض احادیث کے مطابق وہاں بھی سونے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

بہت سی معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے تین قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے۔ اوّل وہ جو تنہا کھانا کھائے۔ دوسرے وہ جو تنہا سفر کرے تیسرے وہ جو مکان میں اکیلا سوئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اکیلا سوئے خوف ہے کہ وہ دیوانہ نہ ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو مکان یا صحرا میں اکیلا سونا پڑے اُس کو چاہیئے کہ یہ دُعا پڑھے[1] اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایسے کوٹھے پر سونے سے ممانعت فرمائی ہے جس کی دیواریں نہ ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایسے کوٹھے پر سوئے جس کی چار دیواری نہ ہو وہ امان خدا سے خارج ہے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوٹھے پر تنہا سونا یا ایسے کوٹھے پر سونا جس کی دیواریں نہ ہوں مکروہ ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مرد و عورت اس حکم میں مساوی ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا یا ابن رسولؐ اللہ اگر کوٹھے پر تین طرف دیواریں ہوں تو کافی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں چاروں طرف ہونی چاہئیں۔ بعض روایتوں میں بلندی دیوار کی حد دو گز تک وارد ہے اور بعض احادیث میں کم از کم سوا گز۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بھی کوٹھے اور راستے پر سونے کی ممانعت فرمائی ہے۔

---

[1] یا اللہ وحشت میں میرا مونس ہو اور تنہائی میں میری مدد کر۔ ۱۲

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت ہاتھ کھانے میں بھرے ہوئے اور چکنے نہوں ورنہ شیطان غالب ہوجاٹے اور یہ شخص دیوانہ ہوجاٹے تو خود ہی قابل ملامت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت اپنے بچّوں کے ہاتھ منہ دُھلا دیا کرو ورنہ شیطان اُن کے ہاتھ مُنہ سُونگھے گا اور وہ ڈریں گے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوتے وقت بچھونا جھاڑ ڈالو کہ اگر اُس میں کوئی موذی جانور گھُس بیٹھا ہے تو وہ نکل جاوے گا اور تم ضرر سے محفوظ رہو گے۔

حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے روایت میں وارد ہُوا ہے کہ سونے سے پہلے پاخانہ میں ضرور ہو آؤ اس کے بعد سوؤ۔

(۴)

سونے کے کل آداب

سنّت ہے کہ دہنی کروٹ روبقبلہ سوٹے اور داہنا ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھ لے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونا چار قسم کا ہے۔ پیغمبر جب سوتے ہیں اُن کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وحی پروردگار کے منتظر رہتے ہیں۔ مومنین روبقبلہ دہنی کروٹ سوتے ہیں اور دنیوی بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ سوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھا چکے ہیں وہ رچے پچے۔ اور شیطان واخوان الشیاطین اور دیوانے پٹ یعنی اوندھے سوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی شخص اوندھا نہ سوٹے اور جو کوئی کسی کو اوندھا سوتے دیکھے تو اُس کو جگا دے اور اُس کو اس طرح ہرگز نہ سونے دے اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے نیچے رکھ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ زندہ اُٹھے گا۔ یا نہیں اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں دہنی کروٹ کے سونے کی فضیلت اور بائیں کروٹ کے سونے کی ممانعت میں آئی ہیں۔

(۵)

وہ آیتیں اور دُعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہییں

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹ رہے تو اُس کو یہ دُعا پڑھنی چاہیئے۔ [۱] بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَیْكَ رَهْبَةً مِّنْكَ وَ رَغْبَةً اِلَیْكَ لَا مَنْجَا وَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ۔ بعد اس کے تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا پڑھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوتے وقت یہ دُعا ضرور پڑھے ترک نہ کرے [۲] اُعِیْذُ نَفْسِیْ وَ ذُرِّیَّتِیْ وَ اَهْلَ بَیْتِیْ وَ مَالِیْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ كُلِّ شَیْطَانٍ وَّ هَامَّةٍ وَ مِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ ۔ یہی دُعا ہے جس سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ حسنین علیہما السلام کا تعویذ کیا کرتے تھے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونے سے پہلے سورہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا کرو کیونکہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کا مضمون شرک سے بیزاری ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کا اظہار توحید۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بچھونے پر لیٹ کر تین مرتبہ کہے [۳] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ فَخَبَرَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَ یُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائیگا

---

[۱] میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ میں اپنی جان تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنا رُخ تیری طرف پھیرتا ہوں اور اپنا کام تجھے سونپتا ہوں اور تجھے اپنا پشت پناہ قرار دیتا ہوں۔ تجھی سے ڈرتا ہوں اور تیری ہی خواہش ہے سوائے تیرے میری نجات کا ٹھکانا اور پناہ کا سہارا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر جو تونے نازل فرمائی ہے اور تیرے رسولؐ پر جن کو تونے مبعوث فرمایا ہے ایمان لایا ہوں۔ [۲] میں اپنی جان اپنے اہل وعیال اور اپنے مال کو خدا کے کامل کلمات کے ذریعہ سے ہر شیطان ہر گزندہ جانور اور ہر چشم بد کے اثر سے بچاتا ہوں۔ ۱۲ [۳] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو بلند رتبہ ہے اور غالب اور سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو خود پوشیدہ اور سب باتوں سے واقف ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مالک و قادر ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

گویا ماں کے پیٹ سے اُسی دن پیدا ہوا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھ لے خدائے تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کر دیگا کہ اُس کی شر شیاطین اور ہر بلا سے حفاظت کریں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب سونے سے پہلے سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سونے سے پہلے مسبحات یعنی وہ سورتیں جن کے اوّل میں سبح اللہ یا یسبح للہ ہو پڑھ لیا کرے جب تک حضرت صاحب الامر علیہ السّلام کی خدمت میں نہ پہنچ لے گا نہ مرے گا۔ اور اگر کوئی شاذ و نادر یُونہی مرگیا تو اُسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پڑوس میں جگہ ملے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص رات کو یہ دُعا پڑھ لے اُس کو صبح تک کوئی بچھو یا اور کوئی کاٹنے والا جانور نہ کاٹے گا[1] اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُھُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا بَرَاَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے وقت یہ دُعا پڑھے وہ مکان کے نیچے نہ دبے گا[2] اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سونے کے واسطے لیٹے یہ دُعا پڑھے[3] اَللّٰھُمَّ اِحْتَسَبْتُ نَفْسِیْ عِنْدَکَ فَاحْتَسِبْھَا فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِکَ وَمَغْفِرَتِکَ وَاِنْ رَدَدْتَھَا فَارْدُدْھَا

---

[1] میں ہر چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی ہے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے جس کی تقدیر کا علم خدا سے متعلق ہے خدا کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد باہر نہیں جا سکتا اس میں کچھ شک نہیں کہ میرا رب راہ مستقیم پر ہے ۱۲ [2] اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ آسمان و زمین کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ زائل ہو جائیں اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو آیا خدا کے سوائے کوئی ایسا ہے جو ان کو روک سکے بلاشک خدا بردبار اور بخشنے والا ہے۔ ۱۲
[3] یا اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی تو بھی اس کو اپنی رضا اور مغفرت کے مقام میں محفوظ رکھ اور اگر اسے واپس کرے تو اس حالت میں واپس کر کہ اُس کا تجھ پر ایمان ہو اور تیرے دوستوں کا حق پہچانتی ہے یہاں تک کہ اسی [illegible] ۱۲

مُؤْمِنَةً عَارِفَةً بِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ حَتّٰى تَتَوَفّٰىهَا عَلٰى ذٰلِكَ ٥

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سوتے وقت اوّل آیۃ الکرسی پڑھا کرتے تھے اور بعد اس کے [۱] بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَفِيْ يَقْظَتِيْ بہتر یہ ہے کہ آیۃ الکرسی هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ تک پڑھیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم بچھونے پر لیٹ جاؤ تو تسبیح فاطمہؑ۔ آیۃ الکرسی۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس اور دس آیتیں سورۂ والصافات کے اول کی اور دس آیتیں سورہ مذکور کے آخر کی پڑھ لیا کرو۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے فرزند سے فرمایا کرتے تھے کہ سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کرو [۲] اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّآمَّةِ وَالْهَآمَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيْرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ الْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الصَّوَاعِقِ وَالْبَرْقِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ۔

---

[۱] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر ایمان لایا ہوں اور سوائے خدا کے اور معبودوں کا منکر ہوں یا اللہ تو سوتے جاگتے میری حفاظت کر ۱۲ [۲] میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں خدا کی عظمت، عزت، قدرت، جلال اور غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں بلاشک خدا ہر چیز پر قادر ہے نیز میں ہر درندے اور گزندے کے شر سے ہر چھوٹے اور بڑے جانور کی ایذا سے رات میں ہو یا دن میں بدکار جن اور آدمیوں کی بدی سے اشرار عرب اور عجم کی بُرائی سے اور کڑک و چمک کے نقصان سے خدا کی معافی خدا کی مغفرت اور خدا کی رحمت کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تو اپنے بندے اور اپنے رسول محمدؐ اور اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر درود بھیج۔

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ سوتے وقت پڑھ لے اُس کے پچاس برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ آیہ شَهِدَ اللّٰهُ[1] اور ایک مرتبہ آیۃ السخرۃ[2] اور آخری آیت سورۂ حم السجدہ[3] کی پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اُس سے شیاطین کو دور کرتے رہیں اور تیس فرشتے اس کام پر مقرر کریگا کہ خدا کی تحمید اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر کرتے رہیں اور استغفار پڑھتے رہیں اور سب کا ثواب اُس شخص کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔

بسند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے۔ لیٹنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیا کرے[4] اُعِيْذُ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَمَا رَزَقَنِيْ رَبِّيْ وَخَوَّلَنِيْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وَجَبَرُوْتِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرَاْفَةِ اللّٰهِ وَغُفْرَانِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَبِصُنْعِ اللّٰهِ وَاَرْكَانِ اللّٰهِ وَبِجَمْعِ اللّٰهِ وَبِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ عَلٰى مَا يَشَاۤءُ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۤءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَاۤبَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

---

[1] سورۂ آل عمران کے دوسرے رکوع میں پوری آیت ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰۤئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَاۤئِمًا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ط

[2] سورۂ الاعراف کے رکوع میں پوری آیت یہ ہے۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔

[3] وہ آیت یہ ہے۔ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۤءِ رَبِّهِمْ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ

[4] میں اپنی جان اپنے دین اپنے اہل وعیال اپنے مال اور اپنے انجام کو اور جو جو کچھ مجھے خدا نے عطا فرمایا ہے اور جس جس چیز کا مجھے مالک بنایا ہے اُس سب کو خدا کی عزت۔ عظمت۔ جبروت۔ سلطنت۔ رحمت۔ رافت۔ بخشش۔ قدرت۔ قوت اور جلال کی پناہ میں دیتا ہوں اور خدا کی صنعت وارکان قدرت اور خدا کے گروہ خاص اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی پناہ میں اُس خاص قدرت کی پناہ میں جس سے وہ ہر چیز پر قادر ہے تاکہ یہ سب چیزیں درندوں اور گزندوں کے اور جنوں اور آدمیوں کے اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور نکلتی ہیں ان کے اور جو چیزیں آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہیں ان کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر کا تو مالک ہے اُن سب کے شر سے محفوظ رہیں بلاشک میرا پروردگار راہِ راست پر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کوئی قدرت و قوت سوائے خدائے بزرگ و برتر کے اور کسی میں نہیں ہے۔ ۱۲

یہ وہ دُعا ہے جو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرات حسنین علیہم السلام پر پڑھا کرتے تھے یہ بھی فرمایا کہ جب کبھی کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اپنا ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي الْاَيْمَنَ لِلّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ وَوِلَايَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ يَكُنْ - جو شخص یہ دُعا سوتے وقت پڑھ لے گا چوری اور لوٹ اور مکان کے گرنے سے محفوظ رہے گا۔ اور فرشتے اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت قل ہو اللہ احد پڑھ لے گا خدائے تعالیٰ پچاس ہزار فرشتے معیّن کر دے گا کہ وہ رات بھر اُس کی پاسبانی کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے خدائے تعالیٰ بہشت میں اُس کے واسطے ایک مکان بنوائے گا اور جو شخص سو مرتبہ استغفار پڑھے گا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے درختوں کے پتّے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھ لے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرے اُس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اور وہ اور اس کے پڑوسی بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے اور اگر سو بار پڑھے گا تو پچاس برس آئندہ کے بھی بخش دئے جائیں گے (اگر سرزد ہوں)۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سونے وقت یہ پڑھ لے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ افْتَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَةَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ ابْنِ

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کے واسطے اس حال میں میں نے اپنا داہنا پہلو بستر پر رکھا ہے کہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملّت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے دین اور جن کی اطاعت اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے ان کی ولایت پر قائم ہوں جو کچھ خدا نے چاہا ہوا اور جو خدا نے نہ چاہا نہ ہوا۔

مُحَمَّدٍ وَمُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ ابْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ [۱] اور اس رات کو مر جائے تو داخل بہشت ہوگا۔

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھ لے خدائے تعالیٰ گیارہ فرشتے اُس پر معیّن کرے گا کہ صبح تک اُس کو شیاطین کے شر سے بچائیں گے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوتے وقت یہ آیتیں پڑھ لینی چاہئیں [۲] قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

حدیث معتبر میں حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ دُعا پڑھے اُس کا افلاس و پریشانی دُور ہو جائے گی اور کوئی کاٹنے والا جانور اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ [۳] اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ وَرَآئَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَرَبَّ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بستر پر جاتے وقت سورۂ تبارک الذی

---

[۱] یا اللہ میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر حضرات علی ابن ابی طالب، حسن بن علی، حسین ابن علی، علی ابن الحسین، محمد ابن علی، جعفر ابن محمد، موسیٰ بن جعفر، علی ابن موسیٰ، محمد ابن علی، علی بن محمد، حسن بن علی اور حجۃ القائم کی ان سب پر تیرا درود ہو محبت فرض کی ہے۔ ۱۲ [۲] اے رسول کہدو تم اُسے خواہ اللہ کے نام سے پکارو خواہ رحمٰن کے نام جس نام سے پکارو اُس کے تو بہت نام اچھے ہی اچھے ہیں اور اے رسول تم نماز میں نہ بہت بلند آواز سے پڑھو نہ بہت آہستہ بلکہ بین بین کا راستہ اختیار کرو اور ہماری تعریف میں یہ الفاظ کہو کہ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور جس کی سلطنت میں کوئی شریک نہیں اور جو ایسی احتیاج سے بے نیاز ہے جس میں مددگار کی ضرورت پڑے اور تم اُس کی بڑائی اس طرح سے بیان کرو جو حق بیان کرنے کا ہے۔ [۳] یا اللہ تو ایسا اول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی شے نہ تھی اور تو ایسا غالب و ظاہر ہے کہ تجھ سے بالاتر اور کوئی شے نہیں اور تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے کوئی شے مخفی نہیں اور تو ایسا آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی شے نہ ہوگی اے اللہ اے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے پروردگار اور اے توریت و انجیل و زبور اور قرآن حکیم کے پروردگار میں ہر زمین پر رینگنے والے کے شر سے جس کی پیشانی کا لکھا تیرے ہی علم میں گزرا ہے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ تو راہ راست پر ہے۔ ۱۲

پڑھ کر چار مرتبہ یہ کہے گا[1] اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّیْ التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ۔ خدا تعالٰے دو فرشتے اس بات پر مامور فرمائیگا کہ وہ اُس کا سلام مجھ تک پہنچا دیں اور میں جواب میں یہ کہوں گا کہ اس پر خدا کی طرف سے سلامتی، برکت اور رحمت نازل ہو۔

(۶)

سونے میں ڈرنا، ڈراؤنے خواب دیکھنا، نہانے کی حاجت ہونا اور ان سب کے دفعیہ کی تدبیریں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے میں ڈرتا ہو تو سونے سے پہلے دس مرتبہ یہ کہہ لے[2] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام کی تسبیح پڑھ لیا کرے۔ اور طب الائمہ میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ آیۃ الکرسی و قل ھو اللہ بھی پڑھ لیا کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے میں ڈرے یا نیند نہ آنے سے پریشانی ہوتی ہو تو یہ آیت پڑھے[3] فَضَرَبْنَا عَلٰۤی اٰذَانِھِمْ فِی الْکَھْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنٰھُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰی لِمَا لَبِثُوْۤا اَمَدًا۔ اگر بچہ زیادہ روتا ہو تو اُس پر بھی یہی آیت پڑھنی چاہیئے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے میں ڈرتا ہو اُسے چاہیئے کہ سوتے وقت معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھ لے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ رات کو ڈرنے کے لئے دس مرتبہ یہ دُعا پڑھ لیا کرے۔[4] اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَمِنْ عِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ اور آیۃ الکرسی اور یہ پڑھے۔ اِذْ یُغَشِّیْکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً

---

[1] یا اللہ اے حل و حرام کے مالک اور اے شہر محترم کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کی روح مبارک کو میری طرف سے دعا و سلام پہنچا دے ۱۲

[2] سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے وہ ایسا یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں مخلوق کی موت و حیات اُس کے اختیار میں ہے اور خود ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں۔ [3] پھر ہم نے غار میں برسوں کے لئے اُن پر ایسی نیند غالب کی کہ اُن کی سماعت معطل رہی اس کے بعد ہم نے ان کو بیدار کیا تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ اُن دونوں مختلف گروہوں میں سے کس نے ان کی مدت قیام غار کو منضبط کیا ہے ۱۲ [4] میں خدا کے غضب اور عذاب اور اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کے وسوسوں سے خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اور اے پروردگار میرے میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں ۱۲

مِّنۡهُ وَجَعَلۡنَا نَوۡمَكُمۡ سُبَاتًا [1]

حدیث معتبر میں ہے کہ شہاب ابن عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ ایک عورت میرے خواب میں آکر ڈراتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ بستر پر ایک تسبیح اپنے ساتھ لے جایا کرو۔ چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمدللہ کہہ کر دس مرتبہ یہ دعا پڑھا کرے [2] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ لَهُ الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ يُحۡيِىۡ وَيُمِيۡتُ وَيُمِيۡتُ وَيُحۡيِىۡ بِيَدِهِ الۡخَيۡرُ وَلَهُ اخۡتِلَافُ اللَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ظاہر اً تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بوقت خواب پڑھنے میں یہ اختیار ہے کہ سبحان اللہ کو الحمدللہ سے پہلے پڑھیں یا بعد۔

حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جس شخص کو سونے میں نہانے کی حاجت ہوجانے کا خوف ہو وہ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ لیا کرے [3] اَللّٰهُمَّ اِنِّىۡ اَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡاِحۡتِلَامِ وَمِنۡ سُوۡءِ الۡاَحۡلَامِ وَمِنۡ اَنۡ يَّتَلَاعَبَ بِىَ الشَّيۡطَانُ فِى الۡيَقۡظَةِ وَالۡمَنَامِ۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پریشان خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور یہ کہے [4] اِنَّمَا النَّجۡوٰى مِنَ الشَّيۡطٰنِ لِيَحۡزُنَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَيۡسَ بِضَآرِّهِمۡ شَيۡـًٔا اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ۔ اس کے بعد یہ کہے۔ [5] عُذۡتُ بِمَا عَاذَتۡ بِهٖ مَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ الۡمُقَرَّبُوۡنَ وَاَنۡبِيَآؤُهُ الۡمُرۡسَلُوۡنَ وَعِبَادُهُ الصَّالِحُوۡنَ مِنۡ شَرِّ مَا رَاَيۡتُ وَمِنۡ شَرِّ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔

دوسری روایت میں انہیں حضرت سے اس طرح منقول ہے کہ جب کوئی شخص پریشان خواب

---

[1] جب وہ غالب کر دیتا ہے وہ نیند کو تم پر تو یہ اُس کی طرف سے تم کو اس سے اور ہم نے نیند کو تمہارے لئے راحت و آرام مقرر کر دیا ہے ۱۲ [2] سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے ساری سلطنت اور ہر قسم کی تعریف اسی کی ہے سب کی موت اور زیست اس کے اختیار اور ہر طرح کی خیر و خوبی اس کے ہاتھ میں ہے رات کے دن کی تبدیلی کا وہ باعث اور ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ [3] بار الٰہا میں جنب ہو جانے سے بڑے برے خوابوں سے اور اس بات سے کہ شیطان سوتے جاگتے میں مجھے کسی قسم کے لہو و لعب میں مشغول کرے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲ [4] شیطان کا کام ہی یہ ہے کہ ایمانداروں کو رنج پہنچائے مگر بے حکم الٰہی کے وہ ان کا کچھ نقصان نہیں کر سکتا ۱۲ [5] جو کچھ میں نے دیکھا اس کے اور شیطان ملعون کے شر سے میں اسی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی خدا کے مقرب فرشتوں، برگزیدہ پیغمبروں اور نیک بندوں نے پناہ مانگی ہے ۱۲

دیکھ کر جاگ اُٹھے تو یہ کہے[1] اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلٰٓئِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُوْنَ وَاَنْبِيَآءُهُ الْمُرْسَلُوْنَ وَعِبَادُ اللّٰهِ الصَّالِحُوْنَ وَالْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ مِنْ شَرِّ مَا رَاَيْتُ مِنْ رُؤْيَایَ اَنْ تَضُرَّنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ اس کے بعد تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری لڑکی رات دن ڈرتی رہتی ہے۔ فرمایا اُس کی فصد کرا دے۔

دوسری روایت میں یُوں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری لڑکی سونے میں ڈرتی ہے کبھی کبھی تو اُس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اُس کے اعضا سُست اور ڈھیلے پڑ جاتے ہیں لوگوں کا قول ہے کہ یہ جن کے تصرف کے سبب سے ہے فرمایا کہ اس کی فصد کرا دے اور عرق سویا شہد میں ملا کر پکا لے اور تین دن پلا۔ اس حکم کی تعمیل کرتی تھی کہ اُس لڑکی کو آرام ہو گیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے پاس یہ شکایت لایا کہ ایک عورت مجھے خواب میں آ کر ڈراتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ شاید تو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں تو برابر زکوٰۃ دیتا ہوں۔ فرمایا تو مستحق کو نہ پہنچتی ہو گی۔ یہ سُن کر اُس نے رقم زکوٰۃ اُن حضرت کی خدمت میں بھیجدی کہ مستحق کو پہنچا دیں اس کے ساتھ ہی وہ کیفیت بھی جاتی رہی۔

(۷)

رفع بدخوابی اور پچھلی رات میں جاگ اُٹھنے کی دُعائیں

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ آیت پڑھ لے رات کو جس وقت چاہے گا جاگ اُٹھے گا[2] قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا

---

[1] جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اُس کے شر سے میں اسی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی خدا کے مقرب فرشتوں، برگزیدہ پیغمبروں، نیک بندوں اور ہدایت یافتہ برحق اماموں نے پناہ مانگی ہے تاکہ تو مجھے شیطان ملعون سے بچالے۔ [2] کہدے اے رسول میں بھی تم ہی جیسا آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بلاشک و شبہ تمہارا خدا یکتا ہی خدا ہے۔ اب جسے اپنے پروردگار سے ملنے کی تمنا ہو اُسے لازم ہے کہ عمل نیک کرے اور اس وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔

دوسری روایت میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص پچھلی رات کو اُٹھنا چاہے تو جب بستر پر لیٹے یہ کہہ لے[1] اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ وَلَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ اَقُوْمُ سَاعَۃَ کَذَا وَکَذَا ساعت کے لفظ کے ساتھ جس گھنٹے کا خیال کر کے یہ دُعا پڑھے گا خدائے تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر کر دے گا کہ اُس کو ٹھیک اُسی گھنٹے پر جگا دے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کو اُٹھنا چاہے سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لے[2] اَللّٰھُمَّ لَا تُنْسِنِیْ ذِکْرَکَ وَلَا تُؤْمِنِّیْ مَکْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَنَبِّھْنِیْ لِاَحَبِّ السَّاعَاتِ اِلَیْکَ اَدْعُوْکَ فِیْھَا فَتَسْتَجِیْبَ لِیْ وَاَسْئَلُکَ فَتُعْطِیَنِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ فَتَغْفِرَلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اس دعا کے پڑھنے سے خدائے تعالیٰ دو فرشتے بھیجدیگا کہ اُسے جگاویں اور اگر وہ نہ جاگے گا تو خدائے تعالیٰ اُن دونوں کو حکم دے گا کہ اُس کے لیئے طلب مغفرت کئے جائیں۔ اگر پڑھنے والا اُسی رات کو مرگیا تو شہداء میں محسوب ہوگا۔ اور اگر جاگ اُٹھا تو جو حاجت طلب کریگا خدا اُسے پورا کریگا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ ارادہ کرے کہ رات کی ساعتوں میں سے کسی ساعت میں عبادت خدا کے لئے اُٹھے اگر اُس کا ارادہ سچّا ہے تو خدائے تعالیٰ دو فرشتے بھیجدیگا کہ ٹھیک اُسی وقت پر اُسے ہوشیار کر دیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسے نیند نہ آتی ہو یہ دُعا پڑھے[3] سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِی الشَّاْنِ دَائِمِ السُّلْطَانِ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔

دُوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام نے حضرت رسُول اللہ

---

[1] یا اللہ میں تیرے بدلہ لینے سے بے خوف نہ ہوں تیرا ذکر بھول نہ جاؤں غافلوں میں میرا شمار نہ کیا جائے اور میں فلاں ساعت میں اٹھوں ۱۲ [2] یا اللہ مجھے تیرا ذکر فراموش نہ ہو تیری قوت انتقام سے بے کھٹکے نہ ہو جاؤں غافلوں میں میرا شمار نہ کیجیو اور مجھے اُس ساعت میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے ہوشیار کر دیجیو کہ میں اُس میں تجھ سے دُعا کروں اور تو میرے حق میں قبول فرمالے مجھے جو جو کچھ مانگنا ہے تجھ سے طلب کروں اور تو وہ مجھے عطا فرمائے میں تجھ سے طلب مغفرت کروں اور تو میرے گناہ بخش دے کیونکہ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے گناہوں کے بخشنے پر تیرے سوا کوئی قادر نہیں ہے۔ [3] پاک و پاکیزہ ہے خدا صاحب شان و شوکت جس کی سلطنت ازلی اور ابدی ہے اور جو کسی وقت معطل و بیکار نہیں۔ ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ سے بدخوابی کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یہ دُعا پڑھا کرو۔[1] یَا مُشْبِعَ الْبُطُوْنِ الْجَائِعَۃِ وَیَا کَاسِیَ الْجُسُوْمِ الْعَارِیَۃِ وَیَا مُسَکِّنَ الْعُرُوْقِ الضَّارِبَۃِ وَیَا مُنَوِّمَ الْعُیُوْنِ السَّاهِرَۃِ سَکِّنْ عُرُوْقِیَ الضَّارِبَۃَ وَأْذَنْ لِعَیْنِیْ نَوْمًا عَاجِلًا۔

(۸)

اچھے اچھے خواب دیکھنے کی نماز اور دُعائیں جاگ اُٹھنے کے آداب اور حضرت رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر علیہ السلام کے جمال باکمال سے مشرف ہونے کی تدبیر،

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کو خواب میں دیکھنا چاہے عشاء کی نماز کے بعد باقاعدہ غسل کرے اور چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے بعد نماز ہزار مرتبہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے پھر ایسے پاک کپڑے پر لیٹے جس پر حلال یا حرام کچھ نکیا ہو اور دہنا ہاتھ دہنے رخسارے کے نیچے رکھ کر سو مرتبہ کہے[2] سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اس کے بعد سو مرتبہ ماشاء اللہ کہے۔ اس عمل کا باقاعدہ بجالانے والا انشاء اللہ خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھنا چاہے وہ سونے وقت یہ دُعا پڑھ لے[3] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَنْ لَہٗ لُطْفٌ خَفِیٌّ وَّ اَیَادِیْہٖ بَاسِطَۃٌ لَا تَنْقَبِضُ اَسْئَلُکَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ مَا لَطَفْتَ بِہٖ لِعَبْدٍ اِلَّا کَفٰی اَنْ تُرِیَنِیْ مَوْلَایَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَنَامِیْ۔

---

[1] اے بھوکوں کے پیٹ بھرنے والے اور اے ننگے جسموں کو پوشش عطا کرنے والے اور اے پھڑکتی رگوں کو سکون دینے والے اور اے جاگتی آنکھوں کو سُلانے والے میری پھڑکتی ہوئی رگوں کو ساکن فرما اور نیند کو حکم دے کہ فوراً میری آنکھیں ڈھانپ لے۔ ۱۲ [2] پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اللہ اس بات سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ کوئی اس کی صفت بیان کرے بغیر وسیلے اور مدد خدا کے کسی میں کسی قسم کی قوت اور زور نہیں ہے ۱۲ [3] یا اللہ اے پوشیدہ مہربانی کرنے والے جس کے دستہائے فضل وکرم ایسے دراز ہیں کہ کبھی کوتاہ نہیں ہونے میں تیری اُسی خفیہ مہربانی کا واسطہ دیتا ہوں جو کسی بندے پر ہو جاتی ہے تو پھر اسے کسی کی احتیاج نہیں رہتی اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرے مولا امیرالمومنین علی ابن ابی طالب کو مجھے خواب میں دکھائے۔ ۱۲

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مُردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے باوضو دہنی کروٹ لیٹے اور تسبیح حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی پڑھ کر یہ دُعا پڑھے[1] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْہُ بَدَاَتِ الْاَشْیَاۤءُ وَاِلَیْكَ تَعُوْدُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْھَا کُنْتَ مَلْجَاٴَہٗ وَمَنْجَاہُ وَمَا اَدْبَرَ مِنْھَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَلْجَاٴٌ وَّلَا مَنْجًا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ فَاَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُكَ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَبِحَقِّ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ خَیْرِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِحَقِّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاۤءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ الَّذِیْنَ جَعَلْتَھُمَا سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَلَیْھِمُ اَجْمَعِیْنَ السَّلَامُ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُرِیَنِیْ مَیِّتِیْ فِی الْحَالِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْھَا۔

منقول ہے کہ جب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ بچھونے پر لیٹتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے[2] بِاسْمِكَ اَللّٰھُمَّ اَحْیَا وَبِاسْمِكَ اَللّٰھُمَّ اَمُوْتُ اور جب بیدار ہوتے تھے تو یہ فرماتے تھے[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سونے سے اُٹھے تو یہ کہے[4] سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ النَّبِیِّیْنَ وَاِلٰہِ الْمُرْسَلِیْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ان کلمات کو سُن کر حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے اور اس نے میرا شکر ادا کیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت پچھلی رات کو اُٹھتے تھے تو بلند آواز سے

---

[1] یا اللہ تو ایسا زندہ ہے جس کی صفت بیان نہیں ہوسکتی صرف ایمان ہی تجھے پہچان سکتا ہے سب چیزوں کا مبداء و مرجع تو ہی ہے مخلوقات میں سے جو پہلے ہو چکے ہیں اُن کا جائے پناہ تو ہی تھا اور جو پیچھے ہونے والے ہیں اُن کی نجات کا بھی ٹھکانا تو ہی ہے میں تجھے تیری ذات یکتا کا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سرور انبیا کا۔ امیر المومنین علیؑ بہترین اوصیا کا۔ فاطمہ زہراؑ سردار زنان عالم۔ حسنینؑ سرداران جوانان اہل جنت کا واسطہ دیکر یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمد پر درود بھیج اور مجھے فلاں مرنے کو اس کی اصلی حالت میں دیکھا دے ۱۲ [2] یا اللہ میری موت زیست تیرے نام کے ساتھ ہے [3] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے موت کے بعد مجھے پھر زندہ کیا اور مرنے کے بعد زندہ کرنا اُسی کا کام ہو [4] پاک و پاکیزہ ہے اللہ نبیوں کا رب رسولوں کا معبود کمزوروں کا پروردگار سب تعریف اُسی کے لئے زیبا ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲

فرمایا کرتے تھے[۱] اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی هَوْلِ الْمُطَّلَعِ وَوَسِّعْ عَلَیَّ الْمَضْجَعَ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِیْ خَیْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب سوتے سے اٹھو یہ کہو۔[۲] سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کروٹ بدلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہے

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم رات کو ہوشیار ہو جاؤ اور کروٹ بدلنا چاہو تو یہ پڑھ لو[۳] لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاِلٰهِ الْمُرْسَلِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص سوتے سے اٹھے تو یہ کہے[۴] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَهٗ وَاَعْبُدَهٗ علاوہ اس کے عقیق کی طرف دیکھنے کی دعا انگوٹھی پہننے کے آداب میں مذکور ہو چکی ہے اس باب کی اور دعائیں چونکہ نماز شب کے مقدمات میں داخل ہیں وہ سب کی سب انشاء اللہ تعالےٰ سونے کے وقت کی اور دعاؤں کے ساتھ کتاب عبادات میں لکھی جائیں گی کیونکہ اس رسالے میں مذکورہ بالا دعاؤں سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

✣ ✣ ✣

---

[۱] یا اللہ خوف قیامت کے وقت میری مدد بھیجو اور میری قبر کشادہ فرما ہو اور مجھے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد بہتر سے بہتر حالت میں دیکھیو ۱۲ [۲] اے ہمارے پروردگار اور لے سب فرشتوں اور روح فرشتے کے پروردگار تو پاک و پاکیزہ ہے تیری رحمت تیرے غضب سے زیادہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مگر تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر تحقیق تو ہی ہے جو توبہ قبول کرتا ہے اور محاسبے کے وقت درگزر فرماتا ہے۔ ۱۲ [۳] سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو زندہ اور قائم اور ہر چیز پر قادر ہے اللہ تمام مخلوقات کا پرورش کرنیوالا پیغمبروں کا معبود ساتوں آسمانوں کا اور جو اس میں ہے اور ساتوں زمینوں کا اور جو مخلوق ان میں ہے اور عرش بزرگ کا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے سب پیغمبروں پر سلام ہو اور سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو تمام مخلوق کا پرورش کرنے والا ہے۔ [۴] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے میری روح واپس فرمائی کہ میں اس کی حمد بیان کروں اور عبادت کروں ۱۲

۹
خواب کے سچّے اور جھوٹے ہونے کا باعث اور اُس کی تعبیر

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سوال کیا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض اوقات مومن خواب دیکھتا ہے اور جیسا دیکھتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے اور کبھی خواب دیکھتا ہے جس کا کوئی اثر بھی نہیں ظاہر ہوتا؟ فرمایا جب مومن سوتا ہے اُس کی روح آسمان کی طرف حرکت کرتی ہے پس جو کچھ وہ روح آسمان پر عالم ملکوت میں جو محل تقدیر و تدبیر ہے دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور اُس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ زمین پر اور ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے راوی نے دریافت کیا کہ آیا مومن کی روح سب کی سب آسمان پر چلی جاتی ہے بدن میں کچھ نہیں رہتی؟ فرمایا ایسا ہو تو وہ مر نہ جائے بلکہ اُس کی مثال آفتاب کی سی ہے کہ خود آسمان پر ہے اُس کی شعاعیں اور روشنی زمین پر پہنچتی ہے اسی طرح روح بدن میں رہتی ہے اور عکس اُس کا آسمان کی جانب حرکت کرتا ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو مومن سوتا ہے اُس کی روح کو پروردگار کے عرش کے پاس لے جاتے ہیں اور جو کچھ وہ وہاں دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور جو کچھ لوٹتے وقت ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے۔ اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امام باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک شیطان ہے جس کا نام نرع ہے وہ ہر رات کو اپنا جسم مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتا ہے اور لوگوں کو پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ دو نصرانیوں نے خلیفہ ابوبکر سے آکر چند سوال کئے جب وہ جواب میں عاجز رہے تو یہ لوگ حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امیرؑ نے کما حقہ ایک ایک بات کا جواب دے دیا از انجملہ ایک یہ سوال تھا کہ خواب کے سچّے اور جھوٹے ہونے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ حق تعالےٰ نے روح کو پیدا کیا ہے اور اُس کا بھی ایک بادشاہ مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ نفس ہے جب آدمی سوتا ہے تو روح بدن سے نکل جاتی ہے مگر وہ بادشاہ بدن میں رہتا ہے اُس روح کا گزر فرشتوں کے بھی چند گروہوں کے پاس سے ہوتا

ہے اور جنوں کے بھی جو سچّا خواب ہے وہ فرشتوں کا اثر ہے اور جو جھوٹا خواب ہے وہ جنوں کا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ مومن کا خواب سچّا ہوتا ہے کیونکہ اُس کا نفس پاک ہے اور یقین درست اور جب اُس کی رُوح بدن سے نکلتی ہے تو فرشتوں سے مُلاقات کرتی ہے اسی سبب سے اُس کا خواب بمنزلۂ وحی کے ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وحی بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ منقطع ہوگئی مگر خوشخبری دینے والا خواب باقی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سچّا خواب نورِ پیغمبری کے ستّر اجزا میں سے ایک جزو ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آخر زمانے میں مومن کی رائے اور اُس کا خواب اجزائے پیغمبری میں سے ستّرویں جُز کے برابر ہوگا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب صبح ہوتی تھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے کہ آیا تم میں سے کسی نے کوئی خوشخبری دینے والا خواب دیکھا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ زندگانی دُنیا کی خوشخبری سے مراد نیک خواب ہیں جو مومن دُنیا میں دیکھتا ہے اور اُن کی خوشخبری سے خوش ہوتا ہے

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں اوّل مومن کے لئے خدا کی طرف سے خوشخبری آنا۔ دُوسرے شیطان کا ڈرانا۔ تیسرے پریشان خیالات کا دکھائی دینا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جھوٹے خواب جن کا اثر نہیں ہوتا وہ خواب ہیں جو رات کے اوّل حصّے میں دکھائی دیتے ہیں یہ سرکش شیطانوں کے غلبہ پانے کا وقت ہے اور چند خیالات کو متشکل کر دکھاتے ہیں جن کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ رہے سچّے خواب وہ گنتی ہی کے ہوتے ہیں، اور رات کی پچھلی تہائی میں طلوعِ صبح صادق تک دکھائی دیتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے اُترنے کا وقت

ہے یہ خواب جھوٹے بھی نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ مومن حالت جنب میں یا بے وضو سوگیا ہو یا سونے سے پہلے جو کچھ خدا کا ذکر اور اُس کی یاد کرنی چاہیئے وہ نہ کیا ہو ان حالتوں میں اُس کا خواب سچّا نہ نکلے گا یا اُس کا اثر دیر میں ہوگا۔

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا اور نہ میرے اوصیا میں سے کسی کی شکل اختیار کرسکتا ہے اور نہ اہلِ بیت پر خالص ایمان رکھنے والوں میں سے کسی کی۔ اور سچّے خواب پیغمبری کے ستّر حصّوں میں سے ایک حصّہ ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا بلکہ جو جتنا سچّا ہوگا اتنا ہی اُس کا خواب بھی صحیح ہوگا۔ اس قول کی تحقیق یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے مومن کی رُوح کو دوسرے پاک عالم میں پیدا کیا ہے اور اس کو انبیا و اولیا کی رُوح سے ربط دیا ہے اور عالم ارواح میں انھیں کے ساتھ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ رُوحوں کے گروہ کے گروہ اور لشکر کے لشکر عالم ارواح میں مجتمع تھے جو رُوحیں اُس عالم میں ایک دُوسرے سے آشنائی رکھتی تھیں وہ اس عالم میں بھی آشنا ہیں اور جن کو اُس عالم میں ایک دوسرے سے نفرت تھی وہ اس عالم میں بھی اُنسے متنفر ہیں اور چونکہ بے انتہا مصلحتوں کے باعث اُن پاک رُوحوں کو جسموں کے ناپاک اور اندھیرے قید خانے میں قید کیا گیا ہے اور طرح طرح کے جسمانی تعلقات نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات میں مُبتلا ہوگئی ہیں اسی وجہ سے اُس عالم قدس سے زیادہ دُوری اور غفلت ہوگئی مگر مختلف لوگوں کی حالت اس بارے میں مختلف ہے۔ ایک گروہ درگاہ الٰہی کے مقرب لوگوں کا ہے کہ اُن کی رُوحوں کا تعلق ہر وقت عالم بالا سے ہے اور جسمانی تعلقات اُن کو کسی طرح اُس عالم سے جُدا نہ کرسکے بلکہ اُن کی یہ حالت ہے کہ اجسام اُن کے آدمیوں کے درمیان ہیں اور ارواح ملا اعلیٰ کے قدسیوں کے ساتھ برابر گفتگو میں مشغول ہیں اور روح القدس کے ساتھ راز و نیاز میں منہمک رہتی ہیں اور ہر ہر لمحہ فیوض ربّانی سے فائز ہیں۔

ایک گروہ ایسے بدبخت لوگوں کا ہے جو اس عالم کو بالکل بھول گئے ہیں سوائے فنا ہونے والے عیش اور ادنےٰ درجے کی لذتوں کے اور کسی بات کی طرف اُن کا خیال ہی نہیں جاتا یہاں تک کہ ایک گروہ کا تو کثرت گمراہی اور شدت شقاوت و بدبختی سے یہ حال ہوگیا ہے کہ عیش و عشرت دنیاوی کے سوائے اس سے بہتر اور عشرت و عیش کا اُنھیں یقین ہی نہیں آتا وہ پیغمبروں تک کو آخرت کے معاملے میں جھٹلاتے ہیں اُن کی آنکھوں۔ کانوں اور دلوں پر گویا مُہریں لگ گئی ہیں اور نیکی و نیک بختی کے دروازے اُن کے لئے بند ہوگئے ہیں۔

ایک تیسرا گروہ اور بھی ہے جو باوجود تعلقات دُنیا تحصیل مراتب اُخروی سے دست بردار نہیں ہے یہ نفس لوامہ[1] کی لتاڑ میں رہتے ہیں کبھی اُن کا گوشہ دل شیطان کی طرف لگا ہوتا ہے کبھی فرشتوں کی نصیحت سُنتے ہیں۔ ایک وقت واعظوں اور رہنماوں کے مجمع میں نیکی کی باتیں سُننے میں مشغول دکھائی دیں گے اور دوسرے وقت انسان صورت شیطان سیرت راہزنانِ دین وایمان کے غول میں فسق و فجور میں مصروف نظر آئیں گے کبھی اپنے آپ کو گناہوں کی نجاست سے نجس کر لیتے ہیں اور کبھی توبہ و گریہ وزاری کے پانی سے اپنے آپ کو طاہر کرتے ہیں۔ چونکہ اس گروہ کی روحوں کو کچھ تو باعتبار تعلقات اشغال دنیوی اور کچھ باعتبار اُن خطاوں اور گناہوں کے جو اُن سے سرزد ہوئے ہیں۔ درگاہ خدا و انبیا وائمہ علیہم السّلام اور فرشتگان عالم بالا سے دُوری ہوگئی ہے اسی سبب سے سونے کے وقت کہ اُن کے نفس بُرے کاموں سے تھوڑے بُہت فارغ ہوتے ہیں اور بدخیالات کے داخل ہونے کے دروازے بند یعنی حواس خمسہ معطّل ہوتے ہیں وہ رُوحیں اپنے قدیم دوستوں کو یاد کرتی ہیں اور اُن سے اختلاط کا خیال آتا ہے اور وہ آسمان باطن کی طرف عروج کر کے قدسیوں سے باتیں کرتی ہیں۔ چونکہ رات کے اوّل حصّے میں کچھ کچھ حالت بیداری کے خیالات بھی دل میں موجود ہوتے ہیں اسی سبب سے اُس وقت کی پرواز تعلقات و مُعاملات دنیوی میں

[1] یہ وہ قوتِ تمیز ہے جسے ہر شخص نے محسوس کیا ہوگا کہ ارادہ بد کو مانع آتی ہے اور بدی کر گذرنے کے بعد ملامت کر کے رنجیدہ و پشیمان کرتی ہے نیک ارادے کی تحسین کرتی ہے اور نیک کام کرنے کے بعد دل خوش کر کے ہمت بڑھاتی ہے اسی قوت کا نام انگریزی زبان میں کانشنس ہے ۱۲

ہی ہوتی ہے اور اُس عالم سے جو تعلق ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیاطین اُس پر غالب آجاتے ہیں اور جھوٹے خیالات و باطل تعلقات کو طرح طرح کی شکلوں میں متشکل کر دکھاتے ہیں۔ رات کے اوّل حصّے سے جس قدر دوری ہوتی جاتی ہے اُسی قدر نفس سے عالم بیداری کے خیالات دور ہوتے جاتے ہیں اور قریب صبح روح کی پرواز بالکلیّہ عالم بالا سے متعلق ہو جاتی ہے یعنی وہ آسمان و زمین کے مابین کی خواہشوں اور طرح طرح کی زینت کے خیالوں سے نکل کر عرش الٰہی کے نیچے مقربان درگاہ الٰہی کی صحبت میں پہنچ جاتی ہے شیاطین کا غلبہ اُس وقت ضعیف ہو جاتا ہے اور خدا کے لطف و مہربانی سے آسمانی فرشتے غافلوں کو ہوشیار کرنے اور سوتوں کو جگانے اور شیاطین و جنّات کے لشکروں کے دُور کرنے کے لیے آتے ہیں اُس وقت کے مومنین کی روحوں کے خواب رحمانی خواب ہیں اور جو فیوض اُن کو پہنچتے ہیں وہ ربّانی اور سُبحانی فیوض ہیں اب وہ فرشتے آکر اُن کو جگاتے ہیں تاکہ غفلت سے جو کرتوت دن میں کر چکے ہیں اُن کی معافی کے لئے نماز پڑھ کر بارگاہ احدیت میں گریہ وزاری کریں اور توبہ و پشیمانی سے معاف کرالیں۔ یہی وجہ ہے کہ نماز شب کا یہی وقت مقرر کیا گیا ہے اور اُس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً جس کا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو عبادت رات کو کی جائے اُس میں دل زبان سے زیادہ موافق ہوتا ہے اور قول زیادہ راست۔ بہت ہی نیک بخت ہیں وہ لوگ جو اُس وقت کی قدر کرتے ہیں اور جو بے اندازہ نعمتیں خدا کی طرف سے اُس وقت نازل ہوتی ہیں اُن سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور روحانی فرشتوں کو شیطانی وسوسات دفع کرنے کے لئے اپنا مددگار بنا لیتے ہیں اور اپنی مقدس روحوں کو تعلقات دنیوی کی ناپاکیوں سے پاک کر کے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لائق بنا لیتے ہیں۔ اور اُس مبارک وقت میں جو مقربان درگاہ کے راز و نیاز کا موقع ہے یہ بھی اپنے خدائے بے نیاز کی یاد کر کے اپنے آپ کو اُن لوگوں کا ہم آواز بنا لیتے ہیں۔ انسان کو مناسب ہے کہ کچھ کچھ اپنی قدر پہچانے اور کبھی کبھی اپنی اصلیت کو بھی یاد کرے اور اُس مقدس جوہر کو ایسی کم قیمت پر نہ بیچے اور اُس عرش کے پرندے کو تعلقات دنیوی کے پنجرے میں مقید نہ رکھے۔ وَفَّقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَائِرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِسُلُوْكِ مَسَالِكِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالتَّنْبِيْهِ عَنْ نَوْمِ الْغَافِلِيْنَ۔ ؎

یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے کہ دل کی آنکھوں پر چونکہ تعلقات جسمانی کے طرح طرح کے پردے پڑے ہوتے ہیں اور رنگ برنگ کی دُنیوی زینتیں پیش نظر ہوتی ہیں لہذا بصیرت باوجود مراتب عالی حاصل کرنے کے خیالاتِ پست کے ساتھ مخلوط رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ سچّے خواب کے خیالات بھی مختلف چیزوں کی صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں گو کہ ہر چیز کی شکل و صورت مناسبات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسی سبب سے جو لوگ دنیا کے دھوکے میں گرفتار ہیں اُن کی ضعیف عقلوں اور کمزور بصیرتوں کے لئے کلام خدا اور احادیث انبیا و اوصیا میں مثلیں بیان کی گئی ہیں۔ خیالات کی پستی کے سبب معقولات کا اُنھیں ادراک نہیں ہے اور اُن کا کل دار و مدار محسوسات پر ہے تو یہ ضرور ہوا کہ اُنھیں معقولات محسوسات کے لبّاس میں دکھائے جائیں۔ مثلاً فرمایا ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کے خط و خال تو ایسے خوبصورت ہیں کہ نادان بچّہ دھوکا کھا جاتا ہے مگر اندر زہر قاتل ہے۔

یا جیسے یہ فرمایا ہے کہ جس طرح پانی جسم کی زندگی کا باعث ہے اُسی طرح علم دل کی زندگی کا۔ یا جیسے زمین کی سرسبزی پانی سے ہے اُسی طرح دلوں کی سرسبزی علوم سے۔ یا مثلاً علم کو آفتاب اور چراغ کی روشنی سے تشبیہ دی ہے کہ اُن کی روشنی ظاہری تاریکی دُور کر دیتی ہے اُسی طرح علم شکوک و شبہات کی تاریکی اور جہالت و گمراہی کے اندھیرے کو زائل کر دیتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اور اُس کے انبیا و اوصیا کا کلام اس قسم کی مثالوں سے پُر ہے اور بھید اس میں وہی ہے جو ہم اُوپر بیان کر چکے۔

المختصر جس طرح اُن لوگوں کی ضعیف عقلیں عالم بیداری میں مثالوں کی محتاج ہیں اسی طرح اُن کی کمزور بصیرتیں عالم خواب میں چیزوں کی صورتوں کی محتاج ہیں اور ہر ایک چیز اُنھیں ایک صورت میں دکھائی جاتی ہے اور یونہی ہر خواب تعبیر کا محتاج ہے اور تعبیر دینے والے کا یہ کام ہونا چاہیئے کہ اُن صورتوں سے معنی کی طرف اور خیالات سے واقعات کی طرف اپنا ذہن منتقل کرے۔ مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نجاست میں پڑا ہے یا اُس کا ہاتھ فضلے میں بھرا ہوا ہے۔ کامل تعبیر دینے والا فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ صورت دنیا کی ہے جو روشن ضمیر آدمیوں کی نظر میں فضلہ اور مُردار سے بھی زیادہ ناپاک ہے اور اُس سے وہ یہ نتیجہ نکالے گا کہ خواب دیکھنے والے کے کچھ مال ہاتھ آئے۔

یا مثلاً کسی نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کی طرف متوجہ ہے تو اِس صورت میں بھی اُسے کچھ نہ کچھ مال ملے گا۔ ہاں اگر اپنے آپ کو کوئی پانی میں دیکھے تو اُس کا نتیجہ حصول علم ہے حاصل کلام تعبیر کا علم بہت بڑا ہے اور انبیا و اوصیا کے لئے مخصوص ہے چنانچہ ہر خواب کی تعبیر بیان کرنا حضرت یوسف علی نبینا و علیہ السلام کا تو معجزہ تھا۔ اس مقام کی کماحقہ تحقیق کے لئے تو فی الواقع بہت بڑی وسعت درکار ہے جس کی اس رسالے میں گنجائش نہیں انشاء اللہ اور کتابوں میں جن کی تصنیف و تالیف نحیف کے خیال میں ہے خدا نے چاہا تو پوری لکھی جاوے گی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں بہت سے خواب دیکھا کرتا ہوں اور تعبیر بھی خود ہی دے لیا کرتا ہوں۔ اور جو تعبیر میں سوچتا ہوں وہی واقع ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ زمانۂ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ میں ایک عورت کا شوہر سفر میں گیا تھا اُس نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا وہ عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا شوہر صحیح و سلامت سفر سے واپس آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ دوسری دفعہ پھر اُس کا شوہر سفر میں گیا اور اُس نے ویسا ہی خواب دیکھا اور آنحضرت نے وہی تعبیر دی اور اُس کا شوہر اُسی طرح پھر واپس آگیا۔ تیسری مرتبہ وہ پھر سفر میں گیا اور اس عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اب کی مرتبہ ایک شخص سے سامنا ہو گیا خواب اُس سے بیان کیا گیا اُس نے کہا کہ تیرا شوہر مر جائیگا اور وہی ہُوا۔ یہ خبر اُڑتے اُڑتے آنحضرتؐ تک پہنچی۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو نے اُس کو نیک تعبیر کیوں نہ دی؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا خواب آسمان و زمین کے مابین اُس کے سر پر معلق رہتا ہے جب تک وہ خود یا کوئی اور اُس کی تعبیر نہ دے۔ پھر جیسی تعبیر دی جاتی ہے ویسا ہی واقع ہوتا ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ تم اپنا خواب سوائے کسی عقلمند آدمی کے اور کسی سے بیان کرو۔

دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ اپنا خواب صرف اُس مومن سے بیان کرو جس کا دل حسد و عداوت سے خالی اور نفس سرکش کا تابعدار نہ ہو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آفتاب کو اپنے سر پر چمکتے دیکھا مگر بدن پر اُس کی روشنی نہیں پڑی فرمایا نورِ ایمان تیری رہبری کریگا اور دینِ حق کو تو پالے گا مگر ناتمام رہے گا اگر وہ نور تیرے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا تو تو کامل الایمان ہو جاتا۔ اُس شخص نے عرض کی کہ اور لوگ تو اُس سے بادشاہی مراد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے آباؤ اجداد میں سے کتنے ایک بادشاہ ہوئے ہیں جو تجھے بادشاہی کا خیال آیا اور یہ تو بتلا کہ اُس دینِ حق سے جس کے ذریعے سے تو بہشت میں پہنچے گا کونسی بادشاہی بہتر ہے۔؟

دوسری معتبر روایت میں مذکور ہے کہ محمد ابن مسلم نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا مولا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر میں ہوں ایک عورت اندر آئی اور اُس نے بہت سے اخروٹ توڑ کر میرے سر پر ڈال دیئے۔ فرمایا تو متعہ کرے گا اور تیری زوجہ کو اس کیفیت کی اطلاع ہو جائے گی اور جو کپڑے تو پہنے ہو گا وہ اُن کے ٹکڑے اُڑا دے گی کیونکہ اخروٹ کے چھلکوں سے کپڑے مراد ہیں۔ محمد ابن مسلم کہتا ہے کہ اگلے جمعہ کی صبح کو میں نے نئے کپڑے جیسے کہ اور عیدوں کو پہنا کرتا تھا پہنے اور اپنے گھر کے دروازے پر جا بیٹھا اتفاقاً ایک نوجوان لڑکی آنکلی میں اُسے بُلا کر گھر میں لے گیا اور اُس سے متعہ کیا میری زوجہ گھر میں نہ تھی اُسے خبر ہوئی تو وہ یکایک آپہنچی وہ لڑکی تو بچ کر بھاگ گئی میں اُس کے ہاتھ میں آگیا اُس نے میرے سارے نئے کپڑوں کی دھجیاں اُڑا دیں۔

منقول ہے کہ ایک اور شخص نے انھیں حضرت سے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور میں بہت ہی ڈرتا ہوں۔ میرا ایک داماد تھا اور وہ مر گیا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ اُس نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے کہیں مَر نہ جاؤں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ موت سے کسی وقت نہ ڈر بلکہ صبح و شام اُس کا منتظر رہ مگر مُردے کا گردن میں باہیں ڈالنا درازیِ عُمر کی علامت ہے۔ ہاں یہ بتلا کہ تیرے داماد کا نام کیا تھا؟ عرض کی "حسین" فرمایا کہ تجھے حضرت امام حسین علیہ السّلام کی زیارت بھی نصیب ہو گی کیونکہ جس شخص سے اُن حضرتؑ کا ہم نام گلے ملتا ہے اُسے اُن حضرتؑ کی زیارت کی توفیق میسّر ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص خواب میں اپنے آپ کو حرم محترم

میں دیکھے اگر وہ ڈرتا ہوگا تو باعث خوف زائل ہوجائے گا۔

ایک اور شخص نے اُن حضرت سے عرض کی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ نیزے کی ڈانڈ میرے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا اُس پر پوری بھی تھی؟ عرض کی نہیں۔ ارشاد ہوا کہ اگر پوری ہوتی تو خدا تجھے بیٹا عنایت کرتا چونکہ پوری نہ تھی بیٹی ہوگی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد استفسار فرمایا کچھ یاد ہے کہ اُس ڈانڈ میں کتنی پوریں تھیں؟ عرض کی بارہ۔ فرمایا بارہ بیٹیاں ہوں گی۔ محمد ابن یحییٰ کہتا ہے کہ میں یہ حدیث ایک شخص سے بیان کر رہا تھا اُس نے کہا کہ میں اُنھیں لڑکیوں میں سے ایک کا بیٹا ہوں اور گیارہ خالائیں میری موجود ہیں۔

حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ میں نے کل رات علی ابن یقطین کے غلام کو اس طرح خواب میں دیکھا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے اور یہ تعبیر دی ہے کہ وہ دین حق قبول کر لے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ یاسر خادم حضرت امام رضا علیہ السّلام نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا سترہ شیشیاں ایک پنجرے میں ہیں یکایک وہ پنجرہ گرا اور سب شیشیاں چکنا چور ہوگئیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا اگر تیرا خواب صحیح ہے تو ضرور ہے کہ میرے اقربا و اہل بیت سے کوئی شخص سترہ دن بادشاہی کر کے مرجائے چنانچہ وہی ہوا کہ محمد بن ابراہیم نے ابو السّرایا کے ساتھ خروج کیا اور سترہ دن کے بعد مر گیا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دُودھ کا لبالب بھرا ہوا پیالہ دیا گیا اور میں نے اتنا پیا کہ میرے ناخنوں سے بہ نکلا۔ حاضرین نے عرض کی کہ حضور نے اِس کی تعبیر کیا دی ہے؟ فرمایا علم۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوفے کے باہر فلاں موضع میں گیا ہوں وہاں ایک لکڑی کا آدمی دیکھا کہ لکڑی ہی کے گھوڑے پر سوار ہے اور تلوار ہاتھ میں لیے ہلاتا جھلاتا ہے اور میں اُسے دیکھ دیکھ کے ڈرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ تیرا یہ خواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تو کسی شخص کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے خدا سے ڈر اور موت کو یاد

کر اور اس کام سے باز آ۔ اُس شخص نے عرض کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے حضرتؑ کو بہت بڑا علم عطا فرمایا ہے اور آپ نے علم کو علم کے معدن سے حاصل کیا ہے۔ بیشک میرے پڑوسیوں میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ میں اپنا فلاں مزرعہ تیرے ہاتھ بیچنا چاہتا ہوں میں نے جب دیکھا کہ اُس کا خریدار سوائے میرے اور کوئی نہیں تو ضرور میرے دل میں خیال آیا تھا اور میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ ضرور میں اس کے دام بہت گھٹ کے لگاؤں گا اور جہاں تک بنے گا سستا خریدوں گا۔

(۱۰)

جاگنے کے آداب اور زیادہ سونے کی بُرائی

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں بنانا اور جلسہ جمانا مکروہ ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوائے تین کاموں کے اور کسی بات کے لئے رات کو جاگنا اچھا نہیں۔ نماز شب کے لئے۔ قرآن خوانی اور طلب علم کے لئے اور اُس دولہن کے لئے جو اول اول اپنے شوہر کے گھر آئی ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی اوّل جو کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرے جس کے پاس مال بہت ہو اور اُسے کسی پر بھروسہ نہ ہو بلکہ لُٹ جانے کا ڈر ہو۔ تیسرے جس نے لوگوں سے بہت سی جھوٹی باتیں کہی ہوں اور لوگوں پر بہت سے بہتان باندھے ہوں۔ چوتھے جس کے ذمہ مطالبہ زیادہ ہو اُس کے پاس دینے کو کافی نہ ہو۔ پانچویں جو شخص کسی کے عشق میں مُبتلا ہوا اور اس بات کا خوف ہو کہ یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائے" اور میرے والد جن پر خدا کی رحمت ہو یہ فرمایا کرتے تھے ممکن ہے کہ یہ حدیث زیادہ غفلت کرنے والوں کی تنبیہہ کے لئے فرمائی گئی ہو کیونکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنے نفس امارہ کے قتل کی فکر میں رہے وہ اندرونی دشمن ہے اور ہر وقت اس کے قتل کی فکر میں ہے اور اس شخص کے پاس ایمان وعبادت کا سرمایہ ہے جس کے لُٹ جانے سے یہ بے خوف نہیں کیونکہ نفس اور شیطان اور خواہش اور شہوتیں

سب کی سب اُس کے غارت کرنے پر متفق ہیں۔ جھوٹ اس نے بہت سا بولا ہے۔ بدگوئی بہتان کی ہے۔ ہر شخص سے عبادت اور بندگی کا بہت سا مطالبہ کیا گیا ہے اور جتنا مطالبہ ادا کرنا چاہیئے اُتنا سرمایہ بہم پہنچایا نہیں اور خدا جیسے محبوب سے بسبب خواب غفلت کے دوری ہوتی جاتی ہے۔ اب سمجھ لینا چاہیئے کہ جس کے لئے یہ پانچوں اسباب بیداری کے موجود ہوں اُسے نیند کیونکر آئے۔ چنانچہ اسی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے اُس شخص سے تعجب ہے جو خدا کی محبّت کا دعویدار ہو اور راتوں کو سوتا ہو۔

حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ سے منقول ہے کہ جو شخص عذاب خدا کے شب خون سے ڈرتا ہو اُسے مناسب نہیں ہے کہ سوئے۔

منقول ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کا تھوڑا بھی بہت ہے۔ آگ[۱]۔ نیند[۲]۔ بیماری[۳] اور دشمنی[۴]

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اُن سے کہا کرتی تھیں کہ رات کو زیادہ مت سوؤ کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا آدمی قیامت کے دن فقیر ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے۔ زیادہ اور بے ضرورت سونا۔ بے محل ہنسنا۔ اور پیٹ بھرے پر کچھ کھانا۔ اور فرمایا کہ لوگوں نے خدا کی پہلی نافرمانی جو کی وہ ان چھ باتوں میں ہے۔ دُنیا کی محبت۔ ریاست کی محبت۔ عورتوں کی محبت۔ کھانے کی محبّت۔ سونے کی محبّت۔ آرام کی محبّت۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان کے پاس ایک سُرمہ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں لگا دیتا ہے اور ایک لعوق ہے جس کو وہ چٹا دیتا ہے اور ایک ناس ہے جس کو سنگھا دیتا ہے۔ وہ سُرمہ تو اونگھ ہے اور لعوق جھوٹ اور ناس تکبّر۔

حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستی چار قسم کی ہے۔ ایک شراب کی مستی دوسرے مال کی مستی۔ تیسرے نیند کی مستی۔ چوتھے حکومت کی مستی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مناجات کی کہ اے پروردگار تو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دشمن کسے رکھتا ہے۔؟ خطاب ہوا کہ اے

موسیٰ اس شخص کو جو شام سے صبح تک مُردوں کی طرح پڑا رہے اور دن بھر بیہودہ باتوں میں گزار دے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنی آنکھ کو زیادہ سونے کا عادی نہ کرو کیونکہ بدن کا اور کوئی عضو شکر خدا میں آنکھ سے کم نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدا کو دو چیزیں سب سے زیادہ ناپسند ہیں زیادہ سونا۔ زیادہ بیکار رہنا۔ اور فرمایا کہ زیادہ سونے سے دُنیا و آخرت کی خوبی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ زیادہ جاگنا بھی اُتنا ہی بُرا ہے جتنا زیادہ سُونا۔ اور اُن راتوں کے سوائے جن میں شب بیداری مسنون اور باعث ثواب ہے اور راتوں میں ساری ساری رات جاگنا مکروہ ہے۔

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ آدمی پر آنکھ کا بھی کچھ حق ہے زیادہ جاگنے سے اُس کا حق نہ زائل کرنا چاہیئے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ سوتے جاگتے آفتاب کی طرف مُنھ کر کے لیٹنا بیٹھنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت امیرالمومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب کی طرف پشت کرلے کیونکہ آفتاب کی طرف مُنھ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آفتاب کی طرف مُنھ نہ کرو کہ اس سے بخار ہیجان میں آتا ہے اور چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ کپڑے پُرانے ہو جاتے ہیں اور اندرونی درد پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے بسند معتبر منقول ہے کہ دھوپ کی تین خاصیتیں ہیں۔ رنگ بدل دینا۔ آدمی میں بدبُو پیدا کر دینا۔ کپڑے پُرانے کر دینا۔

(۱۱)

پاخانہ جانے کے آداب

جب کوئی شخص پاخانہ جانا چاہے تو اپنا ڈھ[illegible] اگر عمامہ ٹوپی وغیرہ [illegible]

تو اور اچھا ہے پھر بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ الْمُخْبِثِ الرِّجْسِ النَّجَسِ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ پھر کہے[2] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّیْ الْاَذٰی سَرْحًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَاجْعَلْنِیْ لَكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ فِيْمَا تَصْرِفُهٗ عَنِّیْ مِنَ الْاَذٰی وَالْغَمِّ الَّذِیْ لَوْحَبَسْتَهٗ عَنِّیْ هَلَكْتُ لَكَ الْحَمْدُ اعْصِمْنِیْ مِنْ شَرِّ مَا فِیْ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَخْرِجْنِیْ مِنْهَا سَالِمًا وَحُلْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

جب پاخانے میں جائے تو بایاں پاؤں پہلے رکھے۔ یہ ہدایت بنا بر مشہور لکھی گئی کوئی حدیث اس بارے میں نظر سے نہیں گزری۔

جب ستر کھولے تو بسم اللہ کہہ لے تاکہ شیطان آنکھیں بند کر لے اور اُس کی نظر عورتین پر نہ پڑنے پائے اور جب قدمچہ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے تو یہ کہے[3] اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّیْ الْقَذٰی وَالْاَذٰی وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ایک گروہ کا یہ بھی قول ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دیکر بیٹھنا سُنّت ہے مگر اس کی کوئی سند نظر سے نہیں گزری۔ اور جب پاخانہ یا پیشاب کے آنے میں تکلیف ہوتی ہو تو بعض کے قول کے موافق یہ پڑھنا چاہیے[4] اَللّٰهُمَّ كَمَا اَطْعَمْتَنِيْهِ طَيِّبًا فِیْ عَافِيَةٍ فَاَخْرِجْهُ مِنِّیْ خَبِيْثًا فِیْ عَافِيَةٍ۔

حدیث میں وارد ہے کہ ہر بندے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اُس کا سر قدمچے کی طرف جھکا دیتا ہے کہ وہ اپنے براز کو دیکھ لے اور سر جھکانے سے پہلے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے ابنِ آدم تیری اُن

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر میرا بھروسہ ہے یا اللہ میں شیطان ملعون کی نجاست اور ناپاک کرنے والی پلیدی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ [2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور اللہ کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے اے پروردگار نجاست کافی طور پر کھُل کر خارج ہو جائے اور اس کے اخراج سے جو بلائیں اور تکلیفیں تو مجھ سے دُور کرتا ہے اُن کا شکر ادا کرنے کی مجھے توفیق عنایت فرما کیونکہ اگر تو ان بلاؤں کو دفع نہ فرماتا تو میں مر جاتا۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے اس مقام کے شر سے مجھے محفوظ رکھ میں یہاں سے صحیح وسلامت نکلوں اور شیطان لعین کی پیروی نہ کرنے پاؤں۔ [3] یا اللہ پلیدی اور نجاست کو مجھ سے دُور کر اور مجھے پاک و پاکیزہ فرما۔ [4] یا اللہ جیسے تو نے مجھے اچھی اچھی نعمتیں آرام و آسائش سے کھلائی ہیں اُسی طرح یہ پلیدی بھی آسانی سے رفع ہو جائے۔ ۱۲

عمدہ غذاؤں کا جن کی نفاست اور لطافت میں تو ایسی ایسی کوششیں کرتا تھا نتیجہ یہ ہے۔ اَب غور کرے کہ تونے وہ کہاں سے بہم پہنچائی تھیں اور انجام کو وہ کہاں پہنچیں اُس حالت میں مناسب ہے کہ بندہ یہ دُعا پڑھے [1] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْحَلَالَ وَجَنِّبْنِي الْحَرَامَ اور جب استنجے کے پانی پر نظر پڑے تو یہ کہے [2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَّلَمْ يَجْعَلْهُ نَجِسًا اور جب استنجا کرنا چاہے تو یہ کہے [3] اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَحَرِّمْنِيْ عَلَى النَّارِ وَوَفِّقْنِيْ لِمَا يُقَرِّبُنِيْ مِنْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ اور جب اُٹھنے لگے تو پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ کہے [4] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَنَّأَنِيْ طَعَامِيْ وَشَرَابِيْ وَعَافَانِيْ مِنَ الْبَلْوٰى جب باہر نکلنا چاہے تو جیسا کہ مشہور ہے دہنا قدم پہلے اُٹھائے اور ہاتھ پیٹ پر پھیر کر یہ کہے [5] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَرَّفَنِيْ لَذَّتَهٗ وَاَبْقٰى فِيْ جَسَدِيْ قُوَّتَهٗ وَاَخْرَجَ عَنِّيْ اَذَاهُ يَا لَهَا مِنْ نِعْمَةٍ لَا يَقْدِرُ الْقَادِرُوْنَ قَدْرَهَا

حدیث کی بعض کتابوں میں اس دُعا میں لفظ يَا لَهَا مِنْ نِعْمَةٍ تین مرتبہ کہنا وارد ہوا ہے۔

سُنّت ہے کہ جب پیشاب کے قطرے آنے موقوف ہو جائیں تو استبرا کرے اور بعضے استبرا واجب جانتے ہیں طریق استبرا یہ ہے کہ انگوٹھے سے مقعد کے پاس سے لیکر خصیوں کے نیچے تک تین مرتبہ زور سے سونتے اس کے بعد کلمہ کی انگلی عضو تناسل کے نیچے اور انگوٹھا اوپر رکھ کر تین مرتبہ سر حشفہ تک زور سے سونتے اور اکثر علما کہتے ہیں کہ حشفہ کو بھی تین مرتبہ جھٹک دے مگر اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

سُنّت ہے کہ استنجا ٹھنڈے پانی سے کرے کہ اس سے بواسیر دفع ہوتی ہے اور پاخانے میں زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے۔

---

[1] یا اللہ مجھے حلال روزی عطا فرما اور حرام سے بچا۔ [2] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے پانی کو پاک بنایا ہے اور ناپاک نہیں بنایا [3] یا اللہ مجھے حرام سے بچا اور میری پردہ پوشی فرما آتش دوزخ مجھ پر حرام کر اور اے صاحب جلال اور بزرگی مجھے اُن باتوں کی توفیق دے جو تیرے تقرب کی موجب ہوں [4] سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے میرا کھانا رچایا پچایا اور مجھے آزمائش سے نجات دی [5] سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس کھانے کا ذائقہ چکھایا اور اس کی قوت میرے جسم میں باقی رکھی اور اس کا فضلہ میرے معدے سے خارج کر دیا۔ خدا کی نعمتیں [illegible] ان کے اندازے سے عاجز ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے ابن کو حکم دیا تھا کہ بیت الخلا کے دروازے پر لکھ دو کہ پاخانے میں زیادہ بیٹھنے سے بواسیر ہوتی ہے۔

ہڈی اور اُپلے سے استنجا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جنوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنے حیوانات کے لئے کھانا طلب کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے ہڈیاں اُن کے لئے اور گوبر اُن کے حیوانات کے لئے مقرر فرما دیا یہی وجہ ہے کہ ہڈی کو چچوڑنا اچھا نہیں ہے اسی طرح کھانے کی سب چیزوں بالخصوص روٹی سے استنجا کرنا سخت مکروہ ہے اور محترم چیزوں سے استنجا کرنا جیسے خاک تربت امام حسین علیہ السلام اور لکھی ہوئی چیزیں جن پر قرآن مجید یا خدا کے پیغمبروں کے یا آئمہ علیہم السلام کے نام یا حدیثیں یا مسائل فقہ لکھے ہوں قطعاً حرام ہے اور اگر استخفاف کی وجہ سے کوئی شخص ان چیزوں سے استنجا کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔

داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا مطلقاً مکروہ ہے اور بائیں ہاتھ سے اس صورت میں مکروہ ہے کہ اُس میں کوئی انگوٹھی ہو جس پر خدائے تعالیٰ کا نام کندہ ہو اور علما نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ اگر انبیا اور آئمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام ہو تب بھی مکروہ ہے اور اگر قصداً ان بزرگ ناموں میں سے کوئی نام کندہ کرایا ہو تو اُس انگوٹھی کو خواہ پہنے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پاخانے میں اپنے ساتھ لے جانا مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس قرآن مجید۔ دعاؤں اور تعویذوں کا لے جانا اور چاندی کے سکوں[1] کا لے جانا جس صورت میں کہ وہ کسی تھیلی میں بند نہ ہوں مکروہ ہے۔

پاخانے میں مسواک کرنی مکروہ ہے کہ اُس سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔ پاخانہ پھرنے میں بولنا مکروہ ہے مگر ذکر خدا کرنے۔ مقررہ دُعائیں اور آیۃ الکرسی پڑھنے۔ خدا کی حمد کرنے اور موذن کے الفاظ دہرانے کی اجازت ہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں خدا سے عرض کی کہ باری تعالےٰ مجھ پر چند حالتیں ایسی گزرتی ہیں کہ میں تیری شان اس سے ارفع سمجھتا ہوں کہ ان موقعوں پر تجھے یاد کروں۔ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ میری یاد ہر حالت میں بہتر ہے۔ پاخانے میں سلام کا جواب دینا واجب ہے اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اگر حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کا نام سُنے تو درود بھیجے۔ اگر چھینک آئے تو الحمدللہ کہنا اور محمدؐ وآل محمدؐ پر درود

[1] چونکہ اسلامی سکوں پر اکثر کلمہ طیبہ یا اسمائے مقدسات منقش ہوتے ہیں اس وجہ سے ان کا لے جانا بھی ممنوع ہے۔

بھیجنا سنت ہے۔ اگر کسی سے کوئی کام متعلق ہو اور یہ خوف ہو کہ پاخانے سے باہر نکلنے تک وہ ہاتھ سے نکل جائیگا یا سخت حرج واقع ہوگا اور اشارے یا تالی بجانے سے کام نہ چلے تو بات کرنی جائز ہے۔

منقول ہے کہ جو شخص بلا ضرورت پاخانے میں باتیں کرے گا اس کی حاجت بر نہ آنے گی اور پاخانہ و پیشاب کرنے میں کھانا پینا مکروہ ہے اور ایسے پانی سے بھی استنجا کرنا جس میں بغیر کسی نجاست کے ملے بو آنے لگی ہو مکروہ ہے۔ ہاں اگر اور پانی نہ مل سکے تو مجبوراً جائز ہے۔

(۱۲)

پاخانہ و پیشاب کیلئے کس کس طرح اور کہاں کہاں بیٹھنا اور جانا چاہیئے اور کن کن مقامات کے لئے ممانعت ہے

واجب ہے کہ اپنے ستر کو سوائے منکوحہ و ممتوعہ عورتوں اور لونڈیوں (جن سے مباشرت جائز ہو) نادان بچوں اور کل حیوانات کے اور سب نامحرموں سے چھپاؤ اور ستر سے مراد عضو تناسل۔ خصیہ۔ مقعد اور عورت کا اندام نہانی ہے اور سنت ہے کہ خواہ کسی مکان میں ہو یا کوچے میں اپنا تمام جسم چھپائے اور اگر صحرا میں ہو تو اتنے فاصلے پر چلا جائے کہ کوئی اُس کے جسم کو نہ دیکھ سکے اکثر علما کا یہ قول ہے کہ خواہ جنگل میں ہو یا گھر میں پیشاب پاخانے کی حالت میں قبلہ کی طرف رُخ کرنا حرام ہے اور اجتناب میں احتیاط ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف بھول کر پیشاب کر رہا ہو اور یاد آجانے پر قبلہ کی تعظیم اور بزرگی کے سبب اپنا رُخ بدل لے وہاں سے اُٹھنے نہ پائے گا کہ خدائے تعالےٰ اُسے بخش دیگا اور احتیاط اس میں ہے کہ استنجا کرنے کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف پشت یا رُخ نہ کرے۔ سنت ہے کہ شمال[1] یا جنوب کی طرف رُخ کرے یا چاروں سمتوں کے بین بین۔

---

[1] چونکہ اصل کتاب میں احکام متعلق بہ قبلۂ عراق و ایران درج تھے اور یہ ترجمہ اہل ہند کے لئے کیا گیا ہے اس لئے یہاں کے قبلہ کے موافق تغیر و تبدیل کر دیا گیا۔

اگر قبلہ معلوم نہ ہو اُس کے دریافت کرنے میں کوشش کرنا مناسب ہے تاکہ اس بات سے خاطر جمع ہو جائے کہ قبلہ کی طرف مُنھ اور پیٹھ نہیں ہے اور جہاں معلوم کرنا مشکل ہو وہاں رُخ یا پشت کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں مگر اس صورت میں پیٹھ اُدھر ہو تو بہتر ہے۔

سنت ہے کہ پیشاب کرنے کے لئے کوئی بلند مقام یا ایسی جگہ جہاں کی مٹی ملائم ہو ڈھونڈ لینی چاہیئے تاکہ چھینٹیں اُڑنے کا خطرہ نہ رہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سب آدمیوں سے زیادہ پیشاب کے بارے میں احتیاط کرتے تھے یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر تشریف لے جاتے یا کسی ایسی جگہ جہاں نرم مٹی بہت ہوتی کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ قبر کا عذاب زیادہ اُن لوگوں پر ہوگا جو پیشاب کے بارہ میں بے احتیاط یا برتاوے میں کج خلق ہوں۔

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور ٹھہرے پانی میں اور بدتر۔ کیونکہ بعض معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آبِ جاری میں پیشاب کرنے کا مضائقہ نہیں۔ اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے جن اور شیاطین غلبہ پاتے ہیں اور دیوانگی و بھول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

بہتر ہے کہ پانی میں پاخانہ بھی نہ پھرے اور کھڑے کھڑے پیشاب کرنا و پاخانہ پھرنا دونوں مکروہ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پیشاب کرے خوف ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور بہت بلند مقام سے نیچے کی طرف پیشاب کرنا۔ جانوروں کے سوراخ میں پیشاب کرنا۔ اور پانی بہنے کی جگہوں میں پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا گو اُس وقت وہ خشک ہوں علیٰ ہذا القیاس راستوں اور راستوں کے کنارے اور مسجدوں میں اور اُنکی دیواروں کے قریب ایسے مقامات و مکانات میں جہاں لوگوں کے گالیاں دینے اور بُرا بھلا کہنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

میوہ دار درختوں کے نیچے اس لئے مکروہ ہے کہ میوے کے زمانے میں جانوروں کے ضرر سے محفوظ رکھنے کے لئے فرشتے متعین ہوتے ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ علاوہ میوے کے

اوقات کے اور وقتوں میں بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح اُن مقامات میں جہاں لوگ اُترتے ہوں اور اُن مقامات میں جہاں لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو خواہ وہ پیشاب کی بدبو سے ہی کیوں نہ ہو
حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس شخص پر لعنت کرتا ہے جو قافلے کے اترنے کے سائے میں پاخانہ پھرے اور اُس شخص پر بھی لعنت کرتا ہے جو لوگوں کو ایسے کنوؤں اور چشموں کے پانی لینے سے روک دے جن پر لوگ باری باری پانی بھرتے ہوں۔ یا جو پانی کسی خاص گروہ کی ملکیت ہو اور ہر دن اور ہر رات میں کسی خاص خاص آدمی کی باری آتی ہو۔ اس سے وہ باری والے کو روک دے۔
اسی طرح اُس شخص پر جو شارع عام کو دیوار کھڑی کرکے یا راہ زنی کرکے یا محصول مقرر کرکے بند کر دے۔

بابِ نہم

پچھنے لگانے اور نفقبہ کرنیکے آداب بعض دواؤں کے خواص اور بعض بیماریوں کے علاج اور بعض دُعاؤں اور حرزوں کا ذکر

(۱)

بیماریوں میں مبتلا ہونے اور اُن پر صبر کرنے کا ثواب اور مومنوں کے امراض کی سختی

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر تبسم فرمایا۔ اصحاب نے اس کا سبب دریافت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے دو فرشتوں کے بارے میں تعجب تھا جو ایک نیک بندۂ مومن کو اُس کی عبادت گاہ میں تلاش کرنے کے لئے زمین پر اُترے تھے تاکہ اُس کے رات دن کے نیک عمل لکھ لیں جب اُسے وہاں نہ پایا تو آسمان کی طرف پلٹ گئے اور عرض کی خداوندا

فلاں بندے کو اُس کے تمام عبادت میں تلاش کیا نہ پایا وہ بیمار ہے۔ حق تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ میرا بندہ بیمار ہے تو جس طرح حالتِ صحت میں اُس کے رات دن کے نیک اعمال لکھتے تھے ویسے ہی بیماری میں بھی لکھتے رہو۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جب مومن بڑھاپے سے کمزور ہوجاتا ہے تو حق تعالےٰ حکم دیتا ہے کہ جو اعمال یہ جوانی اور قوت کی حالت میں کرتا تھا وہی اُس کے لئے لکھتے رہو۔ اسی طرح ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ بیمار مومن کے لیئے وہ نیکیاں لکھتا رہے جو بحالت صحت کرتا تھا اور بیمار کافر کے لئے وہ بدیاں لکھتا رہے جو وہ زمانۂ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

حدیث حسن اور دوسری قسم کی حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیماری اور درد کے سبب سے ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حق تعالےٰ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیدیتا ہے کہ بیماری کے زمانے میں بندۂ مومن کے ذمّہ کوئی گناہ نہ لکھے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بیماری کی تکلیف نہیں سہتا وہ سرکش ہوجاتا ہے اور اُس میں کوئی خیر و خوبی نہیں رہتی۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا دو سال کی عبادت کے برابر اور تین رات کا بخار ستر برس کی عبادت کے برابر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک رات کا بخار اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو بندۂ مومن تین رات بیمار رہے اور اپنے عیادت کرنے والوں میں سے کسی سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے بہتر خون عطا کروں گا پھر اگر اُسے صحت دوں گا تو گناہوں سے پاک کردوں گا اور اگر موت دوں گا تو جوارِ رحمت میں لے لوں گا۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندۂ مومن ایک رات

بیمار رہے اور اُس بیماری کو اس طرح سہے جو سہنے کا حق ہے یعنی اپنی تکلیف کی کسی کو خبر نہ کرے بلکہ جب صبح ہو تو خدائے تعالےٰ کا شکر کرے تو پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اُس کو عطا کرے گا۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہنا شکایت میں داخل نہیں کہ رات مجھے نیند نہ آئی یا بخار رہا۔ بلکہ اس قسم کی باتیں کہنا شکایت میں داخل ہیں کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوا ہوں کہ کوئی ویسی بلا میں مبتلا نہیں ہوا۔ یا مجھ پر جیسی پڑی ہے کسی پر ایسی نہیں پڑی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار موت کا قاصد ہے اور زمین پر خدائی قید خانہ اور اُس کی حرارت جہنم کی گرمی سے ہے اور مومن کا حصہ حرارت جہنم سے صرف اتنا ہی ہے۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السّلام سے منقول ہے کہ بخار بہت ہی اچھی بیماری ہے کہ اس سے ہر عضو کو حصہ رسد تکلیف پہنچ جاتی ہے اور جو کبھی مبتلائے تکلیف نہ ہو اُس میں کوئی نیکی باقی نہیں رہتی۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ اگر مومن کو ایک رات بخار آجائے تو اُس کے گناہ اس طرح گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے اور اگر وہ بخار کے سبب بستر پر پڑا رہے تو اُس کی آہ کے ساتھ سبحان اللہ کا ثواب ملتا ہے اور زاری کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا اور بے چینی سے کروٹیں بدلنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں تلواریں مارنے سے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی اور اُس کے لیے خدا کی رحمت ہوتی ہے اور کافر کی بیماری اُس کے لئے عذاب و لعنت یہ بھی فرمایا کہ ایک رات کا دردِ سر تمام صغیرہ گناہوں کو محو کردیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو بندہ خدائے تعالےٰ کو پیارا ہوتا ہے اُس کے لئے تین تحفوں میں سے ایک نہ ایک بھیجتا ہے۔ بخار یا دردِ سر یا دردِ چشم۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ انبیاء کی بلا سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے اُن کے بعد اوصیاء کی اُن کے بعد جتنا کوئی شخص نیک اور بزرگ ہے اتنی ہی اُس کی آزمائش کڑی ہے مومن کو اُس کے ایمان اور نیک اعمال کے اندازے کے مطابق تکلیف پہنچتی ہے

جتنا جس کا ایمان راسخ ہوتا ہے اور اعمال نیک زیادہ ہوتے ہیں اتنی ہی اُس کے لئے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جتنا جس کا ایمان کمزور اور نیک اعمال کم ہوتے ہیں اُتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوتی ہے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ملتا ہے جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے اُنھیں بلاؤں میں بھی ضرور مبتلا کرتا ہے یہ بھی فرمایا کہ بعض خاص بندے ایسے بھی ہیں کہ آسمان سے جو نعمتیں اُن کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ دوسروں کو دیدی جاتی ہیں اور جو مصیبتیں اوروں کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ اُن کو مل جاتی ہیں۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو تکلیف و مصیبت کے دریا میں ایسے غوطے دیتا ہے جو غوطے دینے کا حق ہے اور اُس پر ایسی ایسی بلائیں نازل کرتا ہے جو نازل کرنے کا حق ہے اور جس وقت وہ بندہ خدا سے اُس بلا کے دفیعہ کی درخواست کرتا ہے تو جواب میں یہ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں تیری دُعا سُننے کے لئے موجود ہوں۔ تیری حاجت کے فوراً برلانے پر قادر ہوں مگر تیری اس دُعا کو بھی تیری عاقبت کے واسطے ذخیرہ کرتا ہوں کہ وہ تیرے حق میں بہتر ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن پر چالیس راتیں ایسی نہیں گزرنے پاتیں کہ اُسے کسی نہ کسی بات سے رنج نہ پہنچے اس رنج پہنچنے سے اُسے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور خدا یاد آتا ہے۔

حدیث صحیح میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ بہشت میں ایک درجہ ایسا ہے کہ اُس درجے میں کوئی شخص بلا میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اُس کی مصیبتوں کے مقابل ثواب کیسے کیسے ہیں تو اس بات کا آرزومند ہو کہ اُس کا بدن قینچی سے کتر کتر کے پارہ پارہ کر دیا جائے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا کہ خداوند عالم مومن کے لئے بلاؤں کا تحفہ اُسی طرح

بھیجتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے لئے سفر سے تحفے بھیجا کرتا ہے اور اُسے دنیا سے پرہیز کرنے کا اُسی طرح حکم دیتا ہے جس طرح طبیب بیمار کو اُن چیزوں کے پرہیز کی تاکید کرتا ہے جن سے نقصان کا احتمال ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی دعوت کی اور اپنے مکان پر بُلایا۔ جب حضرتؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اُس کی مُرغی نے دیوار پر انڈا دیا اور وہ انڈا وہاں سے پھسل کر ایک کھونٹی پر جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی رُک گیا نہ تو نیچے ہی گرا نہ ٹوٹا۔ آنحضرتؐ نے تعجب فرمایا۔ اُس شخص نے عرض کی کہ آپ اس پر کیا تعجب فرماتے ہیں میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق پر مبعوث کیا ہے کہ میرا آج تک کبھی کوئی نقصان ہی نہیں ہُوا۔ آنحضرتؐ یہ سُن کر اُٹھ گئے اور اُس کا کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ جس شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا اُس سے نیکی کی کوئی اُمید نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا مومن کو ہر بلا میں مُبتلا کرتا ہے اور ہر قسم کی موت سے اُسے مارتا ہے مگر اُس کی عقل کبھی زائل نہیں کرتا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شیطان حضرت ایوبؑ کے مال اور اہل وعیال پر مسلط ہوا مگر عقل پر تسلط نہ پایا یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ بندۂ مومن کو اُس عقل کے وسیلے سے خدا کی وحدانیت کی معرفت حاصل رہے۔

دُوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تکلیف سے مومن کے دل میں ذرا بھی شکایت نہ پیدا ہوتی تو کافروں کا تو کبھی سر بھی نہ دکھا کرتا۔

(۲)

پچھنے لگوانے ناک میں دوا ٹپکانے حقنہ کرانے اور قے کرنے کی فضیلت و آداب

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اتوار کے دن پچھنے لگوانا ہر بیماری کے واسطے مفید ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کا گزر ایک ایسے گروہ کے پاس سے ہُوا جو پچھنے لگوا رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اتوار کے تیسرے پہر تک صبر کرتے تو کیا اچھا ہوتا کیونکہ اُس دن

پچھنے لگوانے سے زیادہ امراض خارج ہوجاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوایا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ پیر کے دن اُس وقت پچھنے لگوانے سے طرح طرح کے درد اس طرح خارج ہوجاتے ہیں جیسے خارج ہونے کا حق ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا۔ عرض کی قربان جاؤں آپ جمعہ کے دن پچھنے لگواتے ہیں؟ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب خون کی زیادتی ہو دن ہو یا رات آیۃ الکرسی پڑھو اور پچھنے لگوا لو۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے منگل کے دن جو چاند کی ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں کو پچھنے لگوالے تو سال بھر کے لیے بالعموم تمام امراض سے نجات پائیگا اور بالخصوص سر کے درد اور دانتوں کے درد۔ دیوانگی۔ جذام اور برص سے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو بدھ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا۔ عرض کی یا مولا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ کے دن پچھنے لگوائے اور پھر برص میں مبتلا ہوجائے تو وہ خود مورد ملامت ہے۔ فرمایا جھوٹے ہیں۔ مبروص وہ ہوتا ہے جس کا حمل حالت حیض میں قرار پایا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہیں پچھنے لگوانے کی ضرورت ہو تو جمعرات کے دن لگواؤ کیونکہ ہر جمعہ کے دن سہ پہر سے خون بخوف روز قیامت اپنی جگہ سے متحرک ہوتا ہے اور اگلی جمعرات کی صبح تک اپنے اصلی مقامات پر عود نہیں کرتا۔ یہ بھی فرمایا کہ جب پچھنے لگوانے ہوں تو مہینے کی آخری جمعرات کو دن کے اول حصہ میں لگواؤ کہ اخلاط فاسدہ بدن سے دُور ہوجائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب پچھنے لگواؤ اور خون نکل آئے تو سینگی میں سے خون گرانے سے پہلے یہ دُعا پڑھو[1] بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْكَرِيْمِ فِيْ حِجَامَتِيْ هٰذِهٖ مِنَ الْعَيْنِ فِي الدَّمِ وَمِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ۔

[1] یا اللہ میں تیرے نام سے شروع کرتا ہوں اور ان پچھنوں کے خون میں نظر لگ جانے سے اور ہر برائی سے میں خدائے کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سراور دونوں مونڈھوں کے درمیان اور گدی میں پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ ان تینوں مقام کی سینگیوں میں سے پہلی کو نافعہ یعنی آرام دینے والی دوسری کو مغیثہ یعنی فریاد کو پہنچنے والی اور تیسری کو منقذہ یعنی بلاؤں سے نجات دینے والی فرمایا کرتے تھے منقذہ وہ بھری سینگی ہے جو ناک کے سر سے اوپر کی جانب ایک بالشت ناپنے کے بعد جہاں وہ بالشت ختم ہو وہاں لگوائی جائے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے بدھ کے دن پچھنے لگوائے بخار نہ گیا پھر جمعہ کو لگوائے بخار جاتا رہا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاند کے آخری بدھ کو شگون لینے والوں کی ضد میں پچھنے لگوائے وہ ہر بلا سے نجات پائے گا اور ہر مرض سے محفوظ رہے گا اور اُس کا پچھنوں کا زخم بھی ہرا نہ ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پچھنے لگوانے سے جسم صحت پاتا ہے اور عقل استحکام۔ یہ بھی فرمایا کہ بدھ کے دن پچھنے نہ لگواؤ کہ وہ دن نحس ہے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اُس میں پچھنے لگیں گے تو مریض مر جائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خون نکلوانے کے ہفتے میں تین دن ہیں۔

ایک اور روایت میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے بُدھ کے دن پچھنے لگوانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ پچھنے جمعرات کے دن لگواؤ۔

بسند معتبر حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زیادہ شفا دو چیزوں میں ہے پچھنے لگوانے میں اور شہد کھانے میں۔ یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوانے کی عادت بہت ہی اچھی عادت ہے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے اور امراض دور ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جبرئیل امین جناب رسول خدا صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مسواک۔ خلال اور سینگی بطریق تحفہ لائے تھے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب تمہارا پچھنے لگوانے کا ارادہ ہو تو پچھنے لگانے والے کے سامنے چار زانو ہو بیٹھو اور یہ پڑھو[1] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْکَرِیْمِ فِیْ حِجَامَتِیْ مِنَ الْعَیْنِ فِی الدَّمِ وَمِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ وَّ اَعْلَالٍ وَاَمْرَاضٍ وَّ اَسْقَامٍ وَّ اَوْجَاعٍ وَ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ وَالشِّفَآءَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بہت سے آدمی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے قول کے مطابق ہفتہ اور بدھ کے دن پچھنے لگوانے اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا یہ قول نہیں ہے بلکہ آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جب کسی کو اپنے بدن میں زیادہ خون معلوم ہو تو ضرور پچھنے لگوالے کہ مرنے سے محفوظ رہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ موسم بہار کے پہلے مہینے یعنی رومیوں کے آذر ماہ کے پہلے منگل کو پچھنے لگوانا حصول صحت کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کو جب کوئی مرض ہوتا تھا تو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ سر میں پچھنے لگوانا موت کے سوا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اُس خون کی طرف دیکھے جو اول سینگی میں اس کے بدن سے کھینچا جائے تو وہ دوبارہ پچھنے لگوانے تک موت اور آنکھیں دُکھنے سے نجات پائیگا۔

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پچھنے لگواتے تھے تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا کرتے تھے کہ خون کی حرارت فرو ہو جائے۔

---

[1] خدائے مہربان و بخشندہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اس پچھنے کے خون میں نظر لگنے سے۔ ہر بُرائی سے علّت سے۔ بیماری سے۔ درد سے خدائے کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر بیماری کی صحت دینے کا اور شفا و عافیت کا طالب ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے گدی میں پچھنے لگوایا کرتے تھے حضرت جبرئیل نے آ کر عرض کی کہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لگوایا کیجئے۔

دوسری حدیث میں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پچھنے لگوانے کے بعد تین قند یا مصری کے تناول فرماتے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے خون صاف پیدا ہوتا ہے اور حرارت منقطع ہوجاتی ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ پچھنوں کے بعد انار شیریں کے استعمال سے خون میں سکون ہوتا ہے اور اندرونی خون صاف ہوجاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہفتہ کے دن پچھنے لگوانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو رات کے وقت خون کی زیادتی معلوم ہوتی تھی تو اسی وقت پچھنے لگواتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہِ رمضان المبارک میں بہتر ہے کہ رات کو پچھنے لگوائے جائیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ کے پچھنے لگوانے کا دن اتوار ہے اور ہمارے محبّوں کا پیر۔ نیز فرمایا کہ نہار منہ کبھی پچھنے نہ لگوانا۔ جب پچھنے لگوانے کا ارادہ ہو پہلے کچھ کھا لو کہ اس سے فاسد فاسد خون زیادہ نکل جاتا ہے اور بدن کی طاقت باقی رہتی ہے اور اگر نہار منہ پچھنے لگوائے جاویں تو صاف خون نکل جاتا ہے اور فاسد باقی رہ جاتا ہے۔

زید شحّام کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت نے پچھنے لگانے والے کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ سینگی دھو کر لگا اور ایک انار منگا کر تناول فرمایا۔ جب پچھنوں سے فارغ ہوئے تو دوسرا انار منگا کر نوش فرمایا اور ارشاد کیا کہ اس وقت انار کھانے سے صفرا کا غلبہ فرو ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابوبصیر سے دریافت کیا کہ لوگ پچھنے لگوانے کے بعد کیا کھاتے ہیں؟ عرض کی کاسنی کے پتّے اور سرکہ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسے پچھنے لگوانے ہوں ہفتہ کے دن لگوائے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے ہر بیماری کو آرام ہوجاتا ہے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ بدھ کے دن جب قمر در عقرب ہو پچھنے نہ لگوانے چاہئیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعرات کے روز پچھنے لگانے کے موقعوں پر خون جمع ہوتا ہے اور اُسی دن ظہر کے وقت سارے بدن میں پھیل جاتا ہے اس لئے ظہر سے پہلے پہلے پچھنے لگنے چاہئیں۔

دوسری حدیث میں جمعہ کے دن ظہر کے وقت پچھنے لگوانے کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رومی مہینے حزیراں کی جو گرمی کے اوائل میں ہوتا ہے ساتویں تاریخ کو پچھنے لگوانے نہ بھولو۔ اور اگر ساتویں کو نہ ہو سکے تو چودھویں کو لگوالو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پچھنے دن کے پچھلے حصے میں لگنے چاہئیں۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سر کے پچھلے حصّے میں پچھنے لگوانے سے فراموشی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سر میں پچھنے لگوانا سوائے موت کے تمام امراض کے لئے نافع ہے اور ہر درد کے لئے نفع بخش ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جس کا نام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مغیثہ فرمایا ہے اس کے بعد بھوؤں کے بیچ میں چھنگلیاں رکھ کر دو طرفہ کنپٹیوں کے گرد بالشتوں سے ناپا اور جہاں انگوٹھوں کے سرے پہنچے فرمایا کہ اس جگہ پچھنے لگوانے چاہئیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس میں پچھنے لگیں گے اور جب تک مر نہ جائے گا خون بند نہ ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ظہر کے وقت پچھنے لگوائے اور کسی بلا میں مبتلا ہوجائے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھ کر جس دن چاہے پچھنے لگوالو۔ نیز فرمایا کہ سر میں پچھنے لگوانا دیوانگی۔ برص۔ جذام اور دانتوں کے درد کے لئے مفید ہے۔

دوسری حدیث کے مطابق دُھند۔ درد سر اور زیادتی نیند کے لئے بھی مفید ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب بچہ چار مہینے کا ہو جائے تو مہینے کے مہینے اُس کی گُدی میں پچھنے لگوایا کریں کہ اس سے رطوبت زائد خشک ہوتی ہے اور حرارت فضول سر اور بدن سے خارج ہو جاتی ہے

منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک طبیب کو بُلا کر حکم دیا کہ میری ہتھیلی کی فصد کھول دو۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد جگر کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ پاؤں کی فصد کھلوا لو۔

ایک اور شخص نے خارش کی شکایت کی اُس سے ارشاد فرمایا کہ تین مرتبہ دونوں پاؤں میں پشت پا اور ٹخنوں کے مابین پچھنے لگوا لو۔

ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے خارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دہنے پاؤں کی فصد لو اور سات ماشہ روغن بادام شیریں آش جو میں ملا کر پی لے اور مچھلی و سرکہ سے پرہیز کر۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہفت اندام کی فصد کھلوا لو۔

(۳)

علاج کی قسمیں جو آئمہ سے وارد ہوئی اور اطبا سے رجوع کرنے کا جواز

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بیماری کی بھی تین قسمیں ہیں اور علاج کی بھی تین۔ ایک تو بیماری پت کی ہے یعنی صفرا و سودا۔ دوسری بلغم سے۔ تیسری خون سے خون کا علاج ہے پچھنے۔ پت کا مسہل۔ بلغم کا حمام۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں کے علاج تین ہیں پچھنے لگوانا۔ نورہ لگانا اور دماغ میں دوا ٹپکانا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے طریقے علاج کے تم لوگوں میں مروج

ہیں سب سے اچھے یہ چار ہیں۔ حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ پچھنے لگوانا۔ حمام میں جانا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عرب کی ساری طب پچھنے لگوانے اور حقنہ کرنے میں ہے اور آخری علاج داغ دینا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ عربوں کی طب میں صرف سات علاج ہیں۔ پچھنے لگوانا حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ حمام کرنا۔ قے کرنا۔ شہد کھانا۔ اور آخری علاج انکا داغ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حقنہ اعلیٰ علاجوں میں سے ہے اور پیٹ کو بڑھاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ علاج چار قسم کے ہیں پچھنے لگوانا۔ نورہ لگانا۔ قے کرنا۔ حقنہ کرنا۔ یہ بھی فرمایا کہ عربوں کی طب یہ ہے پچھنے لگوانا۔ حقنہ کرنا۔ حمام کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ اور آخری علاج ان کا داغ ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ اچھی سے اچھی تدبیر جس سے تم علاج کرسکتے ہو حقنہ ہے اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور اندرونی بیماریاں دُور ہوتی ہیں اور زانو قوت پکڑتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ ناک میں روغن بنفشہ ٹپکایا کرو۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ بھوک اور فاقہ تمام علاجوں کا خلاصہ ہے اور معدہ تمام بیماریوں کا گھر۔ اور ہر جسم کو وہی چیزیں دو جن کا اُسے عادی کر دیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جہاں تک طبیعت مرض کی برداشت کرسکے دوا سے بچو۔ نیز فرمایا کہ جس وقت بھوک لگے کھانا کھالو۔ جب پیاس لگے پانی پی لو۔ جب پیشاب لگے پیشاب کر ڈالو۔ جب تک ضروری نہ سمجھو جماع نہ کرو۔ جب نیند آئے سو جاؤ۔ جب تک ان ہدایتوں پر عمل کرتے رہو گے صحت برابر قائم رہے گی۔

فرمایا کہ حق تعالےٰ جب تک مرض کا مقررہ وقت پورا نہیں ہوتا دوا کو تاثیر کرنے کی ممانعت فرما دیتا ہے جب وہ وقت پورا ہو جاتا ہے دوا کو اثر کی اجازت مل جاتی ہے اور اُسی دوا سے آرام ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اُس وقت مقررہ میں دعا یا خیرات۔ اور نیک کاموں کے سبب خدا ئے تعالیٰ کمی کر دے اور دوا کو تاثیر کی

اجازت دیدے۔

فرمایا کہ شہد میں ہر مرض کے لئے شفا ہے اور جو شخص ہر روز نہار مُنھ ایک اُنگلی بھر کھالیا کرے اُس کا بلغم بھی دفع ہو جائے گا اور سودا بھی جاتا ہے گا ذہن بھی صاف ہو جائیگا اور حافظہ بھی قوی ہوگا اور اگر کُندر کے ساتھ کھا کر ٹھنڈا پانی پیئے تو حرارت کو سکون ہوگا صفرا کی اصلاح ہو جائے گی۔ کھانا ہضم ہونے لگے گا اور فم معدہ میں جو فاسد خلطیں جمع ہوگئی ہوں اُنکا دفعیہ ہو جائیگا۔

فرمایا کہ اگر کچھ تدبیریں بدن کے موٹا کرنے کی ہیں تو یہ ہیں۔ مالش کرنا۔ ملائم کپڑے پہننا خوشبو لگانا اور حمام میں نہانا۔ ان میں سے مالش تو وہ چیز ہے کہ اگر مُردہ بھی زندہ ہو جائے تو کچھ تعجّب نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دفع کرتا ہے اور محکم قضاؤں کو ٹال دیتا ہے۔ فرمایا کہ بیماری کو دُعا اور صدقہ اور ٹھنڈے پانی کے مانند کوئی چیز نہیں کھو سکتی۔

فرمایا پرہیز اور فاقے کی حد چودہ دن ہیں اور پرہیز سے یہ مُراد بھی نہیں ہے کہ جس چیز سے پرہیز ہے وہ مطلق نہ کھائی جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کم کم کھائی جائے۔

فرمایا کہ بیماری اور تندرستی انسان کے جسم میں اسی طرح ہیں جس طرح دو دشمن ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں۔ جب تندرستی غلبہ پاتی ہے بیمار کو ہوش آجاتا ہے۔ بھوک لگتی ہے اس واسطے مناسب ہے کہ جس وقت بیمار کھانا مانگے دیدو شاید اُس کے لئے اس میں شفا ہو۔

نیز فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے مناسب ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو اور حصول شفا کے لئے قرآن مجید پڑھو کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفا نہ ہو اُس کو اور کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو اپنے بدن میں درد اور بیماریاں محسوس ہوں اور حرارت کو اپنے مزاج میں غالب پائے اُسے مناسب ہے کہ حرارت فرو کرنے کے لئے عورتوں سے جماع کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر درد اور بیماریاں صفرا و سودا کے

غلبہ سے اور جلے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آدمی کے لئے مناسب ہے کہ اپنے حفظ صحت میں کوشش کرے مبادا اخلاط فاسدہ غالب آئیں اور اُسے ہلاک کردیں۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے باسناد معتبرہ منقول ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔ فرمایا کہ صدقہ بڑی بڑی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اور بہت صدقہ دینے والا ذلت وخواری اور خرابی کی موت نہیں مرتا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرے بال بچے وغیرہ ملاکر ہم سب دس آدمی ہیں اور سب کے سب بیمار ہیں۔ فرمایا سب سے بہتر علاج صدقہ ہے کیونکہ صدقے سے بہتر اور جلد تر کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو مہر تو نے اپنی بی بی کو دیا ہے اُس میں سے ایک درم اُس سے مانگ لے کہ وہ تجھے بخوشی خاطر بخش دے پھر اُس کا شہد خرید کے بارش کے پانی میں ملاکے پی جا اس نے حسب فرمودہ عمل کیا اور شفا پائی۔ لوگوں نے آنحضرتؑ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اگر تمہاری عورتیں اپنے مہر میں سے کچھ تمہیں بخوشی خاطر بخشدیں تو وہ تم کھاؤ تم کو رچے پچے گا" اور شہد کے بارے میں فرماتا ہے "اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے" اور پانی کے بارے میں فرماتا ہے "اُتارا ہم نے آسمان سے برکت دینے والا پانی" اب اِس موقع پر اس شخص کے لئے وہ چیز جس کی نسبت خدا نے گوارا ہونے کی بشارت دی ہے اور شفا وبرکت کی تینوں چیزیں جمع ہوگئیں پھر شفا کیوں نہ ہوتی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک مرد کبیر السّن نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی مجھے ایک مرض ہے اور طبیبوں نے اُس کے لئے شراب تجویز کی ہے اور میں پیتا بھی ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو پانی ہی کو اُس کے بجائے کیوں نہیں استعمال کرتا جس کی نسبت خدا فرماتا ہے کہ "ہم نے ہر شے کو پانی سے

زندہ کیا؟ عرض کیا مجھے موافق نہیں۔ فرمایا شہد کیوں نہیں کھاتا جس سے خدا نے تمام آدمیوں کے لیئے موجب شفا قرار دیا ہے؟ عرض کی میسّر نہیں آتا۔ فرمایا دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے تیرے گوشت و پوست کی پرورش ہوتی ہے۔ عرض کیا میری طبیعت کو موافق نہیں۔ فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے شراب پینے کی اجازت دیدوں۔ واللہ ایسا کبھی نہ ہوگا۔

حدیث معتبر میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بیمار کو راستہ چلنا نہ چاہیئے کہ اس سے مرض زیادتی کے ساتھ عود کر آتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے عرض کی کہ طبیب لوگ ہمارے بیماروں کو پرہیز کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم اہلِ بیتؑ سوائے خرما کے اور کسی چیز کا پرہیز نہیں کرتے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم اپنا علاج سیدب اور ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں۔ پھر اُس نے عرض کیا کہ خُرمے سے پرہیز کیوں کیا جاتا ہے؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السّلام کو بیماری کی حالت میں خُرمے سے پرہیز کرنے کو حکم دیا تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے پوچھا کہ بیمار کو کتنے روز پرہیز کرنا چاہیئے؟ فرمایا دس دن۔ دوسری روایت میں ہے کہ گیارہ دن۔ ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ سات دن سے زیادہ پرہیز کچھ نفع نہیں کرتا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ پرہیز اسے نہیں کہتے کہ اُس چیز کو مطلق نہ کھاؤ بلکہ کھاؤ مگر کم کھاؤ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران نے بارگاہ احدیت میں عرض کی کہ پروردگارا! بیماری اور تندرستی کس کے ہاتھ ہے؟ خطاب ہُوا کہ میرے۔ عرض کی پھر حکیم کیا کرتے ہیں فرمایا لوگوں کا دل خوش کر دیتے ہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر برادر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے اُن حضرت سے بیماروں پر دُعا پڑھنے اور اُن کے لیئے تعویذ لکھنے اور اُن کو داغ دینے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا کہ داغ دینے کا اور ایسی دُعائیں پڑھنے کا جن کے معنی تم جانتے ہو کچھ مضائقہ نہیں

دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ میری غرض ایک عیسائی طبیب سے متعلق ہے میں اُس کے پاس علاج کرانے جاتا ہوں اُسے سلام بھی کرنا پڑتا ہے اور دعائیں بھی دینی پڑتی ہیں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ تیری دُعا اور سلام اُسے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی۔

دوسری حدیث میں فرمایا جب تک ممکن ہو اطبا سے معالجے کے لئے رجوع مت کرو۔ کیونکہ معالجے کی عادت مثل تعمیر عمارت کے ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی ہو کر بہت ہوجاتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تک مرض صحت پر غالب نہ آجائے کسی مسلمان کے لئے دوا کرنا زیبا نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کی صحت تندرستی پر غالب ہو اور پھر وہ (خفیف امراض میں) علاج کرائے اور مرجائے میں اُس سے ناراض ہوں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ایسے امراض میں جن میں صحت مرض پر غالب رہتی ہے دوا پیئے اور مرجائے تو اُس نے گویا خودکشی کی۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے دریافت کیا۔ آیا یہودی اور نصرانی طبیبوں سے معالجہ کرا سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ شفا تو خدا کے ہاتھ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے پُوچھا کہ آدمی دوا پیتا ہے کبھی تو وہ مرجاتا ہے اور کبھی اچھا ہوجاتا ہے مگر اکثر تو اچھا ہی ہوتا ہے۔ (اس میں رمز کیا ہے؟) فرمایا حق تعالے نے دوا پیدا کی ہے اور شفا بھی اُسی کے ہاتھ ہے اور کوئی بیماری اُس نے ایسی نہیں پیدا کی جس کی دوا نہ ہو مناسب ہے کہ دوا پیتے وقت خدا کا نام لیا کرے۔ (یعنی محض دوا پہ بھروسہ نہ کرے بلکہ اُس سے بھی اعانت طلب کرے جس کے قبضۂ قدرت میں مرض کا بھیجنا۔ دوا میں تاثیر بخشنا۔ صحت عطا فرمانا سب کچھ ہے۔)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے کسی عورت یا مرد کی نسبت دریافت کیا کہ اُس کی آنکھوں سے کالا کالا پانی بہتا ہے اور معالج یہ کہتے ہیں کہ تیری آنکھوں میں سلائی پھیری جاوے

گی اور یہ ضرور ہے کہ مہینہ بھر یا چالیس دن تک بے حس و حرکت چت لیٹنا پڑے گا اس حالت میں نماز اشاروں سے پڑھنی ہوگی اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ فرمایا چونکہ اُس کی حالت اضطرار کی ہے معالجین کی ہدایت پر عمل کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر بیمار ہو گئے انھوں نے کہا کہ میں دوا نہ کروں گا جس نے مجھے بیمار کیا ہے وہی تندرست بھی کرے گا حق تعالٰے نے وحی بھیجی کہ جب تک تم علاج نہ کرو گے میں شفا نہ دوں گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک طبیب نے اُن حضرت سے عرض کی کہ میں زخموں کو کاٹ کاٹ کے آگ سے داغ دیتا ہوں ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ۔ پھر اُس نے عرض کی کہ میں کڑوی کڑوی دوائیں جن میں سمیت بھی ہوتی ہے جیسے غار یقون وغیرہ لوگوں کو پلاتا ہوں ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ۔ پھر اُس نے عرض کیا کبھی کبھی لوگ مر بھی جاتے ہیں ۔ فرمایا مرجایا کریں تیرے ذمّہ کوئی مواخذہ نہیں ۔ اُس نے عرض کیا کبھی میں شراب اور بوزہ بھی پینے کو دیتا ہوں ۔ فرمایا کہ حرام میں شفا نہیں ہے ۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرتؑ سے عرض کی کہ بعض لوگ دوا نہیں پیتے اُن کے درد وغیرہ کا علاج اور تدبیروں سے کیا جاتا ہے جیسے رگیں وغیرہ کاٹنے سے ان صورتوں میں کبھی تو آرام ہو جاتا ہے مگر اکثر مر جاتے ہیں ۔ فرمایا جس طرح تو کرتا ہے کئے جا ۔

ایک اور حدیث میں ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص آدمیوں کے بدن پر داغ دیتا ہے اُس سے کبھی کبھی آدمی مر جاتے ہیں ۔ فرمایا کہ ایک شخص حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے زمانے میں لوگوں کے بدن داغ دیا کرتا تھا ایک مرتبہ خود آنحضرتؐ نے یہ کیفیت ملاحظہ کی اور منع فرما دیا ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ کوئی دوا ایسی نہیں جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض نہ پیدا کرے اور اس تدبیر سے زیادہ نافع کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے ۔

؞ ؞ ؞

(۴)
قسم قسم کے بخاروں کا علاج

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم بخار کا علاج کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ سیب کھاتے ہیں اور سر و بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بخار جہنم کے ابخارات ہیں اُس کی حرارت کو ٹھنڈے پانی سے فرو کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار کے دفعیہ کے لئے دُعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں۔

مفضل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گرمی کے موسم میں گیا۔ حضرت کو بخار تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت کے سامنے ہرے ہرے سیبوں کا ایک طباق بھرا ہوا رکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا مولا لوگ تو سیب کو بخار کے لیئے اچھا نہیں جانتے آپ نے فرمایا نہیں یہ تو بخار کو کھونے والا ہے اور حرارت کو کم کرنے والا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین تولہ قند ٹھنڈے پانی میں گھول کر نہار مُنھ پینا بخار کے لئے بہت نافع ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عیادت کو گئے۔ اُن حضرتؑ کو بخار تھا فرمایا کہ سنجد[1] کھاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بدن میں کھُجلی کا زیادہ ہونا نیند زیادہ آنا سر کا درد اور پھُنسیاں پھوڑے زیادتی خون کی علامت ہیں۔

حضرت امیر المومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حرارت بخار کو ٹھنڈے پانی اور بنفشہ سے اور موسم گرما میں ٹھنڈا پانی بدن پر ڈالنے سے فرو کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ کا

---

[1] سنجد ایک قسم کا شیریں پھل ہے جو عناب یا جنگلی بیر سے مشابہ ہوتا ہے۔

ذکر بخار اور ہر قسم کے مرض سے شفا کا اور شیطانی وسوسوں سے خلاصی کا موجب ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ بارش کا پانی پیو کہ وہ پیٹ کو صاف کر دیتا ہے اور ہر قسم کے امراض کو دفع کر دیتا ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تم اپنے مریضوں کا علاج کن کن چیزوں سے کرتے ہو؟ عرض کی کڑوی کڑوی دوائیں پلاتے ہیں۔ فرمایا جب کوئی بیمار ہو سفید قند پانی میں گھول کر پلا دیا کرو جس خدا میں یہ قدرت ہے کہ کڑوی دوا سے شفا دیتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میٹھی سے شفا دیدے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کباب بخار کو دفع کرتا ہے (خصوصاً تپ لرزہ کو)۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ٹھنڈا پانی بھی بخار کو دفع کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں دو مہینے بیمار رہا خدا نے مجھے الہام کیا اُس کے مطابق میں نے حکم دیا کہ تھوڑے چاول دھو کر بھون لیں اور چکی میں دَل لیں اس دلیہ میں سے تھوڑا سا باریک کوٹ کر روغن زیت میں ملا لیا اور تھوڑا سا پانی میں ان دونوں کا ملا کر کھانا تھا کہ بخار جاتا رہا۔ یہ بھی فرمایا کہ پیغمبروں کی اولاد کا بخار اوروں کی بہ نسبت دُگنا ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخار کا علاج تین چیزوں سے کرنا چاہیئے قے۔ پسینہ۔ مسہل۔

ابراہیم جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر چوتھیا بخار کی شکایت کی فرمایا کہ مصری یا قند پیس کر پانی میں ڈال لو اور نہار مُنہ جب پیاس لگے اس میں سے پی لو۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تیسرے دن کے پُرانے بخار کے لئے یہ علاج ارشاد فرمایا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کو شہد میں ملا کر تین انگلیاں چاٹ لیا کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مُفید ہیں۔ شہد کی نسبت تو خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے شفا ہے اور کالے دانے یعنی کلونجی کے لئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ اُس میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوتھیا بخار کے لئے سب سے اچھی یہ تدبیر ہے کہ باری والے دن فالودے میں شہد اور بہت سی زعفران ملا کر کھالیں اور اُس دن سوائے اس کے

اور کچھ نہ کھائیں۔

طب آلائمہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ دُعا دفعیہ سل کی مومنوں کے لئے مخصوص ہے جب تم خدانخواستہ اس مرض میں مبتلا ہو تو اس دُعا کو تین مرتبہ ہر روز پڑھو خدا اپنے حول وقوت سے آرام دے گا۔[1] یَا اللّٰہُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ وَیَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ وَیَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ وَیَا جَبَّارَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِشْفِنِیْ وَعَافِنِیْ مِنْ دَآئِیْ ھٰذَا فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ اَنْقَلِبُ فِیْ قَبْضَتِکَ وَنَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ۔

روایت معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کو سخت بخار آگیا جبرئیل نے آکر آنحضرتؐ پر یہ دُعا پڑھی فوراً بخار جاتا رہا[2] بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اُدَاوِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُعْیِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَافِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ خُذْھَا فَلْتَھْنِئُکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ لَتَبْرَءَنَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

کئی اور معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کوئی بیمار اور درد والا ایسا نہیں جس پر ستّر مرتبہ الحمد پڑھی جائے اور اس کی بیماری اور درد میں سکون نہ ہو جائے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی مجھے ایک مہینے سے بخار ہے طبیبوں نے جو کچھ کہا اس پر میں نے عمل کیا مگر بخار نہ گیا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے پیراہن کے بند کھول کے سر گریبان میں ڈال اور اذان واقامت کہہ کے سات مرتبہ الحمد پڑھ۔ وہ شخص بیان

---

[1] یا اللہ اے پروردگاروں کے پروردگار اے سرداروں کے سردار اے معبودوں کے معبود اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے آسمان وزمین کے مالک مجھے اس بیماری سے شفا عنایت فرما کیونکہ میں خود تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میرے حال کا انقلاب اور میری تقدیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ [2] اللہ کے نام سے شروع کرکے میں تمہارے لئے تعویذ کرتا ہوں اور اللہ کے نام سے میں تمہیں شفا دیتا ہوں۔ اللہ کے نام سے میں تمہاری ہر بیماری کا علاج کرتا ہوں۔ اللہ ہی کا نام کافی ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ تم کو شفا دینے والا ہے۔ اللہ کے نام سے اس کو لو کہ یہ تم کو گوارا ہو۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو معاف کرنے والا ہے اور مہربان ہے۔ میں ستاروں کی جائے قیام اور جائے سیر کی قسم کھاتا ہوں اللہ کے حکم سے اب یقیناً تم بیماری سے بری ہو جاؤ گے۔

کرتا ہے کہ اس عمل کے کرتے ہی بخار ایسا جاتا رہا جیسے میں قید سے چھوٹ گیا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کے فرزندوں میں سے ایک صاحبزادہ بیمار ہو گیا آپ نے حکم دیا کہ دس مرتبہ یا اللہ یا اللہ کہو کیونکہ کوئی بندۂ مومن ایسا نہیں کہ وہ دس مرتبہ خدا کو پکارے اور خدائے تعالےٰ اُسے لبیک کہہ کے جواب نہ دے جس کا یہ مطلب ہے کہ" اے میرے بندے میں تیری استدعا سُننے کو موجود ہوں کہہ کیا کہتا ہے" اُس وقت اپنی حاجت بیان کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات دفعہ سورۂ الحمد پڑھے اغلب ہے کہ آرام ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی آرام نہ ہو تو ستر مرتبہ پڑھے میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ اُسے ضرور آرام ہو جائے گا۔

حدیث معتبر میں داؤد رزبی سے منقول ہے کہ میں مدینہ منوّرہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا جب یہ خبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو پہنچی تو حضرت نے مجھے لکھا کہ ایک صاع گیہوں منگا لے اور چت لیٹ کر وہ گیہوں اپنے سینے پر ڈال لے اور یہ دُعا پڑھ۔ [1] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ اِذَا سَاَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّمَكَّنْتَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْتَهٗ خَلِیْفَتَكَ عَلٰی خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِبَیْتِهٖ وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ۔ اس کے بعد سیدھا ہو بیٹھ اور اُن گیہوں کو جمع کرے اور وہی دُعا پڑھ۔ پھر گیہوؤں کے چار حصّے کر کے ایک ایک حصّہ ایک ایک فقیر کو دیدے اور تیسری مرتبہ پھر وہی دُعا پڑھ لے۔ داؤد کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح میری بیماری جاتی رہی جیسے کوئی قید سے چھوٹ جاتا ہے اور بعد میں بہت سے لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور سخت سخت مرضوں سے شفا پائی۔

حدیث صحیح میں اُن حضرتؑ سے منقول ہے کہ جب بیمار کے پاس جاؤ سات مرتبہ یہ کہو۔

---

[1] یا اللہ میں تجھ سے تیرے اس اسم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جس کے وسیلے سے مضطر نے جس وقت تجھ سے سوال کیا نہ صرف تو نے اُس کی تکلیف رفع کی بلکہ اُس کو زمین پر تسلط بھی بخشا اور اپنی مخلوق پر اُس کو اپنی طرف سے خلیفہ مقرر فرمایا تو محمدؐ و آل محمدؐ اور اہل بیت محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اس بیماری سے شفا عنایت فرما۔

[1] أُعِيذُكَ بِاللهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سورۂ الحمد و قل ہو اللہ و انا انزلنا اور آیۃ الکرسی پڑھو پھر بیمار کے پہلو پر کلمے کی اُنگلی سے یہ لکھو [2] اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِلْدَهُ الرَّقِيقَ وَعَظْمَهُ الدَّقِيقَ مِنْ فَوْرَةِ الْحَرِيقِ يَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ كُنْتِ اٰمَنْتِ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَأْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تَشْرَبِي الدَّمَ وَلَا تَنْهَكِي الْجِسْمَ وَلَا تُصَدِّعِي الرَّأْسَ وَانْتَقِلِي عَنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ (یہاں نام اُس کا اور اُس کی ماں کا لکھو) اِلٰى مَنْ يَجْعَلُ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ تَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ عُلُوًّا كَبِيرًا ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ بیمار اپنا سر گریبان میں ڈال کر اذان و اقامت کہے اور سورۂ حمد اور معوذتین ایک ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص تین مرتبہ اور انا انزلنا و آیۃ الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھ کر یہ کہے [3] أُعِيذُ نَفْسِي بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَةِ اللهِ وَعَظَمَةِ اللهِ وَسُلْطَانِ اللهِ وَبِجَمَالِ اللهِ وَكَمَالِ اللهِ وَبِجَمْعِ اللهِ وَبِرَسُولِ اللهِ وَبِعِتْرَتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَبِوُلَاةِ اَمْرِ اللهِ مِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَاَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي بِدَوَائِكَ وَعَافِنِي مِنْ بَلَائِكَ ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ مجھے بہت دنوں سے بخار آتا ہے کسی طرح نہیں جاتا۔ فرمایا ایک برتن پر آیۃ الکرسی لکھ کر اُسے دھو کر پیا کر۔

ایک معتبر کتاب میں منقول ہے کہ بخار کے لئے یہ دُعا لکھ کر دہنے بازو پہ باندھ لے اوّل

---

[1] میں تجھے خدائے بزرگ کی پناہ میں دیتا ہوں جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تو نبض کی خرابیوں سے اور آگ کی طپش سے محفوظ رہے [2] یا اللہ تو اس بندے کی نرم ترم جلد اور نازک نازک ہڈیوں پر رحم فرما اُن کو اس طپش کی تیزی سے بچا۔ اے بخار اگر تو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے تو اس کا گوشت نہ کھا اس کا خون نہ پی اس کے جسم کو لاغر نہ کر اور اس کے سر کو درد کی تکلیف نہ دے۔ اور اس شخص سے کسی ایسے شخص میں چلا جا جو اور معبودوں کو خدا کا شریک گردانتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور جن جن جھوٹے معبودوں کو لوگ اُس کا شریک گردانتے ہیں اُن سے اُس کی شان کہیں زیادہ رفیع اور عظیم ہے اور اُس کے بلند مرتبے کو کوئی نہیں پا سکتا۔ [3] میں اپنے نفس کو جن جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان کے شر سے اللہ کی عزت۔ عظمت۔ شوکت۔ جمال۔ کمال۔ گروہ خاص اُس کے رسول اور رسول کی عترت ان سب پر اللہ کی رحمت ہو اور اُس کے والیان امر کی پناہ میں دیتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی چیز میں قوت و قدرت نہیں ہے یا اللہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔ یا اللہ تو مجھے اپنی قدرت شافیہ سے شفا دے اور اپنی دوا سے مجھے اچھا کر دے اور اپنی بلا سے مجھے بچا لے۔

بسم اللہ لکھ کر سورۂ حمد لکھے بعد کو یہ لکھے [1] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَءَ وَبَرَءَ وَمِنْ شَرِّ الْھَامَّۃِ وَالسَّامَّۃِ وَالْعَامَّۃِ وَاللَّامَّۃِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَۃِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ ھُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاَرَادُوْا بِہٖ کَیْدًا فَجَعَلْنَاھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ کُنْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃِ یہاں نام بیمار اور اس کی ماں کا لکھا جائے۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِہٖ وَکَفٰی بِہٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ھُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ۔

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ میں تمام اُن چیزوں کے شر سے جن کو اُس نے پیدا کیا اور بنایا ہے زہردار اور گزندا جانوروں کے شر سے۔ نظر لگ جانے سے رات دن کے حادثات سے عرب و عجم اور جن وانس میں جو بدکار ہیں اُن کے شر سے۔ شیطان اور اس کے حیلوں سے۔ ہر شر والے کے شر سے۔ ہر جانور کے شر سے جس کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کے اُن کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے نیک یا بد ہو سکتا ہے نہ بد بلا شک وشبہ میرا پروردگار راہ راست پر ہے۔ اے پروردگار ہمارا بھروسہ تجھ پر ہے اور جب لوٹیں گے تو تیرے ہی پاس پہنچیں گے۔ اے آگ تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہو جا مگر وہ سلامت رہے کافروں نے تو ابراہیمؑ سے مکر کرنا چاہا تھا۔ مگر ہم نے ایسا انتظام کیا کہ ٹوٹے میں وہی رہے۔ اے بخار فلاں ابن فلاں پر ٹھنڈا ہو جا۔ مگر وہ سلامت رہے۔ اے پروردگار ہم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو مواخذہ مت کر۔ یا اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلوں پر ڈال تھا۔ اے پروردگار ہمارا بار ایسا نہ ہو جو ہم سے اُٹھ نہ سکے اور ہماری خطاؤں کو معاف کر ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم کر کیونکہ تو ہمارا آقا ہے اور ہم کو کافروں کی قوم پر غالب کر۔ میرا اللہ میرے لئے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کی وفات کے بعد کوئی دس دن میں گھر سے نکلا تو رستہ میں حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ فرمایا کہ اے سلمانؓ جناب فاطمہؑ کے لئے بہشت سے کچھ تحفے آئے ہیں اور وہ کچھ تمہیں بھی دینا چاہتی ہیں تم وہاں ہو آؤ۔ میں دوڑا ہوا اُن حضرتؑ کی خدمت میں پہنچا مجھ سے فرمانے لگیں کہ اے سلمان کل میں یہیں بیٹھی تھی جہاں اس وقت بیٹھی ہوں گھر کا دروازہ بند تھا وفات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ کا غم تو میرے دم کے ساتھ ہے مگر کل ساتھ ہی اس کے یہ بھی فکر تھی کہ اب فرشتوں کا آنا اور وحی الہی کا لانا بھی اس گھر سے جاتا رہا۔ یکایک دروازہ کھُلا اور تین کنواری لڑکیاں اندر آئیں۔ اُن کا حُسن و جمال اُن کی نفاست و نزاکت اُن کی خوشبو احاطۂ بیان سے باہر ہے۔ میں اُنھیں دیکھتے ہی کھڑی ہوگئی اور اُن سے دریافت کیا کہ تم اہلِ زمین سے ہو؟ اُنھوں نے بصد ادب عرض کیا کہ ہم اہلِ زمین سے نہیں ہیں بلکہ پروردگار عالم نے بہشت سے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور ہمیں آپ کی ملاقات کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا اس کے بعد میں نے اُن میں سے جو سب سے بڑی معلوم ہوتی تھی اُس سے سوال کیا کہ تیرا کیا نام ہے اُس نے عرض کی مقدودہ میں نے کہا کہ تیرا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ اُس نے کہا اس وجہ سے کہ مجھ کو خدا نے مقداد ابن اسود کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے دُوسری سے دریافت کیا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ ذرّہ میں نے اُس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں ابوذر غفاری کے لئے ہوں۔ پھر میں نے تیسری سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے عرض کی سلمیٰ۔ اُس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے سلمان فارسی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جسے آپ کے والد ماجد نے آزاد کیا ہے۔

---

(۱) پچھلے صفحہ سے آگے:

کافی ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اُسی کو اپنا مددگار رہنا دو اور ایسے زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اُس کی تعریف کی تسبیحیں پڑھو کیونکہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پورا پورا خبردار تو وہی ہے۔ سوائے خدائے یکتا و لاشریک کے کوئی معبود نہیں جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور خود اُن گروہوں کو شکست دیدی جو اُس کے رسول پر چڑھ آئے تھے جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے اُس کے کسی میں طاقت نہیں اللہ نے یہ لکھ دیا کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ اللہ زبردست ہے اور غالب ہے اور بلاشک و شبہ اللہ کا گروہ بھی غالب ہے اور جو شخص خدا کی راہ پر چلنے لگا بلاشک اُس کو سیدھا راستہ مل گیا اور خدا محمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ اور اُن کی آل پاکیزہ پر درود و رحمت بھیجے۔

یہ قصہ بیان فرماکے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ وہ میرے لئے کچھ چھوارے بھی لائی تھیں جو قد میں بڑی سے بڑی روٹیوں سے بڑے ہیں اور رنگ میں برف سے زیادہ سفید اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبودار۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد فرماکر جناب مخدومہؑ نے ایک مجھے بھی عنایت فرمایا اور یہ حکم دیا کہ آج رات کو اسی سے افطار کرنا اور صبح کو گٹھلی مجھے دیجانا۔ میں وہ چھوارا لے کر چلا۔ اب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ میں سے جس گروہ کے پاس سے ہوکر گزرتا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ سلمانؓ کیا تم مشک بغل میں لئے جاتے ہو؟ میں اُن سے صاف کہہ دیتا تھا کہ مشک نہیں ہے مگر یہ بھی نہ بتاتا تھا کہ کیا ہے۔ حاصل کلام جب افطار کا وقت آیا تو میں نے وہ چھوارا سب کھا لیا مگر گٹھلی کا نشان بھی نہ تھا۔ دوسرے دن مخدومہ کونینؑ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ اُس میں تو گٹھلی نام کو بھی نہ تھی۔ فرمایا گٹھلی کہاں سے ہوتی یہ تو اس درخت کا پھل تھا جو خدائے تعالےٰ نے میری دُعا کے سبب سے لگایا ہے جو میرے والد نے مجھے تعلیم فرمائی ہے اور میں اُسے صبح و شام پڑھتی ہوں۔ سلمانؓ نے عرض کی کہ اے سیّدہ وہ دُعا تو مجھے بھی بتا دیجئے۔ فرمایا اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو کبھی بخار میں مُبتلا نہ ہو تو یہ دُعا روز پڑھ لیا کرو۔ [1] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ النُّوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ مَشْھُوْرٌ وَ عَلَی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْکُوْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ۔

---

[1] شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نور ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام نوروں کا نور ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ہر نور سے بڑھا ہوا نور ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو تمام اُمور کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے نور کو نور سے پیدا کیا۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے نور سے نور کو پیدا کیا اور نور کو کوہ طور پر لکھی ہوئی کتابوں میں لپٹے ہوئے کاغذ میں مقرر کئے ہوئے اندازے کے مطابق صاحب شعور نبی پر نازل کیا۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کا ذکر عزت سے کیا جاتا ہے اور جس کی شہرت فخر کے ساتھ ہے اور جس کا ہر مصیبت اور آفت میں شکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آل پاک پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ دُعا مکّہ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو تعلیم کی جن کو بخار تھا سب نے اس کی برکت سے نجات پائی۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کا کوئی لڑکا بیمار ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھو۔[۱] اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَآئِكَ دَاوِنِیْ بِدَوَآئِكَ دَعَافِنِیْ مِنْ بَلَآئِكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ۔

چوتھیا بخار کے واسطے منقول ہے کہ اس آیت کو لکھ کر بیمار کے بازو پر یا گلے میں باندھے۔[۲] یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس دُعا کو بیمار کے دائیں بازو پر باندھیں[۳] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا یَا شَافِیْ یَا كَافِیْ یَا مُعَافِیْ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ بِالْحَقِّ نَزَلَ بِاسْمِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یہاں نام بیمار اور اس کے باپ کا لکھیں) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَعَنِ اللّٰهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ۔

منقول ہے کہ تپ ولرزہ کے لئے یہ آیتیں لکھ کر بیمار کے بازو پر باندھیں۔[۴] بِسْمِ اللّٰهِ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرَاهِیْمَ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا

---

[۱] یا اللہ تو مجھے اپنی شفا سے آرام دے اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور اپنی بلا سے مجھے نجات دے بلاشبہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ [۲] اے آگ ابراہیم کے لئے ٹھنڈی ہو جا مگر وہ ہر طرح صحیح و سالم رہے۔ [۳] میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اگر قرآن کے ذریعہ سے پہاڑ چلائے جائیں یا زمین پھاڑ دی جائے یا مُردوں سے باتیں کرا دی جائیں (تو بھی کفار ایمان نہ لائیں گے) تاہم اللہ میں یہ سب قدرت موجود ہے۔ اے شفا دینے والے اے کفایت کرنے والے اے عافیت بخشنے والے۔ ہم نے حق کے ساتھ اُسے نازل کیا ہے اور وہ حق کے ہی ساتھ نازل ہوا ہے (بنام فلاں ابن فلاں) اللہ کے نام سے ابتدا ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور اللہ ہی پر ہر چیز کی انتہا ہے یہ مرض بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور سوائے اللہ کے دوسرا کوئی غالب نہیں۔ [۴] میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا نے میٹھا اور کھاری دو سمندر ملا دیئے اُن دونوں کے بیچ میں ایک پردہ حائل ہے کہ ایک دوسرے پر اثر نہیں ڈال سکتا اُن دونوں کے بیچ میں ایک پردہ اور زبردست آڑ قائم کردی ہے۔ اے آگ تو ابراہیم کے لیئے ٹھنڈی ہو جا مگر اس طرح کہ وہ صحیح و سالم رہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حقیقت میں خدا کا گروہ سب پر غالب ہے تحقیق ہم نے اپنے اُن بندوں سے جنھیں ہدایت کے لئے بھیجا تھا نصرت کا وعدہ کیا تھا یعنی اُن کو ہماری طرف سے مدد پہنچے گی اور ہمارا گروہ جو اُن کا طرف دار ہے سب پر غالب آئے گا۔

لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۔

۵

جامع دُعائیں اور نافع دَوائیں

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے درد ہو اُسے چاہیئے کہ درد کی جگہ اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے ۔ ؎۱ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ حَقًّا لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَا وَ لِكُلِّ عَظِيْمَةٍ فَفَرِّجْهَا عَنِّيْ ۔

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کر درد کی جگہ پر ہاتھ پھیرے اور سات مرتبہ کہے ۔ ؎۲ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِاَسْمَآءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِيْ ۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اور ہاتھ پھیرے ۔ ؎۳ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ امْسَحْ عَنِّيْ مَا اَجِدُ ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ یہ کہے ۔ ؎۴ اَيُّهَا الْوَجَعُ اسْكُنْ بِسَكِيْنَةِ اللّٰهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَانْحَجِزْ بِحِجَازِ اللّٰهِ وَاهْدَاْ بِهَدْاٰءِ اللّٰهِ اُعِيْذُكَ اَيُّهَا الْاِنْسَانُ بِمَا اَعَاذَ اللّٰهُ بِهٖ عَرْشَهٗ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يَوْمَ الرَّجْفَةِ وَالزَّلَازِلِ ۔

؎۱ اللہ میرا پروردگار برحق ہے جس کا شریک میں کسی شے کو نہیں گردان سکتا ۔ یا اللہ ہر بزرگی تیرے لئے ہے اور اس عضو کو آرام دینا تیرا ہی کام ہے اس تکلیف کو مجھ سے دور فرما ۔ ؎۲ میں اللہ کی عزت و قدرت و عظمت ۔ مقربین بارگاہ رسول خدا اور اسمائے پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کے شر سے محفوظ رہوں ۔ ؎۳ اللہ کے نام اور اللہ کی ذات اور محمد مصطفےٰ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی میں کوئی طاقت اور قدرت نہیں ہے ۔ یا اللہ جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دور فرما ۔ ؎۴ اے درد خدا کی تسلی سے ساکن ہو جا اور اللہ کے وقار سے قرار پکڑ اور اللہ کے ٹھہرانے سے ٹھہر جا اور اللہ کے آرام دینے سے آرام لے اے انسان میں تجھے اُس چیز کی پناہ میں دیتا ہوں جس کی خدا نے اپنے عرش اور فرشتوں کو زلزلے کے دن پناہ دی تھی ۔

معتبر روایت میں آیا ہے کہ ہر بیماری کے لئے یہ دُعا پڑھیں۔ ؎۱ یَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَ مُذْهِبَ الدَّاءِ اَنْزِلْ عَلٰی مَا بِیْ مِنْ دَآءٍ شِفَآءً۔

حضرت امیرالمومنین صلواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف پیدا ہوجائے تو اُسے مناسب ہے کہ یہ دُعا پڑھے کہ اُس کی برکت سے کوئی درد یا مرض اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ ؎۲ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ عَلَی الْاَشْیَآءِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِجَبَّارِ السَّمَآءِ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِمَنْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ اسْمُهٗ بَرَكَةٌ وَّ شِفَآءٌ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے درد پیدا ہو اُسے چاہیئے کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر خلوص نیت سے یہ آیت پڑھے خواہ مرض کچھ ہی ہو خدا آرام دے گا۔ ؎۳ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سورۂ حمد اور قل ہو اللہ احد سے آرام نہ ہو اُسے کسی چیز سے آرام نہ ہو گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کو کوئی مرض لاحق ہو تو یہ کہے۔ ؎۴ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ وَ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُنھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر بیماری کی زیادتی اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھا کر۔

؎۱ اے شفا کرنے والے اور اے بیماری کے کھونے والے جو بیماری میرے جسم میں ہے اُس کو شفا عنایت فرما۔ ؎۲ میں اللہ کی عزت اور جو قدرت اُس کو اشیاء پر حاصل ہے اُس کی پناہ مانگتا ہوں میں اپنی جان کو آسمان قائم کرنے والے کی پناہ میں دیتا ہوں میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں سونپتا ہوں جس کے نام لینے سے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا سکتی میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں دیتا ہوں جس کا نام برکت و شفا ہے۔ ۱۲ ؎۳ ہم نے قرآن میں بعض ایسی چیزیں نازل کی ہیں جو مومنین کے لئے رحمت اور موجب شفا ہیں مگر خدا ظالموں کی ترقی فقط نقصان ہی میں کرتا ہے۔ ؎۴ اللہ کے نام اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں خدا اپنے رسولؐ اور اُن کے اہل بیتؑ پر درود بھیجے جو تکلیف مجھے معلوم ہوتی ہے اُس کے شر سے خدا کی عزت کی اور اُس کی قدرت کی جو اُسے حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں۔

[1] لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے خدا سے غلبۂ رطوبت کی شکایت کی۔ خدائے تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہڑ بہیڑا۔ آملہ۔ شہد میں ملا کر خمیر کر لو اور کھاؤ۔ یہ بیان کر کے حضرتؑ نے فرمایا کہ اسی کو تم لوگ اطریفل کہتے ہو۔

طب الائمہ میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پڑوس میں ایک شخص کو بچھوّ نے کاٹا ہے خوف ہے کہ شاید وہ مر جائے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اُسے وہ جامع دوا کھلاؤ جو ہمیں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے پہنچی ہے پھر اُس کی ترکیب اس طرح ارشاد فرمائی کہ سنبل۔ زعفران۔ قاقلہ۔ عاقر قرحا۔ خربق سفید۔ بذر البنج۔ فلفل سفید۔ ہم وزن اور فرفیون کُل کے مجموعے سے دوچند لے کر باریک کوٹ چھان کر شہد میں جس کا کف نکال دیا گیا ہو ملا کر خمیر کر لیں اور جس شخص کو سانپ یا بچھوّ نے کاٹا ہو اُسے اس کی ایک گولی کھلا کر اوپر سے ہینگ کا پانی پلا دیں فوراً آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فالج اور لقوے کے لئے اسی دوا کی ایک گولی عرق مرزہ[2] میں گھول کر ناک میں ٹپکا دیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ برودت معدہ اور خفقان کے لئے اسی دوا کی ایک گولی زیرہ کے پانی کے ساتھ کافی ہو گی۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عارضۂ طحال کے لئے

---

[1] سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں کوئی قدرت اور طاقت نہیں میرا بھروسہ اُس زندہ خدا پر ہے جس کو کبھی موت نہ آئے گی سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے اور وہ اس ذلت سے بری ہے کہ اُسے کسی کی امداد کی ضرورت ہو۔ اُس کی بڑائی اتنی بیان کرنی چاہیئے کہ جتنی بیان کرنے کا حق ہے۔ [2] مرزہ اُس بوٹی کو کہتے ہیں جس کے پھلوں کے بیج تخم ریحان مشہور ہیں اور گرمی کے موسم میں شربت میں ڈال کر پی جاتے ہیں۔ ہندو اسی بوٹی کو تُلسی کہتے ہیں اور ان کی مذہبی کتابوں میں اس کے پتّے کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

اس کی ایک گولی ٹھنڈے پانی اور تھوڑے سرکہ کے ساتھ کھانی مفید ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ دائیں پہلو میں اگر درد ہو تو اُس کے لئے اس کی ایک گولی کھا کر اُوپر سے زیرہ کا پانی پینا منفعت بخش ہوگا۔ اور بائیں پہلو کے درد کے لیئے ایک گولی کھا کر ریشۂ کرفس کا عرق پینا چاہیئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اسہال کے لیئے ایک گولی کھا کر آب مورد پینا چاہیئے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السّلام سے روایت ہے کہ بجائے مورد کے پانی کے آب سداب یا مولی کا عرق پیئیں۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو سنا کے کل فائدے معلوم ہوں تو سنا اپنے وزن سے دوچند سونے کے برابر قیمت پائے۔ سنا کے استعمال سے چھیپ برص۔ جُذام۔ دیوانگی۔ فالج اور لقوہ سے آدمی محفوظ رہتا ہے اور اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے۔ سنا مویز سُرخ۔ ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ زرد۔ ہلیلہ سیاہ ہم وزن کوٹ پیس کر رکھ لیں اور ہر روز نہار مُنہ اور سوتے وقت ایک ایک تولہ کھائیں مذکورۂ بالا سب فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک اور روایت میں اس کو سب سے بہتر دوا کہا گیا ہے۔

طب الائمہ میں روایت کی گئی ہے کہ مغز املتاس آدھ سیر لے کر آدھ سیر پانی میں ایک رات دن بھگوئیں پھر صاف کر کے آدھ سیر شہد کف گرفتہ اور آدھ سیر پانی اور چھٹانک روغن گل سُرخ ملا کر نرم آنچ پر قوام بنالیں پھر اُتار کر ٹھنڈا کرلیں۔ اس کے بعد فلفل۔ دار فلفل قرفہ۔ لونگ۔ الائچی۔ زنجبیل۔ دارچینی۔ جوزبوا۔ ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشے (۱۳۔۰۰) لے کر کوٹ چھان کر اُس میں ملادیں اور چینی خواہ شیشے کے برتن میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔ ضرورت کے وقت تین دن تک نو ماشہ روز نہار مُنہ کھا لیا کریں غلبۂ سودا و صفرا و بلغم۔ درد معدہ۔ ہاتھ پاؤں کا پھٹنا۔ قے۔ متلی۔ ریحا۔ پیچش۔ درد شکم۔ درد جگر۔ حرارت سر یرقان۔ اور مختلف قسم کے شدید بخار۔ درد مثانہ۔ امراض عضو تناسل۔ ان سب کے لیئے نافع ہوگی مگر خرفہ۔ مچھلی۔ سرکہ۔ سبزی کا پرہیز ہونا چاہیئے غذا میں صرف اناج ہو اور روغن کنجد۔

دوسری دوا یہ نقل کی گئی ہے۔ ہلیلہ سیاہ۔ ہلیلہ زرد۔ سقمونیا۔ ہر ایک سوا دو تولہ۔ فلفل۔ دار فلفل زنجبیل خشک۔ زرنباد۔ خشخاش سُرخ۔ سیندھا نمک۔ ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ ناگیسر۔ الائچی۔ بالچھڑ۔ ستاور۔ چوب بلسان۔ حب بلسان۔ تخم مقشر۔ علک رومی مصطگی رومی۔ عاقر قرحا۔ دارچینی۔ ہر ایک نو ماشہ۔ اِن سب دواؤں کو سوائے سقمونیا کے ایک جگہ کوٹ چھان لیں اور سقمونیا کو علیحدہ کوٹ چھان لیں۔ پھر بیس تولہ دیسی شکر اور تھوڑا شہد ایک پتیلی میں ڈال کر بقدر ضرورت پانی ڈال کر پکائیں بعدہٗ اجزائے مذکورۂ بالا ملاکر معجون بنالیں ضرورت کے وقت نو ماشہ نہار مُنھ اور نو ماشہ سوتے وقت رات کو کھانا امراض ذیل کے لیئے نافع ہے۔ کمزوری باہ۔ گٹھیا۔ درد کمر۔ ریاح شکم سلسل البول۔ اختلاج قلب۔ دمہ۔ متلی۔ کرم معدہ۔ دردسینہ۔ زردی چشم۔ زردی رنگ۔ یرقان۔ زیادتی پیاس۔ تپ ولرزہ۔ دردسر۔ درد کہنہ۔ ضعف دماغ۔ ان امراض کو نفع بخشنے کے علاوہ بھوک خُوب لگتی ہے اور دِل کی قوّت بڑھتی ہے۔

بسند معتبر دوسری روایت میں وارد ہے کہ ایک دن فرعون نے کل قوم بنی اسرائیل کی دعوت کی اور جو کھانا اُنھیں کھلایا اُس میں زہر ملادیا کہ وہ مرجائیں۔ حق تعالےٰ نے یہ دوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجی اور جب اُن لوگوں نے یہ دوا کھائی تو زہر کے اثر سے بالکل محفوظ رہے۔ ترکیب دوا جو حضرت جبرئیل نے بیان کی یہ ہے۔ تھوڑا لہسن چھیل کر اور کچل کر ایک پتیلی میں ڈال دیں اور اُس کے اُوپر روغن گاؤ اتنا ڈالیں کہ لہسن کے اُوپر آجائے پھر پتیلی کے نیچے ہلکی ہلکی۔ . . . آنچ کریں اتنی دیر کہ سب روغن لہسن میں جذب ہوجائے ذرا بھی باقی نہ رہے پھر نئی بیائی ہوئی گائے کا دُودھ اتنا ہی جتنا گھی تھا ڈالیں اور ہلکی آنچ اتنی ہی دیر کرتے رہیں کہ دودھ بھی سب کھپ جائے علیٰ ہذا القیاس اُتنا ہی شہد صاف جس کا کف اتار لیا گیا ہو اسی ترکیب سے کھپائیں۔ اس کے بعد کالا دانہ یعنی کلونجی اور فلفل و تخم مروہ ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ نیمکوفتہ۔ پتیلی میں ڈال [illegible] پھر ایک برتن لے کر اُس کے اندرونی حصّے کو روغن گاؤ سے

چرب کرکے یہ دوا اس میں ڈال کر چالیس دن جو کے بھتے یا راکھ کے ڈھیر میں دبائیں
جب یہ مدّت منقضی ہوجائے دوا تیار ہوجائے گی اور اب یہ جتنی پرانی ہوتی جائے گی
اتنی ہی اچھی ہوتی جائے گی۔ یہ بھی فرمایا کہ پرانے اور نئے لقوہ کے دفعیہ کے لئے۔
اندرونی بیماریوں کے لئے۔ پرانی کھانسی کے لئے اور جس شخص کو پالا مار گیا ہو اُس کے
لئے آنکھوں کا ڈھلکہ۔ پاؤں کا درد۔ ضعف معدہ۔ مرگی۔ ام الصبیان۔ عورتوں کا سوتے
میں مختلف شکلیں دیکھنا اور ڈرنا۔ زرد آب یعنی پت اور بلغم کی زیادتی۔ جذام اور
سانپ و بچھّو کے کاٹے کا زہران سب کے لئے یکساں یہ دوا نافع ہے۔ اور فرمایا کہ
جب جو کے بھتے یا راکھ سے نکالنے کے بعد ایک مہینہ اس دوا پر گزر جائے تو دانتوں
کے درد اور بلغمی امراض کے لئے نہار منھ آدھے اخروٹ کے برابر کھانی چاہیئے
اور جب دو مہینے گزر جائیں تو تپ ولرزہ اور آنکھ کے امراض کے لیئے بہت مفید
ہوگی تین مہینے گزرتے پر دُھند اور ضیق النفس والے کو مفید ہوگی۔ پانچ مہینے گزرنے
پر دردسر والے کے لئے آدھی مسور کے برابر یہ دوا روغن بنفشہ میں ملا کر ناک میں ٹپکانا
مفید ہوگا۔ چھ مہینے گزرنے پر آدھا سیسی والے کے لئے مسور کے دانے کے برابر
روغن بنفشہ میں ملا کر یہ دوا دن کے اول حصّے میں جدھر درد ہو اُدھر کے نتھنے میں ٹپکانی
مفید ہوگی۔ سات مہینے گزرنے پر کان کے درد کے لئے ایک مسور کے دانے کے برابر
روغن گل میں ملا کر رات کو سوتے وقت اور دن کے اوّل حصّے میں کان میں ٹپکانا نافع
ہوگا۔ آٹھ مہینے گزرنے پر پانی کے ساتھ اس دوا کو کھانا جذام کے لئے مفید ہے۔ اور
جب نو مہینے کی ہوجائے تو نیند کی زیادتی کے لیئے اور سوتے میں ڈرنے اور بڑبڑانے کے
لئے نہار منھ اور سوتے وقت مسور کے دانے کے برابر مولی کے بیج کے روغن کے
ساتھ کھانی مفید ہے۔ اور جب دس مہینے کی ہوجائے تو صفرا اور اندرونی پتوں کی زیادتی
اور عقل کی کمی کے لئے مسور بھر سرکہ کے ساتھ کھائیں۔ اور آنکھ کی سفیدی کے لئے نہار منھ
اور سوتے وقت کھائیں اور جب گیارہ مہینے کی ہوجائے تو اُس سودا کے لئے جو آدمی کو
خوف اور وسوسہ میں ڈالتا ہے سوتے وقت ایک چنا بھر بغیر کسی روغن کے کھائیں۔ اور

جب بارہ مہینے کی ہو جائے تو پرانے اور نئے فالج کے لئے ایک چنا بھر عرق مروہ کے ساتھ کھائیں اور روغن زیت اور نمک کے ساتھ مخلوط کر کے سوتے وقت پاؤں میں ملیں اور سرکہ دودھ چھاچھ مچھلی اور ہر قسم کی سبزی سے پرہیز کریں۔ تیرہ مہینے گزرنے پر چنا بھر عرق سداب میں حل کر کے رات کے اوّل حصّہ میں پینا اندرونی درد لغو حرکتوں کے لئے مفید ہے لغو حرکتیں یہ ہیں۔ بے وجہ ہنسنا۔ بار بار ناک میں انگلی دینا۔ ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنا۔ چودہ مہینے گزرنے پر ہر قسم کے زہر کا اثر دور کرنے کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے اور اگر کسی کو زہر کھلایا گیا ہو تو تخم بیگن کوٹ کر جوش کر کے صاف کر لیں اور علی الصباح چنا بھر یہ دوا اس میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے نیم گرم پانی پلائیں تین چار دن اسی طرح عمل کرنا کافی ہوگا۔ جب پندرہ مہینے کی ہو جائے تو امراض بادی اور جادو کے دفعیہ کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے۔ سولہ مہینے کے بعد آدھی مسور کے برابر بارش کے تازے تانبے پانی میں حل کر کے جس شخص کی بینائی کم ہوگئی ہو اُس کی آنکھوں میں صبح و شام اور سوتے وقت چار دن لگانا مفید ہوگا اگر چار دن میں فائدہ نہ ہو تو آٹھ دن استعمال کریں۔ سترہ مہینے کی ہو جانے پر جذام کے دفعیہ کے لئے اس کی ایک گولی نہار مُنہ اور سوتے وقت گائے کے گھی کے ساتھ کھلائیں اور ایک گولی بھر بدن پر ملیں اور ذراسی دوا روغن زیت یا روغن گل سُرخ میں ملا کر دن کے پچھلے حصّے میں حمام میں جا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اٹھارہ مہینے کی ہو جائے تو چھیپ کے دفعیہ کے لئے اُس موقع کو سوئی سے اتنا گودیں کہ خون نکل آئے اور چنا بھر یہ دوا روغن بادام تلخ میں یا روغن صنوبر میں ملا کر تھوڑی سی کھائیں اور تھوڑی ناک میں ٹپکائیں اور ذراسی دوا میں نمک ملا کر اُس جگہ پر ملیں۔ جب اُنیس مہینے کی ہو جائے تو چنا بھر یہ دوا اور جو بھر اندرائن کا پھل تھوڑے سے انار شیریں کے عرق کے ساتھ نہار مُنہ کھلائیں پُرانے بخار۔ جلے ہوئے بلغم اور مرض نسیان و فراموشی کے لئے مفید ہوگی بیس مہینے کی ہو جائے تو بہرے پن کے لئے مسور بھر دوا کندر کے پانی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں اگر نفع نہ ہو دوسرے دن پھر ٹپکائیں اور تھوڑی سی تالو اور سر پر مل دیں۔ نیز سرسام کے لئے انار ترش کے عرق کے ساتھ مفید ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایسی ہی ایک دوا جبرئیل علیہ السلام جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے لیئے بھی لائے تھے اُس کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر لہسن مقشر پتیلی میں ڈال کر دو سیر تازہ گائے کا دودھ اُوپر سے ڈال کر ہلکی آنچ پہ اتنا جوش دیں کہ لہسن ہی لہسن رہ جائے پھر دو سیر گائے کا گھی اس میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ سب اُس میں کھپ جائے پھر سات ماشہ پاپونہ اُس میں ڈال کر کفچے سے خوب چلائیں کہ قوام سا ہو جائے پھر ایک مٹی کے برتن میں نکال کر اُس کا مُنھ خوب بند کر کے جو کے کھتّے یا صاف مٹی کے ڈھیر میں گاڑ دیں اور گرمی کے زمانے میں دفن کرنا چاہیئے اور جاڑے کے موسم میں نکال لیں صبح کے وقت ایک اخروٹ بھر اس دوا کا کھانا ہر بیماری کے لئے نافع ہے۔

کلینی نے معتبر حدیث میں روایت کی ہے کہ اسمٰعیل ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں قراقر معدہ اور کھانا ہضم نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شربت کیوں نہیں پیتا جو ہم پیتے ہیں اُس سے کھانا بھی ہضم ہو جاتا ہے اور قراقر بھی دفع ہو جاتا ہے پھر اُس کی ترکیب اس طرح بیان فرمائی کہ سوا تین سیر مویز منقیٰ لیں اور اس کو خوب دھو کر ایک برتن میں ڈال کر اتنا پانی بھریں کہ منقیٰ کے اوپر تک آ جائے اگر جاڑے کا موسم ہو تو تین رات دن اور اگر گرمی کا موسم ہو تو ایک رات دن بھیگا رہنے دیں اس کے بعد مل کے چھان کے صاف شدہ پانی ایک پتیلے میں ڈال کر اتنی دیر جوش کریں کہ دو ثلث کم ہو جائے ایک ثلث باقی رہے پھر پاؤ بھر صاف شدہ شہد اُس میں ڈال کر اتنی دیر آگ پہ رکھیں کہ پاؤ بھر اور گھٹ جائے اُس کے بعد سونٹھ۔ خولنجان۔ دارچینی۔ زعفران لونگ۔ رومی مصطگی ہم وزن لے کر کوٹیں اور باریک کپڑے کی تھیلی میں کر کے پتیلی میں ڈالیں اور اس قدر اور ٹھہریں کہ چند جوش اس دوا کے ساتھ بھی آ جائیں بعدہٗ پتیلے کو نیچے اتار لیں جب ٹھنڈا ہو جائے صاف کر کے رکھ لیں اور صبح و شام تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنے سے میرا مرض جاتا رہا۔

٭ ٭ ٭

۶

دردِ سر۔ آدھا سیسی۔ زکام۔ مرگی۔ خللِ دماغ اور تصرفِ جنات کا علاج

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دردِ سر اور آدھا سیسی کے لئے یہ دُعا لکھ کر جدھر درد ہو اُدھر لٹکائیں [۱] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ اسْتَحْدَثْنَاہُ وَلَا بِرَبٍّ یُبِیْدُ اَذْکُرُہٗ مَعَكَ شُرَکَآءُ یَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا کَانَ قَبْلَكَ اِلٰہٌ نَدْعُوْہُ وَنَتَعَوَّذُ بِہٖ وَنَتَضَرَّعُ اِلَیْہِ وَنَدَعُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰی خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَنَشُكُّ فِیْكَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ عَافِ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ۔

روایت معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو یا پیشاب بند ہو گیا ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہے [۲] اُسْکُنْ سَکَّنْتُكَ بِالَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ دردِ سر کے لئے اس آیت کو پانی کے پیالہ پہ پڑھ کر پلا دے [۳] اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حبیب سیستانی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ہفتے میں دو مرتبہ مجھے آدھا سیسی کا درد ستاتا ہے۔

---

[۱] یا اللہ تو ایسا معبود نہیں ہے جسے ہم نے نیا پیدا کر لیا ہو نہ ایسا پروردگار ہے جس کا ذکر کچھ نیا آیا ہو نہ تیرے ایسے شریک ہیں جو تیرے فیصلے میں دخل دیں نہ تجھ سے پہلے کوئی معبود تھا کہ تجھے چھوڑ کر ہم اُس سے دُعا کرتے ہوں یا اس کی پناہ مانگتے ہوں یا اُس کے آگے اپنا دکھڑا روتے ہوں۔ نہ ہماری پیدائش میں کسی نے تیری مدد کی تھی کہ ہم تیرے بارے میں کچھ شک کریں سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو ایسا یکتا ہے کہ تیرا کوئی شریک نہیں فلاں ابن فلاں کو آرام دے اور محمد مصطفےٰ اور انکی آل پر درود و سلام بھیج [۲] رک جا میں نے روک دیا تجھ کو اُس کے نام سے جس کے سبب سے شب و روز کی سب چیزیں قائم ہیں اور وہ سب کی باتیں سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔ [۳] کیا کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے یعنی نہ آسمان سے مینہ برستا تھا نہ زمین سے نباتات اگتی تھی پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر شئے کی زندگی کا سبب قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

فرمایا جس طرف درد ہوتا ہو اُس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھا کرے[1] یَا ظَاهِرًا مَوْجُوْدًا وَّیَا بَاطِنًا غَیْرَ مَفْقُوْدٍ اُرْدُدْ عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعِیْفِ اَیَادِیْكَ الْجَمِیْلَةَ عِنْدَهٗ وَاَذْهِبْ عَنْهُ مَا بِهٖ مِنْ اَذًی اِنَّكَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ درد سر کے دفعیہ کے لئے ہاتھ سر پر پھیرنا جائے اور سات مرتبہ یہ پڑھے[2] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کان کے درد کے لئے یہ دُعا سات مرتبہ پڑھیں اور ہاتھ کان پر پھیرتے جائیں اور دوسری روایت کے مطابق درد سر کے لئے بھی سر پر ہاتھ رکھ کر اسی دعا کو پڑھنا چاہیے۔[3] لَوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰی ذِی الْعَرْشِ سَبِیْلًا وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے سفر کا بہت کچھ اتفاق پڑتا ہے اکثر خوفناک مقامات پر گزر ہوتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرما دیجئے کہ ڈر نہ لگا کرے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارا ایسی جگہ پر گزر ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے یہ پڑھ دیا کرو[4] اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ اُس شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسے بیابان میں پہنچا جس میں لوگ کہتے تھے کہ جن بہت ہیں

---

[1] اے ظاہر و موجود اور اے ایسے پوشیدہ جو علم میں مفقود نہیں ہے اپنے کمزور بندے پر وہی عنایتیں پھر جاری کر دے جن کی وہ قدر کرتا ہے اور اُس کی تکلیف کو تو رفع کر دے اس میں کچھ شک نہیں کہ تو اپنے بندوں سے محبت کرنیوالا اور اپنے بندوں پر رحم کرنیوالا ہے۔ [2] میں اُس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سبب سے خشکی و تری اور آسمان و زمین کی کل چیزیں برقرار ہیں اور وہ ہر بات کو سُنتا اور ہر چیز کو جانتا ہے [3] اگر کفار کے قول کے مُطابق خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے تو وہ بھی صاحب عرش کے قرب کے خواستگار ہوتے جب اُن سے یہ کہا جاتا ہے کہ رسولِ خدا کے پاس آؤ اور جو کچھ خدا نے اتارا ہے اُسے سُنو تو تم دیکھتے ہو کہ اُس وقت منافق ایسی ہی روگردانی کرتے ہیں جیسے کہ منافقوں کو کرنی چاہیئے۔ [4] کیا تم دینِ خدا کے سوائے کسی اور دین کے خواستگار ہو حالانکہ آسمان و زمین کی کُل چیزیں بخوشی یا بجبر اُس کی خدائی کو تسلیم کر چکی ہیں اور تم سب کی بازگشت بھی خدا ہی کی طرف ہے۔

اور میں نے یہ بھی کہتے سُنا کہ اس کو پکڑ لو۔ مارے ڈر کے میں یہ آیت پڑھنے لگا اتنے میں سُنتا کیا ہوں کہ اور ایک شخص کہتا ہے کہ بھلا میں اسے کیونکر پکڑ لوں سُنتے نہیں ہو۔ یہ تو وہ آیت کریمہ پڑھ رہا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انھیں حضرت سے کسی شخص نے شکایت کی کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے اُسے کبھی تو جن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان۔ نوبت یہ پہنچی ہے کہ سب گھر والے اُس کی زندگی سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسی برتن پر سات مرتبہ مشک زعفران سے سورۂ حمد لکھوا اور اُسے پانی سے دُھو کر ایک مہینے تک وہی پانی بچے کو پلاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ عارضہ اوّل ہی مرتبہ کے پلانے سے جاتا رہا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو مرگی آتی ہو اس پر یہ دُعا پڑھو[1] عَزَمْتُ عَلَيْكَ يَا رِيْحُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ عَزَمَ بِهَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى جِنِّ وَادِى الصَّبْرَةِ فَاَجَابُوْا وَاَطَاعُوْا لَمَّا اَجَبْتِ وَ اَطَعْتِ وَخَرَجْتِ عَنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةِ السَّاعَةَ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص کو خلل دماغ ہوگیا تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ ہر رات کو سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کر۔[2] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ فِىْ مَنَامِىْ وَفِىْ يَقْظَتِىْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَجَلَالِهٖ مِمَّا اَجِدُ وَاَحْذَرُ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو جن نے دبا لیا ہو اس پر سورۂ الحمد

---

[1] اے باد میں تجھے اُسی دعا کا واسطہ دیتا ہوں جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی ابن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہ پر پڑھی تھی اس غرض سے کہ وہ وادی صبرہ کے جنوں سے محفوظ رہیں اور اُن سب جنوں نے اُن حضرت کی اطاعت کی تھی مناسب ہے کہ تو بھی اُس کی اطاعت کرے اور فلاں ابن فلاں کے جسم سے فوراً نکل جائے۔

[2] میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا مہربان ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی ذات پر بھروسہ ہے اللہ پر ایمان لایا ہوں اور طاغوت کا منکر ہوں یا اللہ سوتے جاگتے میں میری حفاظت کر جن چیزوں سے ڈرتا اور پرہیز کرتا ہوں اُن سے اللہ کی عزت اور جلال کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور قُل اعوذ برب الناس اور قُل اعوذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور یہی تینوں سورتیں ایک برتن میں مشک و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اُسے پلائیں اور مومنوں کے وضو اور غسل کے پانی سے اُسے نہلائیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو مرگی میں مبتلا دیکھا۔ پانی کا ایک پیالہ طلب فرما کر اُس پر سورۂ الحمد اور قُل اعوذ برب الناس اور قُل اعوذ برب الفلق پڑھا اور پھر وہ پانی اُس کے سر اور مُنہ پر چھڑک دیا اُسے ہوش آگیا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر میں جن پتھر پھینکتے ہوں تو صاحب خانہ کو چاہیئے کہ اُس پتھر کو اٹھا کر یہ کہے [۱] حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ درد سر کے لئے روغن کشنیز ناک میں ٹپکائیں۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر درد سر کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حمام میں جا مگر پانی رحوض میں داخل ہونے سے پہلے سات پیالے گرم پانی کے سر پر ڈال لیجو اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتا جائیو۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے شکایت کی مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہوا لگ جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ غش آجائے گا حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ناک میں روغن عنبر اور روغن چنبیلی ٹپکا لیا کر۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اولاد آدمؑ میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس میں دو رگیں نہ ہوں منجملہ ان دو کے ایک رگ سر میں ہے جس کی حرکت سے جُذام پیدا ہوتا ہے اور دوسری دھڑ میں ہے جس کی حرکت سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں جب سر کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالےٰ زکام کو اُس پر مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد سر کو دفع کر دے اور جب بدن کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالےٰ اُس پر

---

[۱] اللہ میرے لئے کافی ہے اللہ ہر شخص کی دعا سننے والا ہے اللہ کے سوائے اور کوئی شے ایسی نہیں ہے جو انتہا قرار دی جائے۔

پھوڑے پھنسیوں کو مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد جسم کو نکال دیں لہٰذا جس شخص کو زکام ہو جائے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اُس شخص کو خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے

دوسری روایت میں فرمایا کہ زکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جسے وہ مواد جسم کے برطرف کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔

کئی روایتوں میں آچکا ہے کہ زکام کا علاج نہ کرنا چاہیئے مگر ایک روایت میں اُن حضرتؑ سے ایک علاج وارد بھی ہے کہ سوتے وقت زکام والا روغن بنفشہ میں روئی تر کرکے اپنے منہ میں رکھ لے

دوسری روایت میں فرمایا کہ چھ رتی کالا دانہ یعنی کلونجی اور تین رتی کُندر لیکر دونوں کا سفوف کریں ناس یا نُلاس کے طور پہ استعمال کریں زکام جاتا رہے گا۔

(۷)

سر، آنکھ اور گلے کی بیماریوں کے علاج اور دُعائیں

حدیث معتبر میں جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں اُسے چاہیئے کہ درست اعتقاد سے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے ضرور آرام ہو جائے گا۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے ارشاد فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دُعا تعلیم کروں کہ وہ دنیا و آخرت میں تیرے لئے منفعت بخش ہو اور تیری آنکھوں کو بالکل آرام کر دے؟ عرض کی ہاں یا بن رسول اللہ۔ فرمایا صبح و شام کی نماز کے بعد بلا ناغہ یہ دُعا پڑھا کر[1] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْبَصِیْرَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنَ فِیْ قَلْبِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ وَالسَّعَةَ فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

---

[1] یا اللہ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کا جو حق تجھ پر ہے میں اُس کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور میری آنکھوں کی روشنی بڑھا دے احکام دین میں میری بصیرت زیادہ کر دے میرے دل میں یقین زیادہ ہو جائے اور عمل میں خلوص نفس میں سلامتی اور رزق میں وسعت اور جب تک زندہ رہوں تیرا شکر ادا کرتا رہوں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کی آنکھیں دکھیں وہ یہ دعا پڑھے [1] اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْھُمَا الْوَارِثَیْنِ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَاَرِنِیْ فِیْہِ ثَارِیْ -

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دیکھا کہ حضرت کی آنکھیں خوب دکھ رہی ہیں۔ دوسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا دیکھا کیا ہے کہ آنکھیں دکھنے کا نشان بھی باقی نہیں۔ اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ دعا پڑھی تھی [2] اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعَظَمَۃِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِکَرَمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِبَھَاءِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِحِلْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِاٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ عَلٰی مَا اَجِدُ فِیْ عَیْنِیْ وَمَا اَخَافُ وَمَا اَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الطَّیِّبِیْنَ اَذْھِبْ ذٰلِکَ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَقُدْرَتِکَ -

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو یہ دعا پڑھتے سنا جب اپنے گھر پہنچا تو وضو کرکے نماز پڑھی اور بعد نماز یہ دعا پڑھی اور دعا میں جب ان لفظوں پر پہنچا اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ فوراً آنکھیں کھل گئیں وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَرَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ اَسْئَلُکَ بِطَاعَۃِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَۃِ اِلٰی اَجْسَادِھَا وَبِطَاعَۃِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَۃِ اِلٰی اَعْضَائِھَا وَبِانْشِقَاقِ الْقُبُوْرِ عَنْ اَھْلِھَا وَبِدَعْوَتِکَ الصَّادِقَۃِ فِیْھِمْ وَاَخْذِکَ بِالْحَقِّ بَیْنَھُمْ اِذَا بَرَزَ

---

[1] یا اللہ مجھ پر ایسا فضل کر کہ اپنی قوت سامعہ و باصرہ سے آخر دم تک پورا پورا فائدہ اٹھاتا رہوں اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے برخلاف میری مدد کر اور جو بدلا میرے ظلم کا تو اُس سے لے وہ مجھے ان آنکھوں سے دکھلا دے۔ [2] جو کچھ مجھے آنکھ میں معلوم ہوتا ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن سب سے اللہ کی عزت۔ قدرت۔ عظمت۔ جلال۔ جمال۔ کرم خوبی۔ بخشش۔ درگزر اور یاد کی اور رسول اللہ اور آل رسول صلے اللہ علیہ وآلہ کی پناہ مانگتا ہوں اے اللہ اے نیک بندوں کے مددگار جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کو اپنی قدرت سے رفع فرما دے۔

الْخَلَائِقُ يَنْظُرُوْنَ قَضَائَكَ وَيَرَوْنَ سُلْطَانَكَ وَيَخَافُوْنَ بَطْشَكَ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَكَ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ يَا رَحْمٰنُ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِيْ اَبَدًا اَمَّا اَبْقَيْتَنِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے بینائی کم ہو جانے کی شکایت کی اور عرض کیا کہ اتنی کم ہوگئی ہے کہ رات کو مجھے کچھ نہیں سوجھتا فرمایا کہ تو آیۂ[2] "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" آخر تک کسی جام پر چند مرتبہ لکھ اور پانی سے اُسے دھو کر ایک شیشی میں رکھ چھوڑ اور ایک سو سلائی بھر کر اس میں سے آنکھوں میں لگا لیا کر۔ راوی کہتا ہے کہ سو سلائیاں نہ لگانے پایا تھا کہ میری بینائی عود کر آئی۔

حدیث معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مفصلۂ ذیل باتیں آنکھوں کے لئے موجب شفا ہیں۔ سورۂ حمد۔ سورۂ قل اعوذ برب الناس۔ سورۂ قل اعوذ برب الفلق۔ آیۃ الکرسی کا پڑھنا اور قسط و مُرو کُندر کا گھس کر آنکھوں میں لگانا

---

[1] اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے فنا ہو جانے والی روحوں کے پروردگار اے بڑھنے والے اجسام کے پالنے والے میں تجھ سے اُس اطاعت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جو روحوں نے کی کہ تیرے حکم سے اپنے اپنے جسموں میں داخل ہوئیں نیز اُن اجسام کی اطاعت کا واسطہ دیتا ہوں جن کے اعضا تیرے حکم سے یکجا ہو گئے اُن قبروں کے پھٹ جانے کا واسطہ دیتا ہوں جو تیرے حکم سے اپنے مدفون کو نکال دیں گی پھر تیرے برحق بلاوے کا واسطہ دیتا ہوں جس کے ذریعہ سے وہ سب اکھٹے کیئے جائیں گے اور اُس مواخذے کا واسطہ دیتا ہوں جو تو حق کے ساتھ اُن سے کریگا مواخذے کا وقت ایسا سخت وقت ہوگا کہ تمام مخلوق تیرے فیصلہ کی منتظر ہوگی تیرے جاہ و جلال کو دیکھتی ہوگی۔ تیرے دبدبہ و ہیبت سے ڈرتی ہوگی اور تیری رحمت کی اُمیدوار ہوگی یہ دن ایسا نفسی نفسی کا دن ہوگا کہ آقا کی کوئی چیز نہ غلام کے کام کی ہوگی نہ غلام کی کوئی چیز آقا کے کام کی۔ کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا سوائے اُس شخص کے جس پر خدا نے رحم کیا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا زبردست اور مواخذے کے وقت رحم اور درگذر کرنیوالا ہے۔ اے گنہگار بندوں پر رحم کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تیرے نزدیک میری بقا میں مصلحت ہے میری آنکھوں میں بینائی دل میں یقین اور زبان پر رات دن تیرا ذکر رہے بہ تحقیق تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

[2] یہ آیت سورۂ نور رکوع پنجم کے اوّل میں ہے اور "واللّٰہ بکلّ شَیْءٍ عَلیم" پر ختم ہوئی ہے۔

کان کے درد کی ایک دُعا کا بیان چھٹی فصل میں درد سر کی دُعا کے ساتھ ہو چکا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بہرے پن کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ اپنے کانوں پر ہاتھ پھیر اور یہ آیتیں پڑھ ؎ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کان کے درد کے لئے سات مرتبہ روغن چنبیلی یا روغن بنفشہ پر یہ آیت پڑھیں ؎ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا۔

نکسیر بند کرنے کے لئے منقول ہے کہ یہ آیت مریض کی پیشانی پر لکھے ؎ قِيْلَ يَاۤ اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَيَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔

؎ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (تو اے ہمارے رسول) تم دیکھتے کہ وہ پہاڑ بھی ہمارے خوف سے لرزتا اور پھٹ جاتا۔ یہ مثالیں اُن لوگوں کے لیئے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ شاید وہ غور و فکر کریں۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہے جو تمام حالات آئیندہ اور موجودہ سے واقف ہے بندوں کے گناہ دیکھنے والا اور روزی برقرار رکھنے والا اور عاقبت میں اُن کے قابل عفو گناہوں سے درگزر کرنے والا ہے۔ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بادشاہ ہے پاک و پاکیزہ ہے موجب سلامتی۔ امن دینے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ غالب زبردست صاحب عظمت ہے مشرکین جن جن چیزوں کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات [illegible] و منزہ ہے اللہ کل چیزوں کا بنانے والا تمام عالم کا پیدا کرنے والا اور ہر شے کی صورت مقرر کرنے والا ہے [illegible] عمدہ عمدہ [illegible] ہے ہیں۔ آسمان اور زمین کی کل چیزیں اُس کی عبادت کرتی ہیں اور وہ [illegible] علیم ہے ؎ گویا اس نے اس بات کو سنا ہی نہیں گویا اُس کے دونوں کانوں میں [illegible] ان میں سے [illegible] تو [illegible] جائے گا۔ ؎ کہا

[illegible]

دوسری روایت میں ہے کہ نکسیر بند کرنے کے لئے مریض پر یہ آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

[1] مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ۔

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے مُنہ کے درد کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ مُنہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ لیا کر۔ [2] بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الَّتِي لَا يَضُرُّ مَعَهَا شَيْءٌ قُدُّوسًا قُدُّوسًا قُدُّوسًا بِاسْمِكَ يَا رَبِّ الطَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الَّذِي مَنْ سَأَلَكَ بِهِ أَعْطَيْتَهُ وَمَنْ دَعَاكَ بِهِ أَجَبْتَهُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تُعَافِيَنِي مِمَّا أَجِدُ فِي فَمِي وَفِي رَأْسِي وَفِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي بَطْنِي وَفِي ظَهْرِي وَفِي يَدِي وَفِي رِجْلِي وَفِي جَمِيعِ جَوَارِحِي كُلِّهَا۔

---

[1] اسی میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی میں سے ایک مرتبہ نہیں اور نکال لائیں گے اُس دن عام طور پر سب اُس منادی کے ساتھ ساتھ ہوں گے جو کجرو نہیں ہے اور بوجہ ہیبت اور جلال پروردگار تمام آوازیں پست ہوں گی۔ بس اے رسول کوئی آواز تیرے سُننے میں نہ آئے گی مگر بہت ہی آہستہ بات کرنے کی۔ اے زمین تو اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان تو بارش سے باز رہ زائد پانی خشک کیا گیا مشیت خدا جاری ہوئی کشتی نوح نے کوہ جودی پر قرار لیا اور یہ کہا گیا کہ اب سے ظلم کرنے والے مقطوع النسل ہوا کریں گے جیسے یہ کافر ہوئے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اور پرہیزگار ہے خدا اُس کے واسطے محل خطر سے نکل جانے کے لئے کوئی راستہ قرار دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ ہی اس کے لئے کافی ہوتا ہے اس میں ذرا شک نہیں کہ اللہ اپنے فیصلہ کا پورا کرنیوالا ہے اور یہ تحقیق ہے کہ اللہ نے ہر چیز کا پیمانہ مقرر کیا ہے ہم نے اُن کے آگے بھی ایک دیوار قائم کردی ہے اور پیچھے بھی اور اوپر سے پاٹ دیا اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

[2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا اور عقبےٰ دونوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ میں کوئی مرض تکلیف نہیں پہنچا سکتا اللہ کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن کے ساتھ کوئی شے ضرر نہیں کرسکتی خدائے تعالیٰ پاک و منزّہ و مبرّا ہے۔ اے اللہ اے پروردگار میں تیرے پاک و پاکیزہ اور مبارک نام کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں اور یہ واسطہ ایسا ہے جس نے اس کے وسیلے سے کسی چیز کا سوال کیا ہے تو نے

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں دانتوں کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ رات کو اس درد کے مارے چین نہیں پڑتا۔ فرمایا کہ اب جس وقت درد معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سورۂ الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھ کر یہ آیت پڑھیے[1] وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دانتوں کے درد کیلئے مذکورہ بالا سورتیں اور آیت پڑھی جائے یا سورۂ انا انزلناہ۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دفیعہ درد کیلئے اعضائے سجدہ[2] پر ہاتھ ملکر درد کی جگہ پر ملنا چاہیئے اور یہ پڑھنا چاہیئے[3] بِسْمِ اللّٰهِ وَالشَّافِي اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانتوں کے درد کے دفیعے کے لئے سورۂ حمد اور معوذتین اور سورۂ اخلاص پڑھ کر یہ دعا پڑھے[4] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰۤى اِبْرَاهِيْمَ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْكَ شَيْءٌ اِكْفِ عَبْدَكَ وَابْنَ اَمَتِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَخَافُ وَيَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ الْوَجَعِ الَّذِيْ يَشْكُوْهُ اِلَيْكَ ۔

وہ اُسے عطا فرمائی ہے اور جس نے اس کے وسیلے سے دُعا کی ہے تو نے اُس کو قبول فرمایا ہے میرا سوال یہ ہے کہ تو اپنے نبی محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ و آلہ اور اُن کے اہل بیت پر درود بھیج اور مجھے جو کچھ میرے مُنھ۔ سر۔ کانوں۔ آنکھوں۔ پیٹ۔ پیٹھ ہاتھوں۔ پاؤں اور کل اعضا میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اُسے آرام کر دے۔

[1] دیکھے گا تو پہاڑ کو اس گمان کے ساتھ کہ وہ ساکن ہے مگر وہ اس طرح چلتا ہوگا جس طرح بادل چلتا ہے یہ خدا کی کارسازی ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی ضرورت کے مناسب بنایا ہے اور تمہاری کل کارروائیوں سے وہ واقف ہے۔ [2] اعضائے سجدہ یہ سات ہیں ۱ پیشانی۔ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے۔ [3] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی شفا دینے والا ہے اور سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں کچھ طاقت و قدرت نہیں ہے۔ [4] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا میں رحم فرمانے والا اور عقبیٰ میں درگزر کرنے والا ہے شب و روز میں ہر چیز اُسی کے سبب سے قرار لیتی ہے اور وہ ہر چیز کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہم نے کہہ دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا مگر اس طرح کہ ابراہیم سلامت رہے۔ اُنہوں نے تو اس سے مکر کرنا چاہا تھا مگر ہم نے ایسا کیا کہ وہ خود ہی ٹوٹے میں رہے آواز دی گئی کہ جو لوگ آگ میں اور جو اس کے گرد اگرد ہیں سب برکت یافتہ ہیں اور اللہ تمام مخلوقات کا پالنے والا پاک

(بقیہ مضمون اگلے صفحہ پر ہے)

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جبرئیل حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیئے یہ دُعا لائے جن دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہو اُن پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ دُعا پڑھے[1] اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِدَابَّةٍ تَكُوْنُ فِي الْفَمِ تَاْكُلُ الْعَظْمَ وَتَتْرُكُ اللَّحْمَ اَنَا اَرْقِيْ وَاللّٰهُ شَافِيْ الْكَافِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى وَيُرِيْكُمْ اٰيَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

دوسری روایت میں ہے کہ ڈاڑھ کے درد کے لئے ایک آہنی میخ لے کر سورۂ حمد اور معوذتین ہر ایک تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ پڑھیں[2] مَنْ يُّحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ يَاضِرْسَ فلان ابن فلان اَكَلْتَ بِالْحَارِّ وَالْبَارِدِ اَفَبِالْحَارِّ تَسْكُنِيْنَ اَمْ بِالْبَارِدِ تَسْكُنِيْنَ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ شَدَدْتُ دَآءَ هٰذَا الضِّرْسِ مِنْ فلان بن فلان بِسْمِ اللّٰهِ - اس کے بعد اس کیل کو دیوار میں ٹھوک دیں اور ٹھوکتے وقت اللہ اللہ اللہ کہتے جائیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے گندہ دہنی کی شکایت کی حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ تو سجدے میں یہ دُعا پڑھ - يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

و پاکیزہ ہے یا اللہ تو ہر شے سے کفایت دینے والا ہے اور ایسی ایک چیز بھی نہیں جو تجھ سے مستغنی کر سکے تو اپنے بندے اور اپنے لونڈی زادے کو اس چیز کے ڈر سے جس سے وہ ڈرتا اور عذر کرتا ہے اور اس درد کے شر سے جس کی وہ تیرے پاس شکایت لایا ہے کفایت فرما۔

[1] اس کیڑے سے بڑا تعجب ہے جو آدمی کے منہ میں ہوتا ہے ہڈی کو کھا جاتا ہے اور گوشت کو چھوڑ دیتا ہے میں تو اس کو کیلتا ہوں اور اللہ مریض کو شفا دینے کے لیئے کافی ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور جس وقت کہ تم نے ایک نفس کو قتل کیا تھا اور پھر اس کے بارے میں اختلاف کیا حالانکہ اللہ تمہاری پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دینے والا ہے چنانچہ ہم نے کہہ دیا کہ اس میّت کے بدن پر قربانی کی گائے کا کوئی عضو چھوؤ اور خدا اس طرح سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے شاید کہ تم سمجھ جاؤ اس جگہ مریض کا اور اس کے باپ کا نام لکھو۔

[2] جو گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اے فلاں ابن فلاں کی داڑھ تو نے گرم و سرد دونوں کو کھا لیا اب یہ بتا کہ تجھے گرم سے سکون ہوتا ہے یا سرد سے حالانکہ شب و روز میں ہر چیز کو سکون پروردگار عالم کے حکم سے ہوتا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ میں نے فلاں ابن فلاں کی اس داڑھ کا درد خدائے بزرگ کے نام سے کیل دیا۔

يَااَللهُ يَارَحْمٰنُ يَارَبَّ الْاَرْبَابِ يَاسَيِّدَ السَّادَاتِ يَااِلٰهَ الْاٰلِهَةِ وَيَامَالِكَ الْمُلْكِ وَيَامَلِكَ الْمُلُوْكِ اِشْفِنِيْ بِشِفَآئِكَ مِنْ هٰذَا الدَّآءِ وَاصْرِفْهُ عَنِّيْ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ ۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک ہی دفعہ یہ دعا سجدے میں پڑھی تھی کہ آرام ہوگیا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ومبلان بہشت کی گھانس ہے اور اُس کا عرق آنکھ کے درد کے لئے مفید ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی آنا موقوف ہوجاتا ہے اور روشنی بڑھتی ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آنکھوں کے مرض کی شکایت کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جدوار اور کافور برابر لیکر دوا تیار کرے۔

دوسری روایت میں ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس دوا کے استعمال سے آنکھوں کو اور دل کو قوّت پہنچتی ہے اور ضعف جاتا رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ آنکھوں کی پتلیوں میں جو سفیدی آجاتی ہے اُس کے لئے وہانہ فرنگ نافع ہے۔

معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبر سقوطری اور کافور ہر دو ہم وزن لے کر پیسیں اور ریشمی کپڑے میں چھان کر رکھ چھوڑیں اور ہر مہینے ایک مرتبہ سُرمہ کی طرح لگا لیا کریں آنکھوں کی کسی بیماری کی اور درد سر کی کبھی شکایت نہ ہوگی۔

منقول ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے ارشاد فرمایا تھا کہ ہلیلۂ زرد ایک عدد فلفل سات عدد باریک پیس کر بکالو اور پھر آنکھوں میں لگالو۔

---

[1] اے اللہ۔ اے اللہ۔ اے بندوں کے گناہ دیکھ کر روزی برقرار رکھنے والے۔ اے تمام مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار۔ اے تمام عارضی سرداروں کے دائمی سردار۔ اے تمام باطل معبودوں کے برحق معبود۔ اے تمام کائنات کے مالک۔ اے تمام بادشاہوں کے بادشاہ مجھے اپنی دارالشفائے قدرت سے اس بیماری سے آرام دے اور اس تکلیف کو مجھ سے دور کردے کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ایک لمحہ کے لئے بھی تیرے قبضہ و اختیار سے باہر نہیں ہوں۔

روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں سفیدیٔ چشم کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے جوڑ جوڑ میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں بھی درد ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ تین دوائیں لے فلفل۔ دار فلفل سات سات ماشہ ۔ نوشادر صاف وستھرا ساڑھے تین ماشہ۔ پھر ان تینوں چیزوں کو خوب مہین پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان لے پھر دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں لگا کر ایک گھنٹہ بھر صبر کیجیو اس عرصہ میں سفیدی بھی برطرف ہو جائے گی اور آنکھ میں جو زائد گوشت بڑھ گیا ہے وہ بھی دُور ہو جائے گا اور درد کو بھی سکون ہو گا ۔ اس کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر معمولی سُرمہ لگا لیجیو ۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ جناب امیرالمؤمنین علیہ السّلام نے حضرت سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دُکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ سونے اور خرمہ کھانے سے پرہیز کرو ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جب آنکھوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوب چشم نہیں ہونے پاتا۔ اسی طرح جمعرات اور جمعہ کو ناخن ولبیں کتروانے سے آنکھیں دُکھنے سے محفوظ رہتی ہیں ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے کان کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی کہ میرے کان سے خون اور میل بہت نکلتا ہے۔ فرمایا کہ بہت پُرانا پنیر تھوڑا سا بہم پہنچاؤ اور اُس کو پیس کر عورت کے دودھ میں ملا لو۔ پھر آگ پر گرم کر کے چند قطرے اُس کان میں ٹپکا لو جس میں دَرد ہو ۔

ایک اور روایت میں کان ہی کے درد کے لئے یہ منقول ہے کہ مُٹھی بھر تل اور اسی قدر رائی دونوں کو لے کر علیحدہ علیحدہ کوٹیں پھر دونوں کو ملا کر تیل نکال لیں اور اُس تیل کو ایک شیشی میں بھر کر اُس کے مُنھ پر مُہر کر کے رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت اُس تیل کے دو قطرے کان میں ٹپکا کر روئی رکھ لیں تین دن کے استعمال سے آرام ہو جائے گا ۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ سُداب کو روغن زیت میں پکا کر اُس کے چند قطرے کان میں ٹپکا لیں ۔

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سُداب کان کے درد کیلئے نافع ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ گلے کے درد کے لئے دُودھ پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے ۔

بسند معتبر جناب امیرالمومنین صلوٰت اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شہر میں گزر ہوا ۔ دیکھا کہ تمام آدمیوں کے چہرے زرد اور آنکھیں نیلی ہیں ۔ اہلِ شہر نے اُن حضرت کی خدمت میں مرض کی شکایت کی ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم گوشت کو دھو کر نہیں پکاتے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو حیوان مرتا ہے وہ حالت جنابت میں مرتا ہے ۔ اہل شہر نے اس کے بعد حسب ہدایت گوشت دھو کر پکانا شروع کیا تو اُن کی بیماری جاتی رہی ۔

اِسی طرح منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السّلام کا ایک اور شہر میں گزر ہُوا ۔ دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کے دانت گرے ہُوئے اور مُنہ سوجے ہوئے ہیں ۔ فرمایا کہ تم سوتے وقت مُنہ ڈھانک کے نہ سویا کرو بلکہ کھُلا رکھا کرو ۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے اُن لوگوں کی بیماری زائل ہوگئی ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دانتوں کے درد کے لئے سُعد (ناگرموتھ) مَلنا چاہیئے ۔ نیز فرمایا کہ جو سرکہ شراب سے تیار کیا جائے اُس کے استعمال سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حمزہ ابن طیار اُن حضرت کی خدمت میں ہائے وائے کرتا ہُوا آیا ۔ آپ نے دریافت کیا ۔ کیوں ۔ کیا ہُوا ؟ عرض کی ابن رسولُ اللہ دانتوں کے درد سے مرا جاتا ہوں ۔ ارشاد فرمایا کہ پچھنے لگوالو ۔ چنانچہ پچھنے لگواتے ہی آرام ہوگیا ۔ بعد آرام ہونے کے حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوا پچھنے لگوانے اور شہد پینے کی برابری نہیں کرسکتی ۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ دانتوں کے درد کے لئے ایک دانہ حنظل لیکر چھیل

ڈالیں پھر اُس کا تیل نکال لیں اگر کسی کے دانتوں کو کیڑے نے کھوکھلا کر دیا ہو تو تین شب پیہم یہ عمل کرے کہ اُس روغن کے چند قطرے دانتوں میں ٹپکا کر تھوڑی روئی اُسی روغن میں تر کر کے اُن دانتوں میں رکھ لے جن میں درد ہوتا ہو اور چت سو ئے۔ اور اگر کسی کے دانتوں کی جڑ میں درد ہو تو جس رُخ کے دانتوں میں درد ہو اُس طرف کے کان میں دو دو تین تین قطرے اسی روغن کے سوتے وقت ٹپکانے سے چند روز میں آرام ہو جائے گا۔

پھر فرمایا کہ اگر کسی شخص کا مُنھ دُکھتا ہو یا دانتوں سے خون نکلتا ہو یا دانتوں میں درد ہو یا مُنھ آیا ہوا ہو اور چھالوں کی رنگت سُرخ ہو تو ایک پکّا ہوا حنظل زرد بہم پہنچائے اور اُسے گِل حکمت کر کے سر کی طرف اس میں ایک سُوراخ کرے اور چاقو یا کیل کے ذریعہ سے اس کا تمام گودا ایسی ہوشیاری سے نِکال لے کہ اُس میں اور چھید نہ ہونے پائے پھر سرکہ شراب کا بنایا ہوا اُس میں بھر کے آگ پر رکھ دے جب جوش آجائے تو اُٹھا کر احتیاط سے رکھ چھوڑیں ضرورت کے وقت ایک ناخن بھر اُس میں سے تو ڑ کر دانتوں اور مُنھ میں ملیں اس کے بعد سرکہ سے کُلّی کر ڈالیں یا یہ کہ اُس سرکہ کو جو حنظل میں پکا ہے کسی شیشے یا چینی کے برتن میں علیحدہ رکھ چھوڑیں مگر خواہ اُسی حنظل میں ہو یا کسی اور ظرف میں اس کا خیال ضرور ہے کہ جتنا سرکہ خشک یا کم ہو جائے اُتنا اور ملا دیا کریں۔ یہ دوا جتنی پُرانی ہوتی جائے گی اُس کا نفع زیادہ ہوتا جائے گا۔

معتبر حدیث میں ابراہیم ابن نظام سے منقول ہے کہ مجھے راستے میں چوروں نے گرفتار کر لیا اور گرم گرم پالودہ میرے مُنھ میں ٹھونس دیا پھر میرے مُنھ میں برف بھر دی جس سے میرے دانت سارے گر گئے۔ خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ سُعد نا گرموتھ اپنے مُنھ میں رکھا کر کہ تیرے دانت پھر نکل آئیں۔ اس خواب کو دیکھے کچھ بہت دن نہ گزرے تھے جو یہ سُننے میں آیا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ہماری بستی میں وارد ہوئے ہیں اور خراسان کا ارادہ ہے۔ میں حضرت کی خدمت میں دوڑا گیا اور اپنی کیفیت عرض کی آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو خواب میں فرما چکے تھے۔ حسبِ ارشاد تعمیل کرنے سے میرے دانت از سرِ نو نکل آئے۔

۸

کنٹھ مالا۔ ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا۔ زخم۔ مسّے۔ پھوڑے پھنسیاں۔ جذام۔ برص۔ چھیپ وغیرہ کے علاج۔

علیؔ ابن نعمان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السّلام سے عرض کیا کہ میرے بدن پر مسّے بہت نکل آئے ہیں اور مجھے ان کے سبب سے بہت ہی تردد ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر ہر مسّے کے لئے سات سات جَو لے لو اور ایک ایک جَو پر سات سات مرتبہ سورۂ الواقعہ اور سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھو۔[1] وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا۔ پھر ہر ہر جَو کو ایک ایک مرتبہ ہر ہر مسّے پر مل لو اس کے بعد سب جَو اکٹھا کر کے ایک نئے کپڑے میں باندھ لو پھر ایک پتھر اُس کپڑے میں باندھ کر کسی کوئیں میں ڈال دو بہتر ہوگا کہ یہ عمل تحت[2] الشعاع میں کیا جائے۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا ایک ہفتے میں سب مسّے جاتے رہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مسّے پر ہاتھ ملو اور تین مرتبہ یہ دُعا پڑھو۔
[3] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ امْحُ عَنِّیْ مَآ اَجِدُ۔

حدیث معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک لڑکی کے کنٹھ مالا نکل آیا تھا کسی شخص نے خواب میں مجھ سے کہا کہ اُس لڑکی سے کہہ دو کہ اس دُعا کو

---

[1] اے ہمارے رسول یہ تجھ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں تو کہدے کہ میرا پروردگار ان کو ریت بنا کر اُڑا دے گا اور پھر زمین کو چٹیل میدان اور لق و دق بیابان کر دے گا جس میں نہ بلندی باقی رہے گی نہ پستی۔ [2] تحت الشعاع قمری مہینے کی وہ تاریخیں ہیں جن میں چاند غائب رہتا ہے اور وہ علی العموم ۔ ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - یا ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ہوتی ہیں۔

[3] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور حد سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی ذات پر بھروسہ ہے۔ محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ اللہ کے رسول ہیں اور سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں کوئی قوت و قدرت نہیں یا اللہ جو کچھ مجھے محسوس ہوتا ہے اس کو میرے جسم سے محو فرمائے۔

بتکرار پڑھے۔[۱] یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ یَا سَیِّدِیْ ۔

دوسری حدیث سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا بدن پھٹنا اور بہنا شروع ہو گیا ہے۔ فرمایا تم تین دن روزہ رکھو اور چوتھے دن وقت زوال غسل کر کے کسی صحرا کی طرف یا کسی بلند چھت پر جاؤ اور چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ بعد سورۂ حمد جو جو سورہ مناسب جانو پڑھو مگر جہاں تک ممکن ہو حضور قلب اور تضرع و زاری رہے نماز سے فارغ ہو کر اپنے تمام کپڑے اتار ڈالو اور ایک پرانا پاک کپڑا بطور لنگی کے باندھ کر خاک پر سجدے میں گر پڑو اور اپنے داہنے رخسارے کو خاک پر رکھ کر رو رو کر یہ دعا پڑھو۔ [۲] یَا وَاحِدُ یَا فَرْدُ یَا کَرِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ کْشِفْ مَا بِیْ مِنْ مَرَضٍ وَّ اَلْبِسْنِیْ الْعَافِیَةَ الشَّافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ وَ مُنَّ عَلَیَّ بِتَمَامِ النِّعْمَةِ وَ اذْهِبْ مَا بِیْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَ غَمَّنِیْ ۔ فرمایا کہ یہ عمل اس وقت تجھے نفع بخشے گا کہ تیرا دل مطمئن ہو اور تجھے اس بات کا یقین ہو کہ اس میں تاثیر ضرور ہے اُس شخص نے حسب فرمودہ عمل کیا اور بہت جلد شفا پائی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کسی کے بدن پر ورم پیدا ہو جائے اور اُسے اس بات کا خوف ہو کہ نتیجہ اس کا خراب ہو جائے گا تو اُسے مناسب ہے کہ نماز پنجگانہ کے وقت جب وضو کرے تو نماز سے پہلے اُس ورم کے دفعیہ کے لئے یہ آیتیں پڑھ لیا کرے [۳] لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَۃِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ

---

[۱] اے مہربانی کرنیوالے اے رحم فرمانے والے اے میرے پروردگار اے میرے سردار

[۲] اے یکتا اے تنہا۔ اے کرم کرنے والے۔ اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے۔ اے سب سے زیادہ قریب۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج اور میرے مرض کو دور کر دے اور مجھے دنیا و آخرت میں پوری پوری عافیت عنایت کر۔ مجھ پر اپنی نعمت تمام فرما اور جس مرض نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور تکلیفیں دی ہیں اس کو دور کر دے۔ [۳] ان آیات کا ترجمہ باب ۹ فصل ۷ کے

[illegible]

اَلْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔ اس عمل سے وہ ورم تھوڑے عرصے میں انشاءاللہ جاتا رہے گا ۔

۷۸۶

۱۳	۲	۳	۱۶
۸	۱۱	۱۰	۵
۱۲	۷	۶	۹
۱	۱۴	۱۵	۴

مکارم الاخلاق میں یہ نقش چیچک کے دفعیہ کے لئے لکھا ہے جب یہ مرض پھیلا ہوا ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر بچّوں کے گلے میں باندھ دینا چاہئے انشاءاللہ تعالےٰ چیچک سے محفوظ رہیں گے اور اگر نکلی تو بہت کم۔ مگر لکھنے میں ترتیب اعداد کا خیال بہت ضرور ہے یعنی خانہ پُری نقش کی ہندسوں کی ترتیب سے کریں ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے اُن پھُنسیوں اور گرمی دانوں وغیرہ کے بارے میں جو اکثر نکل آتے ہیں منقول ہے کہ جب انکا ظہور ہو کلمہ کی انگلی ہر ایک کے گرداگرد پھرائیں اور سات دفعہ یہ پڑھیں لہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ چھ دفعہ پڑھنے میں تو انگلی گرداگرد پھراتے رہیں اور ساتویں مرتبہ انگلی اُس پھُنسی پر رکھ کر زور سے دبا دیں۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ پھنسیاں وگرمی دانے وغیرہ اکثر فساد خون سے ہوتے ہیں جب فاسد خون کی طغیانی ہوتی ہے تو وہ بدن سے خارج ہونے کے لئے جلد میں سے راستہ کرلیتا ہے اسلئے جس شخص کو پھنسیوں وغیرہ سے تکلیف پہنچتی ہو وہ بستر پر لیٹنے سے پہلے دعائے مندرجہ ذیل پڑھ لیا کرے تو اُن پھنسیوں کی تکلیف اور تمام امراض سے عافیت وآرام پائیگا۔

؎۲ اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَکَلِمَاتِہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُھُنَّ بِرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آتشک پھوڑوں اور داد کے لئے ان آیتوں کو پڑھیں اور بطور تعویذ اپنے پاس رکھیں ؎۳ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی اَللّٰہُ اَکْبَرُ

؎۱ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اللہ بُردبار اور صاحب کرم ہے ۔ ؎۲ میں خدائے بزرگ کے چودہ برگزیدہ بندوں کی اور اُس کے اُن کلمات کاملہ کی جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرسکتا ہر شریر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں ۔
؎۳ میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندوں پہ بہت مہربان ہے ناپاک بات کی مثال بدترین درخت کی مثال ہے جو زمین پر سے اُکھاڑ دیا جاتا ہے اور پھر اس کو ٹھہرنے کی جگہ نہیں ملتی۔ ہم نے تم کو اسی میں سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور پھر ایک مرتبہ اسی میں سے نکال کھڑا کریں گے اللہ سب سے بڑا ہے۔ تو اُس سے بڑا نہیں ہوسکتا۔ اللہ باقی رہے گا تو باقی نہیں رہ سکتا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۔

وَاَنْتَ لَا تَنْكَبِّرُ اَللّٰهُ يَبْقٰى وَاَنْتَ لَا تَبْقٰى وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ یونس ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفید داغوں کی شکایت کی جو اُس کے چہرے پر پیدا ہو گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ پچھلی رات میں جبکہ ثلث شب باقی ہو اُٹھ کر وضو کر اور نماز شب بجالا اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدے میں یہ دعا پڑھ[1] يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِيْ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَذْهِبْ عَنِّيْ عَـ هٰذَا الْوَجَعَ فَاِنَّهٗ قَدْ غَاظَنِيْ وَاَحْزَنَنِيْ۔ اور تضرع و زاری بہت کر۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا اور کوفہ پہنچنے سے پہلے پہلے وہ سفید داغ غائب ہو گئے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اسحٰق ابن اسماعیل وغیرہ نے بھی اُن حضرت سے اسی مرض کی شکایت کی تھی تو اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو پھر حمد و ثنائے الٰہی ادا کر کے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیجو پھر یہ دعا پڑھو۔[2] يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا اَقْدَرَ الْقَادِرِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يَا سَامِعَ الدَّعَوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعْطِنِيْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْاٰخِرَةِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ

---

[1] اے بزرگ اے برتر اے بندوں پر رحم کرنے والے اے وقت حساب درگزر کرنے والے اے دعاؤں کے سننے والے اے عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمانے والے تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور مجھے دنیا و آخرت کی وہ خوبیاں عطا فرما جو تیرے دینے کے لائق ہیں اور مجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بدیاں دور کر دے اور اس بیماری کو بھی دفع فرما کیونکہ اس نے مجھے رنج و تعب میں ڈال رکھا ہے ۱۲ عـ ہذا الوجع کی جگہ مرض کا نام لینا چاہیئے۔ [2] یا اللہ اے بندوں کے گناہ دیکھ کر روزی برقرار رکھنے والے اے وقت حساب درگزر کرنیوالے اے یکتا اے تنہا اے بے نیاز۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالے۔ اے سب قدرت رکھنے والوں سے زیادہ قدرت رکھنے والے۔ اے تمام مخلوقات کے پرورش کرنے والے۔ اے تمام دعاؤں کے سننے والے۔ اے برکتوں کے نازل کرنے والے۔ اے خوبیوں کے عطا کرنے والے تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور مجھے دنیا و آخرت کی خوبیاں عنایت فرما اور مجھ سے دنیا و آخرت کی بدیاں دور کر دے اور جو حالت میری ہے اس سے مجھے نجات دے کیونکہ اس نے مجھے رنج و تعب میں ڈال رکھا ہے ۱۲

شَرَّ الدُّنْیَا وَشَرَّ الْاٰخِرَۃِ وَاَذْھِبْ مَا بِیْ فَقَدْ غَاظَنِیَ الْاَمْرُ وَاَحْزَنَنِیْ ۔

ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ سورۂ انعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھ کر پاک پانی سے دھوکر پیئیں تو سفید داغ جاتے رہیں گے ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ سورۂ یٰسین کو بھی شہد سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پینا وہی فائدہ رکھتا ہے ۔

مکارم الاخلاق میں مذکور ہے کہ برص و جذام کے دفعیہ کے لئے ان آیتوں کو لکھ کر صاحب مرض بطور تعویذ کے اپنے پاس رکھے [1] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ بِاسْمِ فلان بن فلانہ ۔

چھیپ کے لئے جس مقام پر چھیپ ہو یہ آیتیں لکھنی چاہئیں [2] وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ط ھَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ اَوْ یَنْفَعُوْنَکُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کے زخم کے لیئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑی سی تازی رال بہم پہنچالے اور اتنی ہی بکری کی چربی اور دونوں کو کوری ٹھلیا پر رکھ کے ملالے پھر ظہر کے وقت سے عصر کے وقت تک ہلکی آنچ پر گرم ہونے دے اس کے بعد پرانے کتان کا ایک ٹکڑا لے کر اس تیار شدہ مرہم کو اس پر پھیلا اور مثل پھائے کے اس زخم پر لگالے اور اگر اس زخم میں ناسور بھی ہو تو کتان کی ایک بتی بنا کر اس بتی پر

---

[1] میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا اور بہت ہی مہربان ہے ۔ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے اصلی کتاب اسی کے پاس ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لیئے زیبا ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور ان فرشتوں کا جو دو دو تین تین اور چار چار پر رکھتے ہیں قاصد مقرر کرنیوالا ہے ۔ آگے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھنا چاہیئے ۔

[2] ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ ہمارے پاس اس کے خزانے نہ ہوں اور ہم ہر چیز کو اسی اندازے سے نازل کرتے ہیں جو ہمیں پہلے سے معلوم ہے ۔ کیا یہ بت تمہاری آوازوں کو سن سکتے ہیں جبکہ تم ان سے دعا کرتے ہو ؟ یا یہ تمہارے نفع و ضرر پر قادر ہیں ؟ ۔

یہی مرہم لگا کر ناسور کے اندر پہلے سے رکھ دینا چاہیئے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مر جانے کا اندیشہ تھا اور طبیب لوگ خوف کے مارے اُس کے چیرنے کی جُرأت نہ کرتے تھے۔ فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے کسی شخص کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج کر متوکل کی یہ حالت عرض کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینگنیاں جو اُنھیں کے پاؤں سے کچلا ہو کر گوندا ہوگئی ہوں گلاب میں ملا کر اُس پھوڑے پر ضماد کر دو۔ طبیبوں کو جب حضرت کے اس معالجے کی خبر پہنچی تو وہ بہت ہنسے اور کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ وزیر نے جواب دیا کہ وہ حضرت مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں اس لئے اُن کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا چاہیئے چنانچہ حسب فرمودہ عمل کیا گیا۔ ضماد کرنا تھا کہ کھولن تو اُسی وقت موقوف ہوگئی نیند بھی آگئی اور تھوڑی دیر کے بعد خود بخود پھوٹ گیا اور بہت سا مواد خارج ہو کر آرام ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چقندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے سفید داغ اور چھیپ کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم حمام میں جاؤ اور وہیں نورے میں مہندی ملا کر اُن مقامات پر مل لو پھر ان کا نشان بھی نہ رہیگا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ گائے کا گوشت سفید داغ اور جُذام کو زائل کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید داغوں کے لئے اس سے زیادہ نفع بخش ایک چیز بھی نہیں ہے کہ خاک پاک تربت امام حسین علیہ السلام کو ہر مینھ کے پانی میں ملا کر پییں۔ اور اُن داغوں پر ملیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ناک کے بال کتروانا جُذام سے بچاتا ہے۔ اور حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی قبر مبارک کی خاک بھی جذام کو زائل کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ جس شخص کو برص و جُذام میں مُبتلا دیکھو اُس سے دُور رہو اور

بار بار اُس پر نظر نہ ڈالو۔ اور اس کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ رہو کیونکہ یہ امراض متعدی ہیں۔

جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو لبیں کتروانا جُذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کے جسم میں جُذام کی رگ موجود ہے اور اُس رگ کو شلغم کا کھانا گھلا دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے انھیں حضرت سے عرض کی کہ میرے بدن میں طاعون کا مادہ پیدا ہو گیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو سیب کھا چنانچہ اُس نے کھائے اور آرام ہو گیا۔

۹

اندرونی بیماریاں قولنج ریاحی درد معدے کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ کے علاج

منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں درد سینہ کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن مجید سے طلب شفا کر کیونکہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے فِیْہِ شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ یعنی جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے قرآن مجید میں اُس کے لئے شفا موجود ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اُس سے کہدے کہ تھوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پی لے۔ دوسرے دن وہی شخص پھر آیا اور عرض کیا کہ اُس نے شہد پیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہُوا۔ فرمایا جا اور پھر شہد پلا اور اُس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ سورۂ الحمد بھی پڑھ۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اُس کو شہد نے نفع نہیں کیا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گرم پانی پی لے اور یہ دُعا پڑھ لے۔ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا اِلٰہَ الْاٰلِہَۃِ یَا مَلِکَ الْمُلُوْکِ

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اِشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ فَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ اَنْقَلِبُ فِيْ قَبْضَتِكَ ۔ [۱]

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناف کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھ لو [۲] وَاِنَّهٗ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔

کئی روایتوں میں وارد ہے کہ درد قولنج اور پیٹ کے درد کے لیے سورۂ حمد اور معوذتین اور سورۂ اخلاص مشک و زعفران سے ایک برتن میں لکھ کر یہ دعا بھی لکھیں [۳] اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِيْ لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْوَجَعِ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْهُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ مِنْهُ۔ بعدہ بارش کے پانی سے دھوکر نہار منہ یا سوتے وقت پی لیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ترکیب مذکورہ بالا فالج اور دیگر تمام ریاحی امراض کے لئے بھی مفید ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے کمر درد کی شکایت کی فرمایا جب تو نماز سے فارغ ہوا کرے تب اعضائے سجدہ پر ہاتھ مل کر درد کی جگہ مل لیا کر اور یہ آیت پڑھا کر۔ [۴] اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا

---

[۱] یا اللہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے گناہوں سے درگذر کرنے والے اے مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار اے باطل معبودوں کے بھی حقیقی معبود۔ اے بادشاہوں کے بادشاہ اے سرداروں کے سردار مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے کلی صحت عنایت فرما کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ہر وقت تیرے قبضہ و اختیار میں ہوں۔ ۱۲ [۲] ذرا شک نہیں کہ یہ کتاب ایسی زبردست ہے کہ نہ اس سے پہلے کی کوئی چیز اس کو منسوخ کرنیوالی ہے اور نہ اس کے بعد کوئی ناسخ آنیوالی ہے یہ اس صاحب حکمت کی نازل کی ہوئی ہے جو ہر طرح سے صاحب حمد ہے [۳] میں اس درد کے شر سے اور جو تکلیف اس سے محسوس ہوتی ہے اس کے شر سے اور جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کے شر سے خدائے بزرگ و برتر کی ذات خاص کی اور اُس کے اُس غلبہ کی جس کی کسی کو خواہش نہیں ہو سکتی اور اُس کی قدرت کی جس کے آگے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے پناہ مانگتا ہوں۔ [۴] کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہ ہوگی۔ بزرگ و برتر ہے خدا جو سچا بادشاہ ہے سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں وہ عرش بزرگ کا مالک ہے جو شخص سوائے خدا کے اور معبودوں کا ماننے والا ہے اُس کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس میں شک نہیں ہے۔ خدا اس سے محاسبہ کریگا اور کافر ہرگز فلاح نہ پائیں گے اے رسُول تم یہ کہا کرو کہ اے پروردگار میرے تو بخشش فرما اور رحم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ ۱۲

بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا وہ درد تھوڑے ہی عرصے میں جاتا رہا۔

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کی کمر میں درد ہو وہ کمر پہ ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے [۱] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ امْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ فِیْ خَاصِرَتِیْ۔ اور ہر مرتبہ ہاتھ کو نیچے کی طرف اس طرح لے جائے گویا درد کو سونت ڈالا۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے وظیفہ مرض طحال یعنی تلی کے لئے منقول ہے کہ ان آیتوں کو زعفران سے لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پئیں [۲] قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْھَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا۔

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے قراقر معدہ اور بکثرت ریاح صادر ہونے کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ مجھے اس عارضے سے اس قدر تکلیف ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے میں شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہوا کرو یہ دُعا پڑھ لیا کرو۔ اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ خَیْرٍ فَھُوَ مِنْکَ لَاحَمْدَ

---

[۱] خدا کے نام سے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کرکے شروع کرتا ہوں اور محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ اللہ کے رسول ہیں اُن پر اور اُن کی آل پاک پر خدا رحمت نازل فرمائے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے امداد کی کسی میں قدرت و قوت نہیں ہے۔ یا اللہ جو کچھ مجھے کمر میں محسوس ہوتا ہے اس کو دور فرما۔ ۱۲ [۲] کہدے رسول ہمارے اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو درست ہے کیونکہ تمام اچھے اچھے نام اُسی کے ہیں اور تو اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے قرأت کر کہ اوروں کی نماز میں خلل پڑے اور نہ بہت چپکے چپکے پڑھ کہ اپنے کانوں میں بھی آواز نہ آوے بلکہ بین بین طریقہ اختیار کر اور یہ کہ سب تعریف اُس اللہ کے لئے جس کے کوئی اولاد نہیں اور سلطنت میں اُس کا کوئی شریک نہیں نہ اُس کو کسی کی امداد کی احتیاج ہے اور اس کی اس طرح بڑائی بیان کر جیسا کہ حق بیان کرنے کا ہے۔ ۱۲

لِیْ فِیْہِ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ سُوْٓءٍ فَقَدْ حَذَّرْتَنِیْہِ فَلَا عُذْرَ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَتَّکِلَ عَلٰی مَا لَا حَمْدَ لِیْ فِیْہِ اَوْ اٰمَنَ مَا لَا عُذْرَ لِیْ فِیْہِ ۔ [۱]

دوسری روایت میں یہی دعا پیچش کے واسطے بھی وارد ہوئی ہے ۔

ایک اور حدیث میں کسی شخص نے اُن حضرت سے پیچش کی شکایت کی ۔ فرمایا ٹھنڈا پانی لے کر یہ آیتیں پڑھو [۲] یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ تین مرتبہ اور [۳] اَوَلَمْ یَرَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ اور اس پانی کو پی لو اور پیٹ پر ہاتھ پھیرو ۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ آیات ذیل روغن پر پڑھ کر پیٹ پر مل لیں ۔

[۴] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ وَحَمَلْنٰہُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ فَفَتَحْنَا عَلَیْھِمَا اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ بِاسْمِ فلان بن فلان اَوَلَمْ یَرَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سفر میں تھے اُن حضرت کے صاحبزادے اسمٰعیل کو پیٹ اور پیٹھ کے درد کی شکایت تھی حضرت نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ جب

---

[۱] یا اللہ جو کچھ نیکیاں میں نے کی ہیں سو توفیق تیری طرف سے تھی لہٰذا اُن کے بارے میں میری کوئی تعریف نہیں اور جو بدیاں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں اُن کی خرابی سے تو پہلے ہی آگاہ فرما چکا تھا اس لئے ان کے بارے میں میرا کوئی عذر نہیں چل سکتا ۔ یا اللہ اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جو اعمال میرے قابل تعریف نہیں ہیں اُن پر بھروسہ کر لوں یا جن افعال کے بارے میں میرا کوئی عذر نہیں چل سکتا اُن کی سزا سے بے خوف ہو جاؤں ۔
[۲] اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے مشکل نہیں چاہتا ۔ [۳] جو لوگ منکر ہیں کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بستہ تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی آسمان سے پانی برسنے لگا و زمین سے نباتات اُگنے لگے اور پانی کو ہر شے کی زندگی قرار دیا ۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے ۔ [۴] اللہ کے نام سے جو سب سے زیادہ رحم کرنیوالا اور مہربان ہے شروع کرتا ہوں پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے کہ موسلا دھار پانی پڑنے لگا اور زمین کے اتنے چشمے جاری کر دیئے کہ ساری زمین پانی ہی پانی ہوگئی اور جو حکم ہم نے دیا تھا اُس کی انجام دہی کے لئے دونوں پانی یعنی آسمان و زمین کے اکٹھے ہوگئے ۔ اور نوح کو ہم نے ایسی کشتی پر سوار کیا جو تختوں اور کھجور کی رسیوں سے بنی ہوئی تھی پھر ہم نے ان پر [illegible] دروازے کھول دیئے ۔ (یہاں مریض کا اور اس کے باپ کا نام لیں) جو لوگ منکر ہیں کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھی کہ آسمان و زمین دونوں بستہ تھے ہم نے اُن دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر چیز کی زندگی قرار دیا ۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے ۔

لیٹ جاؤ پھر یہ دعا اُن پر پڑھی[1] بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَيَصْنَعُ اللّٰهِ الَّذِىْ اَتْقَنَ كُلَّ شَىْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْقِلُوْنَ اُسْكُنْ يَا رِيْحُ بِالَّذِىْ سَكَنَ لَهٗ مَا فِى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے پیٹ کے درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ آیت پڑھ[2] وَمَا كَانَ نَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَسَنَجْزِى الشَّاكِرِيْنَ۔ اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ مفضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں ضیق النفس کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی کہ تھوڑی دور چلنے سے سانس پھول جاتی ہے اور مجھے بیٹھ کر دم لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا اونٹ کا پیشاب پی سانس ٹھہرنے لگے گی۔

کلینی نے حدیث حسن میں روایت کی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے کھانسی کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑی سی انجدان[3] رومی اور اُس کے ہموزن مصری کا سفوف بنا لے اور ایک دن یا دو دن کھا لے۔ اُس شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہی دن کھایا تھا کہ کھانسی جاتی رہی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے مرض سِل کی شکایت کی حضرتؑ نے فرمایا کہ سنبل۔ قاقلہ۔ زعفران۔ عاقر قرحا۔ بزر البنج۔ خربق سفید فلفل سفید مساوی الوزن لیکر اور فرفیون تمام ادویہ سے دوچند۔ پھر یہ سب اجزا پیس کر ریشم کے کپڑے میں چھان کر ایسے شہد میں ملاؤ جو کف گرفتہ ہو۔ اور یہ دوا چنا برابر گرم پانی کے ساتھ تین شب سوتے وقت پی لو چنانچہ حسب الحکم تعمیل کی آرام ہوگیا۔

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور اللہ کی اُس صفت پر جس کے ذریعہ سے اُس نے ہر چیز کو استواری بخش دے بیشک اللہ تمہارے تمام اعمال و افعال سے آگاہ ہے۔ [2] اے ریح اس کے نام سے ساکن ہوجا جس کی وجہ سے شب و روز کی تمام چیزیں سکون پکڑتی ہیں اور وہ سب کی فریاد سُننے والا اور احوال جاننے والا ہے۔ [2] کوئی نفس سوائے خدائے کے حکم کے جو مقرر ہو کر لکھا گیا ہے مر نہیں سکتا اور جو شخص دنیا کے بدلے کا غالب ہے اُسے ہم وہی دیتے ہیں اور جو شخص ثواب آخرت کا خواستگار رہے اُسے وہی ملتا ہے قریب ہے کہ شکر کرنے والوں کو ہم نیک بدلہ دیں گے۔
[3] انجدان رومی اُس درخت کا تخم ہے جس کا گوند ہینگ ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں کھانسی کی شکایت کی فرمایا فلفل سفید۔ فرفیون۔ خربق سفید۔ فاقلہ۔ زعفران۔ ایک ایک جزو اور برزالبنج دو جزو۔ ان سب کو باریک پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان لو اور تمام ادویہ کے ہموزن شہد خالص۔ کف گرفتہ ملا کر گولیاں بنا رکھو۔ کھانسی کے لئے خواہ پُرانی ہو یا نئی سوتے وقت ایک گولی عرق بادیان نیم گرم کے ساتھ کھا لیا کرو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا حضرت عیسیٰؑ کو بھی وہ بیماریاں عائد ہوتی تھیں جو اولادِ آدم کو ہوتی ہیں؟ فرمایا ہاں بچپن میں اُنھیں جوانی کی بیماریاں لاحق ہوئیں اور بڑھاپے میں بچپنے کی۔ چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بڈھوں کو ہوتا ہے وہ اُن کو کبھی کبھی بچپن میں ہو جاتا تھا اور وہ اپنی والدہ سے فرمایا کرتے تھے کہ شہد اور کالا دانہ اور روغن زیت ملا کر لے آؤ۔ جب وہ لاتیں تو کھانے سے گھبراتے تھے۔ حضرت مریم علیہا السّلام فرماتیں کہ جب تم نے خود منگائی ہے تو اب کھانے سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت جواب دیتے کہ منگائی تو علم پیغمبری سے ہے مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بدمزگی اور بچپنے کا تقاضا ہے۔ اس کے بعد تناول فرما لیتے تھے۔

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ دستر خوان پر جو ریزے گرتے ہیں اُن کو اکٹھا کر کے کھانے سے دردِ کمر کو آرام ہو جاتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امرود کھانے سے دل کی جلا بڑھتی ہے۔ اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے۔

ایک روایت میں فرمایا کہ انجدان رومی کھاؤ کہ اس سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرقیل کے جگر میں قرحہ پڑ گیا تھا انہوں نے دُعا کی حق تعالےٰ نے وحی فرمائی کہ انجیر کا دودھ اپنے سینے پر باہر کی طرف سے ملو چنانچہ ایسا ہی کیا آرام ہو گیا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں شدّت دردِ طحال کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑے سے دام خرچ کر کے تره خرید لے اور اُسے

روغن عربی میں پکالے اور جسے تلّی کا مرض ہوا سے تین دن کھلا انشاءاللہ آرام ہو جائے گا۔

کلینی نے بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کے غلاموں سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک کے پیٹ میں تلّی تھی۔ حضرت کو اُسکی اطلاع دی گئی۔ فرمایا اسے تین دن تره کھلاؤ چنانچہ کھلایا گیا آرام ہو گیا۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنایا جائے اُس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سات دانے خرمائے کھجور کے کھالے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

چند حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفعیہ اسہال کے لئے تھوڑے سے چاول دھو کر سائے میں سُکھا لیں اور آگ پر رکھ کر بھون لیں اور پھر کوٹ لیں علی الصبح ایک مٹھی اُس میں سے کھا لیا کریں۔

دوسری روایت میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ دفعیہ اسہال کے لئے تھوڑے سے چاول ایک پتیلی میں ڈال کر جوش دے لو۔ اور چار یا پانچ پتھر کے ٹکڑے آگ میں سُرخ کر کے ایک پیالے میں ڈال لو اور تیز رو گھوڑے کی تازی تازی چربی اُن پتھر کے ٹکڑوں پر ڈال کر دوسرے پیالہ سے ڈھانک دو کہ اُس کا بخار نہ نکلنے پائے اور ذرا حرکت دو تا کہ سب چربی گھل جائے ادھر جب چاول پک چکیں تو یہ گداختہ چربی اُس پر ڈال کر کھا لیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے پیچش کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گل ارمنی، ہلکی آنچ پر بھُوں کر سفوف بنا کر کھا لو۔

دوسری حدیث کے مُطابق یوں فرمایا ہے کہ بذر قطونا۔ صمغ عربی۔ گل ارمنی کو بھُون کر سفوف بنا کر کھا لو پیچش جاتی رہے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پیچش کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ اخروٹ کو آگ پر بھون لو اور چھیل کر کھا لو۔

ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام

سے قراقر معدہ کی شکایت کی۔ فرمایا کالا دانہ شہد میں ملا کر کھالو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ضعف معدہ کی شکایت کی۔ فرمایا حزاۃ[1] ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھاؤ۔

(۱۰)

مختلف قسم کے درد گٹھیا فالج بواسیر امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ معلّی ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی شرمگاہ کی درد کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تونے ایسی جگہ کمربند کھولا ہے جہاں مومن کے لیے شایان نہ تھا اسی سبب سے درد ہوا۔ خیر اپنی شرمگاہ پر بایاں ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ[2] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوات والسلام سے رانوں کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ گرم پانی ایک طشت میں بھر کر اس پانی میں بیٹھ جا اور درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھ لے[3] اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پاؤں کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یہ آیتیں پڑھ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

---

[1] ایک قسم کی گھانس ہے جس کی صورت کرفس کی سی ہوتی ہے اور اس کو فارسی میں میوہ زا کہتے ہیں۔ ۱۲

[2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام پر بھروسہ ہے۔ ہاں جس نے اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دیا بصورتیکہ وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کا اجر خدا پر ہے اور وہ ان لوگوں میں محسوب ہوگا جنھیں نہ کوئی خوف پیش آئیگا نہ امر گزشتہ کی بابت رنج اٹھانا پڑیگا۔ یا اللہ میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنے کام تیرے سپرد کرتا ہوں تجھ سے بھاگ کر سوائے تیرے ہی دروازے کے پناہ لینے کی جگہ ہے نہ نجات پانے کا ٹھکانا۔

[3] اس آیۃ کا ترجمہ صفحہ ۳۱۹ میں درج ہے ۱۲

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا - هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۤنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِمْ دَاۤئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاۤءَتْ مَصِيْرًا - وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا - [1]

معتبر روایت میں وارد ہے کہ ابو حمزہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے زانو کے درد کی شکایت کی فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کر۔[2] یَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى وَيَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ اِرْحَمْ ضُعْفِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَاَعْفِنِيْ مِنْ وَّجَعِيْ - اس دعا کے پڑھنے سے بہت جلد آرام ہوگیا۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ سالم ابن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پنڈلی اور ٹخنے کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ اس درد نے مجھے بالکل بیکار

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم نے تجھے یہ فتح کھلم کھلا عنایت کی تاکہ تیری وجہ سے خدا تیرے سچے پیروں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کردے تجھ پر اپنی نعمت تمام کردے اور تجھ سے ہدایت کا سیدھا راستہ بتا دے اور تیری زبردست مدد کرے۔ اللہ وہ ہے جس نے اہل ایمان کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تاکہ ان کا ایمان اور زیادہ ہوجائے۔ آسمان وزمین کے لشکر سب خدا کے ہیں اور اللہ صاحب علم وحکمت ہے وہ چاہتا ہے کہ اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو داخل جنت فرمائے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں تاکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور ان سے ان کی برائیوں کو دفع فرمادے۔ اللہ کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ نیز وہ چاہتا ہے کہ اہل نفاق اور اہل شرک مردوں اور عورتوں کو جنھوں نے خدا کی نسبت برے برے گمان کیئے ہیں عذاب کرے انھوں نے جو بدی سوچی ہے۔ وہ انھیں پر پلٹ کر پڑے گی۔ اللہ کی طرف سے ان پر غضب ہے وہ ان سے بیزار ہے۔ ان کے لئے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت ہی بری بازگشت ہے اللہ زمین اور آسمان کے لشکروں کا مالک زبردست اور صاحب حکمت ہے۔

[2] اے سب دینے والوں سے زیادہ سخی اور اے ان سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے ان سب سے زیادہ رحم کرنے والے جن سے رحم کی درخواست کی جاتی ہے تو میری کمزوری اور بیچارگی پر رحم فرما اور میرے درد کو دور کردے۔

کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو موضع درد پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ[1] وَاتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السّلام سے ٹخنے کے درد کی شکایت کی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ موضع درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ۔[2] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے درد شانہ کی شکایت کی۔ فرمایا کہ ان تین آیتوں کو سونے وقت تین مرتبہ اور بعد جاگ اُٹھنے کے ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔[3] اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السّلام کی خدمت میں شکایت لکھی کہ آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ حضرتؑ نے جواب میں لکھا کہ اُس پر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھو آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر قسم کے ورم کے لئے سورۂ حشر کے آخر کی چار آیتیں تین مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ لعاب دہن موضع ورم پر لگا دیں۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے گھٹیا کے درد کی شکایت کی فرمایا یہ دُعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَدَعْوَةِ نَبِیِّكَ الطَّیِّبِ الْمُبَارَكِ الْمَكِیْنِ عِنْدَكَ وَبِحَقِّهٖ وَبِحَقِّ بِنْتِهٖ فَاطِمَةَ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ وَصِیِّهٖ

---

[1] کتاب خدا سے جو کچھ تم کو وحی کی گئی ہے اُسے پڑھو خدا کے کلمات کا کوئی بدلنے والا نہیں اور تم خدا کے سوا کسی کو اپنی جائے پناہ نہ پاؤ گے۔ [2] اللہ کے نام سے اور اللہ پر توکل کر کے شروع کرتا ہوں۔ سلام اللہ کے رسولؐ پر ہو۔ لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا ہے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ یہ ساری زمین قیامت کے دن اُس کی مُٹھی میں ہو گی اور آسمان لپٹے لپٹائے اُس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے۔ مشرک جن جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات پاک و برتر ہے ۱۲ [3] کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ زمین و آسمان خدا کی ملکیت ہیں اور سوائے خدا کے تمہارا کوئی مالک و مددگار نہیں ہے۔ ۱۲

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَبِحَقِّ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا اَذْھَبْتَ عَنِّیْ شَرَّ مَا اَجِدُ بِحَقِّھِمْ بِحَقِّھِمْ بِحَقِّھِمْ وَبِحَقِّکَ یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ ‘‘ [۱]

ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں درد عرق النساء کی شکایت کی حضرت نے فرمایا اب جس وقت اس کا اثر معلوم ہو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا۔ [۲] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَاَعُوْذُ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ اُس شخص نے تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی تھی کہ مرض سے نجات مل گئی۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص کو لقوہ ہو گیا تھا وہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے روضہ پر جا کر دو رکعت نماز پڑھ پھر مرض کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ لے [۳] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ بِھٰذَا اُخْرُجْ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ مِنْ عَیْنِ اِنْسٍ اَوْعَیْنِ جِنٍّ اَوْ وَجْعٍ اُخْرُجْ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ بِالَّذِیْ اتَّخَذَ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا وَّ کَلَّمَ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَخَلَقَ عِیْسٰی مِنْ رُوْحِ الْقُدُسِ کَمَا ھَدَأْتَ وَطَفِئَتْ کَمَا طَفِئَتْ نَارُ اِبْرَاھِیْمَ اِطْفَأْ بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ اُس شخص نے حسب فرمودہ دو مرتبہ عمل کیا آرام ہو گیا۔

---

[۱] یا اللہ میں تیرے اسمائے گرامی اور اُن کی برکتوں کے وسیلے سے اور تیرے پاک اور مبارک نبیؐ کی ہدایت کا واسطہ دے کر اور حضرت فاطمہ زہرؑا تیرے نبی کی بیٹی کے حق کا واسطہ دیکر اور تیرے وصی امیر المومنینؑ کے حق کا واسطہ دے کر اور جوانان اہل جنّت کے دونوں سرداروں کے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ اُن کے حقوق کے وسیلے سے اور اے معبود عالم تو اپنے حق کے وسیلے سے جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دور کر دے۔ ۱۲ [۲] خدائے رحمٰن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا ہی پر بھروسہ ہے اور ہر ایک پھڑکنے والی رگ کے شر سے اور آگ کی تیزی کے شر سے خدائے بزرگ و برتر کی پناہ مانگتا ہوں۔ [۳] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اس درد کے بارے میں بھی اللہ ہی پر بھروسہ ہے میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ خواہ تو انسان کی نظر کا اثر ہے یا جن کی یا کسی اور مرض کا۔ اس مریض کے جسم سے نکل جا میں تجھے اُس کی قسم دیتا ہوں جس نے ابراہیمؑ کو دوست گردانا اور موسیٰ سے ایسی باتیں کیں جیسا کہ باتیں کرنے کا حق ہے اور عیسیٰ کو روح القدس سے پیدا کیا جس طرح تو آ گیا ہے اُسی طرح نکل جا اور جس طرح سے ابراہیمؑ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی اسی طرح سے خدا کے حکم سے ٹھنڈا ہو جا۔

مکارم الاخلاق میں نارُوہ[1] کا علاج یہ لکھا ہے کہ اونٹ کی اُون بغیر قینچی و چھُری کے ہاتھ سے نوچ لے اور اس کا ڈورا بٹ کر سات گرہ لگائے اور ہر گرہ پر تین تین مرتبہ الحمد پڑھے اور ہر تین مرتبہ الحمد کے بعد اُس نارُوہ یا اُس شخص پر یہ دُعا پڑھے[2] بِسْمِ اللّٰهِ لِلْاَبَدِ الْاَبَدِ الْمُحْصِی الْعَدَدِ الْقَرِیْبِ لِمَا بَعُدَ الطَّاهِرِ عَنِ الْوَلَدِ الْعَالِیْ عَنْ اَنْ تُوْلَدَ الْمُنْجِزِ لِمَا وَعَدَ الْعَزِیْزِ بِلَا عَدَدٍ الْقَوِیِّ بِلَا مَدَدٍ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ - یَا خَالِقَ الْخَلِیْقَةِ یَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْخَفِیَّةِ یَا مَنِ السَّمٰوٰتُ بِقُدْرَتِهٖ مَرْقَاةٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحُوَّةٌ یَا مَنِ الْجِبَالُ بِاِرَادَتِهٖ مُرْسَاةٌ یَا مَنْ نَجَا بِهٖ صَاحِبُ الْغَرَقِ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَبَلِیَّةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِكَ وَاشْفِ اللّٰهُمَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ بِشِفَائِكَ وَدَاوِهٖ بِدَوَائِكَ وَعَافِهٖ مِنْ بَلَائِكَ اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰی مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَاٰلِهٖ ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دفع بواسیر کے لئے اس دُعا کا پڑھنا مفید ہے[3] یَا جَوَّادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا بَارِئُ یَا رَاحِمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَارْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَاكْفِنِیْ اَمْرَ وَجَعِیْ ۔

---

[1] ایک پھوڑا ہوتا ہے جس میں سفید دھاگہ کی طرح کا ایک کیڑا زخم کے درمیان پیدا ہوتا ہے اور وہی اس پھوڑے کا سبب ہوتا ہے۔

[2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے لئے دوام ہے جو گنتی کا احاطہ کرنیوالا ہے۔ جو چیزیں ہمیں دور معلوم ہوتی ہیں اُن سے بھی قریب ہے اولاد سے مبرّا ہے۔ خود کسی کے ہاں پیدا ہونے سے بری ہے۔ وعدوں کا پورا کرنیوالا ہے بے حد زبردست ہے بغیر کسی کے سہارے کے قوت پائے ہوئے ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا ہے۔ خدائی میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے۔ اے مخلوقات کے پیدا کرنے والے اور اے اسرار پوشیدہ کے جاننے والے۔ اے وہ ذات جس کی قدرت کا آسمان زینہ ہے اور زمین جس کے حکم سے بچھ گئی اور پہاڑ جس کے ارادے کے لنگر گاہ ہیں۔ اے وہ جس کے نام سے ڈوبنے والا ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے تو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ پر جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر تھے درود بھیج۔ اور اے اللہ تو فلاں ابن فلاں کو اپنی قدرت سے آرام دے اور اپنی کسی خاص دوا سے اس کو شفا دے اور اپنی بلا سے اس کو بچالے کیونکہ تو جو کچھ چاہتا ہے اُس سب پر قادر ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی اولاد پر اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو۔

[3] اے صاحب بخشش و بزرگی۔ اے رحم کرنے والے۔ اے ہر نزدیک سے نزدیک۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے ہر چیز کے پیدا کرنے والے۔ اے رحیم تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے پھر اپنی نعمتوں کا مورد قرار دے اور اس درد سے مجھے نجات دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بواسیر کی شکایت کی فرمایا کہ سورۂ یٰسین شہد سے لکھ کر دھو کر پی لو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے کوئی ورم یا زخم ہو جائے اُسے چاہیئے کہ ایک چھُری لے کر اُس مقام پر ملے اور یہ کہے[1] بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ مِنَ الْحَدِّ وَالْحَدِیْدِ وَالْحَذَرِ وَمِنْ اَثَرِ الْعُوْدِ وَمِنَ الْحَجَرِ الْمَلْبُوْدِ وَمِنَ الْعِرْقِ الْفَاتِرِ وَمِنَ الْوَرَمِ الْاٰخِرِ وَمِنَ الطَّعَامِ وَحَرِّہٖ وَمِنَ الشَّرَابِ وَبَرْدِہٖ اُمْضِیْ اِلَیْكَ بِاِذْنِ اللّٰہِ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فِی الْاِنْسِ وَالْاَنْعَامِ بِسْمِ اللّٰہِ فَتَحْتُ وَبِسْمِ اللّٰہِ خَتَمْتُ۔ اس کے بعد اُس چھُری کو زمین میں گاڑ دے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کو تکان یا کوئی مرض عارض ہوتا تھا تو آنحضرتؐ ہاتھ پھیلا کر سورۂ حمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے اور روئے مبارک پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ درد قولنج۔ ورد ریاح وجع مفاصل ۔سستی بدن اور اندرونی سردی کے لئے لپ بھر میتھی لیں اور ایک لپ بھر انجیر خشک اور ان دونوں کو ایک صاف پتیلے میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ ان دواؤں کے اُوپر آ جائے پھر انھیں پکا کر چھان لیں اور ایک دن بیچ کر کے تھوڑا تھوڑا اس پانی میں سے پیتے رہیں یہاں تک کہ مجموعی مقدار ایک بڑے قدح کے برابر ہو جائے (انشاء اللہ تعالیٰ سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی) (نوٹ۔ دونوں ہاتھوں کو ملا کر پیالہ بنا لیں تو اُسے لپ کہتے ہیں۔)

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

---

[1] لوہے کے کاٹ کی تیزی اور خود لوہا خوف لکڑی لگنے کا صدمہ سخت پتھر لگنے کی چوٹ۔ رگ کا سُن پڑ جانا تناؤ کا ورم۔ کھانا اور کھانے کی گرمی جیسا پانی اور پانی کی ٹھنڈک یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے بحکم خدا آدمیوں اور جانوروں کو کسی وقت مقررہ کے لئے تکلیف پہنچ جاتی ہے اور انھیں میں سے کسی سے تجھے بھی تکلیف پہنچی ہے لہٰذا ان سب کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے میں تجھ پر خدا کے نام کا افسون پڑھتا ہوں اللہ ہی کے نام سے شروع کیا ہے اور اللہ ہی کے نام پر ختم کرتا ہوں۔

عرض کیا کہ مجھے بادی نے سرتاپا گھیر رکھا ہے۔ فرمایا کہ عنبر روغن چنبیلی میں ملا کر نہار مُنھ دماغ میں ٹپکا لیا کرو۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے صحاب ابن محارب نے عرض کی کہ ایک شخص کو لقوہ مار گیا ہے جس سے اُس کا مُنھ اور آنکھیں ٹیڑھی ہوگئی ہیں فرمایا کہ پانچ مثقال قرنفل ایک شیشے میں ڈال کر خوب بند کریں اور گل حکمت کرکے گرمی کا موسم ہو ایک دن اور سردی ہو تو دو دن دھوپ میں رکھیں اس کے بعد قرنفل کو شیشے سے نکال کر مہین کوٹ کر برسات کے پانی میں ملالیں پھر چیت لیٹ کر بدن کے اُس رُخ جدھر کجی واقع ہوگئی ہو مریض ملے اور جب تک قرنفل سوکھ نہ جائے اُسی طرح لیٹا رہے اس عمل سے یہ مرض دُور ہو جائے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے اِس بات کی شکایت کی کہ میرا پیشاب نہیں ٹھہرتا برابر قطرہ قطرہ آئے جاتا ہے۔ فرمایا تھوڑا سا اسفند (کالا دانہ) لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈال پھر سائے میں سکھا کر روغن گل سے چرب کرے اور سفوف بنا کر پھانک لے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ریگ مثانہ کے لئے ہلیلہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ دار فلفل دار چینی۔ زنجبیل۔ شقاقل۔ انیسون۔ خولنجان۔ مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر گائے کا گھی تازہ تازہ ملادیں اور تمام اجزا سے دو چند صاف شدہ شہد یا شکر ملا کر رکھ چھوڑیں اور ایک چلغوزے کے برابر روز کھالیا کریں۔

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ترہ (یعنی گندنا) کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ چاول اور کچا خرمہ بواسیر کو زائل کرتا ہے۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام نے نسخہ مندرجہ ذیل بواسیر کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ ہلیلہ سیاہ۔ بلیلہ۔ آملہ۔ مساوی الوزن کوٹ پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان کر علیحدہ رکھ لیں اور تھوڑا سا نیلا گوگل آب ترہ میں تیس شب بھگو رکھیں اِس کے بعد اُس چھنی ہوئی دوا کو اس میں ڈال کر خمیر کرلیں پھر روغن بنفشہ سے ہاتھ کو چکنا کرکے

مسور کے دانے کے برابر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کر رکھیں مقدار خوراک گرمی میں ساڑھے چار ماشے اور جاڑے میں نو ماشے۔ دوران استعمال میں مچھلی، سرکہ اور سبزی سے پرہیز کریں

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی صلوات اللہ علیہ سے گندہ دہنی کی شکایت کی۔ فرمایا خرمائے برنی کھایا کر۔ چند روز کے بعد اُس نے بیوست مزاج کی شکایت کی فرمایا نہار مُنھ خرمائے برنی کھا کر اوپر سے پانی پی لیا کر اس عمل سے وہ موٹا تازہ ہوگیا اور رطوبت اُس کے مزاج پر غالب آگئی تب رطوبت کی شکایت کی حضرتؑ نے فرمایا خرمائے برنی کھا کر اوپر سے پانی نہ پیا کر۔ اس عمل سے بالکل صحیح المزاج ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زیادتی بلغم کے دفعیہ کے لئے رومی مصطگی۔ کُندر معتبر فارسی۔ اجوائن دیسی۔ سیاہ دانہ۔ مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر شہد میں خمیر کرلیں اور سوتے وقت ایک فندق کے برابر کھا لیا کریں۔

(فندق ایک قسم کا میوہ ہے جس کی شکل چھوٹے بیر کے برابر ہوتی ہے۔)

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلیلہ زرد ۳۰ مد۔ رائی ۹ مد۔ عاقرقرحا ۴۰ مد کوٹ پیس کر نہار مُنھ دانتوں میں ملنے سے بلغم رفع ہوجاتا ہے۔ مُنھ میں خوشبو آنے لگتی ہے اور دانت مضبوط ہوجاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہار مُنھ حمام جانے سے بلغم رفع ہوتا ہے اور کھانے کے بعد جانے سے سودا اور صفرا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ کنگھا کرنا بھی دافع بلغم ہے۔

(۱۱)

دفعیہ سحر و زہر۔ گزندہ جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دُعائیں

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفعیہ سحر کے لئے یہ تعویذ ہرن کی جھلّی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہِ

وَمَا شَاءَ اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ ۔ [1]

دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر تمہیں کسی جادوگر یا ظالم کا خوف ہو تو نماز شب کے بعد اور نماز صبح سے پہلے اُس شخص کے مکان کی طرف مُنھ کر کے سات مرتبہ یہ پڑھو۔ [2]
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو خبر پہنچائی کہ لبید ابن اعصم یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بُلا کر حکم دیا کہ فلاں کنوئیں پر جا کر وہ جادو نکال لاؤ۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام حسب الحکم وہاں تشریف لے گئے کنوئیں میں اُترے اور پانی کی تہہ سے ڈبّہ نکال کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اُس ڈبّے میں ایک کمان کا چلّہ تھا۔ جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں۔ اُسی وقت حضرت جبرئیلؑ نے قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق منجانب پروردگار پہنچائیں۔ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حکم دیا کہ یا علیؑ ان دونوں سورتوں کو ان گرہوں پر پڑھو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بتعمیل ارشاد پڑھنا شروع کیا

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں آئندہ جو کچھ اللہ چاہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی کی مجال نہیں۔ موسیٰ نے فرمایا تم جو کچھ پیش کرتے ہو یہ جادو ہے چاہے عنقریب اس کو اللہ تعالےٰ باطل کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ فساد کرنیوالوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا چنانچہ جو حق تھا وہ ہوا اور جو وہ لوگ کرتے تھے باطل ہو گیا اور جادوگر وہیں کے وہیں مغلوب اور پسپا ہو گئے۔ [2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے بہت جلد ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعہ سے قوت پہنچائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عنایت کریں گے۔ کفار تمہاری گرد کو بھی نہ پہنچیں گے تم دونوں مع اپنے پیروؤں کے ہماری نشانیوں کے سبب غالب رہو گے۔

جب ایک آیت پڑھ چکتے تھے ایک گرہ خود بخود کھل جاتی تھی دونوں سورتوں کا ختم ہونا تھا کہ گرہیں سب کھل گئیں اور جادو کا اثر جاتا رہا۔

موافق اس حدیث اور دیگر بہت سی معتبر حدیثوں کے یہ دونوں سورتیں دفعیۂ سحر میں عجیب و غریب اثر رکھتی ہیں۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نظر بد بھی تاثیر رکھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نظر بد آدمیوں کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اللہ اکبر کہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ خدا کا کوئی نام لے دے۔

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اُسے چاہیئے کہ تین مرتبہ کہے مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

فرمایا کہ جب کوئی خوبصورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے تو اُس کو چاہیئے کہ معوذتین پڑھ جائے کہ نظر نہ لگنے پائے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ مُنھ کے برابر بلند کر کے سورۂ حمد اور سورۂ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصّے اور مُنھ پہ پھیر لے۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص شیطان اور جادوگروں سے ڈرتا ہو اُسے چاہیئے کہ یہ آیت جو دفعیۂ سحر کے لئے ہے پڑھ لیا کرے۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ ترجمہ اگلے صفحہ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ خیالات فاسدہ اور وساوس شیطانی میرے اُوپر غالب آگئے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ کہا کر [1] بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَنَنْتَ عَلَیَّ بِالْاِیْمَانِ وَاَوْدَعْتَنِیَ الْقُرْاٰنَ وَرَزَقْتَنِیْ صِیَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ وَالرَّاْفَةِ وَالْغُفْرَانِ وَتَمَامِ مَا اَوْلَیْتَنِیْ مِنَ النِّعَمِ وَالْاِحْسَانِ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَآئِمُ یَا رَحْمٰنُ سُبْحَانَكَ وَلَیْسَ لِیْ اَحَدٌ سِوَاكَ سُبْحَانَكَ اَعُوْذُ بِكَ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَرَامَاتِ مِنَ الْهَوَانِ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تُجَلِّیَ عَنْ قَلْبِیَ الْاَحْزَانَ ۔ پھر محمد و آل محمدؐ پر بکثرت درود بھیجا کر۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ مجھے تنہائی میں وحشت ہوتی ہے اور ایک طرح کا غم میرے دل پر طاری ہو جاتا ہے مگر جب آدمیوں میں آجاتا ہوں تو کچھ نہیں رہتا۔ فرمایا کہ تو اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کر۔ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ پھر سات دفعہ یہ پڑھا کر [2] اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِجَمْعِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ ۔

گذشتہ صفحہ - بلاشبہ تمہارا پروردگار اللہ ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر تمام اشیائے عالم سے یکساں فاصلہ اختیار کیا۔ رات کو وہ دن سے ڈھانپ دیتا ہے جو اس کے پیچھے مسلسل آتا ہے۔ سورج چاند اور تارے اُس کے حکم کے مطیع ہیں۔ عالم اجسام اور عالم ارواح اُسی کی ملکیت ہیں۔ اللہ تمام عالموں کا پروردگار صاحب برکت ہے تم اپنے خدا سے گڑگڑا گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دُعا مانگا کرو کیونکہ وہ چیخ چیخ کر اور فضول فضول دُعا مانگنے والوں کو دوست نہیں رکھتا بعد اس کے کہ خدا اپنی حجتوں کے ذریعہ سے زمین میں اصلاح کر چکا ہے تم اُس میں فساد نہ کرو اور خدا سے بیم و امید کی حالت میں دعا مانگو بلاشک خدا کی رحمت نیکوکار لوگوں کے قریب ہے۔ ۱۲

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ تو نے مجھے ایمان عطا فرما کر ممنون کیا۔ قرآن مجید میرے سپرد کیا ماہ رمضان کے روزے مجھے عنایت فرمائے اب مجھے اپنی رحمت اور مہربانی بخشش اور خوشنودی اور جتنی نعمتیں اور احسان تیرے ہیں انکا مورد قرار دے۔ اے عنایت فرمانیوالے۔ اے احسان کرنے والے۔ اے ہمیشہ قائم رہنے والے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو پاک ہے اور تیرے سوائے میرا مالک کوئی نہیں تو پاک و پاکیزہ ہے اور میں اس بات سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں کہ بعد ان نعمتوں کے اور عزتوں کے مجھے ذلت حاصل نہ ہو اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جن وسوسوں اور غموں کا میرے اوپر ہجوم ہے اُن کو صاف کر دے۔

[2] اس کا ترجمہ صفحہ نمبر ۲۸۷ پر درج ہے

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے اُنھیں حضرت سے شکایت کی کہ میرے دل میں ہوا وہوس زیادہ پیدا ہوتی ہے اور وسوسے بہت گزرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے سینے پہ ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کر۔ [۱] بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ امْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ۔ بعد اس کے پیٹ پہ ہاتھ پھیر کر تین مرتبہ اسی دعا کو پڑھا کر اُس شخص نے حسب ارشاد عمل کرنا شروع کیا وہ کیفیت نہ رہی۔ الشیخ احمد ابن فہد نے کتاب عدۃ الداعی میں اُس شخص کے کھولنے کے لیے جسے کسی نے اُس کی زوجہ پر بستہ کر دیا ہو یہ دُعا نقل کی ہے کہ اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے [۲] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا وَمِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ اُدْخُلُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا کَذٰلِکَ حَلَلْتُ فُلَانَ ابْنَ فُلَانَۃَ عَلٰی فُلَانَۃِ بِنْتِ فُلَانَۃٍ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

---

[۱] اس کا ترجمہ صفحہ نمبر ۲۸۷ پر درج ہے۔

[۲] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم نے تمہیں یہ فتح کھلم کھلا عنایت کی تاکہ تمہاری وجہ سے خدا تمہارے سچے پیرؤوں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دے اور تمہیں ہدایت کا سیدھا راستہ بتا دے اللہ کے نام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

معتبر حدیث میں جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب یہودیہ نے بھُنی ہُوئی بھیڑ زہر آلود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پیش کی تو وہ بھُنی ہُوئی بھیڑ خدا کے حکم سے بول اُٹھی کہ یا حضرت آپ مجھے نہ کھائیے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے۔ اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ پیغام لائے کہ پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس دُعا کو پڑھ کر کھا لو زہر سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ حضرت نے اپنے اصحاب کو بھی حکم دیا کہ وہ سب اس دعا کو پڑھ لیں اور پھر حضرت نے مع سب اصحاب کے اُس میں سے تناول فرمایا اس کے بعد آپنے اُن کو حکم دیا کہ تم پچھنے لگوالو اور دُعا یہ ہے[۵]۔ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُسَمِّیْہِ بِہٖ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَّبِہٖ عِزُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ وَّبِنُوْرِہِ الَّذِیْ اَضَآءَتْ بِہِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِقُدْرَتِہِ الَّتِیْ خَضَعَ لَہَا کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَّانْتَکَسَ کُلُّ شَیْطَانٍ

سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے جب اللہ کی طرف سے مدد اور فتح آئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگوں کے گروہ کے گروہ دینِ خدا میں داخل ہو گئے تو تم اپنے خدا کی پاکی بیان کرو اور اُس سے مغفرت کے طالب ہو کیونکہ بیشک وشبہہ وہ توبہ کا قبول کرنیوالا ہے۔ اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُس نے تم میں سے ہر شخص کا جوڑا پیدا کیا ہے اور آپس میں محبت ورحم بیشک غور کرنیوالوں کے لئے ان باتوں میں نشانیاں موجود ہیں۔ اُن لوگوں پر حملہ کرنے کے لئے اُس خاص دروازے سے داخل ہو جس وقت تم اس دروازے میں گھس جاؤ گے غالب آ ؤگے۔ پھر ہم نے آسمانوں کے دروازے موسلادھار گرنے والے پانی کے لئے کھول دیئے اور زمین ایسی شق کر دی کہ جابجا چشمے ہی چشمے ہو گئے پھر زمین وآسمان کے پانی اُس کام کو انجام دینے کے لئے ایک ہو گئے جو پہلے سے مقدر ہو گیا تھا۔ اے اللہ میرا سینہ کشادہ کر دے میرا کام آسان کر دے میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں۔ قیامت کے دن لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ اضطراب کے سبب ایک گروہ دوسرے میں جا گھُسے گا اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم ان کو اس طرح جمع کر لیں گے جیسا کہ جمع کرنیکا حق ہے اسی طرح میں نے فلاں ابن فلانہ بنت فلانہ پر کھول دیا۔ بالتحقیق تمہارے پاس تمہارے ہم جنسوں میں سے ایسا رسول آیا کہ جس چیز کے تم منکر تھے اُس کے منوالینے پر وہ غالب اور تمہارے ایمان واخلاق کی درستی پر حریص اور جو تم میں سے سچے دل سے ایمان لے آئے ہیں اُن پر سب سے زیادہ رحم اور مہربانی کرنیوالا۔ اے ہمارے رسول اگر لوگ اب بھی تم پر ایمان لانے سے روگردانی کریں تو تم یہ کہدو کہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے میرے لئے کافی ہے میرا بھروسہ اُسی پر ہے اور وہ عرش عظیم یعنی تمام مخلوقات جسمانی کا پروردگار ہے۔

[۵] زہر اور سحر اور دیوانگی کے شر سے بچنے کے لئے میں اللہ کے اُس نام سے شروع کرتا ہوں جس سے ہر مومن اُسے پکارتا ہے اور جس سے ہر مومن غالب رہتا ہے اور جس کے نور سے آسمان وزمین روشن ہیں اور جس کی قدرت سے ہر ظالم سرکش پست اور ہر شیطان نافرمان سرنگوں ہوتا ہے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بادشاہ عالیجاہ اور ایسا یکتا ہے کہ سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں۔ ہم نے قرآن میں ایسی چیز بھی اُتاری ہے جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کو اُس سے مزید نقصان پہنچتا ہے ۱۲۔

مَرِيْدٍ مِّنْ شَرِّ السَّمِّ وَالسِّحْرِ وَاللَّمَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْمَلِكِ الْفَرْدِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا۔"

دوسری حدیث میں جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے لئے اور اپنے ریوڑ کے لئے شیر یا اور درندہ حیوانوں سے ڈرتا ہو تو اپنے اور ریوڑ کے گرد ایک خط کھینچ دے اور یہ کہے [۱] "اَللّٰهُمَّ رَبَّ دَانِيَالَ وَالْجُبِّ وَرَبَّ كُلِّ اَسَدٍ مُسْتَاْسِدٍ اِحْفَظْنِيْ وَاحْفَظْ غَنَمِيْ۔" اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اپنے بال بچوں کی حفاظت کے لئے یہ دعا پڑھے تو بجائے لفظ غنمی کے ولدی وعیالی کہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص بچھو سے ڈرتا ہو وہ یہ آیتیں پڑھ لیا کرے [۲] "سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ۔"

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ تو جس وقت شیر کو دیکھے تو اُس کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ کہہ دیا کر۔ [۳] "عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِعَزِيْمَةِ اللّٰهِ وَعَزِيْمَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَعَزِيْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَعَزِيْمَةِ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ اِلَّا تَنَحَّيْتَ عَنْ طَرِيْقَتِنَا وَلَمْ تُؤْذِنَا فَاِنَّا لَا نُؤْذِيْكَ۔" راوی کا بیان ہے کہ اتفاقاً ایک مرتبہ میری شیر سے مڈبھیڑ ہوگئی میں نے یہی عمل کیا وہ شیر سر جھکا کر دم دبا کر چلا گیا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ میں درندہ جانوروں کو شکار کیا کرتا ہوں اور اکثر راتیں کھنڈروں اور ہولناک مقامات میں بسر کرتی

---

[۱] یا اللہ اے دانیال اور کنوئیں کے خدا اور اے ہر دلیر شیر کے مالک میری اور میرے گلہ کی حفاظت فرما۔
[۲] تمام مخلوق خدا میں یادگار نوحؑ وہ سلام ہے جو اُن پر کیا جاتا ہے بلاشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں اور نوحؑ ہمارے خالص ایمان والے بندوں میں سے تھا۔ ۱۲
[۳] سوائے اس صورت کے کہ تو ہمارے راستے سے ہٹ گیا اور ہماری تکلیف سے باز رہا کیونکہ ہم خود تجھے تکلیف نہیں دیتے میں تجھ پر خدائے تعالیٰ اور محمد مصطفیٰؐ اور سلیمان ابن داؤدؑ اور امیرالمومنین علیؑ اور جو امام اُن کے بعد ہوئے ہیں اُن سب کے نام سے افسون پڑھ دونگا۔

پڑتی ہیں۔ فرمایا جب تو کسی کھنڈر یا ہولناک مقام میں داخل ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کے پہلے داہنا پاؤں بڑھایا کر اور جب اُس میں سے نکلنے لگے تو بسم اللہ کہہ کر پہلے بایاں پاؤں بڑھایا کر اس عمل سے تو ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیر تمہارے سامنے آجائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ پڑھ دو [۱] اَللّٰہُ اَعَزُّ وَ اَکْبَرُ وَ اَجَلُّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ۔ اور جب کتّا تمہارے سامنے آکر بھونکے اور حملہ کرے تو یہ پڑھو۔ [۲] یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطَانٍ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمام حشرات الارض کے ضرر سے بچنے کے لئے یہ دُعا پڑھو [۳] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ اَعُوْذُ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ عَلٰی مَا یَشَآءُ مِنْ شَرِّ کُلِّ ہَامَّۃٍ تَدُبُّ بِاللَّیْلِ وَ النَّہَارِ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؕ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تمہیں بچھّو سے ڈر لگتا ہو تو ہر رات کو ستارہ سہا کی طرف "جو بنات [۴] النعش کے دوسرے ستارے کے قریب ہے" دیکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو [۵] اَللّٰہُمَّ یَا رَبَّ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَہُمْ وَ سَلِّمْنَا مِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سے یہ دُعا میں نے سُنی برابر میرے وِرد میں ہے صرف ایک رات ناغہ ہوئی تھی اسی رات کو مجھے بچھّو نے کاٹا۔

---

[۱] اللہ تعالےٰ ہر شے پر غالب اور ہر شے سے بزرگ اور بڑا ہے اور میں جن جن چیزوں سے ڈرتا ہوں اُن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ [۲] اے جن و انسان کے گروہ اگر تم میں قدرت ہے کہ تم آسمان و زمین کے کناروں سے نکل جاؤ مگر بغیر غلبہ پائے نکل ہی نہیں سکتے۔ [۳] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ اُس کے رسول ہیں۔ ہر رینگنے والے جانور کے شر سے جو رات کو چلتا پھرتا ہو یا دن میں خدا کی قدرت اور غلبہ کی جو اُسے ہر شے پر جس پر وہ چاہتا ہے حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں بلاشک میرا پروردگار راہ راست پر ہے۔ [۴] بنات النعش وہ سات ستارے ہیں جن کو فارسی میں ہفت اورنگ اور اردو میں عام طور پر سات سہیلیوں کا جھمکہ یا کھٹولا اور تین چور کہتے ہیں اور یہ رات کے مختلف حصّوں میں قطب تارے کے کسی نہ کسی رُخ دکھائی دیتے ہیں۔ [۵] یا اللہ اے میرے پروردگار تو محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود اور سلام بھیج اُن کی خوشی کا زمانہ قریب آئے اور ہمیں ہر شر والے کے شر سے محفوظ رکھ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سانپ و بچھو وغیرہ سے ڈر لگتا ہو وہ رات کے اوّل ہی حصّے میں یہ دُعا پڑھ لیا کرے [۱] "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَخَذْتُ الْعَقَارِبَ وَالْحَيَّاتِ كُلَّهَا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِاَفْوَاهِهَا وَاَذْنَابِهَا وَاَسْمَاعِهَا وَاَبْصَارِهَا وَقُوَاهَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ اَحْبَبْتُ اِلٰى ضَحْوَةِ النَّهَارِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔"

ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس دُعا کو پڑھو [۲] "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ كَنَفِكَ وَفِيْ جِوَارِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِفْظِكَ وَاجْعَلْنِيْ فِيْ اَمْنِكَ۔"

معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی غزوے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے اُن کے صحابیوں نے کھٹملوں کی کثرت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لینا [۳] "اَيُّهَا الْاَسْوَدُ الْوَثَّابُ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ غَلْقًا وَلَا بَابًا عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِاُمِّ الْكِتَابِ اَنْ لَا تُؤْذِيَنِيْ وَلَا اَصْحَابِيْ اِلٰى اَنْ يَّذْهَبَ اللَّيْلُ وَيَجِيْٓءَ الصُّبْحُ بِمَا جَآءَ بِهٖ۔"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو زیادہ غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو اُسے بیٹھ جانا چاہیئے تاکہ غصّہ کم ہو جائے اور اگر اپنے کسی عزیز پر خفا ہوا ہے تو اپنا بدن اُس سے مس کرے غصّہ کم ہو جائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ غصّے کے وقت یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّيْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَسْئَلُكَ جَنَّتَكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ نَارِكَ وَاَسْئَلُكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاَعُوْذُبِكَ

---

[۱] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر خدا کی طرف سے رحمت نازل ہو میں نے اللہ کے حکم سے تمام بچھوؤں اور سانپوں کے منھ اور دُمیں۔ کان اور آنکھیں اور اُن کی سب قوتیں پہر بھر دن چڑھنے تک کے لئے اپنے متعلق اور جن جن سے مجھے محبت ہے ان کے متعلق انشاء اللہ کیل دیں۔ [۲] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے میرا تکیہ خدا پر ہے اور جس کا تکیہ خدا پر ہو خدا اُس کے لئے کافی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا اپنے ارادے کو پورا کرتا ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ اپنی امان اور اپنے حفظ میں رکھ۔ [۳] اے پلنگ کے کھٹملوں کے سردار جسے بند اور کھلے کی پروا نہیں ہے میں تجھ پر قرآن مجید کا افسون پڑھتا ہوں کہ جب تک رات ختم نہ ہو اور صبح کو جو کچھ ہوتا ہے وہ پیش نہ آئے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو تکلیف نہ دے۔

مِنْ شَرِّ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ عَلَى الْهُدٰى وَالصَّوَابِ وَاجْعَلْنِیْ رَاضِيًا مَّرْضِيًّا غَيْرَ ضَالٍّ وَّلَا مُضِلٍّ۔ [۱]

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب شیطان تمہیں کوئی بات بھلا دے اور تم اُسے یاد کرنا چاہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کرو [۲] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا مُذَكِّرَ الْخَيْرِ وَفَاعِلَهٗ وَالْاٰمِرَ بِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتُذَكِّرَنِیْ مَا اَنْسَانِيْهِ الشَّيْطَانُ۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ادائے قرض کے لیئے یہ دُعا پڑھے [۳]۔ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔"

ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ مجھ پر قرض زیادہ ہے آپ نے جواب میں لکھا کہ استغفار زیادہ کیا کرو اور سورۂ انّا انزلناہ زیادہ پڑھا کر۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ دفع پریشانی کے لیئے سو مرتبہ سورۂ انّا انزلناہ روزانہ پڑھا کرو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع فقر و پریشانی کے لیئے نماز صبح کے بعد دس مرتبہ یہ دُعا پڑھو [۴]۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْئَلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ"

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص پر افلاس کا زور زیادہ ہو اُسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ زیادہ پڑھنا چاہیئے کیونکہ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس میں بہتّر [۷۲] امراض کے لئے شفا ہے کہ اُن

---

[۱] یا اللہ میرے دل کا غصّہ دور کر دے میرے گناہوں کو بخش دے اور گمراہ کرنے والی آزمائشوں سے مجھے محفوظ رکھ میں تجھ سے تیری رضا کا طالب ہوں اور تیرے غصّے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جنّت کا سائل ہوں اور دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تمام خیر و خوبی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہر قسم کی بدی اور خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ مجھ کو ہدایت اور راہ حق پر ثابت قدم رکھ۔ الہٰی میں تجھ سے خوش رہوں اور تو مجھ سے راضی رہے نہ میں راہِ حق سے بھٹکوں اور نہ کسی اور کو گمراہ کروں۔ [۲] یا اللہ۔ اے نیکی کے یاد دلانیوالے اے نیکی کرنیوالے اے نیکی کا حکم دینے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور جو کچھ شیطان نے مجھے بھلا دیا ہے اُس کو یاد دلا دے۔ [۳] یا اللہ مجھے حلال مال سے بے نیاز کر دے کہ حرام کی ضرورت نہ رہے اور اپنے فضل سے مستغنی کر دے کہ سوائے تیرے اور کسی سے احتیاج نہ رہے۔ [۴] خدائے بزرگ و برتر پاک ہے اور میں اُسی کی تعریف سے شروع کرتا ہوں میں اللہ سے مغفرت کا طالب ہوں اور فضل کا خواستگار۔

میں سے ادنے مرض رنج و غم ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہر روز پڑھ لے گا اُس سے ستر قسم کی بلائیں دور ہو جائیں گی کہ اُن میں کم سے کم غم و اندوہ ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ہزار مرتبہ ماشاءاللّٰہ ایک وقت میں پڑھے اُسے اُسی سال حج نصیب ہوگا اور اگر اُس سال نہ ہو تو بغیر حج ادا کیے مرتا نہیں ہے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ہر قسم کے اندوہ و غم کو دفع کرتا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت علی بن الحسین علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جس وقت میں یہ دُعا پڑھ لیتا ہوں پھر اگر تمام جن اور تمام انسان مجھے تکلیف پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو مجھے پرواہ نہیں ہوتی [1] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمِنَ اللّٰہِ وَاِلَی اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْكَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منصور دوانقی کے پاس بلائے ہوئے تشریف لے گئے اور وہ بہت غصّے میں تھا۔ حضرتؑ نے اُس کے مکان میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھی اُس کا غصّہ جاتا رہا۔ [2] یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ اُحْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْفِنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ۔

---

[1] [illegible] اللہ ہی پہ میرا بھروسہ ہے اللہ ہی کی طرف سے میں آتا ہوں اور اللہ کی طرف میں جاؤں گا اللہ ہی کے راستے [illegible] ہوں [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی ملت پہ ہوں یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے [illegible] توجہ کرتا ہوں اور اپنے معاملات تجھے سونپتا ہوں تو حفاظت ایمانی سے میری حفاظت آگے پیچھے داہنے بائیں اوپر اور نیچے سے کر اور اپنی قوت اور زور سے مجھ سے بلا کو دفع فرما کیونکہ سوائے خدا کے [illegible] کسی کی مجال و قدرت نہیں۔ [2] اے سخت مصیبت کے وقت کے سہارے اور اے بےچینی کے وقت کے [illegible] اپنی اس قدرت سے جس کو نیند نہیں آتی میری نگہبانی فرما اور اپنی اس قوت سے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتی۔ مجھے محفوظ رکھ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غلام بھاگ گیا ہو اُس کی واپسی کے لئے ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی دائرے کی شکل میں لکھوا اور بیچ میں یہ دُعا لکھو[1] اَللّٰھُمَّ السَّمَآءُ لَكَ وَالْاَرْضُ لَكَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَكَ فَاجْعَلْ مَا بَيْنَهُمَا اَضْيَقَ عَلٰى فُلَانٍ مِّنْ جِلْدِ جَمَلٍ حَتّٰى تَرُدَّهُ عَلَيَّ وَتُظْفِرَنِيْ بِهٖ - اس دعا کو پڑھے بھی اور پھر اس کاغذ کو اُس مقام پر جہاں وہ رات کو سویا کرتا تھا دفن کر دے اور کوئی بھاری چیز اُس کے اوپر رکھ دے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کا مال یا جانور گم ہو گیا ہو وہ یہ دُعا پڑھے[2] اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِلٰهُ مَنْ فِي السَّمَآءِ وَاِلٰهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَدْلٌ فِيْهِمَا وَاَنْتَ الْهَادِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتَرُدُّ الضَّآلَّةَ فَرُدَّ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ فَاِنَّهَا مِنْ رِّزْقِكَ وَعَطِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَفْتِنْ بِهَا مُؤْمِنًا وَلَا تُغْنِ بِهَا كَافِرًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ“

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ گم شدہ کے واسطے یہ دُعا پڑھے[3] وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ وَتُنْجِيْ مِنَ الْعَمٰى وَتَرُدُّ الضَّآلَّةَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاغْفِرْ لِيْ وَرُدَّ عَلَيَّ ضَآلَّتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ“

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گم شدہ کی واپسی کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں

---

[1] یا اللہ آسمان تیرا ہے زمین بھی تیری ہے اور جو کچھ اُن دونوں کے مابین ہے وہ بھی تیرا ہے تو فلاں شخص کے لئے جب تک کہ وہ میرے پاس پلٹ نہ آئے اور میرے قبضے میں نہ آجائے آسمان و زمین کے مابین کی فضا کو ایک مینڈھے کی کھال سے بھی زیادہ تنگ کر دے۔ [2] یا اللہ تو آسمان کی بھی ہر چیز کا خدا ہے اور زمین کی بھی ہر چیز کا اور دونوں میں برابر ہے تو ہی گمراہی سے راہِ راست پر لانے والا ہے اور تو ہی گم شدہ چیزوں کا واپس دلانے والا ہے میری گم شدہ شے کو بھی واپس فرما کیونکہ وہ تیرا ہی عطیہ تھا یا اللہ تو اُس شے سے کسی مومن کو آزمائش میں نہ ڈال اور کسی کافر کا اُس سے مال نہ بڑھا یا اللہ محمدؐ اپنے بندے اور رسول اور اُن کے اہلبیتؑ پر رحمت بھیج۔ [3] پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں جن کو سوائے اُس کے کوئی نہیں جانتا وہ خشکی اور تری کی کل چیزوں کو جانتا ہے اور پتوں میں سے ایک پتّہ بھی ایسا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو اور دانوں میں سے ایک بھی دانہ زمین میں ایسا پوشیدہ نہیں ہے اور کوئی خشک و تر ایسا نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو۔ یا اللہ تو گمراہی سے راہِ راست پر لانے والا اور بے بصیرتی سے نجات دینے والا ہے اور گم شدہ اشیا کا واپس دلانے والا۔ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر درود بھیج۔ میرے گناہ معاف کر دے میری گم شدہ چیز واپس دلا دے اور محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ یٰسین اور بعد نماز کے آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ کہیں[1] "اَللّٰھُمَّ رَآدَّ الضَّآلَّۃِ وَالْھَادِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ وَارْدُدْھَا اِلَیَّ سَالِمَۃً یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ فَاِنَّھَا مِنْ فَضْلِكَ وَعَطَآئِكَ یَا عِبَادَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ وَیَا سَیَّارَۃَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ رُدُّوْا عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ فَاِنَّھَا مِنَ اللّٰہِ وَعَطَآئِہٖ"

دوسری روایت میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر ہمارے پاس تعویذ ہو اور ہم جنب ہو جائیں تو کیسا؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر جس عورت کو حیض آتا ہو اُسے لازم ہے کہ جو تعویذ اپنے پاس رکھے چمڑے کے اندر رکھے۔ فرمایا کہ دُعائیں اور قرآن مجید جو نکان یا بیماریوں کے لئے پڑھنا چاہو پڑھو مگر جو افسون ایسے ہوں کہ اُن کے معنی تم کو معلوم نہ ہوں اُن کو نہ پڑھو نیز فرمایا کہ تعویذات اور افسوں کی کثرت کفر ہے[2]

(۱۲)

حضرت امام حسین علیہ السّلام کے مدفن مُبارک یعنی کربلائے مُعلّٰی کی خاک پاک کے فائدے اور بعض مفرد دواؤں کی خاصیّت

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السّلام کی قبر مبارک کی خاک پاک ہر مرض کے لئے شفا اور سب سے بڑی دوا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری عارض ہو جائے اور وہ خاک پاک سے علاج کرے تو سوائے اس صورت کے

---

[1] یا اللہ اے گم شدہ چیزوں کے واپس دلانے والے اے گمراہی سے راہ راست پہ لانے والے محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج۔ میری گم شدہ شئے کی حفاظت فرما اور اُسے جوں کی توں واپس فرما دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل سے میرے قبضے میں تھی۔ اے اللہ کے خاص بندو جو زمین پر موکل ہو اور اے اللہ کی طرف سے زمین میں گشت کرنے والو میری گم شدہ شئے مجھے واپس کر دو کیونکہ وہ اللہ ہی کے فضل سے مجھے ملی تھی۔ [2] قول مترجم اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس شخص کے پاس تعویذ وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں اُس کا بھروسہ خدا پر نہیں رہتا بلکہ زیادہ تر اعتماد انھیں پر ہو جاتا ہے۔

کہ مرض الموت ہو وہ ضرور شفا پائے گا۔

تیسری حدیث میں فرمایا کہ خاکِ تربت آں حضرت ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے بچوں کے گلے خاک شفا سے اُٹھاؤ کہ وہ بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام جو اسباب کسی جگہ بھیجتے تھے اس میں تھوڑی سی خاک پاک رکھ دیتے تھے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ابن یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے سوال کیا کہ بعض لوگ خاکِ تربت جناب امام حسین علیہ السّلام سے فائدہ پاتے ہیں اور بعض نہیں ارشاد فرمایا کہ واللہ جس شخص کا اعتقاد اُس کے نفع کے بارے میں درست ہے اُس کو نفع ضرور ہو گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کی کہ ایک عورت نے مجھے کچھ ڈورے دیے ہیں کہ میں غلاف کعبہ سینے کے لئے خدّام کعبہ معظمہ کو دیدوں حضرت نے فرمایا جیسا اُس نے کہدیا ہے ویسا ہی کیجیو اور ہماری طرف سے اتنا اور کیجیو کہ تھوڑی سی خاک تربت شریف حضرت امام حسین علیہ السلام لینا چاہیئو اُسے بارش کے پانی میں ملا کر تھوڑا سا شہد اور زعفران خرید کر اس میں ملا دیجیو اور ہمارے شیعوں کو دیتا آئیو کہ اس سے اپنے بیماروں کی دوا کیا کریں۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاکِ پاک جملہ امراض کے لئے شفا ہے گو قبر مبارک سے ایک میل کے فاصلے سے اُٹھائی جائے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ خاک شفا وہ ہے کہ قبر مبارک سے ستر ستر ہاتھ کے فاصلے کے اندر سے اُٹھائی جائے۔

دوسری معتبر روایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاک شفا وہ ہے جو قبر مطہر کے اطراف میں چار چار میل کے اندر سے اٹھائی جائے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ شفا دینے میں دُعا کے سوائے کوئی چیز اس کے مانند نہیں ہے اور جو باتیں اس کی برکت کم کرنے والی ہیں وہ دو ہیں (۱) نامناسب مقام میں رکھنا (۲) جو شخص خاک پاک کو بغرض شفا کھائے اُس کا شفا کے بارے میں اعتقاد نہ ہونا۔ رہا وہ شخص جس کو اس کے شفا ہونے کا یقین ہے وہ جس وقت اس سے معالجہ کرے گا تو پھر اور دوا کی ضرورت نہ رہے گی۔

خاکِ شفا کو شیطان اور کافر جن مس کرنے سے اور سونگھ کر خراب کر دیتے ہیں اُس کا نفع کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ شیطانوں اور کافر جنوں کو اولاد آدم پر رشک ہے کہ وہ فرشتوں کے ڈر سے[1] حائر شریف کے اندر داخل نہیں ہو سکتے اس لئے بہت سے باہر ہی کھڑے رہتے ہیں جتنی خاک پاک حائر مطہر سے لوگ باہر لائیں اُسی سے اپنے جسم کو مس کر لیں کہ اُس کی خوشبو اور نفع کم ہو جائے۔

اگر خاک پاک اُن کے مس سے محفوظ رہے تو جو بیمار اُسے کھائے فوراً اچھا ہو جائے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ جب خاک پاک اٹھاؤ تو اُسے بند کر کے چھپالو اور اُس پر خدا کا نام بہت سا پڑھو۔ میں سُن چکا ہوں کہ بعض لوگ خاک پاک لاتے ہیں مگر اس کا کماحقہ ادب نہیں کرتے مثلاً جانوروں کے توڑے میں ڈال لیتے ہیں یا کھانے کے برتنوں میں رکھ لیتے ہیں بھلا پھر ایسی خاک پاک سے لوگ شفا کیا پائیں گے۔ اسے یقینی سمجھو کہ جس شخص کا اعتقاد درست نہیں ہے خاک پاک کی وقعت نہ کرنے سے جو اُمور اس کی بہتری کے ہیں سب میں خلل پڑتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ مجھے بہت سی بیماریاں اور درد ستاتے رہتے ہیں اور جو جو دوائیں نے کھائی کسی نے فائدہ نہ کیا۔ فرمایا تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی خاک پاک کیوں نہیں کھاتا کہ اُس میں ہر درد کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔ جس وقت خاک پاک اٹھائیو یہ دُعا پڑھ لیجیو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّیْنَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِیۡ اَخَذَهَا وَبِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیۡ

---

[1] حائر سے مراد وہ زمین گرد قبر مقدس جناب امام حسین علیہ السلام ہے جس کے اندر آب فرات داخل نہ ہوا تھا جبکہ متوکل عباسی نے قبر مطہر کا نشان مٹانے کے لیئے اس طرف دریا کو تڑوا دیا تھا۔ ۱۲

قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِيْ حَلَّ فِيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاجْعَلْ لِّيْ فِيْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ[1]" اُس شخص نے دریافت کیا کہ یا حضرت ہر بیماری کی شفا تو میں سمجھ گیا مگر ہر خوف کے لئے امان کیونکر ہے۔ فرمایا کہ جب تو کسی ظالم سے ڈرتا ہو یا تجھے کسی بلا کے پیش آنے کا اندیشہ ہو تو جب گھر سے نکلے تھوڑی سی خاکِ شفا لے لیا کر اور جب خاکِ شفا ساتھ لینے کے لئے اُٹھائے تو یہ پڑھ لیا کر[2] اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِيْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ اتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِّمَا اَخَافُ وَمَا لَا اَخَافُ "

ابوحمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب تم خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام کو اُٹھاؤ تو سورۂ الحمد۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ قل ھو اللہ احد۔ قل یا ایہا الکافرون۔ سورۂ انا انزلناہ۔ یٰسین۔ آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ دُعا پڑھو[3] اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَبِحَقِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَبْدِكَ وَاَخِيْ رَسُوْلِكَ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَتِهٖ وَلِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ الْاَئِمَّةِ الرَّاشِدِيْنَ وَبِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِيْ هُوَ فِيْهَا وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِيْ ضَمَّنَتْهُ وَبِحَقِّ السِّبْطِ الَّذِيْ تَضَمَّنَتْهُ وَبِحَقِّ جَمِيْعِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَاَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ هٰذِهِ الطِّيْنَ شِفَآءً لِّيْ وَلِمَنْ يَسْتَشْفِيْ بِهٖ مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ وَّمَرَضٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسُقْمٍ وَّاٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ وَّجَمِيْعِ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

---

[1] یا اللہ میں اس مٹی کا واسطہ دیتا ہوں اور اُس فرشتے کا جس نے یہ مٹی اُٹھائی تھی اور اُس نبی کا جس کے ہاتھ میں پہنچی تھی اور اُس وصی کا جو اس میں مدفون ہے اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل کے اہل بیتؑ پر رحمت بھیج اور میرے لیئے اس مٹی کو ہر بیماری سے شفا اور ہر خوف کے لیئے امان مقرر فرما۔ [2] یا اللہ یہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے بیٹے حسینؑ کی قبر مبارک کی مٹی ہے اور میں نے اس لیئے اپنے ساتھ لی ہے کہ جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اور جن سے نہیں ڈرتا اُن سب کے لیئے حرز و امان ہو۔ ۱۲

[3] یا اللہ تیرے بندے تیرے نبی تیرے حبیب تیرے رسولؐ تیرے امین (بقیہ ترجمہ اگلے صفحہ پر ہے۔

پھر یہ کہو[۱]۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الْمَیْمُوْنَۃِ وَالْمَلَکُ الَّذِیْ ھَبَطَ بِھَا وَالْوَصِیِّ الَّذِیْ ھُوَ فِیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ انْفَعْنِیْ بِھَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جب تم خاک شفا کھانا چاہو تو اول اُس کو بوسہ دو پھر دونوں آنکھوں سے لگاؤ اور چنا بھر سے زیادہ نہ کھاؤ کیونکہ جو شخص زیادہ کھائے گا گویا اُس نے ہم اہل بیتؑ کا گوشت اور خون کھایا اور جس وقت اسے مدفن مبارک سے اُٹھاؤ تو یہ دعا پڑھو[۲] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْمَلَکِ الَّذِیْ قَبَضَھَا وَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ خَزَنَھَا وَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ فِیْھَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَھَا شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ کُلِّ سُوْٓءٍ" پھر اُس خاک پاک کو ایک کپڑے میں باندھ لو اور پوٹلی پر سورہ انا انزلناہ پڑھ لو۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خاک شفا کو سوائے طلب شفا کے اور کسی ارادے سے کھائے تو اُس نے گویا ہم اہل بیتؑ کا گوشت کھایا اور جب کوئی شخص بقصد شفا کھائے تو یہ کہہ لے۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا واسطہ اور تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کا واسطہ اور تیرے نبی کی بیٹی اور تیرے ولی کی زوجہ فاطمہ زہراؑ کا واسطہ۔ حسنؑ اور حسینؑ و آئمہ راشدین کا واسطہ۔ اس خاک پاک کا واسطہ اور اُس فرشتے کا جو اُس پر مؤکل ہے اور اُس وصی کا جو اس میں دفن ہے اور اس جسد پاک کا جو اس میں ملا ہوا ہے اور اس سبط رسول کا جو اس خاک کا پیوند ہو گیا ہے اور تیرے تمام فرشتوں اور نبیوں اور رسولوں کا واسطہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو میرے لئے اور جو جو اس سے طالب شفا ہوں اُن سب کے لئے ہر بیماری اور عیب اور تکلیف کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان قرار دے۔ یا اللہ محمدؐ اور اُن کے اہل بیتؑ کا واسطہ اس خاک پاک کو نفع بخش علم اور وسیع رزق کا وسیلہ اور ہر بیماری، تکلیف مصیبت۔ بلا اور ہر قسم کے درد کے لئے شفا اور رہائی کا ذریعہ مقرر فرما بلاشک تو ہر بات پر قادر ہے۔ [۱] یا اللہ اے اس خاک مبارک کے پروردگار اور فرشتے کے جو اس پر نازل ہوا ہے اور اس وصی کے جو اس میں دفن ہے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور مجھے اسی کے ذریعہ سے نفع بخش بلاشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ [۲] یا اللہ اُس فرشتے کا واسطہ جس نے یہ خاک پاک مٹھی بھر کر اُٹھائی تھی اور اس نبی کا واسطہ جس نے اسے شیشے میں رکھوا دیا تھا اور اُس وصی کا واسطہ جو اس میں مدفون ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس خاک پاک کو ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان اور ہر بلا سے محافظت کا ذریعہ قرار دے۔

الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهَا وَرَبَّ الْجَسَدِ الَّذِیْ سَکَنَ فِیْهَا وَرَبَّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُوَکَّلِیْنَ بِهَا اِجْعَلْهَا شِفَآءً مِّنْ دَآءِ کَذَا وَکَذَا[1] بجائے لفظ کذا وکذا کے اپنی بیماری کا نام لے پھر خاک شفا کھا کر اُوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لے پھر یہ کہے[2] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّ سُقْمٍ اس طرح عمل کرنے سے درد اور بیماری غم اور اندوہ جو کچھ ہو گا رفع ہو جائیگا۔

ایک اور روایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاکِ شفا کھاتے وقت یہ دُعا پڑھے[3] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَافِعًا وَّشِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ التُّرْبَةِ الْمُبَارَکَةِ وَرَبَّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ وَارَتْهُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ هٰذَا الطِّیْنَ شِفَآءً مِنْ کُلِّ دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب میّت کو دفن کریں اُس کے مُنھ کے برابر کربلا کی مٹی کی ایک سجدہ گاہ رکھ دیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کے پاس یہ پانچ چیزیں ضرور رہنی چاہئیں مسواک کنگھا۔ جا نماز۔ خاکِ شفا کی چونتیس دانے کی تسبیح اور عقیق کی انگوٹھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خاک شفا کی تسبیح ہاتھ میں رکھے تو اُس پر ایک استغفار پڑھنے سے ستر استغفار کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر خالی تسبیح پھراتا رہے گا تو بھی فی دانہ سات استغفار کا ثواب ہو گا۔

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ۔ اے اس مبارک اور پاک مٹی کے پروردگار اے اس نور کے پروردگار جو اس میں اتارا گیا ہے۔ اے اُس جسد پاک کے پروردگار جس نے اس میں قرار لیا ہے۔ اے اُن فرشتوں کے پروردگار جن کی سپردگی میں یہ خاک ہے اس خاک پاک کو فلاں بیماری کے لیئے شفا قرار دے۔ [2] یا اللہ اس خاک پاک کو وسیع رزق۔ نفع بخش علم اور ہر بیماری و تکلیف سے شفا کا ذریعہ مقرر فرما۔ [3] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ اس خاک پاک کو رزق وسیع۔ علم نافع اور ہر بیماری سے شفا کا وسیلہ قرار دے بلا شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ اے اس مبارک مٹی کے پروردگار اے اُس وصی کے پروردگار جو اس میں پنہاں ہے تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو ہر بیماری کے لیئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان قرار دیدے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص قبر مطہر حضرت امام حسین علیہ السلام کی خاک پاک کی خرید و فروخت کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے کہ اُن حضرتؑ کا گوشت فروخت کیا یا خریدا۔
یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ علما میں یہ مشہور رہے کہ خاک شفا چنا بھر کھا سکتے ہیں مگر چونکہ بعض احادیث میں مسورہ کا لفظ آیا ہے اس لیئے بہتر یہ ہے کہ مسور کے دانے سے زیادہ نہ کھائے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو بخار آجائے وہ پہلی رات کو سات ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ اسبغول کھالے تو اس مرض سے بھی بے خوف ہوجائے گا اور سرسام و ذات الجنب سے بھی۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ عناب کی فضیلت اور سب میووں پر ایسی ہی ہے جیسی کہ ہم اہلِ بیتؑ کی اور سب آدمیوں پر۔
حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عنّاب سے بخار جاتا رہتا ہے۔
ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ابن ابو الحصیب کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں سفیدی پڑ گئی تھی اور مجھے رات کو کچھ نہیں سوجھتا تھا میں نے ایک رات جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ عنّاب پیس کر آنکھوں میں لگا دے۔ جب بیدار ہُوا تو میں نے عناب کو گٹھلی سمیت پیس کر لگایا میری آنکھیں روشن اور اچھی ہوگئیں۔
معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ تم لوگ سنائے مکّی سے علاج کرو کیونکہ اگر کوئی شئے موت کو روک سکتی ہے تو وہ سنائے مکّی ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں طبیعت کو اعتدال پہ لاتی ہیں۔ انار سورانی۔ خرمائے نارس پختہ۔ بنفشہ اور کاسنی۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کالا دانہ یعنی کلونجی ہر بیماری کے لئے سوائے مرض الموت کے شفا ہے۔
بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے دریافت کیا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کا استعمال کیونکر کریں۔ فرمایا اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دو۔ علی الصباح اس پانی کے دو قطرے بائیں نتھنے میں ٹپکالو۔ دوسرے

دن بھی یہی عمل کرو۔ تیسرے دن داہنے نتھنے میں ایک قطرہ اور بائیں میں دو قطرے ٹپکاؤ مگر ہر شب نئے دانے بھگونے چاہئیں۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے یہ شکایت کی تھی کہ مجھے زیادہ پیشاب آنے سے تکلیف ہوتی ہے فرمایا تو پچھلی رات میں کالا دانہ یعنی کلونجی کھا لیا کر۔

یہ بھی فرمایا کہ میں بخار میں۔ درد سر۔ آشوب چشم۔ درد شکم اور دوسرے کُل دردوں کے لئے یہی کھاتا ہوں۔ اور خدا مجھے اسی سے شفا دیتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اسپند کے ہر ہر درخت ہر ہر پتے اور ہر ہر دانے پہ ایک ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب تک کہ وہ درخت یا پتّا یا دانہ گل سڑ نہ جائے اُس وقت تک وہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس درخت کے ریشے اور شاخیں غم والم اور جادو کو دُور کرتی ہیں اور اس کے دانے بہتّر بیماریوں کے لئے شفا ہیں۔ لہذا تم اسپند اور کُندر سے علاج کیا کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں اسپند ہوتا ہے اُس سے شیطان ستر گھر دور بھاگتا ہے۔ اور اسپند ستر بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنے سے ادنے جُذام ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدا سے اپنی اُمت کی بزدلی کی شکایت کی تھی وحی نازل ہوئی کہ تم اپنی اُمت کو اسپند کھانے کی ہدایت کرو کہ اس کا کھانا باعث شجاعت ہے۔

اسی روایت میں فرمایا کہ کندر پیغمبروں نے پسند کیا ہے اور کسی چیز کا دھواں اس کے دھوئیں سے جلد آسمان کی طرف نہیں جاتا۔ وہ شیاطین کو دور اور بلاؤں کو دفع کرتا ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو ہلیلۂ زرد کے منافع معلوم ہو جائیں تو اُسے سونے کی تول خریدا کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفعیہ قولنج کے لیے نسخہ دوا عصیر ...

یہ بھی فرمایا کہ انجیر کھانے سے گندہ دہنی جاتی رہتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بدن پر بال زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تر اور خشک انجیر کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے اور درد نقرس اور اندرونی برودت کے غلبہ کو نفع ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خرفے کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے اور اُس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ کوئی ساگ نہیں ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بادروج ہماری سبزی ہے اور تترہ تیزک بنی اُمیہ کی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ کاہو خون کے جوش کو کم کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت خضرؑ اور الیاسؑ کی خوراک کرفس اور دمیلان تھی۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ جو شخص رات کو سُداب کھا کر سوئے وہ اُس رات کو بیرونی اور اندرونی دردوں سے اور ذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ اجوائن اور سیاہ دانہ اور البشم تینوں کا سفوف بنوا لیتے تھے اور بعد مرغن غذاؤں کے یا ایسے کھانوں کے جس سے ضرر کا خوف ہوتا تھا تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی پسا ہوا نمک اُس میں ملا کر کھانے سے پہلے بھی نوش فرما لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہار مُنھ اس سفوف کو کھاؤں تو اور کسی چیز کے کھانے کی پروا نہیں رہتی کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے۔ بلغم کو رفع کرتا ہے اور لقوے سے بچاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے شہد میں ایک خاص برکت عطا کی ہے یعنی اُس میں تمام امراض کے لئے شفا ہے اور ستّر پیغمبروں نے اُسے دُعائے برکت دی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ دانتوں کی جڑیں مضبوط کرتا ہے

معدے کے کیڑوں کو مار ڈالتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے۔

فرمایا اشنان کھانے سے زانو سست ہو جاتے ہیں منی خراب ہو جاتی ہے مُنہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ (اشنان ایک قسم کی بڑی کشمش کو کہتے ہیں)

فرمایا جو شخص اجوائن کھائے اور اخروٹ اگر اُسے بواسیر کا عارضہ ہوگا تو جاتا رہے گا کیونکہ زبیب اور اخروٹ باہم مل کر بواسیر کو جلا دیتے ہیں۔ ریاح دفع کرتے ہیں۔ معدے کو نرم کرتے ہیں اور گُردوں کو گرم۔ (زبیب سے مراد اجوائن ہے)

فرمایا کہ انشم اور نمک ملا کر کھانے سے ریاح دفع ہوتے ہیں۔ سُدّے باقی نہیں رہتے بلغم جل جاتا ہے۔ پیشاب کھل کے آتا ہے۔ مُنہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے معدے میں سختی باقی نہیں رہتی اور لقوہ جاتا رہتا ہے۔ اور جماع کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نمک ملنے سے بچھو اور گزندہ جانوروں کا زہر دفع ہو جاتا ہے۔

باب دہم

لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آداب اُنکی قسمیں اور ہر قسم کے حقوق

①

رشتہ داروں، غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رحم قیامت کے دن عرش الٰہی کو پکڑ کر یہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار جس نے دنیا میں صلۂ رحمی کی ہے آج اُس پر اپنی رحمت نازل فرما اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے تو بھی آج اُس کو اپنی رحمت سے دور کر لے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال

ہوتے ہیں۔ مال زیادہ ہوتا ہے۔ بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی۔

حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پُل صراط کے دونوں سروں میں سے ایک امانت ہے اور دوسرا صلۂ رحم۔ پس جس شخص نے لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کی ہوگی اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کی ہوگی وہ صراط سے بآسانی گزر کر بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے امانت میں خیانت اور عزیزوں کے لئے بُرائی کی ہوگی اُسے دُوسرا کوئی عمل فائدہ نہ بخشے گا اور پُل صراط اُسے جہنم میں پھینک دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ صلۂ رحم کرتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہ نیکی پیش آتے ہیں اُن کے گھروں کی آبادی اور رونق بڑھتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی عمل کا اجر اتنی جلد نہیں ملتا جتنا کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمیں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں ہے کہ جو صلۂ رحم کے مانند عمر کو بڑھاتی ہو۔ چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تین سال باقی رہ گئے ہیں مگر بسبب صلۂ رحمی کے تین کے تینتیس ۳۳ ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تینتیس ۳۳ سال باقی رہے ہیں مگر بسبب قطع رحمی کے ۳۳ کے تین ہی رہ جاتے ہیں۔

حدیث موثق میں منقول ہے کسی شخص نے انھیں حضرت سے سوال کیا کہ میرے کچھ ایسے عزیز ہیں جو شیعہ نہیں ہیں۔ آیا اُن کا مجھ پہ کوئی حق ہے؟ فرمایا بیشک ہے۔ حق رحم کو کوئی بات قطع نہیں کرسکتی البتہ اگر عزیز شیعہ ہوں تو اُن کا دوہرا حق ہے یعنی ایک حق رحم دوسرا حق اسلام۔ نیز فرمایا کہ صلۂ رحم اور برادران ایمانی کے ساتھ نیکی کرنے سے قیامت کا حساب آسان ہو جائیگا۔ اور بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے اس لئے تمہیں مناسب ہے کہ صلۂ رحم اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ نیکی کرنا ترک نہ کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا سلام کا باخلاق جواب دینے ہی سے متعلق کیوں نہ ہو۔

جناب امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عزیز ایک دُوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہیں تو طرفین کا مال بدکاروں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ اُن کا مرتکب مرنے سے پہلے پہلے اُن کا عذاب بھگت لیتا ہے۔ظلم۔قطع رحم۔جھوٹی قسم۔اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدکردار لوگوں کے بھی مال اور اولاد میں بسبب صلۂ رحمی کے افزائش ہوتی ہے مگر جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھر کے گھر بے چراغ اور نسلیں منقطع کر دیتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے عزیزوں سے ملنے کے لئے یا اُن کو کچھ مال پہنچانے کے لئے اپنے پاؤں چل کر جاتا ہے خدائے تعالےٰ سو شہیدوں کا ثواب اُسے عطا فرماتا ہے اور جتنے قدم وہ اُٹھاتا ہے ہر ہر قدم پر چالیس چالیس ہزار درجے بہشت میں اُس کے لئے بلند کیے جاتے ہیں اور وہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گے۔اول وہ جس نے شراب پی ہو۔دوسرے وہ جس نے ہمیشہ جادو کیا ہو تیسرے جس نے ہمیشہ قطع رحم کیا ہو۔

یہ بھی فرمایا کہ جو عزیزوں کے حق کی رعایت کرتا ہے خدائے تعالےٰ بہشت میں اُس کو ہزار در ہزار ایسے درجے عنایت فرمائے گا کہ ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کے راستے کا فاصلہ ہوگا اور ان میں سے پہلا درجہ تو چاندی کا ہوگا اور دُوسرا سونے کا۔اُس سے آگے مروارید کا۔اُس سے بڑھ کر زمرد کا۔آگے چل کر زبرجد کا۔اس کے بعد مشک کا۔پھر عنبر کا اس کے بعد کافور کا۔پھر اسی طرح اور سب چیزوں کے ہوں گے جو خدائے تعالےٰ نے بہشت میں پیدا کی ہیں۔

حدیث صحیح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے معراج کی رات ایک شخص کو دیکھا کہ عرش کو چمٹا ہوا ہے اور اپنے کسی عزیز کی شکایت کر رہا ہے۔میں نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اِس کا اور اُس کا کتنی پشتوں کا فاصلہ ہے؟ خطاب ہوا کہ چالیس پشت کا۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص عزیزوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ خدا اُس کو دوست رکھے گا۔ اُس کی روزی فراخ کرے گا اس کی عمر بڑھائے گا اور اُس کو بہشت میں پہنچائے گا۔

نیز فرمایا کہ بہشت کی خوشبو کی لپٹیں ہزار برس کے فاصلے پر پہنچیں گی مگر تین قسم کے آدمی نہ سونگھ سکیں گے۔ اول جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ دوسرے قاطع رحم تیسرے بڈھا زناکار۔

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو بغیر کسی ایسی خطا یا جُرم کے جس سے وہ شرعاً مستحق سزا ہو اتنی مار بھی مارے جتنی کہ خدا نے مقرر فرمادی ہے تو بھی اُس کے اس گناہ کا کفّارہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اُس غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک غلام اپنے آقا کا حکم نہیں مانتا آیا اُسے مارنا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ اگر وہ طبیعت کے موافق ہے تو رکھو ورنہ بیچ ڈالو یا آزاد کردو۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچوں غلاموں اور لونڈیوں کو تادیب کے لئے پانچ یا چھ تازیانے سے زیادہ نہ مارو یہ بھی آہستہ اور یکساں مارنے چاہئیں۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ زرارہ نے اُن حضرتؑ سے غلام کے مارنے کی نسبت سوال کیا۔ فرمایا جو چیز اُس کے ہاتھ سے بغیر اُس کے قصور کے تلف ہوئی ہے اُس کے متعلق اُس پر کوئی الزام نہیں۔ ہاں اگر جان بوجھ کر تیری نافرمانی کرتا ہے تو تو اُسے مار سکتا ہے۔ عرض کی کس قدر۔ فرمایا تین یا چار یا پانچ تازیانے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ مجھے غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا تھا کہ اُن کے لئے شاید کوئی حد مقرر کردیں گے کہ جب اُس حد پر پہنچیں خود بخود آزاد ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غلام مومن ہو جب وہ سات برس خدمت کر چکتا ہے آزاد ہو جاتا ہے بعد اس کے اُس سے کام لینا جائز نہیں ہے۔ علما نے اس حدیث کو اس امر پر محمول کیا ہے کہ سات سال کے بعد ایسے غلام کو آزاد کرنا سنّت موکدہ ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے گی خدائے تعالےٰ اُسے بخشدے گا اور اعلیٰ علیین میں اور بہشت کے اونچے غرفوں میں اُسے جگہ ملے گی۔ اوّل کسی یتیم کو پناہ دینا۔ اُس کے احوال کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اُس کے حق میں بمنزلہ باپ کے مہربان ہونا۔ دوسرے کمزوروں پر رحم اور اُن کی مدد کرنا۔ تیسرے اپنا مال ماں باپ کے لیئے صرف کرنا۔ اُن سے بہ تواضع و نیکی پیش آنا۔ اور اُن کو رنج نہ دینا۔ چوتھے غلام کے ساتھ غصّہ اور جہالت نہ برتنا بلکہ جن کاموں کا اس کو حکم دیا ہے ان میں اُس کی مدد کرنا اور جس کام کی انجام دہی اُس کے بس کی نہ ہو اُس سے معذور رکھنا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تم اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی اُنکو کپڑے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ لوگ بتا دوں جو سب سے بدتر ہیں۔ عرض کی ہاں اے رسولؐ اللہ فرمایا اول وہ شخص جو تنہا سفر کرتا ہے۔ دوسرے وہ جو قدرت کے عطیات سے لوگوں کو محروم رکھتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے غلام کو مارتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ایسے ہیں کہ اگر تم اُن پر ظلم نہ کرو تو وہ تم پر ظلم کریں گے اوّل کمینے۔ دوسرے زوجہ۔ تیسرے نوکر۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے غلاموں پر اُن کی عقل کے موافق خفا ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک غلام غائب ہو گیا حضرت نے اُسے تلاش کیا تا آنکہ وہ ایک جگہ سوتا ہوا مل گیا۔ خود اُس کے سرہانے جا بیٹھے۔ اور اُسے پنکھا جھلنے لگے یہاں تک کہ وہ جاگ اُٹھا۔ اس وقت اتنا

فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ تورات کو بھی سوئے اور دن میں بھی۔ رات کو سویا کر۔
معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اول وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس آ کر اپنے آپ کو اپنے آقا کے حوالے نہ کرے۔ دوسرے وہ شخص جو کسی گروہ کی پیش نمازی کرتا ہو اور مقتدی اُس سے راضی نہ ہوں۔ تیسرے وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض سوئے۔
بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں۔ اوّل شہید۔ دوسرے وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو۔ تیسرے عیال دار آدمی جو حرام اور شبہہ حرام سے پرہیز کرتا ہو۔
معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک غلام آزاد کرتا ہے خدا اُس غلام کے ہر ہر عضو کے بدلے اس شخص کا بھی ہر ہر عضو آتش دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شب عرفہ اور روز عرفہ کو قربۃً الی اللہ غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا مستحب ہے۔

(۲)

پڑوسیوں۔ یتیموں اور کُنبے والوں کے حقوق

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ مجھے ہمیشہ پڑوسیوں کی رعایت کے بارے میں اس قدر نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اُن کو شریک میراث قرار دیں گے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دیگا خدائے تعالیٰ اُس پر بہشت کی خوشبو حرام کر دے گا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔
نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسائے کی بالشت بھر زمین دبا لے گا خدائے تعالیٰ اُس زمین

کو ساتویں طبقے تک طوق بنا کر اُس کی گردن میں ڈال دے گا اور جس وقت اُسے معرض حساب میں لائیں گے تو وہ طوق اُس کی گردن میں پڑا ہوگا۔ اس عذاب سے بچنے کی صرف یہی صورت ہے کہ توبہ کرے اور اُس کی زمین اُسے واپس دیدے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے گا خدائے تعالیٰ بھی قیامت کے روز اُس کے گناہوں سے درگزر کرے گا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین چیزیں سب سے بدتر بلائیں ہیں۔ اوّل بادشاہ یا حکمران کہ اگر تم اُس کے ساتھ احسان کرو تو وہ شکریہ نہ ادا کرے گا اور اگر کوئی بدی کرو تو معاف نہ کرے گا۔ دوسرے وہ پڑوسی جو ظاہر میں تمہیں دیکھ کر خوش ہو اور باطن میں کوسے اگر تمہاری کوئی نیکی دیکھے تو اُسے چھپائے اور اُس کا ذکر بھی نہ کرے اور اگر کوئی بدی دیکھے تو اُس کا اظہار کرے اور ڈھنڈورا پیٹے۔ تیسرے وہ زوجہ کہ جب موجود ہو تو کبھی تمہیں خوش نہ کرے اور جب غائب ہو تو تمہیں اُس کی نسبت اطمینان نہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کا مکان چھین لینے کے لئے اُسے تکلیف پہنچائے خدا اُس کا مکان کسی دوسرے پڑوسی کو دیدے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ آیا مال میں سوائے زکوٰۃ کے کوئی اور بھی حق ہے؟ فرمایا ہاں ہے اوّل تو ایسے عزیزوں کے ساتھ جو تجھ سے بدی کرتے ہوں نیکی اور احسان کرنا۔ دوسرے مسلمان پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ جو شخص رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اُس کا مسلمان پڑوسی بھوکا رہے وہ یقیناً مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان کے ہر طرف چالیس چالیس گھر تک پڑوس کا حکم رکھتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مال کے حقوق میں سے حق ماعون بھی ہے جس کے روکنے والے کے لئے خدا نے جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ ماعون وہ قرضہ ہے جو پڑوسیوں کو دیا جائے یا وہ نیکی ہے جو اُن کے حق میں کی جائے۔ یا گھر کے روزمرّہ کے مصرف کی چیزیں ہیں جو

اُن کو مستعار دی جائیں۔ راوی نے عرض کی کہ ہمارے پڑوسی ایسے ہیں کہ اگر ہم اُن کو مستعار چیزیں دیتے ہیں تو وہ توڑ ڈالتے ہیں اور خراب کر دیتے ہیں اس صورت میں اگر ہم اُن کو نہ دیں تو ہم پر کوئی گناہ تو نہیں؟ فرمایا اس صورت میں تم پر نہ دینے میں کوئی گناہ نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پڑوسیوں سے نمک اور آگ کا روکنا جائز نہیں ہے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو پڑوسیوں کے لئے ماعُون کو روک لیتے ہیں خدائے تعالےٰ آخرت میں اُن سے اپنی نیکی اور احسان کو روک لے گا اور اُن کے حال پر چھوڑ دے گا۔ اور وائے بر حال اُس کے جسے خدا اُس کے حال پر چھوڑ دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خمیر اور روٹی قرض دینے سے اور آگ دینے سے انکار نہ کرو کہ ان باتوں سے علاوہ اِس کے کہ خوبی اخلاق میں داخل ہیں گھر والوں کی روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو حقوق تم نے اپنے اُوپر لازم کر لیئے ہیں اُن میں کبھی معترض نہ ہوا اور جو اخراجات تمہارے کنبے کے ہوں وہ دو اور اُس میں تنگی مت کرو اور اگر تمہارے بھائی بندوں میں سے کوئی تم کو ایسی تکلیف دینا چاہے کہ جو نفع اُس کو اس امر سے پہنچتا ہو اُس کی نسبت تمہارا نقصان زیادہ ہو تو اُسے قبول مت کرو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ صعصعہ ابن صوحان کی عیادت کے لئے جو کہ حضرت کے بزرگ صحابیوں سے تھے تشریف لائے اور جہاں اور باتیں کیں یہ بھی فرمایا کہ اس بات کے سبب کہ میں تیری عیادت کو آیا ہوں اپنی قوم میں فخر مت کیجیو اور اگر تو انھیں کسی کام میں مشغول دیکھے تو خود اُس کام سے الگ مت ہو جیو کیونکہ آدمی کی بے قوم و قبیلہ گزر نہیں ہو سکتی وہ ہمیشہ اُن کا محتاج ہے اگر تو اُن کی ایک مدد نہ کریگا تو اُن کی بہت سی اعانتیں اپنے حق میں روک دیگا۔ لہذا تو اگر انکو اچھے حال میں دیکھے تو اُن کی اُس امر میں مدد کر اور اگر اُن کو بلا میں مبتلا دیکھے تو بھی انھیں اُن کے حال پر نہ چھوڑ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ تمہارا ایک دوسرے کو مدد دینا نیکی اور اطاعت خدا میں ہو۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اگر تم اُن امور میں ایک دوسرے کی امداد کرو گے جو طاعت خدا سے متعلق ہیں اور معصیت خدا سے باز رہو گے تو ہمیشہ

مرفہ الحال اور خوش رہو گے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ چند کافر قیدیوں کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے اور اُن میں سے ایک کو اس غرض سے پیش کیا کہ اُس کی گردن مارنے کا حکم دیں اُسی وقت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ کہا "اے محمدؐ جس قیدی کی آپ گردن مارنا چاہتے ہیں یہ لوگوں کو کھانا بہت کھلاتا تھا۔ مہمانداری زیادہ کرتا تھا۔ کنبے میں جو خرچ ہوتے تھے وہ دیا کرتا تھا اور عزیزوں کے بڑے بڑے خرچ خود اٹھاتا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ حق تعالے نے تیری نسبت مجھے یہ وحی بھیجی ہے اور اِن خصلتوں کی وجہ سے میں تجھے قتل سے رہائی دیتا ہوں۔ اُس قیدی نے عرض کی کہ آپ کا پروردگار اِن خصلتوں کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ قیدی نے کہا تو میں اُس خدا کی یکتائی اور آپ کی پیغمبری کی گواہی دیتا ہوں۔ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپکو اشاعت امرِ حق کے لئے بھیجا ہے میں نے اپنے مال سے کبھی کسی کو محروم نہیں پھیرا۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یتیم کا مال ناحق کھا جانا گناہ کبیرہ ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کی حفاظت کرے اور اُس کے اخراجات کا متکفل ہو وہ اور میں بہشت میں اس طرح پاس پاس ہوں گے جس طرح یہ کلمہ کی اور بیچ کی انگلی ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کو اپنے بال بچوں میں داخل کرلے اور اُس کا خرچ اس طرح اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے خدا اُس کے لئے اُسی طرح بہشت واجب فرمائے گا جس طرح مال یتیم کھانے والے کے لیئے جہنم واجب فرمایا ہے۔

معتبر روایت میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے خدائے تعالے ہر ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھرا ہے ایک ایک نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ہر ہر بال کے عوض خدائے تعالے قیامت کے دن اس کو ایک نور عنایت فرمائے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سنگدلی سے تکلیف اٹھاتا ہو اور وہ چاہے کہ میرا دل ملائم ہو جائے اُسے چاہئے کہ کسی یتیم کو اپنے پاس بلائے اُس پر مہربانی کرے اُسے اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرے حقیقت یہ ہے کہ یتیم کا حق لوگوں پر بہت بڑا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش الٰہی لرز جاتا ہے اُس وقت پروردگار عالم فرماتا ہے کہ میرے اِس بندے کو جس کے ماں باپ کو میں نے اُٹھا لیا ہے کس نے رُلایا ہے؟ میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جو اس کو تسلّی دے کر چُپ کرے گا میں اس پر بہشت واجب کروں گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُس شخص کے لئے جو یتیم کا مال ناحق کھا جائے دو عذاب مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو عذاب جہنم جو آخرت میں ہوگا اور دوسرا عذاب دُنیا، وہ یہ ہے کہ لوگ اُس کے بعد اُس کے یتیموں کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو اس نے اوروں کے یتیموں کے ساتھ کیا ہوگا۔

حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اُن سب کے مُنھ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے یتیموں کا مال ناحق کھایا ہوگا جیسا کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔[1] اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۔

جاننا چاہیئے کہ یتیم کا ولی جو اس کے مال میں تصرف کر سکتا ہے اوّل تو باپ ہے پھر دادا پھر وہ شخص جس کو باپ یا دادا از روئے وصیّت مقرر کر گئے ہوں اور اگر ان تینوں میں سے کوئی نہ ہو تو حاکم شرع یعنی امام یا جس کو وہ حضرت مقرر فرما دیں اور اگر امام ظاہر نہ ہو تو اکثر علما کا یہ اعتقاد ہے کہ پھر مجتہد جامع[2] الشرائط کا نمبر ہے یا جس کو ایسا مجتہد مقرر کر دے۔

---

[1] اس میں شک نہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال بروئے ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ داخل جہنم ہوں گے۔ [2] جامع الشرائط سے یہ مراد ہے کہ تمام علوم جن کی اجتہاد کے لئے ضرورت ہے اُن میں کامل دستگاہ رکھتا ہو۔ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہو اور عادل ہو (از باب القضاء) ۱۲

معتبر حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین صالحین بھی قربۃً الی اللہ یتیموں کے حال کے متکفل ہو سکتے ہیں اور اُن کے مال کو اپنی حفاظت میں لے سکتے ہیں بشرطیکہ امانت کو کام میں لائیں اور اُن کے ضروری خرچ کو نہ روکیں اور اُن کو خوشحال رکھیں۔ ہاں اگر خود پریشان حال ہوں اور یتیم کے مال کی حفاظت اُن کو اپنے کام سے روکتی ہو تو اپنا ضروری خرچ اُن کے مال سے لے سکتے ہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ پوری پوری رعایت کو کام میں لائیں اور جو خدمت وہ انجام دیتے ہیں اُس کی جو متعارف اُجرت اُس نواح میں ہو اُس سے زیادہ کسی طرح نہ لیں۔ اسی طرح باپ دادا اور اُن کے مقرر کردہ وصی کو بھی لازم ہے کہ یتیموں کے خرچ میں پوری پوری رعایت کریں (یعنی نہ اُنھیں تکلیف پہونچے نہ فضول خرچی ہو) اور اگر اُن کی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ اپنے ذمّہ کا قرضہ ادا کرسکیں تو اُن کو یتیموں کے مال میں سے قرضہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر باپ یا دادا پریشان حال ہو تو وہ اپنا ضروری ضروری خرچہ یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے اور اگر ماں پریشان حال ہے تو ولی یتیم کے مال میں سے اُس کا ضروری خرچہ بھی دے سکتا ہے اور اگر یتیم کے اخراجات ضروری کا حساب کرکے ولی اُس کا روپیہ اپنے مال میں ملا لے اور سب ایک جگہ کھائیں پییں تو کچھ حرج نہیں ہے۔

(۲)

دوستوں اور برادرانِ ایمانی کے حقوق

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے وقت وفات حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ وصیّت فرمائی کہ تم اپنے برادران ایمانی کے ساتھ قربۃً الی اللہ برادرانہ سلوک کیجیو اور نیکوں سے بسبب اُن کی نیکی کے دوستی رکھیو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن سے للہ دوستی کرے اس کو بہشت میں ایک گھر ملے گا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فوائد اسلام کے بعد کسی شخص کا فائدہ اُس کے فائدہ سے بڑھ کر نہیں ہے جس نے قربۃً الی اللہ کسی برادر مومن سے بھائی چارہ کر لیا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بلا کسی ظاہری سبب کے میرے دل پر اس قدر غم و الم طاری ہوتا ہے کہ میرے بال بچے اور میرے یار دوست اُس کے آثار میرے چہرے پر دیکھ لیتے ہیں فرمایا خدائے تعالیٰ نے مومنین کو طینتِ بہشت سے پیدا کیا ہے اور اپنی نسیم رحمت سے اُن میں روح پھونک دی ہے اسی سبب سے تمام مومنین مثل حقیقی بھائیوں کے ہیں اور جب اُن میں سے کسی ایک کی روح کو ایذا پہنچتی ہے تو دوسرے بھی اُس کے لئے ملول و محزون ہو جاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ امام عادل کے چہرے کی طرف نظر کرنا۔ عالم کی صورت دیکھنا۔ ماں باپ کی طرف مہربانی و شفقت سے دیکھنا۔ اور اُس برادر مومن کی طرف دیکھنا جس سے للہ دوستی ہو عبادت ہے۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ برادران ایمانی دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جن کی دوستی و یاری قابل اعتماد ہے اور دوسرے صرف ہنسنے بولنے اور جلسے کے یار ہیں اب اول اُن میں سے مثل تمہارے ہاتھوں اور پاؤں یا اہل و عیال اور مال کے ہیں لہٰذا جب کسی بھائی پر ایسا اعتماد ہو تو اُس کے لئے اپنا مال اور جان خرچ کرو۔ اُس کے دوستوں کے دوست بنو اور اُس کے دشمنوں کے دشمن۔ اور اُس کے رازداروں کے رازدار۔ اُس کے عیب چھپاؤ اور اُس کی نیکیوں کا اظہار کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اس قسم کے دوست کبریت احمر سے بھی کم ہیں جو اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ رہے دوسری قسم کے اُن سے مصاحبت کا لطف اُٹھاؤ۔ اِس لطف کو تو تم ہاتھ سے نہ کھوؤ اور زیادہ کی اُن سے توقع نہ رکھو۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کے مابین بھائی چارہ اور جان پہچان تو عالم ارواح ہی میں ہو چکی ہے اِس عالم میں جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں یاد آجاتا ہے۔

دوسری حدیثوں میں وارد ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے مومن مومن کی آنکھ ہے۔ مومن مومن کا رہنما ہے۔ مومن مومن کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ مومن مومن پر ظلم نہیں کرتا۔ مومن مومن کو فریب نہیں دیتا۔ مومن مومن سے وعدہ کر کے خلاف وعدگی نہیں کرتا۔ مومن مومن سے جھوٹ نہیں بولتا اور مومن مومن کی غیبت نہیں کرتا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوستی یا محبت یا یکدلی کی چند شرطیں ہیں جس شخص میں وہ سب نہ ہوں اُس کو پکا دوست نہیں کہہ سکتے اور جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس پر تو دوست کا خطاب کسی طرح راست ہی نہیں آتا وہ شرطیں یہ ہیں) اوّل دوست کا ظاہر و باطن تمہارے ساتھ یکساں ہو۔ دوسرے تمہاری عزّت و خوبی کو اپنی عزت و خوبی اور تمہاری ذلت و عیب کو اپنی ذلت و عیب سمجھے۔ تیسرے صاحب مال یا صاحب اختیار ہو جانے سے تمہارے ساتھ جو برتاؤ تھا اس میں فرق نہ آئے چوتھے جو بات اس کے حد اختیار میں ہو اس میں تم سے مضائقہ نہ کرے پانچویں تکلیفوں اور بلاؤں کے وقت تم سے جُدا نہ ہو اور تمہاری دوستی ترک نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو برادر مومن تم سے تین مرتبہ غصہ ہوا اور ایک مرتبہ بھی تمہارے حق میں کوئی بدی کی بات نہ کہے وہ دوستی اور اعتبار کے قابل ہے۔

ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ کسی اپنے بھائی یا دوست پر اتنا زیادہ اعتماد نہ کرو کہ اپنے سارے ہی راز اُس سے کہدو کیونکہ اگر وہ کسی وقت میں تم سے پھر جائے تو تمہارے اختیار میں کوئی بات نہ رہے گی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیس برس کی محبّت قرابت کے برابر ہے اور علم صاحبان علم میں اُس سے زیادہ ربط اور میل جول پیدا کر دیتا ہے جو یکجدی بھائیوں میں ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تمہارا کوئی دوست درجۂ حکومت پر پہنچ جائے اور پہلے کی بہ نسبت تم سے دسواں حصّہ بھی دوستی رکھے تو بھی وہ تمہارے لئے کچھ بُرا دوست نہیں ہے۔

حضرت امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں دوستی رکھو اور اپنے آپ کو بالکل ہی اُن کے حوالے نہ کر دو ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دن تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ بہم دشمنی مت کیئے جاؤ کیونکہ یہ اُمید ہے کہ شاید وہ کسی دن تیرے دوست ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں سے اپنے بھید کی باتیں مت کہو۔ ہاں ایسی بات کا مضائقہ نہیں ہے جس سے تمہارا دشمن بھی واقف ہو تو کچھ نقصان نہ ہو کیونکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوست دشمن ہو جاتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا کے عیش میں سب سے اچھی دو چیزیں ہیں۔ مکان کی وسعت اور دوستوں کی کثرت۔

حضرت لقمان علیہ السّلام نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا کہ دوستی سو آدمیوں سے کرلیجیو مگر دشمنی ایک سے بھی نہ کیجیو اور نیک آدمیوں کا غلام بھی بن جائیو مگر بدوں کا بیٹا ہونا بھی قبول نہ کیجیو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ پانچ چیزیں حاصل نہیں ہیں اُس کی زندگی وبال ہے (۱) صحت جسمانی (۲) امن (۳) دولت (۴) قناعت (۵) اور دوست صادق۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کی عقل اُس کو نیکی کی نصیحت نہ کرتی ہو اور نفس بدی سے ملامت نہ کرتا ہو اور ایسا کوئی اُس کا مصاحب نہ ہو جو ہمیشہ اُسے بھلائی کی سمجھاتا رہے تو اُس کی گردن پر ہمیشہ شیطان سوار رہے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے باپ کے دوستوں کی دوستی نہ چھوڑو ورنہ تمہاری یہ حالت ہو جائے گی جیسے کہ روشنی سے اندھیرے میں چلے گئے۔

فرمایا جو شخص اپنی محبت کو بے موقع صرف کرتا ہے وہ گویا خود قطع محبّت کا خواستگار ہے

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص مقام تہمت پر جائے اور کوئی شخص اُس کی نسبت گمان بد کرے تو اُسے اپنے تئیں خود ملامت کرنا چاہیئے۔ اور جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اُس کے اختیار میں رہتا ہے اور جو بات دو آدمیوں سے گزر جاتی ہے وہ فاش ہو جاتی ہے۔ جب تمہاری کسی سے دوستی ہو جائے تو اُس کے ہر فعل کو نیکی پر محمول کر دنا آنکہ اس حد کو پہنچ جائے کہ کوئی موقع نیک گمان کا باقی نہ رہے اسی طرح جب تک نیک گمان کا موقع باقی رہے اُس کے کسی قول پر بدگمانی مت کرو۔ اور بہت

سے نیک آدمیوں کو دوست بنالو کہ یہ فراخی کے زمانے میں مصیبت کے زمانے کے لئے ایک قسم کی پیشبندی ہے۔ اور جب مصیبت کا زمانہ آئے گا تو یہ لوگ دشمنوں کے دفع کرنے کے لیئے تمہاری سپر بن جائیں گے مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں۔ برادران مومن سے بقدر اُن کی پرہیزگاری کے دوستی رکھو۔ بدعورتوں سے بچو اور جو اُن میں نیک ہیں اُن سے بھی حذر کرو۔

حضرت امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے لیئے اعلیٰ درجے کی نعمت حاصل ہو اور تمہاری مردانگی و مروّت درجۂ کمال کو پہنچ جائے اور تمہارے امور معیشت کی اصلاح ہو جائے تو غلاموں اور کمینے لوگوں کو اپنے کاروبار میں شریک مت کرو کیونکہ اگر تم ان پر بھروسہ کرو گے تو وہ خیانت کریں گے اور اگر تم سے کوئی بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے۔ اور اگر تم پر کوئی بلا آکر پڑے تو مددگار نہ ہوں گے۔

مصاحبت ہمیشہ عقلمند کی اختیار کرو گو اُس کے مزاج میں سخاوت نہ ہو تاکہ اس کی عقل سے فائدہ اُٹھاؤ مگر جو اُس کے اخلاق میں بدی ہے اس سے بچو۔ علیٰ ہذا القیاس سخی کی مصاحبت اختیار کرو گو وہ عقلمند نہ ہو کیونکہ تم اپنی عقل کے ذریعہ سے اس کی سخاوت سے فائدہ اُٹھاؤ گے اور اُس احمق سے جو بخیل بھی ہو بہت ہی دُور بھاگو۔

(۴)

ان حقوق کا بیان جو مومنوں کے ایک دوسرے پر ہیں اور مخلوقِ خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنا

بسند معتبر منقول ہے کہ معلّیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے؟ فرمایا کہ سات حق ہیں کہ اُن میں سے ہر ایک واجب ہے اور ان میں سے ایک کا تارک بھی خدا کی دوستی اور اطاعت سے باہر ہے۔ مُعلّیٰ نے عرض کی کہ وہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تجھے اُن کا علم ہو جائے اور تو اُن پر عمل نہ کرے اور اُن کی رعایت نہ کر سکے (پھر اُس کے مصر ہونے پر ارشاد فرمایا):-

اوّل۔ سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز تم اپنے واسطے پسند کرتے ہو اُس کے لیے بھی پسند کرو اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اُس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔
دوسرے۔ اُس کے غصے سے بچو اور اُسے خوش رکھو اور جو کچھ وہ حکم دے اُسے مانو۔
تیسرے۔ جان مال۔ زبان۔ ہاتھ اور پاؤں سے اُس کے مددگار رہو۔
چوتھے۔ اس کے لئے بمنزلہ آنکھ اور رہبر اور آئینے کے ہو۔
پانچویں۔ اگر وہ بھوکا ہو تو تم بھی کھانا نہ کھاؤ۔ اگر پیاسا ہو تو تم بھی پانی نہ پیو۔ اور اگر وہ ننگے بدن ہو تو تم بھی کپڑا نہ پہنو۔
چھٹے۔ اگر تمہارے پاس خدمت گار ہو اور اس کے پاس نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے خدمت گار کو اُس کے کپڑے دھونے کے لیے۔ کھانا تیار کرنے کے لئے اور بچھونا بچھانے کے لئے بھیجدو۔
ساتویں۔ اگر وہ تمہیں کسی کام کرنے کے لئے قسم دے اور بجا لاؤ اور اگر وہ تمہیں اپنے مکان پر کھانا کھانے کے لیئے بلائے تو قبول کر لو۔ اور اگر بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کو جاؤ اور اگر مر جائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ اسے کوئی حاجت ہے تو اُس کے ذکر کرنے سے پہلے تم اُس کی حاجت روائی میں پیش قدمی کرو۔ ان باتوں سے اُسے تمہاری اور تمہیں اُس کی سچّی محبت ہو جائے گی۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر کوئی عبادت خدائے تعالےٰ کے نزدیک نہیں ہے۔
بسند حسن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا اپنے مومن بھائی سے وعدہ کرنا ایسی نذر ہے جس کا کفّارہ ہی نہیں اور جو شخص مومن سے خلاف وعدگی کرتا ہے اُس نے خدائے تعالےٰ سے خلاف وعدگی کرنے کی ابتدا کی اور غضب الٰہی کا مورد ہوا۔
دوسری حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے عہدوں کو پورا کرے۔
بہت سی معتبر سندوں سے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کے مومن پر سات حق واجب ہیں۔ اوّل یہ کہ سامنے اُس کی تعظیم کرے۔ دوسرے یہ کہ اُس کی

محبت اس کے دل میں ہو۔ تیسرے یہ کہ اپنا مال اُس کے کام میں صرف کرے۔ چوتھے اُس کی غیبت کرنا اپنے لیئے حرام سمجھے۔ پانچویں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ چھٹے جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہو۔ ساتویں اُس کے مرنے کے بعد اُس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرے۔

بسند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھو اور جو چیزیں تم اپنے لیئے پسند کرتے ہو اُس کے لیئے بھی پسند کرو۔ اور جو اپنے لیئے پسند نہیں کرتے اُس کے لیئے بھی پسند نہ کرو۔ جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو اُس سے مانگ لو اور جب وہ تم سے مانگے اُسے دیدو اور جو اچھی بات ہے اُس سے نہ چھپاؤ تاکہ وہ بھی تم سے نہ چھپائے بوقت ضرورت اُس کے مددگار بنے رہو تاکہ وہ بھی تمہارا مددگار رہو۔ پیٹھ پیچھے اُس کی عزّت کرو اور جب وہ سفر سے آئے تو اُس کی ملاقات کو جاؤ اور ہر طرح اُس کی عزّت و حرمت کرتے رہو کیونکہ تم اور وہ حقیقتہً جدا نہیں ہو اگر وہ تم سے خفا ہو جائے تو جب تک اُس کا دل صاف نہ ہو جائے جدا نہ ہو۔ اگر اُسے کوئی نعمت خدا کی طرف سے ملے تو تم شکریہ ادا کرو اور اگر اُس پر کوئی بلا نازل ہو تو اُس کی امداد کرو اور پہلے سے زیادہ اس کے ساتھ محبت و مہربانی کرو۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں اوّل جب اُس کے پاس پہنچے تو سلام کرے۔ دوسرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرے۔ تیسرے جب وہ چھینک لے تو اُس کے لیئے دعا کرے۔ چوتھے جب وہ مرجائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ پانچویں جب وہ ضیافت میں بلائے تو قبول کرے۔ چھٹے جو چیز اپنے لیئے چاہتا ہے اُس کے لیئے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیئے مکروہ جانتا ہے اُس کے لیئے بھی بُرا جانے۔

بسند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اُسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہو تو وہ مُسلمان نہیں ہے اور جو شخص یہ آواز سُنے کہ کوئی مسلمان یہ کہہ کر فریاد کرتا ہے کہ اے مسلمانوں میری فریاد کو پہنچو اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مُسلمان نہیں ہے۔ فرمایا مجھے سب سے زیادہ اس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو

نفع زیادہ پہنچتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ سے آگ یا پانی کا ضرر دفع کرے اُس کے لیے بہشت واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ اُسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اُس سے عزیز نہ کرے اور اگر وہ سفر میں جائے تو اس کے بال بچوں کی خبر گیری کرے۔ اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو اُس کو مدد دے۔ اگر مسلمانوں کا مال تقسیم ہوتا ہوا اور وہ موجود نہ ہو تو اُس کا حصہ لیکر اُس کے لئے رکھ چھوڑے اور جب وہ مر جائے تو اُس کی قبر کی زیارت کیا کرے۔ خود اُس پر کوئی ظلم نہ کرے۔ اُسے فریب نہ دے۔ اُس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اُسے کوئی مکروہ بات نہ کہے۔ اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا۔ تو دوستی منقطع ہو جائے گی۔ اور اگر یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک کافر ہو جائے گا کیونکہ اگر کہنے والے نے جھوٹ کہا ہے تو وہ خود کافر ہے اور اگر سچ کہا ہے تو دوسرا کافر ہے اور اگر اُس پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے گا تو تہمت لگانے والے کا ایمان اس طرح گھُل جائیگا جیسے نمک پانی میں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کو چاہیئے اپنے برادر مومن کے لیے اُس شے کی خواہش کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لئے کرتا اور اُس کی خواہش نہ کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لیے نہ کرتا۔ اُس سے خالص دوستی رکھے اور اُس کی خوشی میں خوش ہو اور اُس کے غم کے ساتھ غمگین اگر ہو سکے تو یہ کوشش کرے کہ اُس کا غم دور ہو جائے ورنہ خدائے تعالےٰ سے دعا کرے کہ اُس کا غم دُور کر دے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا جو اُن میں امیر ہیں وہ کچھ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟ عرض کی بہت کم۔ فرمایا اُمرا غریبوں کی ملاقات کو کس قدر جانتے ہیں؟ عرض کی کم فرمایا اُمرا غریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟ عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے فرمایا پھر وہ ہمارے شیعہ ہونے کا دعوےٰ کیونکر کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ۔ ایک دوسرے سے لِلّٰہ دوستی کرو۔

اور جب باہم ملاقات کرو اور ایک جلسہ میں بیٹھو تو ہمارے دین اور ہماری احادیث کا ذکر کرو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پہ واجب ہے کہ مومن کے ستر کبیرہ گناہوں کی عیب پوشی کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پہ واجب ہے کہ ظاہر باطن مومن کا خیر خواہ رہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم پہ مخلوقِ خدا کی خیر خواہی لازم ہے کیونکہ خدا کے نزدیک اس سے بہتر کوئی امر نہیں ہے۔

۵

مومنوں کی حاجت روائی کرنا ان کے کاروبار میں کوشش کرنا اور ان کو خوش کرنا

صحیح حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس نے ایک مومن کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے خدا کو خوش کیا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن سے بہ تبسم پیش آنا نیکی ہے اور اُس کی گرد جھاڑ دینا نیکی ہے۔ اور مومنوں کو خوش کرنے سے زیادہ کوئی عبادت خدا کو پسند نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ اے موسیٰ کچھ بندے میرے ایسے بھی ہیں کہ اُن کو نہ فقط بہشت عطا کروں گا بلکہ اُن کو بہشت کا حاکم مقرر کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ پروردگارا وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا کہ وہ مومن جو مومنوں کو خوش کریں۔

پھر انھیں حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتے تھے اور وہ اُن کو تکلیف پہنچانے کے درپے تھا۔ حضرت موسیٰ وہاں سے بھاگ کر کافروں کے ملک میں چلے گئے اور ایک کافر کے ہاں پناہ لی۔ اُس کافر نے اُن کو رہنے کے لئے مکان دیا کھانا کھلایا اور یہ مہربانی پیش آیا (اس مہمان نوازی کی جزا یہ ہوئی کہ) جب اُس کافر کے مرنے کا

وقت آیا منجانب پروردگار خطاب ہوا کہ میں اپنی عزّت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر بہشت میں تیرے لیئے جگہ ہوتی تو میں ضرور تجھ کو بہشت میں داخل کرتا مگر بہشت کافروں پر حرام ہے لہٰذا آتش جہنم کو حکم ہوتا ہے کہ تجھے نہ جلائے اور نہ ڈرائے۔ نیز یہ بھی حکم ہوا کہ فرشتے دونوں وقت اس کو کچھ رزق پہنچا دیا کریں۔

بسند حسن حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حق تعالےٰ نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسی نیکی میرے پاس لائے گا کہ میں اُسی کے سبب اُس کو بہشت عنایت کروں گا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام نے دریافت کیا کہ پروردگارا وہ نیکی کونسی ہے؟ فرمایا کسی بندۂ مومن کو خوش کرنا گو بذریعۂ ایک دانۂ خرما ہی کے ہو۔ داؤدؑ نے عرض کی کہ خداوندا جو تجھ کو پہچان لے اُسے کسی طرح تجھ سے نااُمیّد ہونا سزاوار نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص کسی مومن کو خوش کرے اُس نے اُسی کو خوش نہیں کیا ہے بلکہ مجھے خوش کیا۔ بلکہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ کو خوش کیا۔

معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جب مومن قبر سے باہر آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک اور شخص بھی باہر نکلے گا اور اُسے اُس اکرام واحترام کی بشارت دیگا جو خدا نے اس کے لیئے مقرر فرمائے ہیں۔ مومن جواب میں اُس سے کہے گا کہ خدا تجھے بھی ایسی ہی خوبیوں کی خوشخبری دے اس کے بعد وہ شخص اُس مومن کے ساتھ ہی ساتھ رہے گا۔ جب کسی خوفناک مقام کے پاس سے اُس کا گزر ہوگا تو وہ کہدیگا کہ تم کیوں ڈرتے ہو یہ مقام تمہارے لیئے نہیں ہے اور جب کسی فرحناک مقام کے پاس سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ تمہارے ہی لیئے ہے۔ اسی طرح بشارت پر بشارت دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ دونوں موقف حساب میں پہنچ جائیں گے جب حساب کے بعد پروردگار کی جانب سے یہ حکم پہنچے گا کہ اس مومن کو بہشت میں لے جاؤ تو اس وقت وہ شخص اُس کو آخری بشارت پہنچائے گا کہ خدا نے تم کو بہشت میں داخل ہونیکا حکم دے دیا۔ مومن یہ سُن کر (مطمئن ہو کر) اُس سے دریافت کرے گا کہ بھائی تو کون ہے جو قبر سے یہاں تک مجھے خوشخبریاں دیتا آیا اس عالم تنہائی اور بیکسی میں میرا مونس وغمخوار رہا اور آخر میں مجھ کو منجانب

پروردگار ایسی خوشخبری سنائی، جواب دے گا کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تونے دُنیا میں فلاں برادرِ مومن کو پہنچایا تھا خدا نے مجھ کو مجسم فرمادیا کہ میں تجھ کو خوشخبریاں پہنچاؤں اور اُس تنہائی میں تیری غمگساری کروں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا جو شخص کسی ایک مومن کو خوش کرتا ہے۔ خدائے تعالٰے ہزار در ہزار نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی برادرِ مومن کی ایک حاجت پوری کرے خدائے تعالٰے قیامت کے دن اُس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کریگا جن میں سے ایک تو بہشت ہوگی دوسرے یہ کہ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بہشت میں لے جائے بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ مومن کی ایک حاجت پوری کرنا بیس حج سے بہتر ہے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ درہم خرچ ہوں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک حج ستّر غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور مسلمانوں کے ایک گھر بھر کا ضروری خرچ اپنے ذمّہ لینا یعنی محض روٹی کپڑا دینا اور اُن کو ذلّت سوال سے بچانا ستّر حج سے افضل ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کے گرد سات چکر کر کے طواف کرے خدائے تعالٰے اُس کے نامۂ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ مٹاتا ہے اور اس کے لیئے چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اُس کی چھ ہزار حاجتیں برلاتا ہے۔ مگر کسی مومن کی ایک حاجت برلانا دس طواف سے افضل ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب مسلمان کی حاجت برلاتا ہے خدائے تعالٰے اُس سے ارشاد فرماتا ہے کہ تیرا ثواب میرے ذمّہ ہے اور میں اس کے عوض تجھ کو کم از کم بہشت میں داخل کر دوں گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی مومن کی حاجت برآری کے لیئے پاؤں چل کر جاتا ہے تو خدائے تعالٰی اُس کے دائیں بائیں دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے کہ اُس کے لیئے استغفار کریں اور یہ دُعا مانگیں کہ اُس کی بھی حاجت پوری ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اُس کے پاس ایک رحمت ہے جو خدا نے اُس کے واسطے بھیجی۔ اگر اس نے قبول کر لی تو اُس نے اپنی دوستی کو ہماری دوستی سے ملحق کر دیا اور جسے ہماری دوستی حاصل ہوگئی اُسے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اور اگر باوجود قدرت کے اُس نے اُس کی حاجت برآری سے انکار کر دیا تو خدائے تعالیٰ جہنم کا ایک سانپ اُس کی قبر میں مقرر کر دیگا کہ قیامت تک اُسے کاٹے جائے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدائے تعالیٰ کو اختیار رہے کہ اُسے بخشے یا نہ بخشے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت برآری پر قادر نہ ہو اور اس سبب سے اُس کا دل غمگین ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کے غمگین ہوتے ہی پر اُس کے لئے بہشت واجب فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی برادر مومن کی حاجت روائی کے لئے راستہ چل کر جاتا ہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ اُس کے نامۂ اعمال سے مٹا دیے جاتے ہیں۔ اور دس درجے اُس کے لئے بہشت میں بلند کئے جاتے ہیں اور اُس کا یہ راستہ چلنا دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے اور ایک مہینہ بھر مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت مطمئن اور بے خوف ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کا دل خوش کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کا دل خوش کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے لیے راستہ چل کر جاتا ہے خدائے تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کو بھیجدیتا ہے کہ اُس کی مشایعت کریں اور ہر ہر قدم پر اُس کے لئے ایک ایک نیکی لکھیں۔ ایک ایک گناہ مٹائیں اور ایک ایک درجہ بڑھادیں اور جب وہ اُس کی حاجت روائی سے فارغ ہو جائے تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مسلمان بھائی کے لیئے اُس کی حاجت برآری کو

راستہ چل کر جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہزار غلام آزاد کروں یا ہزار آدمیوں کو کسے کسائے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاد راہِ خدا پر بھیجوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خدائے تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں کوشش کرے یا اُس کے لیے راستہ چل کر جائے تو اس کے لئے ہزار در ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جن کے سبب سے اُس کے عزیزوں کو۔ پڑوسیوں کو۔ دوست آشناؤں اور جس جس نے اُس کے ساتھ نیکی کی ہو گی اس کو خدائے تعالیٰ بخش دے گا اور روز قیامت اُس سے خطاب فرمائے گا کہ تو جہنم کے دروازہ پر جا اور سوائے اُن لوگوں کے جو دشمن اہلبیتؑ رسولؐ تھے اور جس نے تیرے ساتھ نیکی کی ہو اُسے جہنم سے نکال اور اپنے ساتھ بہشت میں لے جا۔

یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میری مخلوق مثل اولاد کے ہے اُن میں سب سے زیادہ پیارا مجھے وہ ہے جو اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی سے پیش آئے اور اُن کی حاجت برآری میں سب سے زیادہ کوشش کرے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی جو مضطر و غمگین ہو شدت اور سختی کے وقت میں فریادرسی کرے اُس کے غم کو رفع کرے اور اُس کی حاجت برلائے تو خدائے تعالیٰ اُس کے لیئے ۷۳ نعمتیں واجب کرتا ہے ازانجملہ ایک دنیا میں ملے گی کہ اُس کے تمام دُنیاوی کاروبار حسب مراد چلیں ۷۲ نعمتیں اُس کے لئے جمع رہیں گی کہ قیامت کے دن خوف اور شدّت اور تکلیف کے وقت کام آئیں۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دور کر دے گا اور جس وقت وہ قبر سے نکلے گا تو اُس کا دل خوش اور مطمئن ہو گا۔ اور جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے خدائے تعالےٰ اُس کو بہشت کے میوے کھلائے گا۔ اور جو شخص کسی کو پانی پلائے خدائے تعالیٰ اُس کو بہشت کی شراب پلائیگا جو سربمہر ہو گی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کی دنیا و آخرت میں بہت سی حاجتیں بر لائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کا ایک عیب چھپائے گا

خدائے تعالے دنیا و آخرت کے عیوب میں سے اُس کے ستر عیب چھپائیگا اور جب تک ایک مومن دوسرے مومن کا مددگار رہتا ہے خدا خود اُس کا مددگار رہتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت علیؑ بن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر ایمانی کی ایک حاجت برلائے گا خدائے تعالے اُس کی سو حاجتیں برلائے گا جن میں سے ایک بہشت ہوگی۔

جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کریگا خدائے تعالے قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دور کرے گا۔

جو شخص ظالم کے برخلاف ہوکر کسی مومن کی اعانت کرے تو خدائے تعالے پل صراط کے گزرنے میں اُس کی ایسے وقت اعانت کرے گا جب لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے۔

جو شخص کسی مومن کی ایک حاجت اس طرح پوری کرے کہ وہ خوش ہوجائے تو ایسا ہوگا جیسا کہ اُس نے حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو خوش کیا۔

جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ پیاسا ہو پانی پلائے خدائے تعالے اس کو شراب بہشت سے سیراب فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدائے تعالیٰ اُس کو میوہ ہائے بہشت سے سیر فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو اس حال میں کہ وہ ننگا ہو ایک کپڑا پہنا دے گا خدائے تعالے اُس کو دیبائے بہشت و حریر کے حُلّے پہنائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ ننگا تو نہ ہو ایک کپڑا پہنا دے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی اُس مومن کے جسم پر باقی رہے گا یہ شخص تمام بلاؤں سے خدا کی حفاظت و ضمانت میں رہے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایک خادم خدمت کے لئے دیدے تو خدائے تعالے قیامت کے دن غلمانِ بہشت اُس کی خدمت کے لئے مقرر فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو سواری دے کر پیادہ چلنے سے بچائے گا خدائے تعالے قیامت کے دن

اُس کو ناقہ ہائے بہشت سے ایک ایسا ناقہ سواری کے لیئے عنایت کرے گا جس کے سبب سے وہ فرشتوں پر بھی فخر کرے گا۔

جو شخص مرنے کے بعد کسی مومن کو کفن پہنا دے اُسے اتنا ثواب ہوگا کہ گویا وقت ولادت سے وفات تک اُس شخص کو اسی نے کپڑا پہنایا ہے۔

جو شخص کسی مومن کو ایک ایسی عورت دے جو اس سے اُنس کرے تو خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ کو اُس کی قبر میں موانست کے لیئے بھیجدے گا اور یہ شخص اپنے اہل وعیال میں سے جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوگا اُسی کی صورت میں وہ فرشتہ آئے گا اور اُس کے پاس رہے گا۔

جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عیادت کرتا ہے فرشتے اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں "خوشحال تیرا بہشت تیرے لئے مبارک ہو!"

(یہاں تک فرما کر حضرت نے ارشاد فرمایا) خدا کی قسم مومن کی ایک حاجت بر لانا خدا کے نزدیک متبرک[1] مہینوں میں سے دو مہینے پے در پے روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن خدا نے ایک سایہ مقرر فرمایا ہے جس کے نیچے انبیا ہوں گے یا اوصیا یا وہ مومن جس نے کسی مومن بندے کو آزاد کیا ہوگا یا وہ مومن جس نے کسی مومن کا قرض ادا کر دیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی شادی کرا دی ہوگی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مومن کا قیامت کے دن ایک ایسے شخص پر گزر ہوگا جس کی نسبت خدائے تعالیٰ نے یہ حکم فرما دیا ہوگا کہ اُسے جہنم میں لے جاؤ اور فرشتہ اُسے جہنم کی طرف لیئے جاتا ہوگا۔ وہ شخص اُس مومن کو پہچان کر آواز دیگا کہ تو اس وقت میری فریاد کو پہنچ کہ میں نے دنیا میں فلاں نیکی تیرے ساتھ کی تھی اور فلاں

---

[1] متبرک مہینے ماہ ہائے حرام کا ترجمہ کیا گیا ہے اور ماہ ہائے حرام سے مراد رجب المرجب۔ ذیقعدۃ الحرام۔ ذی الحجۃ الحرام اور محرم الحرام ہیں ۔ ۱۲

حاجت تیری برلایا تھا۔ مومن اُس فرشتے سے کہے گا کہ اس سے دست بردار ہو۔ اور خدائے تعالیٰ اُس کو حکم دیگا کہ میرا بندۂ مومن اس کا شفاعت خواہ ہے اِسے چھوڑ دو۔

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ تم تمام مسلمانوں کو اپنا عزیز خیال کرو۔ جتنے بوڑھے ہیں ان سب کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں ان سب کو اپنی اولاد کی جگہ سمجھو اور جتنے برابر والے ہیں ان سب کو اپنا بھائی خیال کرو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کروگے؟ بُرا بھلا کس کو کہوگے۔ عیب کس کے ظاہر کروگے؟ اور اگر شیطان تم کو یہ فریب دینا چاہے کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو تو اُس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو تم سن میں اپنے سے بڑا دیکھو اس کی نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک ہے مجھ سے مقدم ہے اس لیئے مجھ سے بہتر ہے۔ اور جو تم سے سن میں چھوٹا ہے اُس کی نسبت یہ خیال کرو کہ میرے گناہ اُس سے زیادہ ہیں لہٰذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اور اگر تمہارا ہمسن ہے تو یہ خیال کرو کہ مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں شک ہے اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہوسکتی اس واسطے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے۔

اگر لوگ تمہاری تعظیم و تکریم کرتے ہوں تو یہ خیال کرو کہ وہ اِن کی ذاتی نیکی ہے یعنی وہ اخلاق آداب پر عمل کرتے ہیں اور اگر لوگ تم سے پرہیز کریں اور تمہاری عزت نہ کریں تو یہ خیال کرو کہ یہ ہماری شامت اعمال ہے۔

ان قواعد پر عمل کرنے سے زندگی سہل ہوجائے گی دوست زیادہ ہوں گے اور دشمن کم۔ لوگوں کی نیکی سے تم خوش ہوگے اور بدوں سے کوئی رنج نہ پہنچے گا۔ یہ خوب سمجھ لو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ عزت اُس شخص کی ہے جس کی وہ گھر بیٹھے خبریں سُنا کریں اور وہ سب سے بالکل بے پروا ہو۔ کسی سے کوئی سوال نہ کرے بعد اس کے اُس شخص کا نمبر ہے جو محتاج ہو مگر کسی سے سوال نہ کرے کیونکہ اہل دنیا سب طالب مال ہیں اور جو شخص مال میں ان کا مزاحم نہ ہو وہ انھیں سب سے زیادہ پیارا ہے اور جو بجائے مانگنے کے اُلٹا اپنے مال میں سے انھیں دیدے اُس کی منزلت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ تو جو یہ بات چاہتا ہے کہ اور تیرے ساتھ بدی نہ کریں تو بھی کسی کے ساتھ نہ کر۔ اور اگر کوئی شخص تیرے داہنے رخسارے پر طمانچہ مارے تو تو اپنا بایاں رخسارہ بھی اُس کے سامنے پیش کر دے

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس اپنی حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت روائی پر قادر بھی ہو اور پھر حاجت بر نہ لائے تو خدائے تعالیٰ قیامت میں اُس کو سرزنش کریگا کہ دوسروں کو عبرت ہو اور یہ فرمائے گا کہ تیرا بھائی تیرے پاس ایسی حاجت لے کر آیا تھا جس کے بر لانے کی میں نے تجھے قدرت عطا کی تھی کہ چونکہ تو حاجت روائی کے ثواب کو ہیچ سمجھتا تھا تو نے اس کی طرف التفات نہ کیا میں بھی اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تیری کسی حاجت میں تیری طرف رحمت کی نظر نہ کرونگا یا لاآخر خواہ تجھے بخش دوں یا عذاب کروں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن سے کسی ایسی بھلائی کو جس کا وہ محتاج ہو باوجود اس قدرت کے کہ خود اپنے پاس سے یا دوسرے کے وسیلے سے پہنچا سکتا ہو روک لے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس طرح محشور کرے گا کہ مُنھ سیاہ ہوگا۔ آنکھیں نیلی ہاتھ گردن میں بندھے ہوئے اور طوق پڑا ہوا۔ اور یہ فرمائے گا کہ یہ تیری خیانت کی سزا ہے کہ تو نے خدا و رسولؐ کے ساتھ کی۔ پھر حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے اور اُس دن سوا اُس کے اور کوئی سایہ ہی نہ ہوگا۔ اول وہ جو اپنے مسلمان بھائی کی شادی کرا دے۔ دوسرے وہ جو بوقت ضرورت اُسے خادم دے تیسرے وہ جو کسی مسلمان بھائی کا راز پوشیدہ رکھے۔

(۶)

مومنوں کی مُلاقات اور بیماروں کی عیادت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

وارد ہے کہ جو شخص خدائے تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جاتا ہے تو خدائے تعالےٰ ستّر ہزار فرشتے اُس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر آئے اُسے آواز دیتے رہیں کہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور بہشت تیرے لیئے مبارک ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی ہے کہ خدائے تعالےٰ نے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ فرشتہ ایک شخص کے پاس پہنچا جو ایک مکان کے دروازے پر کھڑا ہوا مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ فرشتے نے اُس سے دریافت کیا کہ تجھے مالک مکان سے کیا کام ہے؟ اُس نے کہا کہ وہ میرا مسلمان بھائی ہے میں عند اللہ اُس کی ملاقات کو آیا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا کہ اس کے سوا کوئی اور مطلب بھی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تجھ پر بہشت کو واجب کیا اور یہ بھی فرماتا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کو جائے تو ایسا ہے گویا وہ میری ملاقات کو آیا اور اس کا ثواب یعنی بہشت میرے ذمّہ ہے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی ملاقات کے لئے اُس کے مکان پہ جائے تو خدائے تعالےٰ اُس سے فرماتا ہے کہ تو میرا مہمان ہے اور میری ہی ملاقات کو آیا ہے اور تیری مہمانداری میرے ذمّہ ہے اور چونکہ تو اپنے برادر مومن کو دوست رکھتا ہے لہذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کر دیا۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے برادر مومن کی ملاقات کے لیئے گھر سے نکلے خداوند عالم ایک فرشتے کو اُس پر مقرر فرماتا ہے کہ ایک پَر کو اپنے زمین پر بچھائے اور دوسرے سے اُس کے سَر پر سایہ کرتا جائے یہاں تک کہ وہ اس مومن کے گھر پہنچ جائے اُس وقت خدائے جبّار اُس کو آواز دیتا ہے کہ تو نے میرا حق ادا کیا اور میرے پیغمبر کی سنت کی پیروی کی لہذا مجھ پر لازم ہے کہ تیرا حق ادا کروں۔ تو مجھ سے سوال کر کہ میں تجھے عطا کروں خواہ میرا نام لے کر پکار کہ میں تیری دعا قبول کروں خواہ خاموش رہ کہ ابتدائے رحمت میری ہی طرف سے ہو۔ جب یہ بندۂ مومن واپس آتا ہے تو

وہی فرشتہ اپنے بال و پر سے سایہ کیے ہوئے اُس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے۔ جب یہ اپنے گھر پہنچ جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے تو نے میرے حق کو عظیم سمجھا اس لئے مجھ پر لازم ہے کہ میں بھی تیری عزت کروں لہٰذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کیا اور اپنے بندوں کے بارے میں شفاعت کرنے کا حق تجھ کو عنایت کیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عنداللہ کسی برادر مومن کی ملاقات کے لئے جانا دس مومن بندوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور ایک بندۂ مومن کے آزاد کرنے کا یہ ثواب ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر ہر عضو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت نے داؤد ابن سرحان سے فرمایا کہ میرے شیعوں کو میرا سلام پہنچا دیو اور یہ کہہ دیجیو کہ خدا اُس بندے پر رحمت کرتا ہے جو کسی دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں یاد کرتا ہے کیونکہ اُن دو کے ساتھ میں تیسرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اُن دونوں کے واسطے طلب مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تمہارے لئے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہم کو یاد کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم ایک دوسرے کے گھر ملاقات کے لیئے جاؤ کہ اس سے ہمارا دین زندہ ہوتا ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جو ہمارے مذہب کو زندہ رکھے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خوشا حال ان کا جو رضائے خدا کے لیے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔ خدائے تعالےٰ نے بہشت میں یاقوت سُرخ کا ایک ستون پیدا کیا ہے اور اُس ستون پر ستّر ہزار محل بنائے ہیں اور ہر محل میں ستّر ہزار غُرفہ ہیں اور یہ سب خدا نے اُن لوگوں کے لئے پیدا کیئے ہیں جو عنداللہ ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں اور آپس میں ملتے جُلتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم پر احسان نہ کر سکے وہ

ہمارے شیعوں میں سے جو نیک لوگ ہیں اُن کے ساتھ نیکی کرے کہ اُس کے نامۂ اعمال میں وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہمارے ساتھ نیکی کرنے سے لکھا جاتا۔ اور جو ہماری ملاقات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہمارے شیعوں میں سے نیک لوگوں کی ملاقات کو جائے تاکہ اُس کے لیئے ہماری ملاقات کا ثواب لکھا جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار مسلمان کی عیادت کو جائے اگر صبح کے وقت گیا ہے تو شام تک اور اگر شام کے وقت گیا ہے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیئے جاتا ہے ستّر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر نہیں آتا اس کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی عیادت کے لیئے جاتا ہے رحمت الٰہی اُس کے شامل حال ہوتی ہے اور جب اُس کے پاس جاکر بیٹھتا ہے رحمتِ الٰہی اُس کا احاطہ کرلیتی ہے اور جب وہاں سے واپس آتا ہے تو خدائے تعالےٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے کہ دوسرے دن اُسی وقت تک اُس پر درود بھیجیں اُس کے لیئے طلب مغفرت کریں اور یہ کہتے رہیں کہ خوشحال تیرا بہشت تیرے لیئے مبارک ہو اور اُسکو بہشت میں اتنی وسیع جگہ عنایت فرماتا ہے کہ سوار چالیس برس تک اُس میں گھوڑا دوڑا سکے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خدا کی رضا جوئی کے لیئے کسی بیمار مومن کی عیادت کرے خدائے تعالےٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا کہ وہ قبر میں اُس کی عیادت کو آئے اور قیامت تک اُس کے لیئے طلب مغفرت کرتا رہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جائے خدائے تعالےٰ ستّر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتا ہے کہ قیامت تک ہمیشہ اُس کے گھر میں آکر خدائے تعالےٰ کی تسبیح و تقدیس و تہلیل بجا لایا کریں اور ان سب کے ذکر کا نصف ثواب اس کے نامۂ اعمال

ہیں لکھا جائے ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو اپنے برادران ایمانی کو خبر دے کہ وہ اس کی عیادت کے لیئے آئیں اور ثواب حاصل کریں اور اس کو انھیں خبر کرنے کا ثواب ملے کیونکہ اس خبر کرنے سے دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ محو کیئے جائیں گے اور دس درجہ اس کے لیئے بڑھائے جائیں گے ۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لیئے آنے کی اجازت دے کیونکہ جو جو لوگ آئیں گے اُن کی ایک ایک دُعا قبول ہوگی ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی عیادت کے لیئے جائے اُسے چاہیئے کہ بیمار سے اپنے حق میں دُعا کا طالب ہو کیونکہ بیمار مومن کی دُعا فرشتوں کی دُعا کا درجہ رکھتی ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھیں دکھنے میں عیادت نہیں ہوتی اور بیماری کی ابتداء میں تین دن متواتر عیادت چاہیئے بعد اس کے ایک دن بیچ کر کے اور جب بیماری زیادہ طول پکڑے تو بیمار کو اُس کے بال بچوں میں چھوڑنا چاہیئے اور اُس کی عیادت نہ کرنا چاہیئے ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو کوئی سیب یا بہی یا ترنج یا خوشبو یا عود اپنے ساتھ لیتے جاؤ کہ ان چیزوں سے بیمار کو راحت پہنچتی ہے ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عیادت کامل یہ ہے کہ بیمار کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اُس کی صحت کے لیئے دُعا کریں اور جلد اُٹھ آئیں کیونکہ احمقوں کی عیادت بیمار کو اپنی بیماری سے زیادہ گراں گزرتی ہے ۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عیادت کرنے والوں میں اُس شخص کا ثواب زیادہ ہے جو جلدی اُٹھ آئے سوائے اُس صورت کے کہ بیمار خود اُس کا بیٹھنا پسند کرے اور اُس سے بیٹھے رہنے کی درخواست کرے ۔

۷

مومنوں کو کھانا کھلانا پانی پلانا، کپڑے پہنانا، اُن کی ہر قسم کی امداد کرنا اور مظلوموں کی حمایت کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے بہشت اُس کے لیئے واجب ہوتا ہے اور جو شخص کسی کافر کا پیٹ بھرے خدا پر لازم ہے کہ اُس کے پیٹ کو زقوم جہنم سے بھرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص تین مسلمانوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدائے تعالیٰ اُسے تین بہشتوں سے کھانا دیگا۔ جنت الفردوس۔ جنت عدن اور جنت طوبےٰ سے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو سوائے خدا کے کوئی مخلوق خدا میں سے اُس کے ثواب کو نہیں جان سکتا خواہ ملک مقرّب ہو یا نبی مرسل

نیز فرمایا کہ جن چیزوں سے بخشش واجب ہوتی ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسے مقام پر جہاں پانی مل سکتا ہو پیاس بھر پانی پلادے تو خدائے تعالےٰ اُس کو ایک پیاس پانی کے بدلے ستّر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور اگر ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی کم یاب ہو تو اُس کو ایسا ثواب ہوگا گویا اولاد اسمٰعیلؑ میں سے دس غلام آزاد کر دیے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کو لِلّٰہ کھانا کھلادے تو اُس کا ثواب غیر آدمیوں میں سے ایک لاکھ کو کھانا کھلانے کے برابر ہے۔

دوسری حدیث حسن میں سدیر صراف سے فرمایا کہ تو ایک غلام روز کیوں نہیں آزاد کرتا؟ اُس نے عرض کی کہ میرا مال تکفی نہیں ہوسکتا۔ فرمایا کہ روزانہ ایک مسلمان کو کھانا ہی کھلا دیا کر کہ اُتنا ہی ثواب تیرے نام لکھا جائے گا۔ اُس نے دریافت کیا کہ وہ شخص مالدار ہو یا مفلس؟ فرمایا کبھی کبھی مالدار کو بھی کھانے کی احتیاج ویسی ہی ہوتی ہے جیسے مفلس کو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک لقمہ جو برادر مسلمان کے پاس بیٹھ کر کھائے میرے نزدیک وہ ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مالدار مومن کو کھانا کھلائے تو اُسے ایسا ثواب ہوگا، گویا اولاد اسمٰعیلؑ میں سے ایک غلام کو قتل سے بچا کر آزاد کیا۔ اور جو کسی محتاج مومن کو کھانا کھلائے اُسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اولاد اسمٰعیلؑ سے سو غلاموں کو قتل سے بچا کر آزاد کر دینے کا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار کام ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کوئی شخص بجالائے گا تو داخل بہشت ہوگا۔ [۱] پیاسے کو سیراب کرنا [۲] بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا [۳] ننگے کو کپڑا پہنانا [۴] غلام کو جو مصیبت میں ہو آزاد کرا دینا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک تین عمل سب سے بہتر ہیں۔ [۱] اوّل کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔ [۲] دوسرے کسی مسلمان کا قرض ادا کرنا [۳] تیسرے مسلمان کا غم والم دور کرنا۔ نیز فرمایا کہ جس گھر سے بھوکوں کو کھانا نہیں دیا جاتا اُس سے خیر و برکت اِس سے بھی جلد دور ہو جاتی ہے جتنی جلد اونٹ کے کوہان میں چھُری اُتر جاتی ہے

حضرت علی ابن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس زائد کپڑا ہو اور اسے یہ بھی علم ہو کہ کسی برادر مومن کو اس کی احتیاج ہے اور وہ اُسے نہ دے خدائے تعالیٰ اُس کو سرنگوں آتش جہنم میں ڈالے گا۔ اور جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اُس کے قریب میں کوئی مومن بھوکا ہے تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ اس بندے نے میرے حکم کی نافرمانی اور دوسروں کی اطاعت کی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے اسی کے عمل پر چھوڑ دیا۔ اور میں اس کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خود پیٹ بھر کر سو رہے اور اُس کا مسلمان بھائی بھوکا ہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس مکان ہو اور کسی مومن کو اُس مکان میں رہنے کی ضرورت ہو اور صاحب مکان راضی نہ ہوتا ہو تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ نے اُس حاجت مند بندے

کو دنیا کا ایک مکان دینے میں بخل کیا میں اپنی عزّت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کو ہرگز بہشت میں نہ گھسنے دوں گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایسی کوئی چیز ہٹا دے جس سے اُنھیں تکلیف پہنچتی ہو تو خدائے تعالیٰ چار سو آیتیں پڑھنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے جن کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ ایک بندہ صرف اسی سبب سے داخل بہشت ہوگا کہ اُس نے مسلمانوں کے راستے سے ایک کانٹا ہٹا دیا تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص سے حاجت بیان کرنے سے پہلے اُس کے لئے تحفہ بھیجنا خوب ہوتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ہدیے اور تحفے بھیجو کہ ہدیہ بھیجنے سے دلوں میں بغض و کینہ باقی نہیں رہتا۔ نیز فرمایا کہ ہدیہ جن برتنوں میں آئے وہ پھیر دو کہ پھر بھی ہدیہ آتا رہے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہدیہ تین قسم کا ہوتا ہے اوّل وہ جس کے مقابل نفع کی امید ہو۔ دوسرے وہ جو بطور رشوت کے بھیجا جائے۔ تیسرے وہ جو محض قربۃً الی اللہ بھیجا جائے اور اُس میں کوئی دنیوی غرض شامل نہ ہو۔

(۸)

مفلسوں، کمزوروں، مظلوموں، بڈھوں اور مصیبت زدوں کے حقوق اور اُن کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مفلس مومن مال دار مومن سے چالیس برس پہلے بہشت میں پہنچ جائیں گے پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایک مثال سناؤں۔ فقیر اور امیر کی مثل دو کشتیوں کی سی ہے جو محصول کی چوکی کے پاس سے ہو کر گزریں۔ جو کشتی خالی ہو گی اُسے فوراً چھوڑ دیں گے اور جو بھری ہو گی اُسے مال کا حساب

کرنے اور محصول لینے کے لئے ٹھہرائے رکھیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بندے کا جس قدر ایمان بڑھتا ہے اُسی قدر روزی تنگ ہوجاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر مومنین طلب روزی کے لئے دعا میں الحاح وزاری نہ کرتے تو معمولی حالت سے اور بھی زیادہ روزی تنگ ہوا کرتی۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فقر و درویشی مخلوقِ خدا کے پاس خدا کی ایک امانت ہے اور جو شخص اُس کو چھپائے گا خدائے تعالےٰ اُس کو اُس شخص کا سا ثواب دے گا جو دنوں روزے رکھتا ہو اور راتوں نماز پڑھتا ہو۔ اور جو شخص اُس کا اظہار کسی ایسے شخص کے سامنے کر دیگا جو حاجت برآری پر قادر ہو مگر حاجت بر نہ لائے تو اُس سُننے والے نے گویا کہ اُس غریب کو قتل کر دیا مگر شمشیر و نیزہ سے نہیں بلکہ اُس زخم سے جو اُس کے دل میں لگا یا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن غریب مومنوں سے اس طرح باتیں کریگا گویا خواستگار معذرت ہے اور یہ فرمائے گا کہ میں نے تم کو دُنیا میں اس وجہ سے مفلس نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک کچھ ذلیل تھے آج تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں جس جس نے تم سے دنیا میں نیکی کی ہے اُس کا ہاتھ پکڑو اور بے تکلف بہشت میں لے جاؤ۔ اُن میں سے ایک شخص عرض کرے گا کہ خداوندا اہل دُنیا کے پاس خوبصورت عورتیں تھیں نفیس نفیس کپڑے پہنتے تھے۔ لذیذ لذیذ کھانے کھاتے تھے۔ اچھے اچھے مکانوں میں رہتے تھے۔ عمدہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے۔ آج ہمیں بھی ایسی ہی سب چیزیں عنایت فرما۔ جواب میں ارشاد ہوگا کہ میں نے جو جو نعمتیں تمام اہل دنیا کو ابتدائے دنیا سے انتہائے دنیا تک عطا کی تھیں اُن سب سے ستّر ستّر گنی تم میں سے ایک ایک کو دیدیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک مالدار آدمی جو اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا۔ پھر ایک غریب آدمی جو

میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا آیا اور اُس کے برابر بیٹھ گیا۔ اُس مالدار آدمی نے اپنا دامن جو اُس غریب آدمی کی ران کے نیچے دب گیا تھا، کھینچ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے استفسار فرمایا کہ آیا تو ڈر گیا کہ اِس کا افلاس تجھے نہ چمٹ جائے؟ عرض کیا نہیں؟ فرمایا پھر کیا اس بات کا خوف تھا کہ تیری کچھ دولت اس کے پاس نہ چلی جائے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر کیا یہ خیال تھا کہ تیرے کپڑے میلے نہ ہو جائیں؟ عرض کیا یہ بھی نہیں۔ حضرت نے فرمایا پھر تو نے ایسی حرکت کیوں کی؟ عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک ہم نشین نفس کہ شیطان سے بھی بدتر ہے جو ہر بدی کو میری نظر میں مزیّن کر کے دکھلاتا ہے اور ہر نیکی کو معیوب۔ لہٰذا میں اس حرکت کی تلافی میں جو مجھ سے سرزد ہوئی اپنا آدھا مال اس مردِ مفلس کو دیئے دیتا ہوں۔ حضرتؐ نے اُس غریب آدمی سے خطاب کر کے فرمایا کہ آیا تو قبول کرتا ہے؟ اُس نے عرض کی نہیں۔ امیر بولا نہیں کیوں؟ غریب نے کہا مجھے خوف ہے کہیں میں بھی آپ ہی جیسا متکبر نہ ہو جاؤں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص پریشان حال سے سوال کیا کہ تو کبھی بازار بھی جاتا ہے اور ایسی ایسی چیزیں بھی دیکھتا ہے جن کے خریدنے سے عاجز ہو؟ عرض کی ہاں یا ابن رسولؐ اللہ فرمایا جب تو ایسی چیز دیکھے جس کا خریدنا تیری طاقت سے باہر ہو تو تیرے نامۂ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

دوسری حسن حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا ایک گروہ محشور ہو کر سیدھا بہشت کو چلا آئے گا جب یہ گروہ بہشت کے دروازے پر پہنچے گا تو فرشتے اُن سے سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم محتاج لوگ ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں داخلۂ بہشت کی ایسی جلدی پڑ گئی کہ حساب سے پہلے ہی چلے آئے۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں دیا ہی کیا تھا جس کا حساب مانگتے ہو۔ اس وقت منجانب پروردگار آواز آئے گی کہ تم سچ کہتے ہو۔ جاؤ بہشت میں چلے جاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں

نے اُمراء کو کچھ اس سبب سے دولت مند نہیں کیا کہ وہ میرے نزدیک کوئی عزّت رکھتے ہیں نہ غربا کو اس لئے نا چیز کیا ہے کہ وہ میری نظر میں خوار و ذلیل ہیں بلکہ میں نے بذریعہ غربا کے اُمرا کا امتحان لیا ہے کیونکہ غربا نہ ہوتے تو اُمراء کو بہشت کی صورت بھی دیکھنی نصیب نہ ہوتی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو اُس کی مفلسی کے سبب حقیر و ذلیل سمجھے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔

صحیح حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے بندۂ مومن کو تکلیف پہنچاتا ہے اُسے چاہیئے کہ مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور جو میرے بندۂ مومن کی عزّت کرتا ہے اُسے چاہیئے کہ میرے غضب سے بے خوف ہو اور اگر مشرق سے مغرب تک امام عادل کے ساتھ صرف ایک مومن باقی رہے تو زمین کی تمام مخلوقات کے گناہوں کے مقابلے میں ان دونوں کی عبادت کافی سمجھوں گا اور انھیں دونوں کے سبب ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں برقرار رہیں گی اور میں اُن کے ایمان ہی کو اُن کا ایسا مونس قرار دوں گا کہ اُن کو کسی اور مونس کی ضرورت نہ رہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے دوستوں میں سے کسی شخص کو ذلیل و خوار کرتا ہے تو ایسا ہے گویا وہ خود مجھ سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا۔ میں اپنے دوستوں کی امداد بہت جلد کرتا ہوں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو اور لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ذلیل کرے خدائے تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت و جلالت اور قدرت سے پیدا کیا اور جو کسی مومن پر طعن کرے یا اس کی بات رد کرے گویا اُس نے خدا کی مخالفت کی۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے مومن غریب بھائیوں کو حقیر مت سمجھو کیونکہ جو شخص کسی مومن کو حقیر جانے گا خدائے تعالےٰ سوائے توبہ کے اور کسی طرح اُسے اُس مومن کے ساتھ داخل بہشت نہ کرے گا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص پُرانے کپڑے پہنے ہوئے گرد آلود پریشان حال ژولیدہ مو ہو اگر وہ بھی خدا کی قسم دے تو اُس کی قسم کو رد نہ کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں سے ٹھٹّھا کرتا ہے گویا اُسے اُن کی محبت کی کچھ پروا نہیں ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ غریب مومن کو حقیر مت جانو کیونکہ جو شخص کسی غریب مومن کو حقیر اور ذلیل جانتا ہے خدائے تعالےٰ اُس کو حقیر جانتا ہے اور جب تک توبہ نہ کرے اُس سے ناراض رہتا ہے۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو ڈرانا اور دھمکانا جائز نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی دل آزاری کے لئے آدھی بات بھی اپنی زبان سے نکالے گا قیامت کے دن اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص رحمت خدا سے محروم ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی برادر مومن کی لطف و مہربانی سے بات کر کے عزّت بڑھائے یا اُس کی کوئی حاجت بر لائے یا اُس کا کوئی رنج و غم دور کرے تو جتنی دیر وہ اس کی حاجت برآری یا مہربانی و مدارت میں صرف کرے گا اتنی دیر رحمتِ الٰہی اس کے سر پہ سایہ فگن رہے گی۔

پھر فرمایا کہ مومن کو مومن اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں اُس کی طرف سے بے خوف ہوتے ہیں۔ اور مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو گناہوں سے ہجرت کر جائے اور جو

شخص کسی مومن کو ذلت دینے کے لئے دھکا دیدے یا طمانچہ مارے یا کوئی اور ایسی حرکت اُس کے ساتھ کرے جسے اپنی نسبت گوارا نہ کرتا ہو تو جب تک اُسے راضی کرکے توبہ نہ کرے گا فرشتے برابر اُس پر لعنت کرتے رہیں گے، اس لئے مناسب ہے کہ گراں گزرنے والے معاملات میں تعجیل نہ کرو شاید اُن لوگوں میں کوئی مومن ہو اور تمہیں اس کی کوئی خبر نہ ہو اور صبر و سکون و آہستگی سے کام لو کیونکہ خدا کے نزدیک نرمی اور آہستگی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے منھ پر طمانچہ مارے تو سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس صورت سے محشور کرے گا کہ اُس کی ہڈی سے ہڈی جدا ہو گی۔ گردن میں ایک طوق پڑا ہوگا۔ دونوں ہاتھ بھی طوق میں پھنسے ہوں گے اور جہنم میں بھیجدیا جائے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ مومن کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ مومن سے لڑنا کفر ہے اور اُس کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کسی حاکم کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اور کوئی اور نقصان نہ پہنچائے وہ جہنم میں جائے گا اور جو دھمکی بھی دے اور نقصان بھی پہنچائے وہ جہنم میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ ہوگا۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کردے بغیر اس کے کہ اُس کی جان لینے کا ارادہ کیا ہو یا کسی کو ضرب شدید پہنچائے بغیر اس کے کہ ضرب شدید پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس پر بھی خدا کی طرف سے لعنت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین کے باشندے کسی مومن کے قتل پر راضی ہو جائیں تو خدائے تعالیٰ سب کو جہنم میں بھیجدے گا اور اُسی پروردگار کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جو شخص کسی مومن کو ناحق ایک کوڑا لگائے گا جہنم میں ویسا ہی کوڑا اُس کے بھی لگایا جائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی طرف ایسی نظر سے دیکھے گا کہ جس سے اُس کا ڈرانا مقصود ہو

تو خدائے تعالیٰ اُس کو اُس دن ڈرائے گا جس دن خدا کے سوا کوئی پناہ نہ ہوگی اور اُسے چیونٹی کی صورت میں محشور کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو لعنت کسی شخص کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ گردش کرتی ہے اگر اُس کا مورد اور مستحق اُسے مِل گیا تو اُس پہ پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنیوالے پہ عود کرتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو رُو در رُو طعنہ دے اُس کی موت سب سے بدتر ہوگی اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اُس کا انجام بخیر نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ آپ اُس مُسلمان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اُس کی ملاقات کو آئے اور اجازت طلب کرے اور وہ باوجود گھر میں موجود ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ آپ باہر آئے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس مُلاقات کو یا کسی کام کو آئے اور وہ باوجود گھر میں ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ خود باہر آئے تو جب تک پھر اُن دونوں کی مُلاقات نہ ہوگی اُس وقت تک خدا کی لعنت اُس پر ہوتی رہے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے ہاں ایسی روک ہو کہ دوسرا مومن اُس کے ہاں نہ پہنچ سکے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بہشت کے اور اُس کے درمیان ستّر ہزار ایسی ایسی دیواریں قائم کر دے گا کہ ہر دیوار کی چوڑائی ہزار ہزار برس کی راہ ہوگی اور ہر دیوار سے دوسری دیوار تک ستّر برس کی راہ علیحدہ ہوگی۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں چار مومن کسی جگہ رہتے تھے اُن میں سے تین کسی ایک کے گھر میں کسی امر کے متعلق گفتگو کرنے کو جمع ہوئے۔ چوتھا بھی اُس مکان پہ آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا مالک مکان کا غلام باہر نکلا۔ اس مومن نے دریافت کیا کہ تیرا آقا کہاں ہے؟ اُس نے کہدیا کہ گھر میں نہیں ہیں۔ وہ مومن یہ سُن کر واپس چلا گیا اور غلام نے اندر جا کر من وعن تمام

قصہ اپنے آقا سے کہدیا۔ آقا یہ سُن کر چُپ ہو رہا نہ کچھ پروا کی نہ غلام کو جھوٹ بولنے پر کچھ ملامت کی اور نہ اُس مومن کی واپسی پر کوئی رنجیدہ ہوا بلکہ پھر اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔ دوسرے دن وہ شخص صبح ہی ان کے پاس پھر آیا دیکھا کہ یہ سب اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور کھیت جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اُس نے سلام کیا اور خود بھی اُن کے ساتھ چلنے کی اجازت چاہی اُنھوں نے جواب سلام بھی دیا اجازت بھی دی مگر جو واقعہ پہلے دن گزر چکا تھا اُس کا کسی نے بھی عذر نہ کیا کیونکہ وہ مرد مومن تنگدست اور پریشان حال تھا۔ راستے میں یکایک ایک ابر ظاہر ہوا اور وہ سب اس گمان سے کہ مینھ آنے والا ہے تیز تیز چلے۔ مگر جیسے ہی ابر اُن کے سروں پر آیا ایک مناوی نے آسمان کی طرف سے ندا کی کہ اے آگ ان تینوں کو لے لے۔ میں جبرئیل ہوں جو خداوند جلیل کی طرف سے تجھے حکم دیتا ہوں۔ فوراً آگ نمودار ہوئی اور اُن تینوں کو خاک سیاہ کر دیا اور وہ مردِ مفلس خوف زدہ حیران و پریشان رہ گیا۔ وہاں سے شہر کی طرف پلٹا اور حضرت یوشع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ پروردگار عالم باوجود اس کے کہ اُن کے ایمان سے راضی تھا تیرے ساتھ اس طرح معاملہ کرنے کے سبب اُن پر غضب ناک ہوا۔ حضرت کی زبانی یہ قصہ سُن کر اُس نے عرض کی کہ میں اُن کی خطا معاف کرتا ہوں اور اُن کے جُرم سے درگزر کرتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر معافی نزول عذاب سے پہلے ہو جاتی تو مفید ہوتی اب کیا فائدہ ہاں قیامت کے دن کچھ کام آئے تو آئے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن باوجود قدرت رکھنے کے برادر مومن کی اعانت نہ کرے خدائے تعالےٰ دنیا و آخرت میں اُس کی اعانت سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم میں امداد کی قوت نہ ہو تو تم حاکم ظالم کے پاس اُس وقت جبکہ وہ کسی کو پٹواتا یا قتل کراتا یا اور کچھ جبر و تعدی کرتا ہو مت جاؤ کیونکہ جو مومن موجود ہو اُس پر مظلوم مومن کی اعانت واجب ہو جاتی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیک بندوں میں

سے ایک شخص کو بعد دفن فرشتوں نے قبر میں اُٹھا کر بٹھایا اور اُس سے یہ کہا کہ ہم عذاب الٰہی کے سو تازیانے تجھ کو لگائیں گے۔ یہ سُن کر اُس بچارے کے ہوش اُڑ گئے کہنے لگا مجھ میں سو تازیانے سہنے کی قوت کہاں۔ خیر اُنھوں نے ایک کم کر دیا۔ الحاصل وہ عذر کرتا جاتا تھا اور وہ کم کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بیس تازیانوں تک نوبت آگئی تب بھی اُس نے یہی کہا کہ مجھ میں قوت نہیں۔ آخر کار فرشتے بولے کہ ایک تازیانہ لگنا تو ضروری ہی ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ آخر یہ تازیانے مارتے کیوں ہو؟ اُنھوں نے کہا اس سبب سے کہ فلاں دن تو تو نے بے وضو نماز پڑھی تھی اور فلاں موقع پر تو ایک کمزور مومن کے پاس سے ہو کر گزرا تھا جس پر ظلم ہو رہا تھا اور تو نے اُس کی امداد نہ کی تھی غرضکہ اُنھوں نے عذابِ خدا کا ایک تازیانہ اُس کے لگایا جس سے اُس کی قبر آگ سے پُر ہوگئی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کی طرف خدائے تعالےٰ قیامت کے دن نظرِ رحمت سے دیکھے گا۔ اوّل وہ تاجر جس سے کوئی شخص سودا خریدے اور پھر کسی سبب سے پچھتا کر واپس دے تو وہ پھیر لے۔ دوسرے وہ شخص کہ مضطر کی فریاد کو پہنچے۔ تیسرے وہ شخص جو غلام آزاد کر دے۔ چوتھے وہ شخص جو مردِ مجرد کی شادی کرا دے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادرِ مومن کی فریاد کو پہنچے اور اُس کو ہلاکت یا غم و اندوہ سے بچا لے خدائے تعالےٰ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس درجے بڑھائے گا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب اُسے عنایت فرمائے گا۔ اور دس عذابوں سے اُسے نجات دیگا۔ اور روزِ قیامت دس شفاعتیں اُس کے لئے مہیّا کر دے گا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عاجز بندے کو راستے میں چوپائے سے گھرا ہوا پائے اور جس حال میں کہ اُس کا کوئی فریاد رس نہ ہو یہ اُس کی فریاد رسی کرے اپنے چوپائے پر سوار کرے۔ اُس کا بوجھ سب لادے تو خدائے تعالےٰ اُس سے خطاب فرماتا ہے کہ تو نے اپنے برادرِ مومن کی امداد میں اپنے آپ کو بہت کچھ تکلیف دی اور اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی میں تیرے لئے چند فرشتے مقرر کرتا ہوں جن کی تعداد

اُن سب آدمیوں سے زیادہ ہے جو ابتدائے دنیا سے منتہائے دنیا تک پیدا ہوئے یا ہوں گے اور اُن میں سے ہر ایک کی قوت اتنی ہے کہ تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کا اُٹھا لینا اُس کے نزدیک کوئی بات نہیں کہ تیرے لئے بہشت میں محل اور مکانات تعمیر کریں۔ اور تیرے درجے بلند کرتے رہیں تاکہ تو جس وقت بہشت میں پہنچے تو بہشت کے بادشاہوں میں شمار کیا جائے۔

اور جو شخص کسی مظلوم سے ظالم کے ضرر کو دفع کرے جو اُس کے بدن یا مال کو پہنچانا چاہتا ہو تو خدائے تعالےٰ اُس کی تمام باتوں کے حروف کی گنتی کے برابر اور اُس کے تمام حرکات وسکنات کی گنتی کے برابر اور جتنی دیر اُسے لگے اُس دیر کی تعداد کے مطابق لاکھ لاکھ فرشتے پیدا کرے گا کہ وہ ان شیطانوں کو دفع کرتے رہیں جو اُس شخص کی گمراہی کا ارادہ کرتے ہوں۔ اور ہر چھوٹے سے ضرر کے مقابلے میں جو اُس نے دفع کیا ہوگا بہشت میں اُس کو لاکھ خدمت گار اور لاکھ حوریں عطا کی جائیں گی وہ سب اس کی خدمت اور عزّت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ تو نے اپنے برادر مومن کا مالی یا جسمانی ضرر دفع کیا تھا ہم اُس کا معاوضہ ہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بوڑھے آدمی کی بسبب اُس کے بڑھاپے کے عزّت وحرمت کرے۔ خدائے تعالےٰ اُس کو قیامت کے خوف سے بے خوف کریگا۔ یہ بھی فرمایا کہ سفید ڈاڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی اندھے کی دنیوی حاجتوں میں سے کوئی ایک حاجت پوری کرے یا اُس کی حاجت براری کے لئے کچھ راستہ چلے یا اپنی طرف سے کوئی ایسی تدبیر و کوشش کرے کہ خدائے تعالےٰ اُس اندھے کی حاجت برلائے تو خدائے تعالےٰ اُس شخص کو دنیا میں نفاق سے اور آخرت میں آتش جہنم سے نجات دیتا ہے اور اُس کی ستّر دنیوی حاجتیں برلاتا ہے۔ اور جب تک یہ اُس نابینا کے کام میں مشغول رہتا ہے۔ برابر رحمتِ الٰہی

اُس پر مبذول رہتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہرے کو کوئی بات سنوا دینی بغیر اس کے کہ تم اس کام سے دل تنگ ہوئے ہو بہت ہی آسان صدقہ ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص ہموار زمین پر چالیس قدم کسی اندھے کی رہبری کرے تو اگر تمام زمین سونے سے پُر کر دی جائے تو اُس کے ثواب کے مقابل میں ایک سوئی کے ناکے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اُس کے راستے میں کوئی مہلکہ تھا اُس سے اُس کو بچا کر آگے نکال دے تو اُس شخص کی نیکیوں کے پلہ میں تمام دنیا سے لاکھ گُنی نیکی زیادہ رکھی جائے گی کہ وہ اس کے تمام گناہوں پر غالب آجائے گی اور سب کو محو کر دے گی اور اُسے بہشت کے اعلیٰ غرفوں میں پہنچا دے گی۔

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ مصیبت زدہ اور جذامی لوگوں کی طرف زیادہ نہ دیکھو کہ انہیں اس سے رنج پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں اور جب اُن سے بات کرو تو تمہارے اور اُن کے درمیان کم از کم ایک گز کا فاصلہ ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اس قسم کے لوگوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت طلب کرو اور اُن کے مرض سے غافل نہ رہو کہ مبادا تمہارے بدن میں سرایت کر جائے۔

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں سے بہرحال اجتناب لازم ہے۔ اوّل جذام والے۔ دُوسرے سفید داغ والے سے۔ تیسرے دیوانے سے۔ چوتھے حرامی سے۔ پانچویں بدوی عربوں سے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ بلاؤں میں مبتلا ہیں اُن کی طرف کم دیکھو۔ اُن کے پاس مت جاؤ۔ اور جب اُن کے پاس سے گزرنے کا موقع پڑے تو جلد گزر جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ جو بیماری اُنہیں ہے تمہیں نہ لگ جائے۔

حدیث موثق میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو ایسی بلا میں مبتلا دیکھو تو تم چپکے چپکے یہ دُعا پڑھ لو کہ وہ نہ سُننے پائے[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ ۔

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو جو سخت امراض میں مُبتلا ہے دیکھو تو تین مرتبہ آہستہ آہستہ یہ دُعا پڑھو تاکہ وہ نہ سُنے[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَلَوْ شَآءَ لَفَعَلَ ۔ اس دعا کا پڑھنے والا ان بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مبتلا کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھ لے وہ ہرگز اُس بلا میں مُبتلا نہ ہوگا[3] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَدَلَ عَنِّیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْكَ بِالْعَافِیَةِ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِمَّا ابْتَلَیْتَهٗ بِهٖ ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ یہ دُعا پڑھے[4] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَسْخَرُ وَلَا اَفْخَرُ وَلٰكِنْ اَحْمَدُكَ عَلٰی عَظِیْمِ نَعْمَائِكَ عَلَیَّ ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو بلا میں مبتلا ہیں تو الحمد للہ پڑھو مگر انہیں نہ سُننے دو کہ اُنہیں رنج نہ پہنچے۔

⑨

مومنوں کے حقوق کی رعایت اور ان کی غیبت

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں

---

[1] اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ۔۱۲ [2] اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا ۔ [3] اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اس بلا کو دور رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر عافیت کی فضیلت دی ۔ یا اللہ جس بلا میں تونے اسے مبتلا کیا ہے اُس سے مجھے بچائیو۔ [4] یا اللہ میں نہ اس شخص پر ہنستا ہوں نہ کوئی فخر کرتا ہوں بلکہ جو نعمتیں تونے مجھے عطا فرمائی ہیں ان کی عظمت کے سبب تیرا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔۱۲

عرض کی کہ فلاں شخص آپ کو گمراہ اور بد عتی جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اُس کی ہمنشینی کے حق کی رعایت نہ کی کہ اُس کی بات مجھ تک پہنچائی۔ اور میرے حق کی رعایت نہ کی کہ جو بات مجھے معلوم نہ تھی وہ اُس کی نسبت مجھ سے کہی۔ موت سب کے لئے آنے والی ہے۔ اور ہم سب محشور ہوں گے۔ اور قیامت سب کے فیصلے کے لئے مقرر ہے۔ اور خدا ہمارے درمیان میں بھی فیصلہ کر دیگا۔ خبردار آیندہ غیبت مت کیجیو کہ غیبت دوزخیوں کی خوراک ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور رسولؐ پر ایمان لایا ہو وہ ایسی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھے جہاں کسی امام کو گالی دیتے ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کرتے ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہے۔ اُس کے روزے اور وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ اور قیامت کے دن اُس کے جسم سے مُردار سے بھی بدتر بُو آئے گی جس سے تمام اہلِ محشر کو تکلیف ہو گی۔ اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ خدائے تعالے کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانتا تھا۔

اور جو شخص کسی برادر مومن پر احسان کرے یعنی کسی جلسے میں لوگ اُس کی غیبت کرتے ہوں اور یہ اُسے روک دے تو خدائے تعالے دنیا و آخرت کی ہزار قسم کی بدیوں سے اُسے نجات دے گا اور اگر باوجود قدرت کے منع نہ کرے گا تو غیبت کرنے والے کے گناہ سے سترّ گنی بُرائی اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو تم اپنی آنکھ سے گناہ کرتے نہ دیکھو اور دو عادل گواہ اُس گناہ کے ارتکاب کے متعلق گواہی نہ دیں اور وہ شخص عادل سمجھا جاتا ہو اور اُس کی گواہی مقبول ہو گو فی الحقیقت مجرم ہو تو اُس حالت میں جو شخص اس کے گناہ کا افشا کرے گا وہ خدا کی دوستی اور ہماری امداد سے خارج ہو گا۔ اور شیطان کی دوستی اور امداد میں داخل ہو گا بالتحقیق میرے والد ماجد نے اپنے آبا و اجداد سے اور انہوں نے حضرت رسالت مآبؐ صلے اللہ علیہ و آلہ سے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص کسی مومن کی غیبت ایسے عیب کے متعلق کرے جو اُس میں موجود ہو۔

خدا اُن دونوں کو بہشت میں جمع نہ کرے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی غیبت ایسے امر کے متعلق کرے جو اُس میں موجُود نہ ہو تو ان کا آپس کا رکھ رکھاؤ جاتا رہتا ہے۔ اور غیبت کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کے حق میں ایسی باتیں بیان کرے جو آنکھوں دیکھی اور کانوں سُنی ہوں اُس کا شمار اُن لوگوں میں ہو گا جن کے حق میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ [1] اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی مومن کا وہ عیب اور گناہ ظاہر کرنا جو خدا نے اپنی ستاری سے پوشیدہ کیا ہو غیبت ہے۔ اور ایسا کوئی عیب لگانا جو اُس میں نہ ہو بہتان ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی دشمنی یا مخالفت ہونے کے برادر مومن کی غیبت کرے شیطان اُس کے نطفے میں شریک ہُوا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی چار باتیں اُس کے لئے لازم ہو جائیں گی۔ اوّل جو بات کہے اُس میں جھوٹ نہ ہو۔ دوسرے مُعاملات اور ارتباط میں لوگوں پر ظلم نہ کرے۔ تیسرے جو وعدہ کرے پُورا کرے۔

ان تین صفتوں کے ہونے سے ضرور ہے کہ لوگ اُس کی عدالت کے قائل ہوں۔ اُس کی مُروت کے مدّاح۔ اُس کی غیبت اُن پر حرام ہو اور اُس کی اُخوت اُن پر واجب۔

حضرت رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے۔ کیونکہ زنا کار جب توبہ کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ مدعی بحل نہ کر دے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارے بھائی موجود نہ ہوں تو اُن کو اس سے زیادہ نیکی کے ساتھ یاد کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ غائبانہ وہ تمہیں یاد کریں۔

---

[1] جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ مومنوں کے گناہ کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا و آخرت میں تکلیف دہ عذاب ہوگا

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فاسق علانیہ گناہ کرتا ہے اور کسی بات کی پروا نہیں کرتا اُس کی کوئی حرمت نہیں ہے اور نہ اُس کی غیبت حرام ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان تین آدمیوں کی کوئی حرمت نہیں ہے اوّل صاحب بدعت۔ دوسرے امام ظالم یعنی سردار ظالم۔ تیسرے علی الاعلان گناہ کرنے والا فاسق۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اُس بُری بات کو جو کسی برادر مومن کی عزّت و آبرو کے خلاف کہی گئی ہو رد کر دے اُس کے لئے بہشت بالضرور لکھی جائے گی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے سامنے اُس کے برادر مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی حمایت کرے تو خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی حمایت نہ کرے گا۔ اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اُس غیبت کو نہ روکے اور اُس برادرِ مومن کی حمایت نہ کرے تو خدائے تعالےٰ اُس کو دُنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ایسے جلسے میں موجود ہو جس میں کسی برادر مومن کی عزّت و آبرو کے خلاف باتیں ہوتی ہوں۔ اور یہ شخص صاحبِ عزّت و وقار ہو۔ اور اُس ظالم یا غیبت کرنے والے کو روک دے اور برادر مومن کی عزت بچائے تو خدائے تعالےٰ یہ حکم دے گا کہ فرشتے بیت المعمور کے پاس جمع کے لئے جمع ہوں چنانچہ آسمانوں کے نصف فرشتے اور عرش و کرسی کے فرشتے جو کہ حجاب جلال و عظمت کے نصف فرشتے ہیں جمع ہو جائیں گے اور خدا کے سامنے سب اُس کی صفت و ثنا بیان کریں گے اور اُس کی رفعت و منزلت کا سوال کریں گے۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا تم میں سے ہر ایک کی تعداد اور اُس کی صفت و ثنا کی تعداد کے مطابق بہشت میں اُس شخص کے درجے اور محل اور باغ اور درخت اُس کے لئے واجب کر دیئے اور اتنا [illegible] ہے کہ مخلوق کی عقل اُس کے حساب سے عاجز ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی مذمت دوسروں سے اس غرض سے بیان کرے کہ اُس کا عیب ظاہر ہو۔ اُس کی سخاوت و بہادری میں بٹہ لگے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جائے تو خدائے تعالےٰ اُس کو اپنی حمایت و نصرت سے خارج کر دیتا ہے اور وہ شیطان کا حامی و مددگار سمجھا جاتا ہے۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جس شخص کا ظاہر و باطن یکساں نہ ہوگا یعنی منہ پر لوگوں کی تعریف کرے گا اور پیٹھ پیچھے بدی تو قیامت کے دن اُسے آگ کی دو زبانیں ملیں گی۔ ایک سامنے منہ میں اور دوسری پیچھے گدی میں اور ایک منادی میدان حشر میں ندا کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں نہ تھا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ محمد ابن فضل نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ برادرانِ مومن میں سے ایک ایسا شخص ہے کہ اُس کی بعض باتیں ایسی سُننے میں آتی ہیں کہ وہ مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں اور جب میں اُس سے اُن باتوں کی نسبت سوال کرتا ہوں تو وہ انکار کرتا ہے حالانکہ یہ خبر مجھے بہت سے ثقہ لوگوں سے پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کے مقابلے میں اپنے دیکھنے اور سُننے کو جھوٹا سمجھ اور اگر پچاس آدمی بقسم گواہی دیں اور وہ اُن سب کے خلاف کہے تو اُس کی بات کی تصدیق کر اور ان سب کو جھوٹا جان اور اُس کی کسی ایسی بات کا افشا نہ کر جو اُس کے نقصان یا عیب کا موجب ہو۔

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی گناہ کا نام لے کر کسی شخص کو رسوا کرے گا اُسے اتنا عذاب ہوگا کہ گویا وہ گناہ اُس نے خود کیا۔ اور جو شخص کسی فعل پر کسی مومن کو طعنہ کرے گا جب تک وہ فعل خود نہ کرے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی عزت و آبرو کے خلاف بُری باتیں بنانے سے اپنے آپ کو روکے خدا وندِ کریم قیامت کے دن اُس کے سب گناہ بخش دے گا۔

حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص [illegible]

مومنہ پر کوئی بہتان باندھے تو خدائے تعالےٰ جہنم میں اُس کو اُس پیپ میں قید کرے گا جو زنا کاروں کے اندام نہانی سے بہہ کر جہنم کی دیگوں میں جوش دی جائے گی اور جب تک کہ وہ شخص اُس کو معاف نہ کردے گا وہ اِسی حالت میں رہے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی آدمی کی نسبت ایسی بات بیان کرے جسے لوگ جانتے ہوں یہ غیبت نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو بلا تمہارے برادر مومن پر آتی ہے اُس پر خوش مت ہو۔ اور اُسے رنج مت پہنچاؤ۔ شاید خدائے تعالےٰ اُس پر رحم کرے اور اُس سے وہ بلا دُور کرکے تمہاری طرف بھیج دے۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے برادرِ مومن کی کسی مصیبت پر شماتت کرے گا وہ جب تک اُسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوئے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ کفر سے دوسرے درجے پر اُس شخص کی حالت ہے جو کسی مومن سے دوستی رکھتا ہو اور اُس کی خطاؤں اور گناہوں کو اس غرض سے یاد رکھتا جائے کہ کسی دن اُس پر طعن کرے اور اُسے الزام دے۔

منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا اے وہ لوگو جو زبان سے مسلمان ہوئے ہو اور ایمان تمہارے دل تک نہیں پہنچا ہے مسلمانوں کی مذمت اور عیب جوئی مت کرو کیونکہ جو شخص لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے خدا اُس کو ضرور رسوا کرتا ہے۔ اگرچہ کوئی گناہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر طعن کرے گا۔ خدا اُس کو دُنیا وآخرت میں ذلیل کرے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے منقول ہے کہ سب سے بدتر جھوٹ یہ ہے۔ کہ لوگوں پر بدگمانی کی جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی پر کوئی تہمت لگائے تو اُس کے دل میں ایمان اس طرح پگھل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا آیا تم چاہتے ہو کہ تم میں لوگ جو سب سے بدتر ہیں اُنہیں بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسولؐ اللہ۔ فرمایا سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کرتے ہیں۔ دوستوں میں جُدائی ڈلوا دیتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ چغل خوروں پر بہشت حرام ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو دو شخص ناراض ہو کر جدائی اختیار کرتے ہیں ان میں سے ایک خدا کی ناراضی اور لعنت کا ضرور مستحق ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دونوں مستوجب ہو جاتے ہیں، کسی نے عرض کی کہ اگر ایک شخص ان میں سے مظلوم ہو تو وہ لعنت کا مستحق کیوں ہو؟ فرمایا وہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر صفائی کیوں نہیں کر لیتا کہ وہ اس کی بدی سے درگزرے اور بصلہ و احسان پیش آئے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رنجیدگی اور جدائی تین دن زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تک دو مسلمان آپس میں رنجیدہ اور ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں۔ شیطان بہت خوش خوش رہتا ہے اور جب دونوں کی صفائی ہو جاتی ہے تو اس کے گھٹنے ٹوٹ جاتے ہیں اور بند بند سے جُدا ہو جاتا ہے اُس وقت وہ چیختا ہے کہ ہائے یہ کیا بلا میرے سر پر نازل ہوئی۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو دو رنجیدہ ہو کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور تین دن گزرنے پر آپس میں صلح نہ کریں تو دونوں اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان سے ایمانی محبت اُٹھ جاتی ہے اور جو شخص ان دونوں میں سے پہلے صفائی کرے گا وہی پہلے بہشت میں جائے گا۔

∴ ∴ ∴

۱۰

ظالموں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب اور تھوڑی سی اُن کی کیفیت

بسندِ معتبر منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ شیعہ اپنے بادشاہ[1] کی اطاعت ترک کرکے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو، اگر بادشاہ عادل ہے تو خدا سے اس کے بقاء کی دُعا کرو اور اگر ظالم ہے تو اُس کی اصلاح کی دُعا کرو، کیونکہ تمہاری بہتری تمہارے بادشاہ کی بہتری میں ہے اور منصف بادشاہ بمنزلۂ مہربان باپ کے ہے، لہٰذا اس کے لئے خدا سے ان باتوں کی خواہش کرو، جن کی اپنے لئے کرتے ہو۔ اور اُن باتوں کی نہ کرو جن کی اپنے لئے نہیں کرتے۔

بسندِ معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو اپنے بادشاہ کی نیکی میں امداد کرے، خدا اس پر رحم کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ سے تعرض کرکے تکلیف اُٹھائے خدا اُسے کوئی ثواب نہیں دیتا نہ اُسے صبر عطا فرماتا ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص طمع دینے کے لئے کسی ظالم بادشاہ کی تعریف کرے یا اُس سے بعجز پیش آئے، جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے[2] وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ظلم میں کسی ظالم کی رہنمائی کرے وہ جہنم میں ہامان وزیر فرعون کے ساتھ ہوگا اور جو شخص کسی ظالم کی طرف سے لوگوں کو ستائے یا خود ظالم آزار دیتا ہو اور اُس کی امداد کرے تو ملک الموت جس وقت اس کے پاس آئے گا تو پہلے یہ کہے گا کہ تجھ پر لعنت خدا ہو اور تجھے آتشِ جہنم کی بشارت ہو اور جو شخص تازیانہ ہاتھ میں لے کر ظالم بادشاہ یا حاکم کے سامنے کھڑا ہوگا۔ قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُس تازیانے کو ایک آتشی اژدہا

---

[1] بادشاہ سے مراد ہے سربراہ مملکت یا حاکم۔ [2] دل سے ظلم کرنے والوں کی طرف مائل مت ہو ورنہ آتش جہنم میں جھلس جاؤ گے۔ ۱۲

بنا دے گا جس کا طول ستّر ہاتھ کا ہوگا اور جہنم میں اس کے اوپر مسلط رہے گا۔ نیز فرمایا کہ فاسقوں کے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وفات کے وقت یہ وصیّت کی تھی کہ نیک لوگوں سے ان کی نیکی کے سبب محبت کرنا اور بدلوگوں سے ظاہر امدارت کرنا مگر دل میں دشمنی رکھنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے ظالموں کی بقا چاہی گویا اُس نے اس بات کو پسند کیا کہ لوگ خدائے تعالےٰ کی نافرمانی کریں، اس نے علی الاعلان خدائے تعالیٰ سے دشمنی کی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بنی اسرائیل سے فرماتے تھے کہ ظالم کی اس کے ظلم میں امداد مت کرو ورنہ تمہاری بزرگی باطل ہو جائے گی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو خراب کرتی ہیں اور نفاق کو اس طرح پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کو اگاتا ہے۔ گانا بجانا سُننا فحش بکنا۔ بادشاہ کے ہاں حاضری دینا اور شکار کے لیے جانا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرام باتوں سے پرہیز کر کے اپنے دین کی حفاظت و نگرانی کرو اور مخالفوں سے تقیّہ کر کے اور خدا پر ایسا بھروسہ کر کے کہ اپنی حاجتیں شاہان دنیا سے طلب نہ کرو اپنے دین کو قوت دو اور یہ یاد رکھو کہ جو مومن محض طلب دُنیا کے لیے کسی صاحب سلطنت یا صاحب ثروت کے سامنے جو مذہباً اُس کا مخالف ہو، عجز و انکسار برتتا ہے۔ خدا اُسے گمنام کر دیتا ہے۔ اُسے دشمن سمجھتا ہے۔ اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور اگر اس شخص سے کچھ دنیا اس کے پلّے پڑ جاتی ہے تو خدا اس سے برکت اٹھا لیتا ہے اور اگر اس روپیہ کو حج یا عمرہ یا غلام آزاد کرنے میں صرف کرے تو اس کو ثواب نہیں دیتا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی منجانب پروردگار ندا کرے گا کہ ظالم اور ان کے تمام مددگاروں کو لاؤ حتیٰ کہ جنہوں نے

ان کی دوات میں صُوف ڈالا ہے یا ان کی تھیلی کا مُنہ باندھا ہے یا ایک قلم تک بھی ان کو بھر کر دیا ہے۔ ان سب کو ظالموں کے ساتھ محشور کرو۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جتنا کوئی بادشاہ کا مقرّب ہو جاتا ہے اُتنا ہی خدا سے دُور ہو جاتا ہے اور جتنا کسی بندے کا مال زیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی اس کا حساب سخت ہوتا ہے اور جتنی کسی بندے کی حکومت زیادہ ہوتی ہے اُتنے ہی اس کے شیطان بڑھ جاتے ہیں۔

یہ بھی فرمایا کہ بادشاہوں اور بادشاہوں کے مصاحبوں کے درباروں سے بہت کچھ احتراز کرو کیونکہ جو تم میں سے بادشاہوں کے زیادہ مقرب ہیں وہ خدا سے زیادہ دور ہیں اور جو خدا کو چھوڑ کر بادشاہ کو اختیار کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اس کی پرہیز گاری سلب کر لیتا ہے اور اس کو متحیّر و پریشان چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے ظالم کے ظلم کا بدلہ نہ لے خدائے تعالیٰ اُس پر کسی ایسے ظالم کو مسلط کرے گا جو اس پر خوب ظلم کرے اس وقت اگر یہ بد دعا کرے گا تو قبول نہ ہو گی اور تکلیفیں سہہ کر صبر کرے گا تو اس کا اجر نہ ملے گا۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مظلوم کے خلاف ظالم کا مددگار ہو جائے جب تک وہ اس امداد سے دست بردار نہ ہو جائے۔ خدائے تعالیٰ اُس پر برابر غضب ناک رہے گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام کے زمانے میں ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے ایک مومن کی حاجت کسی نیک بندے کی سفارش سے پوری کر دی تھی، اتفاق سے وہ بادشاہ اور نیک بندہ ایک ہی روز انتقال کر گئے۔ تمام آدمی اس بادشاہ کے جنازے پر اکٹھے ہوئے اور تین دن اس کے سوگ میں بازار بند رہا اور اُس نیک آدمی کا جنازہ اس کے گھر میں پڑا رہا، یہاں تک کہ زمین کے کیڑے اس کے مُنہ کا گوشت کھا گئے۔ تین دن کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس نیک بندے کی میّت کو اس حال میں دیکھ کر درگاہ باری میں عرض کی کہ پروردگار وہ تیرا دشمن تھا اور اس اعزاز و اکرام سے اُٹھایا گیا۔ اور یہ تیرا دوست ہے جو اس حال میں پڑا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰؑ باوجودیکہ یہ

میرا دوست تھا مگر اس نے اُس ظالم سے اپنی حاجت طلب کی تھی اور اُس نے پوری کردی تھی اُس کو تو میں نے ایک مومن کی حاجت پوری کر دینے کا وہ بدلا دیا اور اُس پر اُس ظالم سے سوال کرنے کے سبب کیڑوں کو مسلّط کر دیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سلیمان جعفری نے حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ان کاروبار اور معاملات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو لوگوں کو بادشاہوں کی طرف سے سپرد ہوتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ، بادشاہوں کے کاروبار میں شرکت کرنا، ان کی امداد کرنا اور ان کے کاروبار کے انصرام میں کوشش کرنا کفر کے برابر ہے اور عمداً ان کی طرف نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مالدار کے سامنے جا کر گڑگڑائے اُس کا دو ثلث[1] دین جاتا رہتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو پرہیزگاری کا حکم دے اور اس کو پند و نصیحت کرے تو اس شخص کو تمام جنوں اور آدمیوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔

علی ابن حمزہ سے منقول ہے کہ میرا ایک دوست بنی اُمیّہ کے محرروں میں تھا اور اُس نے میرے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں بنی اُمیّہ کی کچہری میں کام کیا کرتا تھا جس سے میں نے بہت کچھ مال جمع کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ تیری طرح تحریر میں بنی اُمیّہ کی امداد نہ کرتے ان کے لئے مالِ غنیمت جمع نہ کرتے ان کی طرف سے لڑائیاں نہ لڑتے، ان کے پاس اکٹھے نہ رہتے تو وہ کسی طرح ہمارا حق غصب نہ کر سکتے، اس شخص نے عرض کی جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب بھی کوئی تدبیر ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ہے۔ مگر تو میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا؟ اُس نے عرض کی کہ یا ابنِ رسول اللہ کروں گا فرمایا جو کچھ تو نے بنی اُمیّہ کی کچہری میں رہ کر پیدا کیا ہے، اُس میں سے جس جس مال کے مالک کو پہچانتا ہے وہ اُسے واپس دیدے اور جس مال کے مالک کو نہیں پہچانتا اُس کو خیرات کر دے اگر ایسا کرے گا تو میں تیرے لئے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں۔

[1] دو ثلث سے مراد ہے دو تہائی۔

وہ شخص سر جھکا کر کوئی گھنٹہ بھر سوچتا رہا اس کے بعد سر اُٹھا کر اس نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا، علی ابن حمزہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کوفہ میں آیا اور اس نے تمام مال جس طرح سے کہا تھا اُسی طرح دے ڈالا یہاں تک کہ جو کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی دیدیئے ہم نے آپس میں چندہ کر کے اُس کے لئے کپڑے خریدے اور کچھ نقد بطور خرچ کے دیا۔ چند مہینے کے بعد وہ بیمار ہوا میں اُس کی عیادت کو گیا تو اس وقت اس کی جان کندنی کی حالت تھی یکایک آنکھ کھولی اور اتنا کہا کہ "حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی ضمانت پوری کی" اور مر گیا ہم اُسے دفن کر آئے۔ دوسرے برس میں حضرت کی خدمت میں گیا جوں ہی مجھ پر نظر پڑی فرمایا واللہ ہم نے تیرے رفیق سے جس بات کی ضمانت کی تھی پوری کر دی۔

مفضل ابن مزید سے جو خلفاء کا محرر اور مذہب کا شیعہ تھا منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ان خدمات سے واقف ہیں جو مجھے خلفاء کی انجام دینی پڑتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا ہاں جو کچھ تجھے اس کام سے بہم پہنچے وہ شیعوں کو دیدیا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے [1] اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ صفوان شتربان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تیری اور سب باتیں تو اچھی ہیں مگر ایک یہ بات بُری ہے کہ تو اپنے اونٹ خلیفہ ہارون کو کرایہ پر دیتا ہے۔ صفوان نے عرض کی کہ واللہ میں نے اپنے اونٹ کبھی اُسے بُرے کام کے لئے یا شکار کے لئے یا لہو و لعب کے لئے کرائے پر نہیں دیئے بلکہ ہمیشہ مکہ معظمہ جانے کے لئے کرائے پر دیتا ہوں اور میں خود اس کے ساتھ کبھی نہیں جاتا، اپنے نوکروں اور غلاموں کو بھیج دیتا ہوں۔ فرمایا آیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اتنے عرصے تک زندہ رہے کہ تیرا کرایہ ادا کر دے؟ عرض کی بے شک۔ فرمایا جو ان کی زندگی کا خواہاں ہے وہ ان میں محسوب ہے اور جو اُن میں محسوب ہے وہ جہنمی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ عبدالغفار ابن القسم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ بادشاہ کے پاس جانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں تمہارے لیے اچھا نہیں جانتا۔ عرض کی کہ میرا اکثر ملک شام کو جانا ہوتا ہے وہاں کے

[1] نیکیاں ...

اور لوگ مجھے ابراہیم ابن الولید کے پاس لے جایا کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اوّل دنیا کی محبّت، دُوسرے موت کو بھول جانا تیسرے جو کچھ خدا نے عنایت فرمایا اس پر راضی اور قانع نہ ہونا۔

عبدالغفار نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ میں ایک بال بچہ دار آدمی ہوں اور اُس ملک میں نفع کی غرض سے تجارت کو جایا کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرتؑ نے اس کے نفع کی کوئی اور صورت تجویز فرما دی۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص ظالم بادشاہ کی حکومت سے راضی ہوجائے اور اُس کی امداد کرے، وہ اس کے ہی دوستوں میں محسوب ہوگا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میری اُمّت کے دُو گروہ ایسے ہیں کہ ان کے اچھے ہونے میں تمام اُمّت کی بھتری ہے اور ان کے بُرے ہونے میں ساری امت کی خرابی ہے۔ اوّل فقہا دوسرے سلاطین۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس امّت میں سے جو جو ہماری امامت کا اعتقاد رکھتے ہوں گے۔ ان سب کے لیئے مجھے نجات کی اُمّید ہے۔ مگر تین قسم کے آدمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اوّل وہ زبردست جو اپنے زیر دستوں اور رعایا پر ظلم کرتا ہو، دوسرے وہ شخص جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جو علانیہ فسق و فجور کرتا ہو۔

نیز فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اُن سے جو جھگڑا کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ اوّل باپ، دوسرے بادشاہ، تیسرے قرض خواہ۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ باشاہ دُنیا میں سب سے زیادہ بیوفا ہیں اور انہیں کے سب سے کم دوست ہوتے ہیں۔

حدیث حسن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو لوگوں کی حکومت میسّر آئے اور وہ عدالت پر کمر باندھ لے اپنی قیام گاہ کا دروازہ کھلا رکھے اور پردہ اُٹھادے کہ ہرکس و ناکس اُس کے پاس بے روک ٹوک آئے اور وُہ سب کی داد فریاد سُنے تو خدائے تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے خوف کو امن سے بدل دے اُس کو

بہشت میں داخل کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ کو رعیت کی بہتری منظور ہوتی ہے تو ان کے اُوپر مہربان بادشاہ مسلط فرماتا ہے اور اُسے منصف وزیر عنایت فرماتا ہے۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ میں ہی ایسا خدا ہوں جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ میں نے بادشاہوں کو پیدا کیا ہے اور میرے ہی ہاتھ میں ان سب کے دل ہیں جو جو گروہ میرے مطیع ہوتے ہیں، ان کے بادشاہوں کے دلوں کو اُن پر مہربان کر دیتا ہوں اور جو جو نافرمانی کرتے ہیں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان کے برخلاف پُر غضب کر دیتا ہوں، (لہذا جب بادشاہوں کی طرف سے جور و جفا دیکھو تو) ان کو بُرا بھلا کہنے میں اپنا وقت مت ضائع کرو بلکہ میری طرف رجوع کرو اور توبہ کرو، تاکہ میں ان کے دلوں کو تم پر مہربان کر دوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی عزّت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل آدمیوں کو کبھی بہشت میں داخل نہ کروں گا۔ اوّل جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں، دوسرے چغل خور، تیسرے دیوّث، چوتھے ظالموں کی طرف سے لوگوں کو مار پیٹ کرنے والے، پانچویں قبریں اکھاڑنے والے، چھٹے چونگی کا محصول وصول کرنے والے ساتویں قطع رحم کرنے والے، آٹھویں وہ لوگ جو مسئلہ جبر کے قائل ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بطریق ناحق کسی گروہ کا سردار بن جائے گا اور ان پر قابو پالے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کو ایک ایک دن کے عوض ہزار ہزار برس جہنم میں رکھے گا۔ اس کے بعد میدان حشر میں وہ اس طرح لایا جائے گا کہ اُس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے پھر اگر خدائے تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کے درمیان حکم کیا ہے (یعنی عدل کیا ہے) تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر اُن پر ظلم کیا ہوگا تو پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو جائے اور ان کے اموال کی طرف متوجہ نہ ہو، خدائے تعالیٰ بھی اپنی رحمت اُس سے ہٹالے گا اور اس کی پروا نہ کرے گا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو حاکم لوگوں کو ان کاموں سے روکے جن کے متعلق وہ اس کے حضور میں عرضداشت پیش کریں۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی حاجتیں پوری نہ کرے گا۔ اور اگر وہ کوئی شے ان سے بطور ہدیہ اور تحفہ کے لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے مالِ غنیمت میں سے چوری کی ہے جو چوریوں میں سب سے بدتر ہے اور اگر کسی سے رشوت لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ شرک کا مرتکب ہوا۔ (جس کی معافی ہی نہیں۔)

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے پاس جو ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت میں رہتے تھے یہ وحی بھیجی کہ تم جا کر اُس بادشاہ سے کہدو کہ میں نے اس واسطے تجھے بادشاہ نہیں کیا ہے کہ تو لوگوں کو قتل کرے اور اُن کا مال چھین لے بلکہ میں نے تجھے اس لئے بادشاہ کیا ہے کہ مظلوموں کو مجھ سے فریاد کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ میں مظلوموں کی دادرسی ضرور کرتا ہوں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام صُعدا ہے اور اُس پہاڑ میں ایک میدان ہے جس کو سقر کہتے ہیں اور ایک کنواں جس کا نام ہبہب ہے جس وقت اُس کنوئیں کو کھول دیا جاتا ہے تو تمام اہل جہنم اُس کی گرمی سے چیخ اُٹھتے ہیں اور یہ کنواں ظالموں کے لیئے مخصوص ہے۔

دوسری روایت میں محمد ابن اسمٰعیل ابن بزیع سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دربار میں ایک گروہ خدا کا بھی ہوتا ہے جن کو پروردگارِ عالم دین حق عطا فرماتا ہے اور شہروں پر اختیار دیتا ہے کہ اُس کے دوستوں کو نقصانات اور جور و جفا سے بچائیں اور مسلمانوں کے کاروبار درست کردیں اور مومنوں کی بدحالی میں اُن کے پشت و پناہ بنیں اور ہمارے غریب شیعہ اُن کا توسل ڈھونڈھیں۔ خدا تعالیٰ اسی گروہ کے سبب سے مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے یہ لوگ ظالموں کی سلطنت میں راہِ راست پر چلنے والے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے اور زمین پر خدا کی امان ہیں ان کے

نور سے اہل آسمان کو اُسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو۔ قیامت کے دن ان کے نور سے میدانِ حشر منوّر ہو جائے گا۔ یہ گروہ بہشت کے لئے پیدا ہوا ہے اگر تم بھی اس گروہ میں محسوب ہونا چاہتے ہو تو ہمارے خالص شیعوں کو خوش رکھا کرو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے اور حدیث معتبر میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ایسے آدمی کی حاجت بادشاہ یا حاکم تک پہنچا دے جو اپنی حاجت خود اُس تک نہ پہنچا سکتا ہو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم پُل صراط پہ قائم کر دے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حمیری نے حضرت صاحب الامر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت میں ایک عرضی لکھی کہ ایک شخص متولی وقاف ہے اور اُس میں تصرف کرنا جائز جانتا ہے اور بیدھڑک مال وقف اپنے صرف میں لاتا ہے مجھے کبھی کبھی اُس کے گاؤں میں وارد ہونے کا اتفاق ہوتا ہے اگر میں اُس کا کھانا نہ کھاؤں تو مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور کبھی کبھی میرے لئے ہدیہ و تحفہ بھی بھیجدیتا ہے۔ حضرتؑ نے اُس کے جواب میں لکھا کہ اگر اس مال وقف کے سوا جس پر اُس کا قابو ہے اُس کے پاس کچھ اور مال یا صورت معاش ہے تو اُس کا کھانا بھی کھایا کرو اور اُس کا تحفہ بھی لے لیا کرو اور اگر سوا اُس مالِ حرام کے اور کچھ اُس کے پاس نہیں ہے تو نہ اُس کا کھانا کھاؤ نہ اُس کا تحفہ قبول کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین قسم کی دعائیں خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتیں۔ نیکؔ اولاد کے حق میں باپ کی دعا اور بد اولاد کے خلاف باپ کی بددعا۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا اور ظالم سے بدلا لینے والے کے حق میں مظلوم کی دُعا۔ اسؔ مومن کے حق میں جو ہم اہل بیتؑ کی دوستی کے سبب کسی حاجت مند مومن کو اپنے مال سے مدد دے اُس محتاج مومن کی دُعا۔ اور جو شخص باوجود اپنی قدرت اور دولت کے مومن کی احتیاج کے اُس کی امداد سے انکار کر دے اُس کے برخلاف محتاج مومن کی بددُعا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے "میرا غصہ اور غضب دو قسم کے آدمیوں پر سخت اور شدید ہے۔ ایک تو ظالم پر جو ظلم کرتا ہے دوسرے اُس شخص پر جو میرے سوا کسی اور سے طالب امداد ہوتا ہے"۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے "میں اُس شخص کی دُعا ہرگز قبول نہیں کرتا جس کے ذمہ کسی کا مظلمہ ہو"۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل ظالم مددگار ظالم اور جو شخص اُس کے ظلم سے راضی ہو تینوں شریک گناہ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی پر ظلم کرتا ہے خدائے تعالیٰ کسی اور کو مسلط کر دیتا ہے کہ اُس پر یا اُس کی اولاد پر ویسا ہی ظلم کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا حق روک لے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو پانسو برس تک ایک جگہ کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ اُس کے پسینے سے ندیاں جاری ہو جائیں گی اور منادی ندا کرتا ہو گا کہ یہ وہی ظالم ہے جس نے خدا کا مقرر کیا ہوا حق نہ دیا تھا۔ اس کے بعد چالیس روز تک اُس پر ملامت کی جائے گی پھر حکم ہوگا کہ اب اس کو جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اُٹھے تو اُس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا خیال نہ ہو۔

(۱۱)

کافروں اور مخالفوں کے ساتھ میل جول کرنے کے آداب اور تقیہ کا ذکر

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کیلئے کافران ذمی کے ساتھ کاروبار میں شراکت کرنا یا امانت کے طور پر اُن کو اپنا مال دینا کہ وہ اس کے لئے کچھ خریدیں یا کوئی اور شے اُن کے سپرد کرنا یا اُن سے دوستی رکھنا مناسب نہیں ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُسلمانوں کو

آتش پرست کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا یا ایک فرش پر بیٹھنا یا مصاحبت کرنا ہرگز نہیں چاہیئے
دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر تمہیں نصرانی یا آتش پرست ڈاکٹر یا طبیب کے پاس اپنی حاجت لے جانی پڑے تو اُس کو سلام کرنے یا اور کوئی دعائیہ فقرہ اُس کی نسبت کہنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ تمہارے سلام و دُعا سے اُس کو کچھ نفع نہیں پہنچ سکتا۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ اہل کتاب کو تم اوّل سلام مت کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف "علیکم" کہدو۔ اُن کے ساتھ مصافحہ نہ کرو کنیت سے ان کا نام نہ لو مگر حالت اضطرار میں اِن سب باتوں کا کچھ مضائقہ نہیں۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرا کافروں کے ملک میں جانا ہوتا ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تو وہاں مرگیا تو اُنھیں کے ساتھ محشور ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں یہ غلط ہے بلکہ اگر تو وہاں مرگیا تو اکیلا محشور ہوگا اور قیامت کے دن تیرا نور تیرے آگے ہوگا۔
دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُنھیں حضرت سے دریافت کیا کہ یہودیوں اور نصرانیوں کو دعا کیونکر دیں؟ فرمایا یہ کہو [۱] بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي دُنْيَاكَ ۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اگر یہودیوں۔ نصرانیوں اور مجوسیوں سے مصافحہ کرو تو کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر مصافحہ کرو اور اگر تمہارا ہاتھ اُن کے ہاتھ سے چھو جائے تو ہاتھ دھو ڈالو۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر ذمی کافروں یعنی یہودیوں۔ نصرانیوں اور آتش پرستوں سے مصافحہ کرو تو ہاتھوں کو مٹی یا دیوار سے مل ڈالو اور اگر کسی دشمن اہل بیتؑ سے مصافحہ کرو تو ہاتھ دھو ڈالو۔
علما میں مشہور یوں ہے کہ خاک یا دیوار سے اُس صورت میں ہاتھ ملنا چاہیئے جب کہ خود مسلمان کا ہاتھ یا اُن میں سے کسی کا ہاتھ تر نہ ہو (ورنہ تر نہ ہونے کی صورت میں دھونا ہی لازم ہے)
صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجوسی سے مصافحہ کرے تو اُسے اپنا ہاتھ دھو ڈالنا چاہیئے۔

---

[۱] خدائے تعالےٰ تجھے تیری دنیا میں برکت دے۔ ۱۲

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی یہودی۔ نصرانی یا مجوسی کو دیکھ کر یہ کہے [1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِالْقُرْآنِ کِتَابًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّ بِعَلِیٍّ اِمَامًا وَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَّ بِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً۔ تو خدائے تعالے اس شخص کو اُس کافر کے ساتھ جہنم میں نہ بھیجے گا۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تقیہ ایمان کی سپر ہے جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یہ بھی فرمایا کہ دین کے دس حصّوں میں سے نو حصّے تقیہ ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مخالفوں کے ملک میں تقیہ واجب ہے اور جو شخص دفع ضرر کی غرض سے از روئے تقیہ قسم کھائے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ وکفّارہ نہیں

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ خدائے تعالےٰ کے نزدیک تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو موقع اور محل پر سب سے زیادہ تقیہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مخالفوں سے تقیہ کرو۔ اپنا مذہب چھپاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کرو کیونکہ تم مخالفوں میں ایسے ہی ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں اگر پرندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں شہد ہے تو ایک کو جیتا نہ چھوڑیں اور اگر اہل خلاف کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری محبت تمہارے سینوں میں ہے تو وہ بیشک تم سب کو مار ڈالیں۔

حضرت امام رضا علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص موقع پر تقیہ کو ترک کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تارک نماز۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مخالفوں کے ملکوں میں جب وقت کسی ضرر کا خوف ہو تقیہ کرنا واجب ہے

---

[1] خدا کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر از روئے دین کے اسلام کے سبب سے فضیلت دی اور از روئے کتاب کے قرآن مجید سے اور از روئے نبی کے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و الہ سے اور از روئے امام کے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب سے اور از روئے برادران دینی کے مومنین سے اور از روئے قبلہ کے کعبۃ اللہ سے۔ ۱۲

یعنی اپنے مذہب کا اظہار نہ کرے بلکہ اُنھیں کے مذہب کا اظہار رہو اور جہاں خفیہ طور پر بھی ممکن نہ ہو وہاں ایسے اوقات ہیں کہ لوگ دیکھتے ہوں وضو۔ نماز اور عبادتیں اُنھیں کے طریقے پر بجالانی چاہئیں اور ہر شخص بجائے خود خوب جانتا ہے کہ ضرر کا خوف کس وقت میں ہے اور کہاں کہاں تقیہ مناسب ہے۔ اور خواہ شیعوں کا ملک ہو یا غیروں کا جس معاملہ میں آدمی کو ضرر کا خوف ہو اُس میں تقیہ چاہیئے سوائے معاملۂ قتل کے کہ اس میں تقیہ جائز نہیں ہے مثلاً کسی شخص سے کوئی یہ کہے کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال ورنہ ہم تجھے مار ڈالیں گے تو لازم ہے کہ خود قتل ہو جائے مگر اُسے قتل نہ کرے۔

(۱۲)

زندوں پر مُردوں کے حقوق

یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو پہلے اُسے خود اپنے حال کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ عاقبت کا دائمی سفر درپیش ہے تو اُس کے مناسب حال توشہ بھی ہو۔ لہٰذا پہلی چیز جو اُس کے لئے ضروری ہے گناہوں کا اقرار و اعتراف۔ گزشتہ پر ندامت آئندہ کے لئے کامل توبہ اور خدائے تعالےٰ کے حضور میں گریہ و زاری تاکہ وہ اس کے پچھلے گناہ معاف کردے اور جو خوفناک کیفیتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں اُن میں اسے اُس کے حال پر نہ چھوڑ دے۔ اس کے بعد وصیت کی طرف متوجہ ہو اور خدا و مخلوق خدا کے جو حقوق اپنے ذمہ رکھتا ہو سب ادا کردے یہ بات پس ماندوں کے لئے نہ چھوڑ جائے کیونکہ مرنے کے بعد اپنا اختیار باقی نہیں رہتا اپنے مال کو حسرت کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے اور شیاطین جن و انس وصیتوں اور وارثوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اور میت کے ذمہ جو حقوق تھے وہ نہیں ادا ہونے دیتے اور میت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ وہ ہر چند یہ کہتا ہے کہ مجھے اتنی ہی دیر کے لئے پھیر لے چلو کہ میں جو جو نیکیاں اپنے مال سے کرنا چاہتا ہوں کرلوں مگر اُس کی کوئی نہیں سُنتا اور اُس وقت کی حسرت و ندامت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا پھر اپنے تہائی مال کی بابت اپنے

عزیزوں کے لئے صدقات وخیرات کے لئے اور جن جن کاموں کے لئے مناسب سمجھے وصیت کرے۔ پھر برادران ایمانی سے اپنے قصور بخشوائے مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا اہانت کی ہو یا کسی کو تکلیف پہنچائی ہو اور وہ موجود ہوں تو اُن سے معافی کی درخواست کرے اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو اور برادران ایمانی سے درخواست کرے کہ وہ اُن سے اُس کا قصور معاف کرادیں۔ ازاں بعد اپنے بال بچوں کو خدا پر توکل کرکے کسی امین کے سپرد کرے اور چھوٹے بچوں کے لئے ایک وصی مقرر کرے اِس کے بعد اپنا کفن منگائے اُس پر شہادتین اور عقائد حقہ۔ اذکار۔ دعائیں جن کا بڑی بڑی کتابوں میں پورا پورا مذکور ہے خاک تربت جناب امام حسین صلوات اللہ علیہ سے لکھوائے۔ یہ محض اُس صورت میں چاہیئے کہ جب پہلے سے غافل ہو اور کفن تیار نہ رکھا ہو ورنہ مومن کو چاہیئے کہ ہمیشہ اُس کا کفن تیار موجود رہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا کفن پہلے سے تیار گھر میں موجود رہے گا وہ غافلوں میں نہ لکھا جائے گا اور جس وقت اس کفن کی طرف دیکھے گا ثواب پائے گا۔ بہر حال کفن مہیا کر لینے یا پہلے سے موجود ہو تو سامنے منگا لینے کے بعد مال اور اہل وعیال کا خیال چھوڑ دے اور خدائے تعالےٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اُسی کو یاد کرے اور یہ سمجھ لے کہ یہ فانی چیزیں میرے کام کی نہیں ہیں بلکہ دُنیا و آخرت میں خدائے تعالےٰ کے لطف ورحمت کے سوا اور کوئی چیز میرے کام نہیں آسکتی اور جب میرا توکل خدا پر ہے تو پس ماندوں کے کام خود بخود سنور جائیں گے اور اگر میں زندہ بھی رہوں تو خدائے تعالیٰ کی مشیت بغیر نہ انھیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں نہ نقصان حالانکہ یہ مسلّم ہے کہ خدا ان کا خالق بھی ہے اور سب سے زیادہ مہربان بھی۔ پھر چاہیئے کہ بیم وامید کی حالت اختیار کرے اور رحمتِ خدا وشفاعت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرات آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا حد سے زیادہ اُمیدوار اور اُن بزرگواروں کی تشریف آوری کا منتظر رہے کیونکہ وہ بزرگوار اس وقت تشریف لاتے ہیں اور اپنے شیعوں کو بشارت دیتے ہیں اور ملک الموت سے سفارش فرماتے ہیں۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مرتے وقت نیک وصیت نہ کرے تو اُس کی عقل یا مروت

ناقص سمجھی جائیگی لوگوں نے دریافت کیا یا رسُول اللہ وصیّت کیونکر کریں؟ فرمایا جب کسی شخص کی وفات قریب ہو اور لوگ اُسکے پاس جمع ہو جائیں تو وہ یہ کہے[1] اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّمَا وَعَدَ اللّٰہُ فِیْھَا مِنَ النَّعِیْمِ مِنَ الْمَاْکَلِ وَالْمَشَارِبِ وَالنِّکَاحِ حَقٌّ وَّاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَّاَنَّ الْاِیْمَانَ حَقٌّ وَّاَنَّ الدِّیْنَ کَمَا وَصَفْتَ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ کَمَا شَرَعْتَ وَاَنَّ الْقَوْلَ کَمَا قُلْتَ وَاَنَّ الْقُرْاٰنَ کَمَا اَنْزَلْتَ وَاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ وَاَنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا اِنِّیْ رَضِیْتُ بِکَ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَّبِعَلِیٍّ اِمَامًا وَّبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَّاَنَّ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ اَئِمَّۃً اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَرَجَآئِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَعُدَّتِیْ عِنْدَ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ تَنْزِلُ بِیْ وَاَنْتَ وَلِیِّیْ فِیْ نِعْمَتِیْ وَاِلٰھِیْ وَاِلٰہُ اٰبَآئِیْ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا وَّاٰنِسْ فِیْ قَبْرِیْ وَحْشَتِیْ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا یَوْمَ اَلْقَاکَ مَنْشُوْرًا۔

---

[1] یا اللہ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے۔ اے خفیہ اور ظاہر کے جاننے والے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے مہربان میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا رہا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں اور تو ایسا یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں اور جو لوگ معدوم و مدفون ہوگئے ہیں اُن کو تو یقیناً زندہ کرے گا۔ تیرا حساب لینا برحق ہے اور جنت میں جن جن نعمتوں کا وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ کھانے سے متعلق ہوں یا پینے سے یا نکاح سے سب برحق ہیں۔ دوزخ برحق ہے۔ ایمان برحق ہے۔ دین ویسا ہی ہے جیسے کہ تو نے بتایا۔ اسلام وہی ہے جیسا کہ از روئے شریعت تو نے مقرر فرمایا ہے۔ جو جو باتیں تو نے فرمائیں حق ہی تو ہیں۔ قرآن مجید وہی ہے جو تو نے نازل فرمایا اور بلا شبہہ تو خدائے برحق و برتر ہے میں تجھ سے اس دار دنیا میں پھر عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے نبی ہونے سے اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امام ہونے سے اور قرآن مجید کے کتاب ہونے سے اور تیرے نبی کے اہل بیت کے آئمہ ہونے سے راضی اور خوشنود ہوں۔ یا اللہ تو سختیوں کی حالت میں میرا سہارا مصیبتوں میں میری امید اور جو بلائیں تیری طرف سے مجھ پر نازل ہوجائیں ان میں میرا وسیلہ اور جو نعمتیں مجھ کو عنایت کیں اُن میں میرا ولی اور میرا اور میرے ماں باپ کا معبود رہا ہے۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور مجھے ایک چشم زدن کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے مت کر اور قبر کی تنہائی میں میرا مونس ہو اور جس دن دوبارہ زندہ ہو کر تیرے حضور میں حاضر ہوں جو عہد میں اس وقت کرتا ہوں یہی میرا بیان تصوّر فرما۔ ۱۲

اِس کے بعد حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مرنے والا جب وصیّت کرنا چاہے تو خدائے تعالےٰ سے اُس کا عہد و پیمان اس طرح ہونا چاہیئے جیسے کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور وصیّت ہر مسلمان پر واجب و لازم ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے حدیث مذکورہ نقل فرمانے کے بعد ارشاد کیا کہ اس قول کی تصدیق سورۂ مریم میں بھی موجود ہے جہاں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ [۱] لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ؕ اِس آیت میں جس عہد کا ذکر ہے وہ عہد یہی ہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے فرمایا کہ یہ (مذکورۂ بالا) وصیّت نامہ جبرئیل نے مجھے تعلیم فرمایا ہے تم اسے یاد کرلو اور اپنے اہل بیت اور شیعوں کو تعلیم کر دو۔

وصیّت کے بعد اگر اپنا صحیفہ پہلے سے مرتب نہ کر لیا ہو تو کچھ مومنوں کو بُلا کر اپنے اعتقادات کا گواہ کرلے اور اعتقادات اس طرح بیان کرے [۲] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ پھر ایک کپڑے یا کاغذ پر یہ لکھا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ وَاِمَامُهٗ

---

[۱] سوائے اُن لوگوں کے جنہوں نے پروردگار عالم سے عہد کر لیا ہے اور کوئی شفاعت کرنے کا مستحق نہ ہو سکے گا۔ ۱۲

[۲] خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو رحمٰن و رحیم ہے۔ گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اُس کے بندے اور رسول ہیں جنت و دوزخ برحق ہے۔ قیامت کے آنے میں کچھ شبہہ ہی نہیں معدوم و مدفون بیشک مبعوث کئے جائیں گے ۱۲

وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّةٌ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَّعَلِيُّ بْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَّ
عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّالْقَآئِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ
وَّالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ رَسُوْلُهٗ جَآءَ بِالْحَقِّ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ وَالْخَلِيْفَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمُسْتَخْلَفُهٗ
فِيْ اُمَّتِهٖ مُؤَدِّيًا لِاَمْرِ رَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَابْنَيْهِمَا
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اِبْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم وَسِبْطَاهُ وَاِمَامَا الْهُدٰى وَقَائِدَا الرَّ
حْمَةِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰى وَعَلِيًّا وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِيًّا وَّحَسَنًا وَّالْحُجَّةَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّةٌ وَّقَادَةٌ وَّدُعَاةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَجٌ عَلٰى عِبَادِهٖ۔ [1]

عبارت اقرار نامہ کے نیچے گواہوں کے نام لکھے جائیں۔ پھر جن جن کے نام لکھے گئے ہیں اُن سب کو اے فلاں اور اے فلاں کہہ کر آواز دے اور یہ کہے۔

---

[1] بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جن گواہوں کے نام تحریر ہذا میں درج ہیں وہ سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے دینی بھائی فلاں ابن فلاں (یہاں [illegible] کا یعنی مرنے والے کا اور اُس کے باپ کا لکھیں) نے ہمیں گواہ کیا اور اپنے قول کا امین گردانا اور ہمارے روبرو اس بات کا اقرار کیا کہ وہ سوائے خدائے وحدہٗ لاشریک کے کسی کو اپنا معبود نہیں جانتا اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اُس کا بندہ اور رسول جانتا ہے سارے نبیوں اور رسولوں کا اقرار کرتا ہے اور اس بات کا قائل ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ خدا کے ولی ہیں اور میرے امام اور جو امام اُن کی اولاد میں ہوئے ہیں وہ سب میرے امام ہیں کہ اُن میں سے پہلے حسنؑ ہیں دوسرے حسینؑ تیسرے علی ابن حسینؑ چوتھے محمد بن علی پانچویں جعفر بن محمد چھٹے موسیٰ ابن جعفر ساتویں علی ابن موسیٰ آٹھویں محمد ابن علی نویں علی ابن محمد دسویں حسن ابن علی گیارھویں حجۃ القائمؑ صاحب العصر علیہم السلام۔ وہ اس بات کا بھی معترف ہے کہ جنت اور دوزخ برحق ہے قیامت یقینی آئے گی اور جو لوگ اس وقت مرکھپ گئے ہوں گے خدائے تعالیٰ اُن سب کو زندہ کرے گا اور وہ یہ بھی مانتا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ خدا کے رسول کی معرفت جو کچھ پہنچا ہے وہ برحق ہے اور یہ کہ علیؑ اللہ کے ولی ہیں اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے اُن کے خلیفہ جن کو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی امت کے لئے خلیفہ اور خدائے تبارک [illegible] بلائے [illegible] گئے [illegible] کہ فاطمہؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بیٹی اور حسنؑ و حسینؑ علیؑ و فاطمہؑ کے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے بیٹے اور نواسے ہدایت کے مالک اور رحمت کے سردار ہیں اور یہ کہ علیؑ و محمد و جعفر و موسیٰ و علی و محمد و علی و حسن و حجۃ القائمؑ علیہم السلام امام اور سردار اور راہ خدا کی طرف بلانے والے [illegible]

[1] اِثْبُتُوْا عَلٰی هٰذِهِ الشَّهَادَةِ عِنْدَكُمْ حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ بِهَا عِنْدَ الْحَوْضِ۔ پھر گواہوں کو چاہیئے کہ وہ اس سے یہ کہیں [2] یَا فُلَانُ نَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَالشَّهَادَةُ وَالْاِقْرَارُ وَالْاِخَاءُ مَوْعُوْدَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَنَقْرَأُ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ بعد اس کے اُس صحیفہ کو لپیٹ کر خود اس شخص کی اور گواہوں کی مُہریں کر دیں اور بوقت دفن میت کے داہنی جانب جریدے کے پاس رکھ دیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آپ انصار میں سے ایک شخص کے پاس اُس کی جانکندنی (عالم نزع) کے وقت پہنچے اور اُس سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ عرض کی رحمت خدا کا امیدوار ہوں اور اپنے گناہوں سے خائف۔ فرمایا جس شخص کی ایسے وقت میں یہ دو حالتیں ہوں گی ضرور ہے کہ خدا اُس کی امید بر لائے گا اور جس شے سے وہ ڈرتا ہے اُس سے بچالے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ ایک شخص کے پاس حالت احتضار (عالم نزع کے وقت) میں تشریف لے گئے اور اُس سے فرمایا کہ یہ پڑھو۔ [3] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الْكَثِیْرَ مِنْ مَّعْصِیَتِكَ وَاقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِكَ۔

رہا وہ امر جو مرنے والے کے عزیزوں اور اُس کے برادران ایمانی سے متعلق ہے انھیں چاہیئے کہ اُسے اس حالت میں اکیلا نہ چھوڑیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید۔ دعائیں۔ سورۂ یٰسین اور سورۂ والصّافات پڑھیں اور وحدانیت خدا اور رسالت جناب رسولؐ خدا اور امامت ائمہ معصومینؑ کا اور دیگر اعتقادات مثلاً بہشت و دوزخ کے برحق ہونے کا۔ خدا کے کامل صفات سے متصف ہونے کا اور ناقص صفتوں سے بری ہونے کا وغیرہ وغیرہ اُسے باربار تعلیم کریں اور اگر وہ خود نہ کہہ سکتا ہو تو اُسے پڑھ پڑھ کر سنائیں۔ نیز دعائے عدیلہ اس کے سامنے

---

[1] اپنی اس گواہی پر اُس وقت تک قائم رہنا کہ میری تمہاری حوض کوثر پر ملاقات ہو ۱۲ [2] اے فلاں ہم تمہیں خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اس بات کا وعدہ ہے کہ ہماری شہادت تمہارا اقرار اور تمہارا دینی بھائی ہونا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے سامنے بیان کیا جائے گا ہماری طرف سے تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکت [illegible] ۱۲ [3] [illegible] معاف فرما [illegible]

پڑھیں اور اگر وہ عربی نہ جانتا ہو تو اُس کے معنے اُسے بتائیں اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردیں اور اس وقت میں حائض وجنب اس کے پاس نہ آئیں کہ فرشتے اُن سے نفرت کرتے ہیں مگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو حالت اضطرار میں اُن کو بھی پاس رہنے کی اجازت ہے لیکن جب جان نکلنے کا وقت قریب آئے تو پاس سے ہٹ جائیں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کسی شخص کی جان نکلنی دشوار ہو تو اُسے اُس جگہ لے جائیں جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھتا رہا ہو یا اُس جائے نماز پر لٹا دیں جس پر وہ نماز پڑھا کرتا تھا تاکہ اگر آرام ہونا ہے تو شفا ہو جائے گی ورنہ جان آسانی سے نکل جائے گی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اولاد عبدالمطلب میں سے کسی شخص کے پاس جبکہ وہ حالت احتضار میں تھا تشریف لے گئے اور یہ حکم دیا کہ اُس کے پاؤں قبلہ کی طرف کردیں تاکہ فرشتے اُس کے پاس آئیں اور رحمت الٰہی اُس پر نازل ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرنے والے پر حالت احتضار میں ہرگز ہاتھ مت رکھو اور اگر وہ ہاتھ پاؤں مارے تو اُسے نہ روکو جیسا کہ جاہل کرتے ہیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید پڑھو ذکر خدا کرو اور محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیجو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک فرزند حالتِ احتضار میں تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مکان میں ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جو شخص اس کے پاس جاتا آپ اُسے روکتے اور یہ فرماتے تھے کہ ہاتھ اُس پر نہ رکھنا کیونکہ اس حالت میں وہ بہت ہی ناتواں ہے اور اُس پر ہاتھ رکھنا ایسا ہے جیسے اُسے قتل کرنا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُنھیں لا الہ الا اللہ تلقین کرو کہ اس سے گناہ دور ہوتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی کو حالت جانکندنی میں پاؤ تو اُس سے یہ کلمات فرج کہلواؤ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ

السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ [1]

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کے مکان میں جس شخص کو احتضار کی نوبت پہنچتی تھی آپ اُس سے کلمات فرج پڑھواتے تھے اور جب وہ پڑھ چکتا تھا تو فرماتے کہ اب تیرے لئے کوئی محل خوف باقی نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں جو حسن ہے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ بنی ہاشم میں سے ایک شخص کی عیادت کے لیئے اُس کی حالت احتضار میں تشریف لے گئے اور اُسے حکم دیا کہ کلمات فرج پڑھے ۔جب وہ پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا کہ الحمدللہ خدا نے اسے آتش دوزخ سے نجات دی

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفرصادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان ہر شخص کے پاس اس کے مرنے کے وقت شیاطین کے ایک گروہ کو تعینات کر دیتا ہے کہ جس وقت اُس کی جان نکلتی ہو دین کے بارے اُس کے دل میں شک ڈالتے رہیں ۔ اگر مرنے والا مومن کامل ہے تو اُس کے دل میں وہ شک ڈال نہیں سکتے مگر دوسروں کی حالت دقت سے خالی نہیں اس لئے مناسب ہے کہ جب تک مرنے والا بات کر سکے اُسے کلمات فرج ،شہادتین اقرار امامت آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعیں ایک ایک کر کے تبلاتے رہیں ۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی بُت پرست بھی مرتے وقت مذہب شیعہ کا اعتقاد اور آئمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کا واقعی اقرار کر لے گا تو آتش جہنم اُس کے کسی عضو کو نہ چھوئے گی ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص کی موت آپہنچی ۔حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ

---

[1] سوائے خدائے صاحب حلم وکرم کے کوئی معبود نہیں سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی معبود نہیں پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ اُن میں اور اُن کے مابین ہے اُن سب کا اور عرش بزرگ کا پروردگار ہے اور ہر قسم کی تعریف اُسی خدا کے لئے سزاوار ہے جو کل مخلوق کا پروردگار ہے ۔

صحابہ کے ایک گروہ کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت بیہوش تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت اس سے ذرا کی ذرا دست بردار ہو جاؤ کہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ پس وہ شخص ہوش میں آ گیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور سیاہی۔ فرمایا کہ تجھ سے قریب تر کون سی چیز ہے عرض کیا سیاہی۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ کہہ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ[1] پھر وہ شخص بیہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ اسے ذرا سی مہلت دو پھر وہ ہوش میں آیا۔ آنحضرتؐ نے پھر دریافت فرمایا کہ اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور بہت سیاہی۔ فرمایا قریب تر کون سی ہے عرض کی سفیدی۔ فرمایا یہ شخص بخشا گیا۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایسے وقت میں پہنچو اُس سے یہی دعا پڑھوایا کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ایک جوان کے پاس جو مرنے کو تھا تشریف لائے اور اُس سے یہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ مگر اُس کی زبان بند ہو گئی تھی، وہ نہ کہہ سکا۔ حضرتؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی۔ دریافت کیا کہ اس کی ماں بھی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ اس کی ماں میں ہی ہوں۔ فرمایا تو اس سے خوش ہے یا ناراض۔ اُس نے عرض کی کہ چھ برس ہوئے میں نے اس سے بات بھی نہیں کی۔ فرمایا کہ اب تو اس سے راضی ہو جا۔ اُس نے عرض کی بہت اچھا اب میں اس سے خوش ہوں۔ آنحضرتؐ نے اُس جوان سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ اُس کی زبان کھل گئی اور اُس نے کہہ دیا۔ آں حضرتؐ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ ایک بد ہیئت میلے کپڑوں والا کالا آدمی جس سے سخت بدبو آتی ہے میرے پاس کھڑا ہے اور ابھی میرا گلا پکڑے ہوئے تھا فرمایا یہ کہہ

---

[1] یا اللہ میرے گناہ جو کثرت سے ہیں معاف فرمادے اور عبادت جو تھوڑی سی ہے قبول فرمالے۔

ـلـه يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّيَ الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اُس جوان نے یہ دُعا پڑھی۔ آں حضرتؐ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی ایک خوش منظر نفیس لباس والا حسین آدمی میرے پاس ہے جس سے بہت ہی اچھی خوشبو آتی ہے اور کالا آدمی جا رہا ہے۔ فرمایا اسی دعا کو پھر پڑھ لے۔ جب پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی وہ کالا آدمی اب مجھے نہیں دکھائی دیتا اور وہ خوبصورت آدمی میرے پاس موجود ہے اور یہ کہتے کہتے اُس کا دم نکل گیا۔

جب کسی مومن کا انتقال ہو جائے تو سنّت ہے کہ اُس کی آنکھیں اور مُنہ بند کر کے ٹھوڑی کے نیچے سے سر تک ایک پٹی باندھ دیں اور ہاتھ سیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر دیں اور ایک کپڑا اُس کو اڑھا دیں۔ قرآن مجید اُس کے پاس پڑھیں اور تجہیز و تکفین میں بہت جلدی کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ برادران ایمانی کو اس کے مرنے کی خبر کرنی چاہیئے کہ وہ اُس کے جنازے پر آ کر نماز پڑھیں اور اُس کے لئے استغفار کریں تاکہ میّت کو بھی ثواب ہو اور اُن کو بھی۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب لوگ مومن کو قبر میں رکھتے ہیں تو اُس کو آواز دی جاتی ہے کہ پہلا عطیہ جو ہم تجھے دیتے ہیں وہ بہشت ہے اور پہلا عطیہ جو تیرے جنازے پر آنے والوں کو دیتے ہیں وہ اُن کے گناہوں کی بخشش ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلا تحفہ جو مومن کو قبر میں دیا جاتا ہے یہ ہے کہ جو جو لوگ اُس کے جنازے کے ساتھ آتے ہیں سب بخش دیے جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جنازے کے ساتھ دفن تک رہیگا

ـلـه اے وہ ذات جو تھوڑی سی کو قبول کر لیتا ہے اور بہت سی کو معاف فرما دیتا ہے۔ میری تھوڑی سی کو قبول فرما لے اور بہت سی کو معاف فرما دے بلا شک تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ۱۲

خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ستّر فرشتے اُس کے لئے مقرر فرمائے گا کہ قبر سے لے کر موقف حساب تک اُس کے ساتھ رہیں اور اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں۔

نیز فرمایا کہ جو شخص جنازے کو ایک طرف کندھا دے اُس کے پچیس گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر چاروں طرف کندھا دے تو سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور بہتر صورت یہ ہے کہ اوّل میّت کی داہنی جانب کا اگلا سرا جو جنازے کا بایاں پہلو ہے داہنے کندھے پر لے پھر پچھلے سرے کو داہنا کندھا دے بعد اس کے میّت کی بائیں جانب کا پچھلا سرا بائیں کندھے پر اُٹھائے پھر بائیں جانب کا اگلا سرا بائیں کندھے پر اُٹھائے اس صورت سے چاروں کندھے دینے کو تربیع کہتے ہیں۔ اگر مکرر تربیع کرنا چاہے تو جنازے کے آگے ہو کر نہ نکلے بلکہ جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اُسی طرح تربیع بجا لائے اور بہتر یہ ہے کہ راستہ چلنے میں بھی جنازے کے پیچھے پیچھے چلیں یا پہلو میں چلیں اور آگے ہو کر نہ چلیں

ان سب حدیثوں کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اگر مومن کا جنازہ ہو تو اُس کے آگے آگے چلنا اچھا ہے مگر اہل خلاف کے جنازے کے آگے نہ چلنا چاہیئے کیونکہ عذاب کے فرشتے اُس کے استقبال کو آتے ہیں اور جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے تو آسمان پر کوئی فرشتہ ایسا نہیں رہتا کہ اُس کی آواز پر رحم کھا کر نہ روئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ۔[1]

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کی مشایعت کرے گا ہر ہر قدم پر اُس کے لئے لاکھ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور لاکھ لاکھ گناہ اُس کے

---

[1] اللہ اکبر وہ حالت یہی ہے جس کا خدا اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور اُن دونوں کا وعدہ سچا ہے۔ یا اللہ ہمارا ایمان اور تسلیم و رضا کا درجہ بڑھا دے۔ ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جو اپنی قدرت سے غالب ہے اور جس نے بندوں کو موت سے مغلوب کیا ہے ۱۲

نامۂ اعمال سے مٹائے جائیں گے اور لاکھ لاکھ درجہ اُس کے لیئے بہشت میں بلند کیئے جائیں گے اور اگر اُس جنازے پر نماز پڑھے گا تو خدائے تعالےٰ اُس شخص کی وفات کے بعد ایک لاکھ فرشتے اُس کے جنازے پر نماز پڑھنے کے لیئے بھیجے گا جو دفن ہونے کے وقت تک اس کے لیئے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر یہ شخص دفن ہونے کے وقت تک ساتھ رہا تو خدائے تعالیٰ اُنھیں لاکھ فرشتوں کو جو اس کے جنازے پر بھیجے جائیں گے مقرر فرما دیگا کہ قیامت کے دن تک اس کے قبر سے نکلنے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کو غسل دے اور اُسے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پلٹتے وقت یہ دُعا پڑھے اُس کے ایک برس کے گناہ بخشے جائیں گے مگر اُن میں گناہانِ کبیرہ داخل نہیں ہیں۔ [له] اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهٗ مِنْهُ وَفَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوَكَ عَفْوَكَ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی میت کو غسل دے اور جو عیب اُس میت کے اُسے معلوم ہوں اُن کا کسی پر اظہار نہ کرے تو اُس کے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس شخص کے ثواب کی نسبت دریافت کیا تھا جو کسی میت کو غسل دے وحی الٰہی ہوئی کہ میں اُس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہوں گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو غسل دے اور غسل دیتے وقت بار بار [عه] رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ کہے خدائے تعالیٰ اُس کو بھی بخش دیتا ہے

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جس وقت غسال میت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے یہ دُعا پڑھے [له] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ سَلَكْتُ حُبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فِيْ بَطْنِهٖ فَاسْلُكْ بِهٖ سَبِيْلَ رَحْمَتِكَ۔

له یا اللہ یہ تیرے مومن بندے کا جسم ہے جس سے روح کو تونے نکال لیا ہے اور دونوں میں جُدائی کر دی ہے اب تیری معافی درکار ہے۔ تیری معافی درکار ہے ۱۲ له یا اللہ میں نے محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم کی محبت اس میت کے بطون میں بھر دی ہے اب تو اس کے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرنا ۱۲ عه اے میرے پروردگار تیری معافی درکار ہے۔ تیری معافی درکار ہے ۱۲

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے اُسے اتنا ثواب ہو گا گویا قیامت تک اُس کی پوشاک کا ذمہ لیا تھا۔ اور جو شخص کسی مومن کی قبر کھودے اُسے اتنا ثواب ہو گا گویا اُس نے مرحوم کو قیامت تک رہنے کے لیئے ایک دل پسند مکان دے دیا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک جنازے پر نماز پڑھے اُس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے اور اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے پھر اگر بعد نماز دفن کے وقت تک ساتھ رہے تو ہر ہر قدم پر اُس کو ایک ایک قیراط ثواب ملے گا کہ ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہو گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن کے جنازے پر نماز پڑھ لیتا ہے اُس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے سوائے اس صورت کے کہ بعد میں وہ منافق ہو جائے یا اُس کے ماں باپ اُسے عاق کر دیں۔

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مر جائے اور اُس کے جنازے کی نماز میں چالیس مومن شریک ہو کر یہ کہیں[1] اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہی تسلیم کر لی ہے اور اس کے وہ سب گناہ جو میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخش دیئے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کی وفات کے بعد اُس کے نامۂ اعمال کے عنوان میں وہ لکھا جاتا ہے جو لوگ اُس کی نسبت کہتے ہیں اگر لوگ اُسے عام طور پر نیک کہتے ہیں تو نیک لکھا جاتا ہے اور بد کہتے ہیں تو بد۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر کے پاس پہنچا دو تو اُسے پائنتی کی طرف سے قبر میں اتار دو اور جب اُسے قبر میں رکھ چکو تو آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ کہو[2] بِسْمِ اللّٰہِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَاَلْحِقْہُ بِنَبِیِّہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَاغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ۔ اور اسکے لیئے بہت کچھ استغفار کرو۔

---

[1] خداوندا ہم میت کے حالات سے سوائے نیکی کے واقف نہیں ہیں اور تو اُس کے اعمال و افعال سے کہیں زیادہ آگاہ ہے [2] اللہ کے نام پر اللہ عنت [illegible] کی راہ میں اور دین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر رخصت ہوا ہے) یا اللہ تو اس کی قبر میں دریچۂ جنت کھول دے اور اس کو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے ملا دے۔ یا اللہ یہ اگر نیک ہے تو اس کی نیکیاں اور بڑھا دے اور اگر بد ہے تو اس کے گناہ معاف کر دے اس پر رحم

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام جب کسی میّت کو قبر میں اُتارتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔[1] اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَصَاعِدْ عَمَلَہٗ وَلَقِّہٖ مِنْکَ رِضْوَانًا ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میّت کو قبر میں رکھیں لازم ہے کہ جو آدمی اُس کی بہ نسبت زیادہ بزرگ ہوں وہ اُس کے سر کے قریب ہوں۔ خدا کا نام لیتے ہوں۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی اولاد پر درود بھیجتے ہوں۔ شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوں اور سورۂ حمد معوذتین سورۂ اخلاص اور آیۃ الکرسی پڑھتے ہوں۔ قبر میں رکھنے کے بعد ممکن ہو تو میّت کا مُنھ کھول کر اُس کا رخسارہ خاک پر لگا دیں اور اس وقت اُسے اقرار شہادتین۔ اقرار امامت آئمہ معصومین اور دیگر تمام اعتقادات حقہ تلقین کریں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب میت کو مٹی دینے لگیں تو یہ کہیں[2] اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِبَعْثِکَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ تو اُس خاک کے ہر ہر ذرّے کے عوض ایک ایک نیکی اُن کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ جس وقت قبر کو پُر کر کے لوگ واپس ہو جائیں تو جو میّت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو وہ قبر کے سرہانے بیٹھ کر بآواز بلند اُسے تلقین کرے کہ اس دُوسری تلقین کے باعث منکر نکیر اُس سے سوال نہیں کرتے۔

سُنّت مؤکدہ ہے کہ میّت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس ہی اُس کے عزیزوں قریبوں کو پرسا دیں۔ میّت کے دفن ہونے کے پہلے بھی اُس کے عزیزوں کو پُرسا دینا مستحب ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی غمزدہ کو پُرسا دے تو اسے قیامت کے دن حُلۂ بہشت پہنایا جائے گا اور اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ خود صاحب مصیبت کو بغیر اس کے کہ صاحب مصیبت کا ثواب کچھ بھی کم ہو۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورۂ

---

[1] یا اللہ زمین کو اس کے دونوں پہلوؤں سے فراخ کر دے۔ اس کے نامۂ اعمال کو درجۂ قبولیت عطا فرما اور اس سے خوشنود ہو ۱۲۔

[2] یا اللہ تجھ پر ایمان ہے اور قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی تصدیق کی جاتی ہے یہی ہے وہ حالت جس کا ہم سے اللہ اور اللہ کے رسولؐ نے وعدہ کیا ہے۔ ۱۲

قدر پڑھے تو خدائے تعالےٰ خود اس کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا کہ خدا کی عبادت کیا کرے اور اس عبادت کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جائے گا۔ اور جس وقت یہ اپنی قبر سے محشور ہوگا اس وقت سے لے کر بہشت میں پہنچنے تک قیامت کے جو خوف آئیں گے خدائے تعالےٰ ان سب سے اس فرشتہ کی بدولت محفوظ و مامون کر دے گا۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبرستان سے گزرے تو گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو جتنے مُردے وہاں دفن ہوں گے اتنا ہی ثواب اُسے بھی ملے گا۔
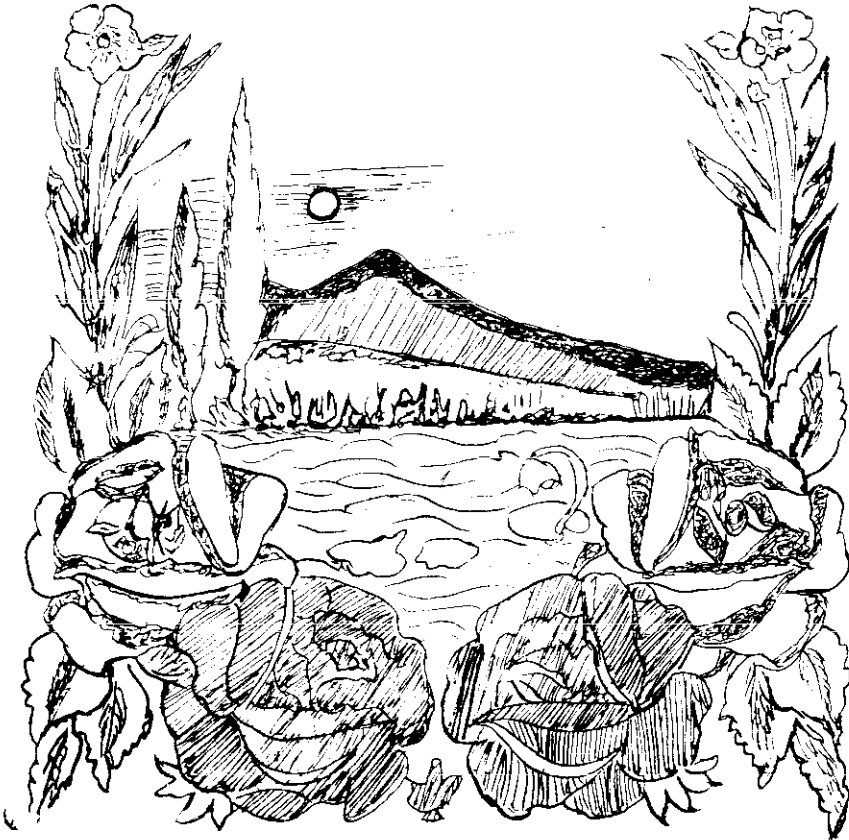
گیارھواں باب

ملنے جلنے کے آداب یعنی آپس میں سلام کرنے کے، باہم مصافحہ کرنے کے، گلے ملنے کے، بوسہ لینے اور دینے کے، نیز چھینکنے کے، نشست و برخاست اور مصاحبت وغیرہ کے آداب

(۱)

سلام اور جواب، سلام کی فضیلت اور اس کے آداب

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کے لئے سات خصلتوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا (۱) بیماروں کی عیادت کرنا (۲) مردوں کے جنازے کے ساتھ جانا (۳) ہر شخص قسم سے کوئی بات کہے اُن کی مان لینا (۴) جو شخص چھینک لے اُسے دُعا دینا (۵) مظلوم کی حمایت و نصرت کرنا (۶) ہر شخص کو سلام کرنا۔ (۷) ضیافت قبول کرنا۔

دوسری معتبر حدیث میں آں حضرتؐ سے منقول ہے۔ بہشت میں چند مکان ایسے ہیں جن کے اندر سے باہر کی سب کیفیت نظر آتی ہے اور باہر سے اندر کی۔ میری اُمت میں سے یہ مکان اُن لوگوں کو رہنے کے لیئے ملیں گے جو لوگوں سے باخلاق گفتگو کرتے ہوں۔ ان کو کھانا کھلاتے ہوں سلام بآواز بلند کرتے ہوں اور رات کی جبکہ اور سب سوتے ہوں نماز پڑھتے ہوں اس کے بعد فرمایا کہ بلند آواز سے سلام کرنے کا یہ مقصد ہے کہ کسی مسلمان کو سلام کرنے میں بخل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تواضع و انکسار میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اُسے سلام کریں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے باتیں کرنی شروع کرے اُسے جواب مت دو اور آنے والا جب تک سلام نہ کرے

اُس کے کھانے کی تواضع نہ کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دُعا کرنے میں عاجز ہو اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص دس مسلمانوں سے چلتے پھرتے ملے اور انہیں سلام کرے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو مومن مومنوں کے ایک گروہ کو سلام کرے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔[۱] اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَبَدًا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سلام کرنا سُنّت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو بلند آواز سے کرے کہ سب سُن لیں تاکہ اُسے یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ اسی طرح جب کوئی شخص سلام کا جواب دے تو وہ بھی بلند آواز سے تاکہ سلام کرنے والا یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص السّلام علیکم کہے اُس کے لیئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص[۲] سَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہے اُس کے لیئے تیس نیکیاں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اگر وہ اکیلے بھی ہوں تو اُن سے بات کرنے میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا چاہیئے اوّل چھینکنے والا کہ اُس کو یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ (اللہ تم پر رحم کرے) کہنا چاہیئے گو اُس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ دوسرے جس پر سلام کرو اُسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہو گو وہ اکیلا ہی ہو تیسرے[۳] جس کو دعا دی جائے اُس سے کہو [illegible] کُمُ اللّٰہ (اللہ تم پر عافیت عطا فرمائے) گو وہ اکیلا ہی ہو اور وجہ اس کی یہ ہے کہ

ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔ نیز سلام و دعا کے قصد میں اور مومنوں کو بھی جو غائب ہیں داخل کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی کو یہ دُعا دینی کہ[1] حَیَّاكَ اللّٰه مکروہ ہے اگر یہی دعا دینی ہو تو یوں کہو[2] حَیَّاكَ اللّٰه بالسَّلَام۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کو سلام نہ کرنا چاہیئے اول جو شخص جنازہ کے ساتھ جا رہا ہے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کو جا رہا ہو۔ تیسرے جو حمام میں ہو اور یہ گمان ہو کہ لنگی باندھے ہوئے نہ ہو گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم مسجد میں پہنچو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم سلام نہ کرو بلکہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ کا نام لے کر سلام کرو اور نماز میں متوجہ ہو جاؤ اور اگر کسی ایسے جلسے میں پہنچو جہاں لوگ باتیں کر رہے ہوں تو اُن کو سلام کرو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں جائے تو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ کہے[3] اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا۔
نیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ[4] حَیَّاكَ اللّٰهِ بِالسَّلَامِ تو تم اُس کے جواب میں کہو۔
[5] اَنْتَ فَحَیَّاكَ اللّٰه بِالسَّلَامِ وَاَدْخَلَكَ دَارَ السَّلَام۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جب رخصت ہونے لگو تو ایک دوسرے کیلئے طلب مغفرت کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں پہنچے اور اپنے اہل و عیال کو[6] سلام کرے تو اُس کے گھر میں برکت ہوگی اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُنس ہو جائے گا۔

---

[1] اللہ تجھے زندہ رکھے [illegible]

[2] خدا تجھے سلامتی کے ساتھ زندہ رکھے [illegible] [3] [illegible] [4] خدا تجھ کو [illegible] [5] [illegible] [6] [illegible]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی عورت کسی گروہ کے پاس پہنچے تو اُسے اُن لوگوں کو مخاطب کرکے علیکم السلام کہنا چاہیئے اور اگر مرد پہنچے تو اُسے اہل جلسہ کو مخاطب کرکے السلام علیکم یا سلام علیکم کہنا چاہیئے۔

بعض احادیث میں وارد ہے کہ چند قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ انہیں سلام نہ کرنا چاہیئے۔ (۱) یہودی (۲) آتش پرست (۳) عیسائی (۴) بُت پرست (۵) جو شخص پاخانے میں ہو (۶) جو سامنے شراب کا سامان لیئے بیٹھا ہو (۷) وہ شاعر جو شوہردار اور عفیفہ عورتوں کی نسبت فحش باتیں کرتا ہو یا لغو اشعار کہتا ہو (۸) وہ لوگ جو ایک دوسرے کو ماں کی گالی دینا دل لگی سمجھتے ہوں (۹) جو شخص چوپڑ۔ شطرنج۔ سیجفہ۔ تاش۔ جُوا۔ یا اور اسی قسم کی بازیوں میں سے کسی طرح کا کھیل کھیلتا ہو (۱۰) جو شخص طنبورہ عود یا آلات رقص و سرود میں سے کوئی چیز بجاتا ہو (۱۱) وہ مرد جس کے ساتھ لوگ لواطہ کرتے ہوں اور کچھ اس کی پرواہ نہ کرے (۱۲) جو شخص مسلمانوں سے سود لیتا ہو (۱۳) جو فاسق و فاجر کھلے خزانے فسق و فجور کرتا ہو (۱۴) جو شخص نماز پڑھ رہا ہو۔

صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح جو شخص شراب پیتا ہے اس پر سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

جو حدیثیں ممانعت سلام میں اوپر بیان ہوئیں عجب نہیں کہ ان کا یہ مطلب ہو کہ اس قسم کے لوگوں پر سلام کرنے کی کچھ زیادہ فضیلت نہیں یا یہ مراد ہو کہ اُن پر از روئے مہربانی و محبت کے یا اُن کی حرکاتِ ناشائستہ سے خوش ہو کر سلام نہ کیا جائے کیونکہ بہت سی حدیثیں اس مضمون کی بھی وارد ہوئی ہیں کہ سب آدمیوں کو سلام کرنا اچھا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی جلسے سے اُٹھے اور اہل جلسہ کو سلام کرکے رخصت ہو جائے تو اُس کے بعد اگر وہ لوگ نیک باتیں کرنے لگیں تو ثواب اُس شخص کو بھی ملے گا اور اگر بُری بُری باتیں کرنے لگیں تو اُس کا عذاب حاضرین ہی پر ہوگا اُس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھوٹے کو چاہیئے کہ بڑے کو سلام کرے۔ راستہ

چلنے والے یا آنے والے کو چاہیئے کہ بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے۔ چھوٹے گروہ کو چاہیئے کہ بڑے گروہ کو سلام کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار کو چاہیئے کہ پیادہ کو سلام کرے اور شتر سوار کو چاہیئے کہ خر سوار کو سلام کرے اور کھڑے ہوئے کو چاہیئے کہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور گھوڑے پر سوار ہو اُسے چاہیئے کہ خچر کے سوار کو سلام کرے۔

کئی معتبر حدیثوں میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب ایک گروہ کا گزر دوسرے گروہ کے پاس سے ہو اور اُن میں سے ایک شخص سلام کر لے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص ایک گروہ کو سلام کرے۔ اور اُن میں سے ایک شخص سلام کا جواب دیدے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ جواب میں سلام دیا کرتی تھیں۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بڑھیا عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ جوان عورتوں کو سلام کرنا مکروہ جانتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آواز اچھی ہو اور اس طرح سلام کرنے کے ثواب سے گناہ زیادہ ہو۔ مگر اس قسم کی باتیں دوسروں کی تعلیم کے لیئے فرمائی ہیں کیونکہ وہ حضرت خود اس قسم کی باتوں سے معصوم اور منزّہ تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اور مجوس کو تم اوّل سلام مت کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف علیکم کہدو۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جب کوئی یہودی۔ نصرانی یا بُت پرست یعنی مشرک تمہیں سلام کرے تو جواب میں صرف علیکم کہدو۔

واضح ہو کہ جہاں اور سلام ہیں وہاں اجازت حاصل کرنے کا بھی سلام ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو سنّت ہے کہ پہلے تین مرتبہ

باہر سے سلام کہیں اگر سلام کا جواب سُنیں، تو اس گھر میں جائیں ورنہ باہر سے باہر واپس ہو جائیں اس سلام کا جواب کسی کے ذمّہ واجب نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اجازت تین دفعہ مانگنی چاہیئے کیونکہ پہلی مرتبہ میں تو سنتے ہی ہیں اور دوسری مرتبہ میں خیال کرتے ہیں کہ کس کی آواز ہے تیسری مرتبہ میں اگر اس کا آنا پسند کرتے ہیں تو اجازت دیدیتے ہیں اور اگر نہیں پسند ہوتا تو اس غرض سے چپ ہو رہتے ہیں کہ لوٹ جائے اور خدائے تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔

لہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤی اَهْلِهَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ استیناس کے معنی ہیں زور سے پاؤں زمین پر مارنا اور سلام کرنا وغیرہ جس سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ کوئی آتا ہے۔

(۲)

مصافحہ یعنی ہاتھ ملانے کی معانقہ یعنی گلے ملنے کی اور بوسہ لینے اور دینے کی فضیلت اور ہر ایک کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو لوگ ایک جگہ موجود ہوں ان کا سلام تو مصافحہ کرنے سے پُورا ہو جاتا ہے اور جو شخص سفر سے آیا ہو اس کا سلام گلے ملنے سے ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں ہمسفر تھا سوار ہونے کے وقت پہلے میں کجاوے میں جا بیٹھتا تھا اور بعد میں حضرت سوار ہوتے تھے اور جب دونوں ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے تھے تو حضرت مجھے سلام کرتے تھے اور میرا حال اس طرح دریافت فرماتے تھے جس طرح وہ

لہ اے ایمان والو سوائے اپنے مکانوں کے اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ استیناس نہ کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کرو۔

لوگ جو مدّت کے بعد ملے ہوں ایک دوسرے سے دریافت کیا کرتے ہیں اور جب اُترنے کا وقت ہوتا تو اول حضرت سبقت فرماتے اور جب دونوں زمین پر پہنچ لیتے حضرت سلام کرتے اور میرا حال اسی طرح دریافت فرماتے۔ میں نے عرض کیا یابن رسولؐ اللہ آپ یہ باتیں جس طرح کرتے ہیں اور لوگ جو ہمارے پاس رہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں کرتا حضرتؑ نے فرمایا شاید تو مصافحہ کرنے کا ثواب نہیں جانتا جتنی دیر دو مومن مُلاقات اور مصافحہ میں مصروف رہتے ہیں اتنی دیر اُن کے گناہ اس طرح ان سے گرتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے اور جب تک وہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر رکھتا ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر مصافحہ کرنے کے بعد اتنا فرق ہو کہ ایک درخت خرمہ کے گرد چکر لگائیں تب بھی نیا مصافحہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو جب تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ خود نہ ہٹاتا تھا آنحضرتؐ اپنا دست مبارک نہ ہٹاتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں مصافحہ کرو کہ مصافحہ کے سبب سینے کینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں اسحاق صراف سے منقول ہے کہ میں کوفہ میں تھا اور یہاں کے رہنے والے بہت سے شیعہ میرے پاس آتے جاتے تھے اور میں شہرت سے ڈرتا تھا میں نے اپنے غلام سے کہدیا کہ جو مومن مجھے دریافت کرتا ہوا آئے اس سے کہہ دیا کر کہ یہاں نہیں ہے۔ اتفاق سے اُسی سال میں حج کو گیا اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو اُن حضرتؑ کا اپنے ساتھ پہلا سا برتاؤ نہ پایا۔ میں نے عرض کی قربان جاؤں اس تغیر کا باعث کیا ہے؟ فرمایا وہی جو تیرا مومنوں کے ساتھ متغیر ہو جانے کا سبب ہے۔ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں تو مشہور ہو جانے سے ڈرتا تھا۔ ورنہ مجھے جتنی اُن سے محبت ہے خدا ہی خوب جانتا ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ اے اسحاق جب تیرے برادران ایمانی

تجھ سے زیادہ ملنے کو آئیں تو اس امر سے رنجیدہ مت ہو کیونکہ جب کوئی مومن کسی برادر مومن سے ملتا ہے اور وہ اُن سے خوش ہو کر مرحبا کہتا ہے تو کہنے والے کے لیئے قیامت تک مرحبا لکھی جاتی ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ اُن پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے اُس کے حصّے میں آتی ہیں جو دوسرے کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور خود نظر رحمت سے اُنھیں دیکھتا ہے مگر نظر رحمت بھی اُسی پر زیادہ ہوتی ہے جو دوسرے سے محبّت زیادہ کرتا ہے۔ اور جب معانقہ کی غرض سے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالتے ہیں تو رحمت الٰہی اُن کو بالکل احاطہ کر لیتی ہے۔ اور اگر محض خوشنودی خدا کے لیئے ملنے کھڑے ہوتے ہیں اور کوئی دنیوی غرض شامل نہیں ہے تو اُن کو منجانب اللہ خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیے گئے اب از سر نو عمل کرو۔ اور جب ایک دوسرے کی مزاج پُرسی اور باتیں کرتے ہیں تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ شاید یہ کچھ راز کی باتیں کریں کیونکہ خدا خود اِن کے حق میں ستّار ہے۔

اسحاق کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ تو ایسے وقت میں ہم جو جو باتیں کریں وہ تو نہ لکھی جاتی ہوں گی؟ یہ سُن کر حضرتؑ نے بلند آواز سے آہ سرد کھینچی اور اتنا روئے کہ آنسو رخسارۂ مبارک سے ڈھلک کر ریش اقدس سے ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ اے اسحاق خدائے تعالیٰ نے مومنوں کی تعظیم کے سبب سے فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب دو مومن آپس میں ملاقات اور باتیں کریں تو اُن کے پاس سے ہٹ جاؤ تو گو اس وقت فرشتے نہ لکھتے ہوں مگر خداوند کریم تو اُن کی کل کیفیت سے آگاہ ہے۔ خفیہ سے خفیہ راز اور پوشیدہ سے پوشیدہ بات حتیٰ کہ جو دلوں اور سینوں میں محفوظ ہیں اس پر سب روشن ہیں تو ایسے میں جو باتیں وہ کریں گے تو کیا اُسے خبر نہ ہو گی۔

اے اسحاق خدا سے اس طرح ڈر گویا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور وہ تجھے اگر تیرا یہ گمان ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تُو کافر ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور پھر تو اپنے گناہوں کو مخلوق سے تو چھپاتا ہے اور اُس کے سامنے علی الاعلان کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تو اُسے اُس کے ادنیٰ ادنیٰ بندوں سے بھی کم جانتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے آپس میں مصافحہ کرنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا راہ خدا میں جہاد کرنے کا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کی ملاقات کے ارادے سے جائے بشرطیکہ اُس کا حق بھی پہچانتا ہو تو خدائے تعالیٰ ہر ہر قدم پر ایک ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایک ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک ایک درجہ اُس کے لئے بڑھاتا ہے اور جس وقت یہ شخص اُس مومن کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے تو آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھُل جاتے ہیں اور جب دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ یا معانقہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ نظر رحمت اُن کی طرف کرکے فرشتوں سے بہ فخر و مباہات ارشاد فرماتا ہے کہ میرے اِن دونوں مومن بندوں کو دیکھو جو صرف میری خوشنودی کے لئے ایک دُوسرے سے ملے ہیں اور میری رضا کے لئے ایک دُوسرے کے دوست ہیں پس مجھ پر لازم ہے کہ اُن پر اس وقت کے بعد کوئی عذاب نہ کروں بعد ملاقات جب وہ مومن واپس جاتا ہے تو بہت سے فرشتے اُس کے ساتھ جاتے ہیں جو گنتی میں اُس کی سانس اور اس کے قدموں اور اُس کی باتوں کے برابر ہوتے ہیں اور دوسرے دن اُسی وقت تک دُنیا و آخرت کی بلاؤں سے محافظت کرنے کے لئے اُس کے ساتھ رہتے ہیں اور اگر وہ اس اثنا میں مر جائے تو قیامت کے حساب سے نجات پاتا ہے اور اگر وہ دوسرا مومن جس کے پاس یہ شخص گیا ہے اس کا حق شناس ہے اور اُس کی حرمت سے آگاہ ہے تو اس کو بھی اُتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تم شیعوں کی پیشانیوں میں ایک نور ہے جس نور کے سبب تم کو اہل دنیا پہچان لیتے ہیں۔ جب تمہاری آپس میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا کرو۔

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ کسی شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینا نہ چاہیئے سوائے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کے سر اقدس اور دست مطہّر کے یا اس شخص کے جس کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینے سے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا سر مُبارک یا دست مطہّر مراد ہو اور اس کے یہ معنی سمجھ میں آتے ہیں کہ اِس بات کا اشارہ آئمہ معصومین صلوات علیہم اجمعین کی طرف ہے اور ظاہر اور سادات و علما بھی اس میں شامل ہیں تاکہ لوگ سادات کی تعظیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرزند کے سبب سے کریں اور علما کی آنحضرتؐ کے دین کے مروّج اور علوم

کے محافظ ہونے کے سبب سے۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ سوائے دستِ مبارک آنحضرتؐ یا امامؑ کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا نہ چاہیئے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے پیغمبرؐ یا وصی پیغمبر کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا مناسب نہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی عزیز قریب کا اُس کی قرابت کے سبب سے بوسہ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

برادرانِ ایمانی کے رخساروں کا بوسہ لینا چاہیئے۔ اور امام علیہ السّلام کی پیشانی کا دونوں آنکھوں کے درمیان۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ دہن کا بوسہ سوائے اپنی بی بی اور بچوں کے اور کسی کا نہیں لیا جائے یعنی نامحرم کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔

(۳)

مجالس اور محافل میں بیٹھنے کے آداب

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمومنین علیہ السّلام کو یہ وصیت فرمائی کہ آٹھ آدمیوں کو اگر ذلت پہنچے تو اُنھیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیئے۔

اوّل۔ جو شخص کسی کے ہاں دعوت میں بلا طلب چلا جائے۔ دوسرے۔ وہ شخص جو صاحب خانہ پر حکومت کرے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے سے بھلائی کا طالب ہو۔ چوتھے وہ شخص جو بخیلوں اور لئیموں سے بذل واحسان کی امید رکھتا ہو۔ پانچویں وہ شخص جو دو آدمیوں کی بات میں بغیر اُن کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ شخص جو بادشاہ کا استخفاف کرے۔ ساتویں وہ شخص جو محفل یا مجلس میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جو اس کے شایانِ شان نہ ہو۔ آٹھویں وہ شخص جو ایسے شخص سے باتیں کرتا ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں مجموعاً یا فرداً فرداً نہ ہوں اور وہ صدر مجلس میں بیٹھے وہ احمق ہے۔ اوّل جو کچھ اُس سے دریافت کریں اُس کا جواب دے سکے۔ دوسرے جب اور لوگ حق کے بیان سے عاجز ہوں تو وہ

سلہ یہ رسم عرب وعجم میں رائج ہے اور ہندوستان میں معیوب ہے جیسے گدھے کی سواری ۱۲

پورا پورا بیان کر سکے۔ تیسرے معاملات میں ایسی رائے دے سکے کہ اُس رائے پر چلنے والوں کے لیئے بہتری ہی بہتری ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو مومن کو اُن سب کے پیچھے بیٹھنا چاہیئے کیونکہ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے صدر مجلس کی طرف جانا کمی عقل کی علامت ہے۔

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مفصلۂ ذیل باتیں تواضع اور فروتنی کی علامتوں میں داخل ہیں۔ اوّل محفل یا مجلس میں جس درجہ پر بیٹھنے کے لائق ہو اُس سے کمتر درجے پر بیٹھ جانا۔ دوسرے ہر شخص کو سلام کر لینا۔ تیسرے لڑائی جھگڑوں سے باز رہنا ہر چند حق کا طرفدار ہو۔ چوتھے اپنی پرہیز گاری و نیکی کی تعریف کا لوگوں سے اُمیدوار نہ ہونا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب لوگ کسی جلسے میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوں اور کوئی شخص پہنچے اور ان لوگوں میں سے کوئی صاحب اُس کو بلائیں اور اُس کے بیٹھنے کے لیئے جگہ کشادہ کر دیں تو مناسب ہے کہ اُس جگہ جا بیٹھے کیونکہ یہ ایک عزّت ہے جو اُس کے برادر مومن نے اُس کے واسطے کی ہے اور اگر کوئی نہ بلائے اور نہ جگہ خالی کرے تو جہاں جگہ مل سکے وہیں بیٹھ جانا مناسب ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی کے گھر آئے اُس کے لیئے مناسب ہے کہ صاحب خانہ جس جگہ اُسے بیٹھنے کو حکم دے وہیں بیٹھ جائے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کی نیکی و بدی سے خوب واقف ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ شارع عام پر ہرگز ہرگز نہ بیٹھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی شخص کے لیئے لوگوں کے درمیان ران کھول کر بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مرتبے سے کم درجہ پر خوشی بیٹھ جائے گا۔ جب تک اُس جگہ سے نہ اُٹھے گا۔ خدا اور اُس کے فرشتے برابر اُس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ جب

کسی محفل میں جاتے تھے تو جو مقام دروازے سے زیادہ قریب ہوتا تھا وہیں بیٹھ جاتے تھے۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اکثر رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں بھی دروازے کے قریب اور رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نشست کے تین طرز اختیار کرتے تھے۔ کبھی تو زانو زمین سے اٹھا کر کھڑے کر لیتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو زانو کے اِرد گرد لاکر ایک ہاتھ کا پہنچا دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔ اور کبھی کبھی دو زانو بیٹھتے تھے جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کے بیٹھتے تھے مگر چار زانو کبھی نہ بیٹھتے تھے۔

روایت حسن میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کو اس طرز سے بیٹھے دیکھا کہ اُن حضرت کا ایک پاؤں دُوسرے پاؤں کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگ اس طرز نشست کو اچھا نہیں جانتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ وضع نشست خود پروردگار عالم کی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ میں تکان کے سبب اس طرح بیٹھ گیا ہوں مگر خدا کو کبھی نہیں ہوتی نہ اُس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند نہ اُس کے لئے جسم ہے اور نہ بیٹھنا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام اس طرح بیٹھے ہُوئے تھے کہ داہنا پاؤں بائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو لوگ ایک جگہ گرمی کے موسم میں بیٹھے ہوں سزاوار ہے ان میں سے ہر ایک اپنے ہر طرف تخمیناً ایک ایک بالشت کا فاصلہ چھوڑ کر بیٹھے تاکہ لوگوں کو گرمی سے تکلیف نہ پہنچے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص تنگ جگہ میں چار زانو بیٹھے اسے آدمی نہ سمجھو۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ احتباء عربوں کی دیوار ہے۔ احتباء اُسے کہتے ہیں کہ زانو زمین سے اُٹھا کر زانو اور پیٹھ کے ارد گرد ایک کپڑا باندھ کر بیٹھیں یا ہاتھوں کو زانو کے گرد لا کر ایک ہاتھ سے

دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیں جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مطلب اس سے یہ ہے کہ عرب لوگ صحراؤں میں اور ایسے مقامات میں جو دیوار کے قریب نہیں ہوتے اس طرح بیٹھتے ہیں تا کہ اس طرح کی نشست دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا کام دے۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگوں نے آنحضرتؐ سے احتباء کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ستر نمایاں نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مرد کے لئے کعبۃ اللہ کے برابر احتباء جائز نہیں ہے۔

(۴)

صاحب خانہ کو اپنے گھر آنیوالے سے جو برتاؤ کرنے چاہئیں اُن کے آداب

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے دینی بزرگی کے اور کسی طرح کسی کے واسطے تعظیم کے لئے اُٹھنا مکروہ ہے یعنی عالم کی اُس کے علم کے سبب اور نیک و پرہیز گار آدمی کی اُس کے تقدی اور پرہیز گاری کے باعث تعظیم جائز ہے۔

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کے گھر آئے صاحبِ خانہ پر اُس کا حق یہ ہے کہ وہ اُس کے آنے اور پھر گھر سے جانے کے وقت تھوڑی تھوڑی دور ساتھ چلے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر آئے تو جب تک وہ وہاں سے نجائے صاحب خانہ پر حاکم ہے اور جو کچھ وہ حکم دے صاحب خانہ کو اُس کی اطاعت کرنی چاہیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کے لئے کوئی تحفہ لائے مثلاً کوئی تکیہ یا بچھونا یا کوئی لباس یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کوئی مومن کسی مومن کو سلام ہی کرے تو بہشت اِن چیزوں کا معاوضہ دینے کے لئے قریب ہوتی ہے۔ اُس وقت خدائے تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے کہ میں نے اہل بہشت کا کھانا سوائے پیغمبروں اور اُن کے وصیوں کے اور اہل دنیا پر حرام کر دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا بہشت کو حکم ہوگا کہ آج تو مومنین کے تحفوں کا بدلا دیدے اُس وقت غلمان اور حوریں بہشت سے بڑے بڑے خوان جن پر موتیوں

کی جھالر لگے ہوئے خوان پوش پڑے ہوں گے لے کر نکلیں گے اور میدان حشر میں اُن لوگوں کے پاس لائیں گے۔ اُن بیچاروں کی عجب کیفیت ہوگی ایک طرف تو جہنم اور اُس کے عقوبات پیش نظر ہوں گے اور دوسری طرف بہشت اور اُس کے نعمات سے حواس باختہ ہوں گے اور عقل مسلوب خوان سامنے آئیں گے مگر کچھ نہ کھائیں گے تب ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کریگا کہ خدائے تعالیٰ نے اُس شخص پر جہنم قطعی حرام کی ہے جس نے بہشت کے کھانے میں سے کچھ بھی کھالیا اس وقت ہاتھ بڑھا بڑھا کر کھائیں گے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخص جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ کے مکان پر آئے۔ حضرتؑ نے ہر ایک کے لیئے ایک ایک بچھونا بچھا دیا ایک تو اُس بچھونے پر بیٹھ گیا مگر دوسرے نے اپنے بچھونے پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرتؑ نے اُس سے فرمایا کہ بیٹھ جا۔ کیونکہ جب عزّت دی جاتی ہے تو اُس سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کرتا بعد اس کے فرمایا کہ جب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا حکم ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزّز آدمی آئے تو تم بھی اُس کی عزّت کرو۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کا حق سوائے منافق کے اور سب جانتے ہیں۔

اوّل۔ سفید ریش والا بڈھا مُسلمان۔

دوسرے۔ حافظ قرآن یا معنی قرآن کا جاننے والا۔

تیسرے۔ امام عادل۔

نیز فرمایا کہ بڈھوں کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس کی لوگ عزّت کریں اُس کی عزّت کو قبول کرنا چاہیئے۔ عزّت سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وہ کونسی عزّت ہے جس کو رد نہ کرنا چاہیئے؟ فرمایا وہ عزتیں اس قسم کی ہیں جیسے کسی کے لئے بیٹھنے کو جگہ کر دینا یا عطر وغیرہ پیش کرنا۔ یا بیٹھنے کے لیئے کوئی چیز بچھا دینا اور اسی طرح کے امتیازات۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ایسے طور سے خاطر منکرو کہ اُسے ویسی ہی تمہاری خاطر کرنی دشوار ہو جائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے ایک گروہ کی خدمت کرے خدائے تعالےٰ اُسے بہشت میں اُن کی تعداد کے مطابق غلمان عطا فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی جو اُس کے پاس آئے عزّت کرے تو ایسا ہی ہے جیسے اُس نے خدا کی عزّت کی۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ بعوض ہر مہربانی کے جو کوئی شخص اپنے برادر مومن کے ساتھ برتے گا خدائے تعالیٰ اس کو بہشت میں حوریں اور غلمان عنایت فرمائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو اپنے برادر مومن کا مہربانی کی باتوں سے اکرام کرے یعنی نرمی سے اُس سے بات کرے اور اُس کا غم دور کر دے تو جب تک وہ اس قسم کے اکرام میں مصروف رہے گا خدائے تعالیٰ کی رحمت برابر اُس کے شامل حال رہے گی۔

۵

وہ جلسے اور صحبتیں جن میں جانا روا ہے اور وہ لوگ جن کے پاس بیٹھنا اُٹھنا مناسب ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس شخص کی پیروی کرو جو تم کو رُلا رُلا دے مگر تمہارا خیر خواہ ہو اور اُس شخص کے کہنے پر مت چلو جو تم کو ہنساتا ہو مگر فریب دینا چاہتا ہو۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ پہلے سمجھ لو کہ تم کس سے باتیں کرتے ہو اور کس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہو کیونکہ ہر شخص کو موت کے وقت اُس کے ہم نشین دکھلائے جاتے ہیں اگر ان کا چال چلن اچھا ہوتا ہے اور وہ نیک ہوتے ہیں تو اُسے خوشی ہوتی ہے اور اگر ان کا چال چلن بد ہوتا ہے تو اُسے رنج ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بہتر اُسے جانتا

ہوں جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے ۔ یہ بھی فرمایا کہ پرانے دوستوں کی محبت لازم سمجھو اور نئے دوستوں کی صحبت سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اپنے عہد کو وفاداری سے نہیں نباہتے ۔ اور تمام آدمیوں سے خواہ تمہارا کسی پر کتنا ہی اعتبار ہو بدگمان ضرور رہو ۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ اُن مقامات سے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو اور اُن صحبتوں سے جن کی نسبت لوگ بدگمانیاں کرتے ہوں بہت اجتناب کرو کیونکہ بدہم نشین اپنے دوست کو فریب دیتا ہے ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بدکاروں کے پاس بیٹھتا اُٹھتا ہو وہ تہمت کا زیادہ سزاوار ہے ۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص مقام تہمت میں ہو اور لوگ اُس کی نسبت بدگمانی کریں تو اُسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیئے ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ شک اور تہمت کے موقعوں سے بچو ۔ مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بھی راستے میں کھڑا ہو کیونکہ سب راہ گیر یہ نہیں جان سکتے کہ یہ اس کی ماں ہے ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا کہ بدمصاحبت اخلاق میں سرایت کر جاتی ہے اور بدہم نشین موجب ہلاکت ہوتا ہے اس لئے تم غور کر لو کہ تمہارے ہم نشین کیسے ہیں ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیک لوگوں کی دوستی موجب ثواب ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ بدوں کی دوستی نیک لوگوں کے لئے باعث فضیلت ہے ۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ بدوں کی دشمنی نیک لوگوں کی زینت ہے اور بدلوگوں کے ساتھ نیکوں کی دشمنی بدوں کے لئے موجب خواری ہے ۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ ہرگز ہرگز مصاحبت و رفاقت نہ کرنی چاہیئے ۔ اول جھوٹے کے ساتھ کہ اس کی مثال سراب جیسی ہے کہ وہ اپنے جھوٹ سے ہمیشہ تمہیں دھوکا دے گا اور اکثر بعید کو قریب دکھلائے گا

اور قریب کو بعید۔ دوسرے فاسق کے ساتھ۔ کہ وہ تم کو ایک خوراک کھانے یا اس سے بھی کم کے عوض دوسروں کے ہاتھ بیچ دے گا۔ تیسرے بخیل کے ساتھ کہ وہ سخت سے سخت ضرورت میں بھی اپنے مال سے تمہاری امداد نہ کرے گا۔ چوتھے احمق کے ساتھ کہ اگر وہ تمہیں نفع بھی پہنچانا چاہے گا تو الٹا نقصان ہی پہنچائے گا پانچویں اُس شخص کے ساتھ جو قاطع رحم ہو کیونکہ خدائے تعالےٰ نے ایسے شخص پر قرآن مجید میں تین جگہ لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے زیبا نہیں ہے کہ کسی بدکار یا احمق یا جھوٹے کو اپنا بھائی یا دوست بنائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تین قسم کے آدمیوں کی ہمنشینی دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔ اول کمینے یا ادنیٰ درجے کے لوگ۔ دوسرے عورتیں۔ تیسرے اُمراء۔

حضرت لقمان علیہ السّلام نے اپنے بیٹے سے یہ کہا کہ اپنے دوستوں سے زیادہ میل جول مت کرو کہ وہ میل جول آخر باعث جُدائی ہو جاتا ہے اور اُن سے الگ بھی مت رہو کہ یہ موجب ذلّت ہے نیکی اس شخص کے ساتھ کرو جو اُس کا خواہاں ہو۔ اور جس طرح سے بھیڑیے بکری میں دوستی نہیں ہے اُسی طرح نیکوں اور بدوں میں دوستی نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص رال کے پاس جائیگا وہ ضرور اُس کو چمٹ جائے گی۔ اسی طرح جو شخص بدکاروں کی صحبت میں بیٹھے گا اُن کی بدیاں ضرور سیکھے گا۔ جو شخص لوگوں سے لڑے گا گالیاں ضرور سُنے گا۔ جو شخص کسی بد جلسے میں بیٹھے گا اُسے تہمت ضرور لگائی جائے گی۔ جو شخص بد ہمنشین کے پاس بیٹھے گا وہ ہرگز بدی سے محفوظ نہ رہے گا اور جو شخص اپنی زبان کی نگہداشت نہ کرے گا وہ ہمیشہ پشیمان ہو گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ بدبخت لوگوں کی مصاحبت و ہمنشینی سے گریز کرو ورنہ لوگ تم کو بھی ویسا ہی سمجھیں گے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور مصاحب کے دین پر ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ احمق سے دوستی مت کرو کہ جس وقت تم اُس سے زیادہ خوش

ہو گے قریب ہے کہ اُسی وقت وہ تمہیں رنجیدہ کر دے۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے دانا وہ شخص ہے جو جاہلوں کی صحبت سے بھاگے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کو کوئی بُرا کام کرتے دیکھے اور اُس کا روکنا بھی اُس کے اختیار میں ہو اور پھر نہ روکے تو اُس نے دوستی اور برادری میں خیانت کی۔ اور جو شخص احمق کی مصاحبت سے پرہیز نہ کرے اُس میں بہت جلد اُس کے اخلاق سرایت کر جائیں گے۔
حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہارے مصاحبوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو گناہ کی باتوں کو تمہاری نظر میں اچھا کر دکھائے۔ یہ بھی فرمایا کہ بدوں کی ہمنشینی سے نیکوں کے بارے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔
صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کی مصاحبت سے تمہیں دینی نفع نہ پہنچے اُس کی حالت کی طرف توجہ اور اُس کی صحبت کی رغبت مت کرو۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہوتی ہیں۔ اول بے وفا سے محبت کرنا۔ دوسرے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنا جو احسان نہ مانے۔ تیسرے ایسے شخص کو علم سکھانا جو توجہ نہ کرے۔ چوتھے راز ایسے شخص سے کہد ینا جو اُس کی حفاظت نہ کرے۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ عالم کی صحبت میں کوڑے پر بیٹھنا جاہل کی صحبت میں اعلیٰ درجے کے فرش پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ہم کن لوگوں کی ہمنشینی اختیار کریں؟ فرمایا ایسے لوگوں کی جن کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے جن کی باتوں سے تمہارا علم بڑھے اور جن کے افعال سے عقبیٰ کی طرف تمہارا میلان زیادہ ہو۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ دین داروں کے پاس بیٹھنا دنیا وآخرت دونوں جہاں کی بزرگی ہے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص پر مجھے بھروسہ ہو اُس کے پاس ایک

دفعہ بیٹھنا میرے نزدیک ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ امیروں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ جب کوئی بندۂ خدا اُن کے پاس اول جا کر بیٹھتا ہے تو گویا وہ یہ جانتا ہو کہ خدا نے مجھے بہت سی نعمتیں دے رکھی ہیں مگر ابھی وہاں سے اُٹھنے نہیں پاتا کہ یہ گمان پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو مُردہ کر دیتی ہیں۔ اوّل گناہ پر گناہ کرنا۔ دوسرے عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنا۔ تیسرے احمقوں سے جھگڑنا کہ تم ایک بات کہو اور وہ دوسری کہے اور حق کو نہ مانے۔ چوتھے مُردوں کے ساتھ ہمنشینی کرنا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مُردے کون ؟ فرمایا وہ اُمراء جو خدا کو بھول گئے ہوں۔

منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے کہ دیندار اور خداشناس لوگوں کی صحبت میں بیٹھو اور اگر ایسے لوگ میسّر نہ ہوں تو اوروں کی صحبت سے تنہائی بہتر اور موجب سلامتی ہے اور اگر چار و ناچار اُن لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا ہی پڑے تو بامروت لوگوں کے پاس بیٹھو کہ وہ اپنے جلسوں میں فحش نہیں بکتے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو اپنے باپ کے مصاحبوں کی عزّت و حفاظت کرنا لازم و مناسب ہے کیونکہ اُن کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے کہ جن صحبتوں میں تم بیٹھنا چاہو پہلے بنظر بصیرت اُن کو دیکھو اگر اُن میں کوئی گروہ خدا کا یاد کرنے والا ہے تو تم اُن کے پاس بیٹھو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے کے تمہارے علم سے اُنہیں نفع پہنچے گا اور اُن کے پاس تمہارے بیٹھنے سے اُن کا علم بڑھ جائے گا اور بصورت جاہل ہونے کے تمہیں اُن سے حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر رحمت نازل کرے اور تم بھی اُس میں شریک ہو۔ اور اگر اُن میں سے کوئی ایسا گروہ ہے جو خدا کو یاد نہیں کرتا اُن کے پاس مت بیٹھو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے

کے اُنہیں تمہارے علم سے کچھ نفع نہ ہوگا اور بصورت جاہل ہونے کے تمہاری جہالت اور بڑھ جائے گی اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر کوئی عذاب نازل کرے اور تم کو بھی اُس میں شریک کرے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس گروہ میں جہاں خدائے تعالےٰ کو یاد کرتے ہوں جانا لازم ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ قدیم زمانے کے دانا یہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے کے گھر جانے کے لیئے ان دس اسباب میں سے کوئی ایک سبب ہونا چاہیئے۔

اوّل حج و عمرہ ادا کرنے کے لیئے خدا کے گھر جانا دوسرے دینی بادشاہوں کے گھر جانا کہ اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے۔ اُن کا حق واجب ہے۔ اُن کی اطاعت کا نفع بہت بڑا ہے اور اُن کی مخالفت کا ضرر بہت سخت ہے۔ تیسرے دینی و دنیوی علُوم حاصل کرنے کے لیئے علما کے گھر جانا۔ چوتھے صاحبان جود و بخشش کے گھر جانا جو اپنا مال ثواب آخرت کی اُمیّد پر خرچ کرتے ہوں۔ پانچویں اُن احمقوں کے گھر جانا جن کے (بسبب حادثات زمانہ) لوگ محتاج ہو جاتے ہیں اور اپنی حاجتیں اُن کے پاس لے جاتے ہیں۔ چھٹے حصول عزّت و رفع حاجت کے لئے بڑے آدمیوں کے گھر جانا۔ ساتویں معاملات میں مشورہ کرنے کے لیئے اُن لوگوں کے پاس جانا جن کی رائے پر لوگوں کو بھروسہ ہو اور جنکی متانت و استقلال سے لوگوں کو نفع کی اُمیّد ہو۔ آٹھویں برادران ایمانی کے گھر اس غرض سے جانا کہ اُن سے ملنا جلنا واجب اور ان کا حق لازم ہے۔ نویں دشمنوں کے گھر اس لئے جانا کہ میل جول سے اُن کا ضرر دور ہو اور رفق و مدارات سے اُن کی عداوت جاتی رہے۔ دسویں ایسی صحبت میں جانا جہاں کی ملاقات سے آداب مجلس حاصل ہوں۔ اخلاق درست ہوں۔ اور اُن سے باتیں کرنے سے اُنس پیدا ہو۔

(٦)

چھینکنے، ڈکار لینے اور تھوکنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کا حق مسلمان بھائی پر یہ ہے کہ جب اُس سے ملے سلام کرے اور جب بیمار ہو تو اُس کی عیادت کرے پیٹھ پیچھے اُس کا

خیر خواہ ہے اور جب وہ چھینک لے تو اُس کے حق میں دُعا کرے۔
لازم ہے کہ چھینک لینے والا یہ کہے[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اور دوسرے لوگ اُس کے حق میں یہ کہیں[2] یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ اُن کے جواب میں کہے[3] یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو تم اُس کو دُعا دو گو اُس کے اور تمہارے بیچ میں دریا اور ندی ہی کیوں نہ حائل ہو۔
صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کا مُنہ شیطان کا پھاٹک ہے اور چھینک خداوند عالم کی طرف سے ہے۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس حالت میں آدمی صحیح و تندرست ہوتا ہے اُس پر خدائے تعالیٰ کی طرف سے بہت سی نعمتیں ہوتی ہیں مگر وہ اُن نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتا ہے اس سبب سے خدائے تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اُس کے بدن میں دوڑتی پھرے اور ناک سے نکل جائے یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں خدائے تعالےٰ کی حمد مقرر کی گئی ہے کیونکہ یہ حمد اُن نعمتوں کا شکریہ اور اُس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چھینک بہت ہی اچھی چیز ہے بدن کو نفع پہنچاتی ہے اور خدا کو یاد دلاتی ہے۔
حدیث حسن میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِہٖ۔
دوسری حسن حدیث میں اُنھیں حضرت نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو پاس بیٹھنے والے اور آواز سننے والے اُس سے کہیں۔ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ اُن کے جواب میں کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَیَرْحَمُکُمْ۔

---

[1] حمد اُس خدا کے لئے جو تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں (یہ حمد بطور اظہار شکر ہے)
[2] خدا تم پر رحم کرے ۱۲ [3] اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہاری حالت بہتر کرے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا چھینک لینے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اور دوسرے اُس سے کہیں یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ جواب میں کہے[1] یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَ لَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک نابالغ لڑکا حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا تھا اُسے چھینک آئی اور اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چھینک لی تو فرمایا" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ "، پھر ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا[2] رَغَمَ اَنْفِیْ لِلّٰہِ رَغْماً دَاخِراً۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چھینک لینے کے بعد یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اُسے کانوں اور دانتوں کا درد کبھی نہ ستائیگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کی چھینک کی آواز سن کر خدا کی تعریف کرے اور پیغمبرؐ اور اُن کے اہل بیتؑ پر درود بھیجے تو وہ آنکھوں اور دانتوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر چھینکنے والے کے اور تمہارے درمیان ایک دریا حائل ہو تو بھی حمد خدا وغیرہ کہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کان اور دانتوں کے درد کے دفعیہ کے لئے جب چھینک آئے الحمد للہ کہو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک عیسائی نے چھینک لی حضرت نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فرمایا۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مسلمان چھینک لے کر کسی سبب سے چپ رہ جاتا ہے تو فرشتے اُس کی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ دیتے ہیں اور اگر وہ خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے اُس سے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ کہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ بیمار کا چھینک لینا اُس کی تندرستی کی علامت اور جسم کی راحت کا موجب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکیں جسم کو نفع دیتی ہیں جب تک

---

[1] خدا تمہیں بھی بخشدے اور ہمیں بھی ۱۲ [2] میں خدا کے سامنے زیادہ ذلیل اور پست ہوں ۱۲

تین سے زیادہ نہ ہوں اور اگر تین سے زیادہ آئیں تو پھر داخل مرض ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص چھینکے اور ناک پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے[۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَثِیْرًا کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس کی ناک کے بائیں نتھنے سے ٹڈّی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا ایک پر دار جانور نکل کر عرش کے نیچے جا پہنچتا ہے اور قیامت تک اُس کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو چھینک آئے وہ سات دن تک مرنے سے مامون رہتا ہے

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کئی روایتوں میں منقول ہے کہ چھینک اس بات کی تصدیق کرتی ہے جس کے متصل واقع ہوا اور اس بات کی سچائی کی علامت بھی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو مناسب ہے کہ کلمہ کی انگلی ناک پر رکھ کر یہ کہے[۲] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ رَغِمَ لِلّٰہِ اَنْفِیْ رَغْمًا دَاخِرًا اَمَّا عَزًّا غَیْرُ مُسْتَنْکِفٍ وَّلَا مُسْتَحْسِبٍ اور جب کوئی دوسرا چھینکے تو تین مرتبہ تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور اگر اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو شَفَاکَ اللّٰہُ کہے یہ بھی فرمایا کہ مرد مومن چھینک لے تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہو اور زن مومنہ کے لیئے[۳] عَافَاکِ اللّٰہُ اور بچے کے لیئے[۴] زَرَعَکَ اللّٰہُ بیمار کے لیئے[۵] شَفَاکَ اللّٰہ کافر کے لئے[۶] ھَدَاکَ اللّٰہُ اور پیغمبر یا امام کے لیئے[۷] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اور کسی اور کے جواب میں یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہت سی چھینکیں آنا پانچ قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اول جذام۔ دوسرے لقوہ۔ تیسرے آنکھوں میں پانی اترنا چوتھے نتھنوں کا خشک اور سخت ہو جانا۔ پانچویں آنکھوں میں پر وال پڑنا اور اگر یہ منظور ہو کہ

---

[۱] خدائے تعالیٰ پروردگار مخلوقات کا بہت بہت شکر ہے جس کا وہ مستحق ہے اور رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ اور اُنکی آل پر خدا کا درود اور سلام ہو۔ [۲] اُس خدا کا شکر ہے جو مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے اور محمدؐ مصطفےٰ اور اُن کی آل پاک پر خدا کی رحمت ہو میں خدا کے سامنے حد سے زیادہ ذلیل و پست اور بزدل ہوں اور اس بات کے اظہار میں مجھے کوئی شرم یا تاسف نہیں ہے ۱۲ [۳] خدا تجھے عافیت دے ۱۲ [۴] خدا تجھے بڑھائے ۱۲ [۵] خدا تجھے شفا دے ۱۲ [۶] خدا تجھے ہدایت کرے۔ [۷] خدا تجھ پر رحمت نازل کرے ۱۲

چھینکیں کم ہوجائیں تو چھ رتی روغن مَرزَوہ[1] ناک میں ٹپکالیں۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے پانچ دن ایسا ہی کیا چھینکیں بند ہوگئیں ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی کو پاخانے میں چھینک آئے تو اُسے چاہیئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دل میں کہہ لے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اُن حضرت کی مراد یہ ہو کہ چپکے چپکے کہہ لے ۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو لوگوں کو چاہیئے کہ اُس سے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہیں اور اُسے چاہیئے کہ جواب میں یَغْفِرُ اللّٰہُ لَكُمْ وَيَرْحَمُكُمْ کہے ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آل اطہار پر درود بھیجنا واجب ہے ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی کو ڈکار آئے تو آسمان کی طرف مُنھ نہ اُٹھائے ۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ ڈکار خدا کی ایک نعمت ہے اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیئے ۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کو مناسب ہے قبلہ کی طرف مُنھ کرکے نہ تھوکے اور اگر بھول کر ایسا ہو جائے تو استغفار پڑھے ۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لے ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم حالتِ نماز میں اگر کسی کے چھینکنے کی آواز سُنو تو گو تمہارے اور چھینکنے والے کے درمیان دریا حائل ہو تاہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کہہ لو ۔

---

[1] مَرزَوہ ریحان جس کا تخم تخم ریحان مشہور ہے ایک ہی چیز ہے ۱۲

۷

مزاح کرنا۔ ہنسنا۔ کانا پھوسی کرنا ہمنشینی کے آداب اور اپنے جلسوں کے راز کی رازداری کرنا

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب تین آدمی ایک جلسہ میں بیٹھے ہوں تو اُن میں دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے رفیق کے رنج اور ایذا کا باعث ہوگا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بات کاٹ دے تو ایسا ہے گویا اُس نے اُس کا مُنہ نوچ لیا۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ ہمنشینی رازداری ہے یعنی جو باتیں اپنے جلسے میں ہوں اُن کا ذکر بلا مرضی اور بغیر علم دوسرے ہمنشینو کے اور کہیں نہ ہونا چاہیئے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی شخص کو مناسب نہیں ہے کہ جس بات کو اُس کا دوست چھپانا چاہے اُس کا ذکر کہیں کرے سوائے اس کے کہ اُسے اس بات کا علم ہو کہ اس کا اظہار ضروری ہے یا اُس دوست کی نیکیاں ہوں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب جلسوں کی رازداری کرنی چاہیئے سوائے اُن جلسوں کے جن میں ناحق کوئی قتل کیا گیا ہو زنا کیا گیا ہو یا کوئی مال غصب کیا گیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہو سکتا جسے مزاح اور خوش طبعی کی عادت نہ ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تم میں آپس میں خوش طبعی کس درجے تک ہے؟ اُس نے عرض کی کہ کم ہے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ کرو کیونکہ مزاح کرنا اخلاق کی خوبی میں داخل ہے اور برادر مومن کی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جن لوگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے اُن سے مزاح فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں میں خوش طبعی کرتا ہے جب تک وہ فحش نہ بکے خدا اُس کو دوست رکھتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومن کا ہنسنا یہ تبسّم ہونا چاہیئے آواز نہ نکلے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بہت ہنسنے سے آدمی کا دل مُردہ ہو جاتا ہے اور دین اس طرح ضائع ہو جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گُھل جاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ بغیر کسی تعجب کے ہنسنا نادانی ہے۔

دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ بہت زیادہ مزاح نہ کرو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص سے تمہیں محبت ہو اُس سے مزاح کرو مگر ہاتھا پائی نہ کرو۔

دوسری حسن حدیث میں فرمایا کہ قہقہہ مار کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے چہرے کی آب و تاب جاتی رہتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ لوگوں کا ٹھٹھا نہ اُڑاؤ کہ وہ بھی ادنیٰ درجے کی گالی سمجھی جاتی ہے اور اس سے اور لوگوں کے دلوں میں کینے پیدا ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب قہقہہ مار کر ہنسو تو یہ کہہ لو اَللّٰهُمَّ لَا تَمْقُتْنِیْ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مذاق کرنے سے عزت و آبرو میں بٹہ لگ جاتا ہے اور لوگوں کے دل سے رُعب اُٹھ جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہاتھا پائی کرنے سے محبت جاتی رہے گی اور زیادہ دل لگی کرنے سے لوگوں کو تم پر جُرأت ہو جائے گی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ٹھٹھا کرنے سے نور ایمان جاتا رہے گا اور مُروّت و مردانگی کم ہو جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام فقط رویا کرتے تھے ہنستے کبھی نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روتے بھی تھے اور ہنستے بھی تھے مگر کردار حضرت عیسیٰ علیہ السّلام حضرت یحییٰؑ کے کردار سے بہتر تھا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت داوُد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا کہ بیٹا زیادہ نہ ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے قیامت کے دن آدمی مفلس ہوگا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس شخص کو جہنم کی موجودگی کا یقین ہو مجھے تعجّب ہے کہ اُس شخص کو ہنسی کیونکر آتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو اوقات گزاری اور بیہودگی کے طور پر ہنستے ہیں اُنھیں قیامت کے دن بہت سا رونا پڑے گا اور بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے گناہوں پر بہت سا روتے ہیں وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے اور قیامت کے دن بہت سا ہنسیں گے۔

الحاصل ان حدیثوں اور دیگر حدیثوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو ایسا نہ رہنا چاہیئے کہ مُنھ پھولا ہوا ہے۔ طبیعت منقبض ہے۔ ہر شخص سے رُکے رُکے ہیں۔ بلکہ اُسے چاہیئے کہ کشادہ روخندہ پیشانی رہے اور تھوڑی تھوڑی خوش طبعی کرے۔ البتہ بہت سا ہنسنا بہت دل لگی اور مذاق کرنا۔ لوگوں کے ٹھٹھے اڑانا مذموم ہے یہ ناوانوں اور کم ظرفوں کا کام ہے۔

۸

ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق جو ایک دوسرے کے ذمّہ ہوتے ہیں

حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو تمہارے پاس اور تمہارے پڑوس میں رہنے والے ہوں اُن کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور اُن کے تمام حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا ایمان کامل ہوجائے اور جو تمہارے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے ہیں اُن کی ہمنشینی کے حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا اسلام کامل ہو۔

مفضّل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمسفر کون تھا؟ میں نے عرض کی کہ برادران ایمانی میں سے ایک شخص تھا۔ فرمایا

اب وہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ جب سے میں داخل شہر ہوا ہوں مجھے اُس کا مقام قیام معلوم نہیں۔ فرمایا تو نہیں جانتا کہ جو شخص چالیس قدم کسی کے ساتھ چلے خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُس کے حق کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمی میں یہی عیب کافی ہے کہ جن باتوں کو وہ اوروں کی نسبت عیب سمجھے اپنے بارے میں وہ اُن کی نسبت چشم پوشی کرے اور لوگوں کو کسی ایسی عادت کی نسبت بُرا بھلا کہے جس کو وہ خود نہیں چھوڑ سکتا اور اپنے ہمنشین کو کسی ایسی چیز کی نسبت تکلیف دے جس سے خود کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن یا جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دینا چاہیئے اور جاہل کے ساتھ بے عقلی سے نہ پیش آنا چاہیئے ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مصاحبوں کے ساتھ حق مصاحبت ادا نہ کرے اور رفیقوں کی رفاقت اچھی طرح نہ نباہے اور جس کا نمک کھائے اُس کے ساتھ نمک حلالی نہ برتے اور جو شخص اس کے ساتھ مہربانی کرتا ہو اُس کے ساتھ مہربانی سے نہ پیش آئے وہ ہمارا نہ ہم اُس کے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ منافق کے ساتھ بناوٹ کے طور پر میٹھی باتیں کرو مگر تمہاری محبت قلبی خالص مومنوں کے لیئے ہو اور اگر تمہارا کوئی یہودی ہمنشین ہو تو حق ہمنشینی اُس کا بھی اچھی طرح بجا لاؤ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ مہربانی کرو تاکہ اُن کے دل میں تمہاری محبّت ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین چیزوں سے آدمی کی محبت اُس کے مسلمان بھائی کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اوّل جب اُس سے ملے تو ہشاش بشاش اور خوش حال ملے۔ دوسرے جب وہ پاس بیٹھنا چاہے تو اس کے لئے جگہ کر دے۔ تیسرے جو نام اُسے پسند ہو اُسی سے اُسے پکارے نیز فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار نصف دانائی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی سے تمہاری دوستی ہو تو اُس پر اپنا خلوص ظاہر کرو کہ یہ اُس محبت کے زیادہ استحکام کا باعث ہوگا۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جمیع اصحاب میں سب کی طرف برابر التفات فرماتے تھے کسی ایک کی طرف بہ نسبت دوسرے کے زیادہ توجہ نہ ہوتی تھی اور کبھی اپنے اصحاب کے سامنے پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سامنے موجود ہو تو اُسے اُس کی کنیت سے پکارو اور جب غیبت میں ذکر کرو تو اُس کا نام لو۔

اہالی عجم میں بجائے کنیت کے القاب کام میں آتے ہیں جیسے آخوند۔ آقا۔ میرزا۔ نواب وغیرہ۔ اور ہندوستان میں میر صاحب۔ سیّد صاحب۔ مرزا صاحب۔ خان صاحب وغیرہ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسب ہے کہ اُس کا۔ اُس کے باپ کا۔ اُس کے کُنبہ کا اور اُس کے عزیزوں کا نام معلوم کر لے کہ یہ دوستی اور برادری کے لازم حقوق میں سے ایک حق ہے اگر ایسا نہ کرے گا تو وہ احمقوں کی سی مُلاقات سمجھی جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عجز و مجبوری یہ تین چیزیں ہیں۔ اوّل یہ کہ کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور وہ وعدہ کر لے اور کھانا کھانے نہ آئے۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص کسی کا مصاحب و ہمنشین ہو اور وہ کسی وقت میں اُس سے جُدا ہو کر چلا بھی جائے اور اُسے آخر تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ تیسرے کوئی شخص اپنی زوجہ سے ہمبستر ہو اور اُس کے مُنزِل ہونے سے پہلے مُنزِل ہو جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہمبستری کرنے میں جلدی کو کام میں نہ لائیں حتی الامکان دیر کریں تاکہ انزال ایک ساتھ واقع ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنے برادر مومن سے زیادہ بے تکلفی کی باتیں نہ کرو اور ایک حجاب باقی رکھو تاکہ آپس کی شرم وحیا نہ جاتی رہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی کے چہرے پر سے گھاس پھونس کا تنکا یا کوڑا و مٹی وغیرہ جو لگا ہوا ہو دور کر دے خدائے تعالیٰ اُس کے نامۂ اعمال

میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور جو شخص کسی برادر مومن کو دیکھ کر خوش یا متبسّم ہوگا تو اُس کے لیے بھی دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کے چہرے پر سے تنکا وغیرہ دور کرے تو اُسے یہ کہنا چاہیئے۔[1] اَمَاطَ اللّٰهُ عَنْكَ مَا تَكْرَهُ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ان الفاظ کے کہنے کی ممانعت فرمائی ہے[2] لَا وَحَيٰوتِكَ وَحَيٰوةِ فُلَانٍ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امّت میں سب سے بدتر وہ گروہ ہے جن کی بدی سے لوگ ڈرتے ہوں۔ جتنے اس قماش کے ہیں نہ وہ میرے نہ میں اُن کا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ولدالزنا کی چند علامتیں ہیں اوّل اہل بیتؑ رسالت کا دشمن ہونا۔ دوسرے جس حرام سے وہ پیدا ہوا ہے اُسی کی طرف مائل ہونا۔ تیسرے دینِ خدا کی حقارت کرنا۔ چوتھے رو در رو لوگوں کو تکلیفیں پہنچانا اور جو شخص لوگوں سے مل کر انھیں تکلیف پہنچائے وہ ضرور ہے کہ ولدالزنا ہوگا یا اُس کی ماں حالت حیض میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ لوگوں سے جھگڑے ہرگز نہ کرو کہ اس سے وقار بھی جاتا رہتا ہے اور مروّت بھی۔ اور جبرئیل علیہ السلام جس طرح شراب خواری اور بُت پرستی کی ممانعت منجانب پروردگار پہنچاتے تھے اُسی طرح لوگوں سے جھگڑنے کی بھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا کینہ محلّ نزاع تک محدود ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنے برادر ایمانی سے علیحدہ ہو کر اُس جگہ سے ہٹا دل سے اُس کا کینہ بھی جاتا رہا۔ مگر کافر کی طرف سے کینہ عمر بھر رہتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنے

---

[1] جو امر تجھے ناگوار ہے خدا وہ تجھ سے دور کرے ۱۲ [2] مجھے تمہاری اور فلاں شخص کی جان کی قسم ۱۲

کسی برادر مومن سے ملے تو بہ کشادہ پیشانی مِلا کر۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوبیٔ اخلاق کی حد یہ ہے کہ لوگوں سے بہ مہربانی و مُدارت پیش آئے اور شیریں کلامی سے بات کرے اور جب کسی سے ملے بہ کشادہ پیشانی ملے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بہ کشادہ پیشانی ہشاش وبشاش مِلنا کینے کو دفع کر دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ تین باتوں میں دُنیا و آخرت کی خوبی ہے اوّل جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ دوسرے جو شخص تم سے قطع محبّت کرنی چاہے تم اُس کے ساتھ میل جول کرو۔ تیسرے جو تم سے جہالت اور اکھڑ پن سے پیش آئے تم اُس کے ساتھ حلم اور بُردباری برتو۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصّہ پی جائے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دل کو ایمان سے پُر کرے گا اور اُس کو ہول محشر سے نجات دے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصّہ کو کام میں نہ لائے خدائے تعالےٰ دنیا و آخرت میں اُس کی عزّت بڑھائے گا۔

(۹)

صحبتوں اور جلسوں میں ذکر خدا کرنے کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہاں تک ہو سکے جلد باغ ہائے بہشت میں پہنچو۔ لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ باغ ہائے بہشت کون سے ہیں فرمایا کہ وہ حلقے اور مجمع جن میں خدا کو یاد کیا جاتا ہے۔

جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ خدا کو سب جگہ یاد کرو کیونکہ وہ سب جگہ تمہارے پاس موجود ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جس جلسے میں بیٹھ کر اُٹھتے

تھے خواہ چند لمحہ ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اُسی جلسے میں پچیس[۲۵] مرتبہ استغفار پڑھ لیتے تھے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ غافل لوگوں میں خدا کا یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اُس وقت خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا جبکہ اور جہاد سے بھاگے جاتے ہوں اور ایسے شخص کا انجام بہشت ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس محفل میں نیک اور بد سب قسم کے آدمی جمع ہوں اور خدا کا کسی نوع کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جائیں تو قیامت کے دن وہ جمع ہونا اُن سب کے لیے موجب حسرت و ندامت ہو گا۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس مجمع یا گروہ میں لوگ جمع ہوں اور اُس میں نہ خدا کو یاد کریں اور نہ اپنے پیغمبرؐ پر درود بھیجیں تو قیامت کے دن وہ مجمع اُن لوگوں کے لیے باعثِ اندوہ و پشیمانی ہو گا۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس توریت میں جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے پروردگار عالم سے عرض کی کہ خداوندا بعض گروہ ایسے بھی میرے پاس آتے ہیں کہ میں تیری شان اُس سے کہیں رفیع تر اور کہیں برتر سمجھتا ہوں کہ تیرا ذکر اُن کے سامنے کروں۔ پروردگار عالم نے جواب دیا کہ اے موسیٰؑ میرا نام ہر موقع پر لیا اور مجھے ہر حالت میں یاد کرنا بہتر ہی بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فرزند آدم تو مجھے آدمیوں کے مجمع میں یاد کرتا کہ میں تجھے اُس مجمع میں یاد کروں جو تیرے مجمع سے کہیں بہتر ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے جو شخص میرا ذکر مومنوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہے میں اُس کا ذکر فرشتوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قیامت کے دن پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ جب کسی جلسے سے اُٹھے تو یہ آیتیں پڑھ لیا کرے[۱] سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

---

[۱] تیرا پروردگار صاحب غلبہ و قوت ہے اُن سب باتوں سے پاک و منزہ ہے جو جو کچھ لوگ اُس کی نسبت بیان کرتے ہیں تمام پیغمبروں پر خدا کا سلام ہو اور ہر قسم کی تعریف و توصیف اُس خدا کے لیے زیبا ہے جو کل مخلوقات کا پرورش کرنیوالا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان آیتوں کا کسی جلسے کے آخر میں پڑھ لینا اُس جلسے کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ۔

(۱۰)

محفلوں و مجمعوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور آئمہ اہل بیت علیہم السّلام کے ذکر کرنے اُن کے علوم میں بحث و مُباحثہ کرنے اور اُن کے فضائل کی حدیثیں بیان کرنے کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو لوگ کسی جلسے میں جمع ہوں اور خدا کا اور ہمارا ذکر نہ کریں تو قیامت کے دن اُس مجمع کا اُن کو افسوس کرنا پڑے گا ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے چند فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ روئے زمین پر پھرتے رہیں۔ جب ان کا گذر کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو محمدؐ و آل محمدؑ علیہم السلام کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ ہمارا مطلب مل گیا چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور اُس گروہ کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ جب یہ گروہ متفرق ہوتا ہے تو اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ فرشتے اُس کی عیادت کو آتے ہیں اور اگر کوئی مرجاتا ہے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں اور اگر کوئی غائب ہو جاتا ہے تو اُس کی جستجو کرتے ہیں ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فرشتے آسمانوں پر ایسے ہیں وہ اُن شیعوں کی طرف خاص نظر ڈالتے ہیں جو اکیلے اکیلے یا دو دو تین تین مل کر فضائل آل محمدؐ صلوات اللہ علیہم بیان کرتے ہوں ۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم اس جماعت کی ہمت نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت کے اور اپنے دشمنوں کی کثرت کے فضائل آل محمد صلے اللہ علیہ و آلہ بیان کر رہے ہیں فرشتوں

کا ایک اور گروہ اُن کو جواب دیتا ہے[ۓ] ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؎

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مُیسّر سے دریافت فرمایا کہ آیا تم لوگ ہمارے شیعہ کسی موقع پر جمع ہوتے ہو اور ہم اہل بیتؑ کے علوم اور فضائل کا آپس میں ذکر کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی ہاں واللہ، حضرتؑ نے فرمایا کہ واللہ مجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں تمہاری اُس مجلس میں آؤں اور تمہاری خوشبو سونگھوں کیونکہ تم خدا اور خدا کے فرشتوں کے دین پر ہو۔ اب حرام چیزوں سے پرہیز کرکے اور عبادت خدا میں کوشش کرکے ہماری امداد کرو کہ ہم تمہارے شفاعت خواہ ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاں تین یا زیادہ مومن اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اُتنے ہی فرشتے بھی آجاتے ہیں اگر یہ مومنین خدا سے کسی چیز کے طلب گار ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور اگر کسی شر سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں تو وہ فرشتے بھی یہ دُعا کرتے ہیں کہ خدا اُن سے اُس بدی کو ٹال دے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی حاجت پُوری ہو جائے۔

اور جس جگہ تین یا زیادہ منکران حق اہل بیتؑ جمع ہوتے ہیں وہاں ضرور بالضرور اُن سے دس گُنے شیطان بھی آجاتے ہیں جس طرح کی یہ لوگ باتیں کرتے ہیں اُسی طرح کی وہ شیاطین بھی کرتے ہیں اگر یہ لوگ ہنستے ہیں تو شیاطین بھی اُن کے ساتھ ہنستے ہیں اور اگر یہ خدا کے دوستوں کی مذمت کرتے ہیں تو وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں لہٰذا اگر کوئی مومن ایسے شیطانوں میں جا پھنسے تو اُس کے لیئے مناسب ہے کہ جب خدا کے دوستوں کی مذمت شروع ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور شیطانوں کا ہمنشین و شریک نہ ہو کیونکہ خدا کے غضب کی برداشت کسی سے نہیں ہو سکتی اور خدا کی لعنت کو کوئی شے دفع نہیں کر سکتی اور اگر وہاں سے اُٹھ کر چلے جانے میں کسی طرح مجبور رہو تو دل سے اُن مذمتوں کا انکار کرے اور روا ذرا سی دیر کیلئے اُٹھ جایا کرے اور پھر چلا آیا کرے۔

ۓ یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے دے [illegible] کرے اور خدا سے زیادہ فضل والا اور کوئی نہیں اُس کی بزرگی سب سے بڑی ہے ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مومنوں کا عند اللہ ایک دُوسرے کی ملاقات کو جانا جیسا شیطان اور اُس کے لشکریوں کو زخمی کرتا ہے ایسی اور کوئی شئے نہیں کرتی جب دو مومن ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے ہیں اور ہم اہل بیت کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو شیطان کے چہرے کا تمام گوشت گر پڑتا ہے ذرہ بھر باقی نہیں رہتا اور جو تکلیف اس سے اُسے پہنچتی ہے اس کے سبب سے اُس کی روح استغاثہ شروع کر دیتی ہے۔ آسمانوں کے اور بہشتوں کے فرشتوں کو جب اس بات کی خبر ہوتی ہے تو اُس پر لعنت کرتے ہیں اور کوئی مقرب فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو اُس پر لعنت نہ کرتا ہو اُس وقت وہ نا اُمید اور محروم زمین پر گر پڑتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی مجلسوں کو جناب امیرالمومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ذکر سے مزین کرو کیونکہ اس ذکر میں پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ستر خصلتیں ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ کے لیے اتنی فضیلتیں مقرر کی ہیں کہ زیادتی کے سبب سے اُن کا شمار نہیں ہو سکتا اور جو شخص ان فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اور دل سے اس کا اقرار اور یقین بھی رکھتا ہو تو اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے گو قیامت کے دن اُس کے گناہوں کی تعداد تمام آدمیوں اور جنوں کے گناہوں کی تعداد کے برابر ہو اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے جب تک اُس کتاب کا نشان باقی رہیگا فرشتے اُس کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کو سُنے گا خدائے تعالےٰ اُس کے تمام وہ گناہ جو کانوں سے متعلق ہیں بخش دے گا۔ اور جو شخص اُن کے لکھے ہوئے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت پر نظر ڈالے گا اُس کے وہ تمام گناہ جو آنکھوں سے متعلق ہیں بخش دے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں راستہ چلتا ہے خدائے تعالےٰ اُس کے لیئے بہشت کا راستہ کشادہ کر دے گا اور فرشتے طالب علم کے لئے بخوشی اپنے بال و پر بچھا دیتے ہیں۔ اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب طالب علم کے لیئے دُعا کرتے ہیں

یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی اور ستاروں پر۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُس شخص پر سخت افسوس ہے جو جمعہ کے دن بھی مسائل دینی سیکھنے کے لیئے اپنے کاروبارِ دنیوی سے فارغ نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں علم کا تذکرہ مُردہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں ملاقات کرو تو علم کا مباحثہ کرو اور حدیثیں بیان کرو کیونکہ حدیثیں اُن دلوں کو روشن کر دیتی ہیں جو زنگ آلود ہو گئے ہوں اور دل ویسے ہی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے تلواریں اور جس طرح تلواروں کی جلا صیقل سے ہوتی ہے اسی طرح دلوں کی احادیث سے ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ علم کا باہم تذکرہ کرنا اُس نماز کا ثواب رکھتا ہے جو قبول ہو چکی ہو۔

(۱۱)

برادرانِ ایمانی سے مشورہ کرنا اور اُس کے آداب

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی رائے کو کافی و وافی سمجھتا ہے اور دوسروں کی رائے نہیں لیتا وہ اپنی جان کو بہت سے خطروں میں ڈالتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں اور برادران ایمانی سے بقدر اُن کی پرہیزگاری کے محبّت کرو۔ بدکار عورتوں سے ڈرتے رہو اور نیک بیبیوں پر بھی پورا اعتماد نہ کرو اور اگر وہ تمہیں کوئی نیک کام کرنے کے لئے کہیں تو ان کے خلاف کرو تاکہ اُن کو یہ خیال نہ پیدا ہو سکے کہ وہ بدیوں میں تم کو اپنے موافق بنا سکیں گی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ میں اُس شخص سے بیزار ہوں کہ کوئی مسلمان اُس سے مشورہ کرے اور وہ جس بات میں اُس کی بہتری سمجھتا ہو وہ نہ بتائے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ آپس میں مشورہ کرتا ہو اور اس مشورے میں کوئی شخص محمدؐ یا حامد یا محمود یا احمد نام بھی شریک ہو تو جو بات اُن کے حق میں بہتر ہو گی وہ ضرور بالضرور اُن پر ظاہر ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے عمار ساباطی سے فرمایا تھا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ خدا کی نعمت سے برابر فائدہ اُٹھائے۔ بامروّت مشہور رہو اور تیری عمر خیر وخوبی میں بسر ہو تو اپنے مُعاملات میں غلاموں اور کمینے لوگوں سے رائے نہ لیا کر۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بُزدل اور ڈرپوک لوگوں سے رائے نہ لو کہ وہ بلاؤں سے نکلنے کے آسان راستے کو تم پر دشوار کردیں گے اور بخیل لوگوں سے مشورہ نہ کرو کہ وہ تمہارے مقصد و مراد تک پہنچنے سے تمہیں روکیں گے۔ اور جو لوگ دُنیا کے بارے میں حریص ہوں اُن سے بھی مشورہ نہ کرو کیونکہ وہ اُن طریقوں کی خوبیاں بیان کریں گے جو سب سے بدتر ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ یا علیؑ جو شخص استخارہ کرلیتا ہے حیران نہیں ہوتا اور جو شخص مُعاملات میں لوگوں سے استشارہ کرلیتا ہے اُسے پچھتانا نہیں پڑتا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مشورہ کرے گا بربادی سے بچے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام باوجود اُس عقل کامل کے (جو اُن کو حاصل تھی) اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ کرلیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات خدائے تعالےٰ جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے وہ اسی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عقلمند دیندار اور پرہیزگار آدمی سے مشورہ کرو اور جب وہ کوئی بات کہے تو اُس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دُنیا وآخرت کی خرابی کا باعث ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص سے کوئی برادر مومن رائے لے اور وہ جس بات میں اُس شخص کی بہتری جانتا ہو وہ نہ کہے تو خدا اس کی عقل و رائے سلب کرلیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ کرنے کے چند قاعدے ہیں جو اُن کا لحاظ نہ رکھے گا اُس کے لئے مشورے کا نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ ہوگا۔ اوّل جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ دانا ہو۔ دوسرے آزاد اور دیندار ہو۔ تیسرے رائے طلب کرنے والے کا برادر ایمانی یا سچّا دوست ہو۔ چوتھے جس امر میں مشورہ کرنا ہے وہ امر تمام وکمال اُس پر کھول دیا ہو تاکہ وہ اُس کے تمام پہلوؤں سے ویسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ یہ خود ہے۔ پھر جو کچھ وہ رائے دے اُسے پوشیدہ رکھے۔ ان قواعد پر عمل کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر رائے دینے والا دانا ہے تو تم اُس کے مشورے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر وہ آزاد و دیندار ہے تو تمہاری بہتری میں جو سعی و کوشش کا حق ہے وہ پورا پورا ادا کرے گا اور اگر وہ تمہارا برادر ایمانی یا سچّا دوست ہے تو جو راز تم نے اُس سے کہہ دیا ہے اُس کو افشا نہ کرے گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ مشورے کی فضیلت اور اہتمام میں یہی بات کافی ہے کہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کو جو عقل کامل رکھتے تھے قرآن مجید میں مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ قولہ تعالیٰ ؎ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ؕ

(۱۲)

خط لکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادران ایمانی کی آپس میں محبّت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک جگہ موجود ہوں تو ایک دوسرے کی مُلاقات کو جائیں اور جب کوئی سفر میں ہو تو باہم اُن کے خط وکتابت رہے۔

حدیث صحیح میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنا ترک نہ کرو گو اس کے بعد ایک شعر ہی لکھو۔

یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون لکھا ہو اُس کی کتابت کی نسبت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کتابت زیادہ

؎ معاملات میں اُن (اصحاب) سے مشورہ کیا کرو اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرو تو پھر خدا پر بھروسہ کیا کرو۔

اچھی اور خوبصورت ہونی چاہیئے۔

حدیث موثق میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یہ تو ایک عزّت ہے جو تم اُسے دیتے ہو

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ نے کسی جگہ کے متعلق خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھ کر اُن حضرت کو دکھلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اس خط میں لکھا ہے اُس کی تعمیل کی امیّد کیونکر ہو سکتی ہے حالانکہ مناسب مناسب موقعوں پر انشاء اللہ تعالےٰ لکھنا چھوڑ دیا گیا ہے پھر فرمایا کہ اسے غور سے دیکھو اور جہاں جہاں انشاء اللہ تعالےٰ ہونا چاہیئے بنا دو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خط لکھو تو اُس پر مٹّی چھڑک دو کہ اس سے حاجت خوب روا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام خط کے اوّل میں یہ لکھا کرتے تھے [1] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اُذْكُرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْاَمْرُ بِيَدِ اللّٰهِ ؕ

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کاروبار اور خط پتّر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا اور لکھنا چھوڑ دیتا ہے اگر اُس کو تارک الصلوٰۃ سے تشبیہ دیں تو کچھ مبالغہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مضمونِ خط سے کاتب کی دانائی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور ادائے رسالت سے قاصد کی فراست معلوم ہو سکتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کے لئے رقعہ یا خط لکھو اور یہ بھی چاہو کہ وہ حاجت پوری ہو تو پہلے خالی قلم سے بغیر روشنائی کے رقعہ کے سرے پر یہ دُعا لکھ دو [2] بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَ الصَّابِرِيْنَ الْمَخْرَجَ مِمَّا يَكْرَهُوْنَ وَالرِّزْقَ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوْنَ جَعَلَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ راویٔ حدیث کا بیان ہے کہ جب میں اس پر عمل کرتا تھا میری حاجت پوری ہوتی تھی۔

---

[1] لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لو کیونکہ کام فی الحقیقت خدا کے ہاتھ ہے ۱۲ [2] بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بیشک خدا نے صبر کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو حالت اُن کو ناگوار ہے اُس سے نجات دے گا اور رزق ایسی جگہ سے پہنچائے گا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہیں ہے۔ خدا ہمارا تمہارا شمار اُن لوگوں میں کرے گا جن کو کوئی ڈر نہ ہو گا اور نہ اُنھیں کوئی رنج پہنچے گا

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بہت سے کاغذات جمع ہوجاتے ہیں اگر اُن میں خدا کا نام نہ ہو تو آیا ہم انھیں آگ سے جلا سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ پہلے اُنھیں پانی سے دھو ڈالو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خطوں کو جلاؤ نہیں بلکہ مٹا ڈالو یا پھاڑ ڈالو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُنھیں حضرت سے دریافت کیا کہ خدا کا نام تھوک سے بھی مٹا سکتے ہیں؟ فرمایا جو پاک سے پاک چیز میسّر آئے اُس سے مٹاؤ۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کتاب خدا کی عبارت یا خدا کا کوئی نام اگر کاٹنا یا محو کرنا ہو تو پاک سے پاک چیز جو میسّر ہو اُس سے مٹاؤ اور اس بات کی سخت ممانعت فرمائی کہ قرآن مجید آگ سے جلایا جائے یا قلم سے مٹایا جائے اور بعض نسخوں میں لفظ قلم کی جگہ قدم بھی لکھّا ہے۔

بارھواں باب

گھر میں آنے جانے کے آداب

(۱)

فراخیٔ مکان

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ آدمی کی خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اُس کا مکان وسیع اور کھلا کھلا ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک مکان خریدا اور اپنے دوستوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ تم اُس مکان میں جا رہو کیونکہ تمہارا مکان تنگ ہے اُس

شخص نے عرض کیا کہ یہ مکان میرے باپ نے بنایا ہے اس میں سے جانا مناسب نہیں ہے۔
حضرت نے فرمایا یہ کچھ ضرور ہے کہ تمہارے باپ نے حماقت کی ہو تو تم بھی احمق بنے رہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں مومن کی راحت کا موجب ہوتی ہیں اول تو وہ ہوادار مکان جو اس قدر پردہ دار بھی ہو کہ اُس کے عیوب اور پوشیدہ باتیں لوگوں پر ظاہر نہ ہوں دوسرے نیک بخت بی بی جو دنیا اور آخرت کے مُعاملات میں اس کی مددگار ہو۔ تیسرے کوئی بیٹی یا بہن جو اس کے گھر سے مرنے کے بعد نکلے یا نکاح کے بعد۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ زندگانی کا لطف مکان کی کشادگی اور خدمت گاروں کی کثرت میں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لذّتِ دُنیا سب سے زیادہ مکان کی فراخی اور دوستوں کی کثرت میں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مکان کی تنگی بھی زندگی کی آفتوں میں سے ایک آفت ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ انصار میں سے ایک شخص نے تنگی مکان کی شکایت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو بہت پکار پکار کر خدائے تعالیٰ سے فراخی مکان کی دُعا مانگ وہ تجھے ایک بڑا سا مکان عنایت فرما دیگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذیل کی باتیں آدمی کی خوش نصیبی میں داخل ہیں۔ اول اُس کا بیٹا اُس کے ہم شکل ہو۔ دوسرے زوجہ خوبصورت اور دیندار ہو۔ تیسرے سواری کے لیئے چارپایہ موجود ہو۔ چوتھے مکان وسیع ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مکان کی نحوست سے مراد یہ باتیں ہیں۔ صحن کا چھوٹا ہونا پڑوسیوں کا بد ہونا اور خود مکان میں بہت سے عیب ہونا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں دلیل خوش نصیبی ہیں۔ نیک بخت بی بی۔ وسیع مکان۔ لائق پڑوسی۔ خوبصورت و شائستہ سواری۔ اور چار چیزیں دلیل بدبختی ہیں۔ بد عورت، تنگ مکان، نا معقول پڑوسی اور نالائق سواری۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تلخی زندگانی ان دو باتوں میں ہے ایک تو آئے دن مکان بدلنا۔ دوسرے روٹی بازار سے خریدنا۔

(۲)

مکان میں زیادہ تکلفات کرنے اور زیادہ اونچا مکان بنانیکی مذمت

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حرام طریقے سے مال جمع کرلیتا ہے خدائے تعالی اُس پر بہت زیادہ اور بہت بلند عمارت بنانے کا شوق مسلّط کردیتا ہے کہ وہ مالِ حرام کیچڑ پانی میں ضائع ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ ہے وہ قیامت کے دن مالک کے لئے وبال ہوگی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جتنی عمارت سکونت کے لئے کافی ہو جو شخص اُس سے زیادہ بنائیگا۔ قیامت کے دن وہ اسی پر لادی جائے گی۔

حضرت امام علی نقی علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ نے اپنی زمین میں بعض قطعات ایسے قرار دیئے ہیں کہ اُن کا نام مرحومات رکھا ہے اور اُسے یہ بات پسند ہے کہ اُن مقامات پر اُس کا نام لیا جائے۔ اُسے یاد کیا جائے اور اُس سے دُعا مانگی جائے اور وہ لوگوں کی دعائیں قبول کرے۔

اسی طرح بعض قطعات ایسے قرار دیئے ہیں کہ اُن کا نام منتقمات رکھا ہے اور جو شخص حرام طریقے سے مال پیدا کرتا ہے خدائے تعالےٰ منتقمات میں سے کسی قطعہ کو اُس پر مسلط فرما دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کو اُس میں صرف کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ایک شخص کے دروازے پر سے گزرے جو پختہ اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ حضرتؑ نے دریافت فرمایا کہ یہ دروازہ کس شخص کے مکان کا ہے؟ کسی شخص نے عرض کی کہ فلاں غافل مغرور کا۔ اس کے بعد اُن حضرت کا گزر ایک دوسرے مکان کے دروازے پر ہوا کہ وہ بھی پختہ اینٹ کا بنا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ دوسرے

مغرور اور غافل کا مکان معلوم ہوتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص شہرت و ناموری کی غرض سے کوئی عمارت بنوائے تو قیامت کے دن اُس مکان کو زمین کے ساتویں طبقہ تک کھود کر آگ میں بنائیں گے اور اُس کے گلے میں ڈال کر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور قعر جہنم تک کوئی شئے بیچ میں حائل نہ ہوگی۔ ہاں اگر توبہ کرلے تو بچ سکتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یارسولؐ اللہ! شہرت اور ناموری سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ضرورت سے بہت زیادہ بنانا دوسرے اتنا بلند بنانا کہ ہمسایوں کو تکلیف پہنچے۔ تیسرے یہ غرض مرعی رکھنا کہ اپنے اور بھائیوں کے مقابلے میں فخر و مباہات کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے ایک فرشتہ عمارتوں پر مقرر ہے اور جو شخص اپنے مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ بلند کرتا ہے اُس سے یہ کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں تک چلا جائے گا۔ دوسری روایت میں بجائے لفظ "اے فاسق" کے اے سب فاسقوں سے بڑھ کر فاسق وارد ہے۔

دوسری چند روایتوں میں وارد ہے کہ جو شخص مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچی کرتا ہے جن اور شیاطین اُس گھر میں آرہتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ شکایت کی کہ میرے بال بچوں کو جن ستاتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے؟ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لے اور آٹھ اور دس کے مابین دیواروں پر چوطرفہ آیۃ الکرسی لکھ دے کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے جن اُس میں آرہتے ہیں۔

دوسری کئی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہو اُس میں آٹھ ہاتھ سے اُوپر آیۃ الکرسی لکھو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ جنوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تم اپنے مکانوں کی چھت سات ہاتھ کی

رکھو اور اُس کی مختلف سمتوں میں کبوتر پالو۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم نے ایسا کیا پھر کبھی تکلیف نہ پائی۔
معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مکان کی چھت سات ہاتھ اونچی بناؤ کیونکہ جب سات ہاتھ سے زیادہ بلند ہوگی تو اُس میں شیطان آ رہیگا کیونکہ شیطان نہ آسمان میں رہتا ہے نہ زمین میں بلکہ ہوا میں رہتا ہے۔
دوسری معتبر روایت میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حجرے کے دروازے پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی اور جس جگہ حضرتؑ کا مصلےٰ تھا وہاں بھی قبلہ کی طرف آیۃ الکرسی لکھی ہوتی تھی۔

۳

نقاشی کرنا تصویر کھینچنا اور جاندار کی ایسی مورت بنانا جس کا سایہ پڑے

علما میں یہ بات مشہور ہے کہ جس کا سایہ پڑ سکے ایسی مورت بنانا حرام ہے۔ دیواروں اور کپڑوں پر تصویریں بنانا مکروہ ہے مگر بعض اس کے بھی حرام ہونے کے قائل ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ عمارت میں طلا کاری مطلق نہ کریں اور کسی قسم کی تصویر نہ بنائیں یہاں تک کہ درخت وغیرہ کی بھی خاص کر تمام و کمال انسان کی تصویر بنانے سے سخت پرہیز کریں اور اگر کوئی تصویر کھچی ہوئی ہو تو چاہیئے کہ اُس کو ناقص کر دیں مثلاً اُس کی آنکھیں پھوڑ دیں یا کوئی اور عضو مٹا دیں۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ اے محمدؐ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور مورتیں بنانے کی اور مکان میں تصویریں کھینچنے کی ممانعت کرتا ہے۔
معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ ہم فرشتوں کا گروہ اُس گھر میں نہیں جاتا جس میں کوئی کتّا ہو یا مورت ہو یا وہ برتن ہو جس میں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔
معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی صورت بنائے قیامت کے دن اُس سے

کہا جائے گا کہ اُس میں جان ڈالے اور چونکہ وہ جان نہ ڈال سکے گا اُس پر عذاب کیا جائیگا۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُن بچھونوں اور فرشوں کی نسبت دریافت کیا جن پر تصویریں بنی ہوں۔ فرمایا گھر میں ایسی تصویروں کے ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جو پامال ہوتی ہوں خواہ اُن پر اُٹھتے بیٹھتے ہوں یا راستہ چلتے ہوں۔

حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان میں ایسی صورتوں کے ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جن کے چہرے بگاڑ دیئے گئے ہوں اور باقی بدن بدستور ہو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مکان میں کوئی تصویر تمہارے برابر ہو اس میں نماز نہ پڑھو اور اگر مجبوری ہو تو اُس تصویر کو کاٹ دو یا الٹ دو اور نماز پڑھ لو۔

چند معتبر حدیثوں میں حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے یہ حکم دینے کے لئے مدینہ بھیجا کہ جو صورت ومورت ہو مٹا ڈالی جائے اور جو اونچی قبریں ہیں سب برابر کر دی جائیں اور کتّے مروا ڈالے جائیں۔

دوسری دو حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ قبر پر کوئی عمارت نہ بناؤ اور مکان کی چھت پر کوئی تصویر نہ کھینچو کیونکہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ ان دونوں باتوں کو بہت ہی مکروہ جانتے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے درخت اور سورج اور چاند وغیرہ کی تصویریں کھینچنے کی نسبت دریافت کیا فرمایا جو جاندار نہیں ہیں اُن کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۴)

فرش مکان اور بستر کے آداب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں داخل زینت ہیں (۱) خوشخرام چارپایہ (۲) خوش رو غلام (۳) خوبصورت فرش۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو ایک بستر اپنے لیئے درکار ہے اور ایک اپنی زوجہ کے لیئے اور ایک مہمان کے لیئے اس سے زیادہ شیطان کا مال ہے۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام کے پاس کچھ بچھونے اور نمدے ایسے تھے کہ اُن میں طرح طرح کی تصویریں بنی تھیں اُن پر بیٹھا اُٹھا کرتے تھے۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگ اُن حضرت کے پاس آئے اور حضرت کے گھر میں عمدہ عمدہ بچھونے اور فرش دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم آپ کے مکان میں ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ہمیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہم نکاح کرتے ہیں تو عورتوں کا مہر دیدیتے ہیں اُن کا جو جی چاہے اپنے مال سے خرید لیں یہ ہمارا مال نہیں ہے۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ آپ ایک بڑے سجے ہوئے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں خوبصورت خوبصورت فرش بچھے ہیں۔ دوسرے دن پھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ ایک ایسے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں بوریے کے سوا کچھ نہیں ہے اور خود بھی موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کل جو تو نے دیکھا تھا وہ میری زوجہ کا گھر تھا اور اسی کی باری تھی۔
حدیث صحیح میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص ایسے فرش پر اُٹھتا بیٹھتا ہے جس میں تصویریں بنی ہیں۔ فرمایا غیر تو میں ایسے فرش کو معزز سمجھتی ہیں مگر ہمیں نہایت ناپسند ہے۔
دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حریر اور دیبا کے فرش کے متعلق سوال کیا کہ آیا اُس پر سونا۔ اٹھنا بیٹھنا نماز پڑھنا ہوسکتا ہے؟ فرمایا کہ نیچے بچھاؤ اور اُس پر اٹھو بیٹھو مگر اس پر سجدہ نہ کرو۔
ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں بوریے پر بیٹھا کرتے تھے اور جاڑوں میں کمبل پر اور گھر میں موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر نکلتے تھے تو لوگوں کے لیئے زینت فرماتے تھے۔
معتبر روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کا جناب فاطمہؑ سے عقد ہوا تو

اُن حضرتؑ کا اوڑھنا ایک عبا تھی اور بچھونا ایک بھیڑ کی کھال تھی اور تکیہ بھی چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری تھی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر مجھے ایسی جگہ نماز پڑھنی ہوتی ہے جہاں میرے روبرو ایسا فرش بچھا ہوتا ہے جس پر پرندوں کی تصویریں ہوتی ہیں میں اُس فرش پر کپڑا ڈال کر نماز پڑھ لیتا ہوں۔ اور شام سے کئی فرش میرے لیے بطور ہدیے اور تحفے کے آئے ہیں جن پر پرندوں کی تصویریں بنی ہیں مگر اُن کے سروں کو بدل کر درختوں کی صورت بنا دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے دریافت کیا کہ کبھی ہمارے ہاں ایسا فرش بچھایا جاتا ہے جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ جس چیز کو بطور فرش کے بچھایا جائے اور اُٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے کام آئے یعنی تصویریں پامالی میں رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۵)

گھر میں عبادت کرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے مکان میں ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جس میں سوائے ایک فرش۔ ایک قرآن مجید اور ایک تلوار کے کوئی چیز نہ تھی اسی حجرے میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔

دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے اپنے مکان میں نماز کے لئے ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جو نہ بہت چھوٹا تھا نہ بہت بڑا۔ جب رات ہوتی تو آپ اپنی جا نماز اُس میں لے جاتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے مُسمّع کو لکھا کہ مجھے تمہارے لیے یہ بات پسند ہے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کی مقرر کرو اور دو موٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اُس جگہ جاؤ اور خدا سے یہ سوال کرو کہ مجھے آتش جہنم سے آزاد کر اور بہشت میں داخل کر۔

اور کوئی دُعا خلاف شرع نہ مانگو اور کسی کے لئے بددُعا نہ کرو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کو تلاوتِ قرآن سے منوّر کرو اور اُنھیں قبر نہ بناؤ جیسے کہ یہود اور نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو معطل کر دیتے ہیں۔ جس گھر میں تلاوت قرآن زیادہ ہوتی ہے اُس گھر کی خیر و خوبی بڑھتی ہے اور گھر والوں کی آسودگی زیادہ ہوتی ہے اور اُس گھر سے آسمان والوں کو اُسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں کوئی مسلمان قرآن مجید پڑھتا ہے اہل آسمان آپس میں وہ گھر ایک دوسرے کو اسی طرح بتلاتے ہیں جس طرح اہل زمین آسمان کے تاروں کو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے یا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اُس گھر کی برکت بڑھتی ہے فرشتے اُس میں موجود رہتے ہیں اور شیطان اُس سے بھاگتے ہیں اور اُس گھر کی روشنی اہل آسمان کو اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی اہل زمین کو اور جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا یا خدا کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے۔ فرشتے اُس سے دور ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔

۶

جانوروں کا گھر میں پالنا خاص کر کبوتر اور مُرغ کا

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین اُن میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر، مرغ، بکریاں رکھنی اچھی ہیں تاکہ جنوں کے بچے اُن سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ سے تنہائی کی

شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا پال لے۔
صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ہے۔
دوسری حسن حدیث میں منقول ہے کہ بیت الحرام کے کبوتر اُن چند کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے پال رکھے تھے اور اُن سے مانوس تھے اس لئے مستحب ہے کہ گھر میں چند کبوتروں کو پرقینچ کر کے رکھنا چاہیئے تاکہ وہ گھر سے مانوس ہو جائیں۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس گھر میں کبوتر ہوں گے اُس گھر کے رہنے والے جنوں کی آفت سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جنوں کے بچے بھی گھروں میں کھیلتے پھرتے ہیں جس گھر میں کبوتر ہوتے ہیں وہ اُن میں مشغول رہتے ہیں آدمیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوحؑ نے اس کو پسند کیا ہے اور دُعا دی ہے۔اور کسی پرند پر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر کا جو پَر جھڑتا ہے وہی شیاطین کی نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے۔
دوسری روایت میں داؤد ابن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں ایک راعبی کبوتر دیکھا جو بہت بولتا تھا۔حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے میں نے عرض کی نہیں۔فرمایا کہ یہ "قاتلانِ حضرت امام حسینؑ پر لعنت کرتا ہے تم بھی اسی قسم کے کبوتر پالو۔
دوسری حدیث میں راوی سے یہ روایت جشم و ید منقول ہے کہ وہ حضرتؑ کبوتروں کے لیئے جو آپ کے گھر میں پلے ہوئے تھے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے۔
ایک اور حدیث میں عبدالکریم سے منقول ہے کہ میں اُن حضرت کے دولت سرا پر گیا دیکھا کہ تین سبز کبوتر موجود ہیں۔میں نے عرض کی کہ یہ تو گھر میلا کرتے ہیں۔فرمایا کہ ان کا گھر میں رکھنا مستحب ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہاں ایک جوڑا سُرخ کبوتر کا تھا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیرالمؤمنین صلوات اللہ علیہ کے زمانے میں ایک کنواں کھودا گیا تھا۔ لوگوں نے اُن حضرت کو خبر دی کہ جن اس کنوئیں میں پتھر پھینکتے ہیں۔ حضرت تشریف لائے اور اُس کنوئیں کی جگت پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اس شرارت سے باز آؤ ورنہ میں یہاں کبوتروں کو آباد کر دوں گا۔ پھر فرمایا کہ کبوتروں کے پروں کی آواز سے شیاطین دفع ہوتے ہیں۔

محمد ابن کرامہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ دیکھا کہ حضرت کی دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتر کا ہے جن میں نر کا رنگ سبز ہے اور اُس پر سفید نقطے ہیں۔ اور مادہ کا رنگ سیاہ ہے اور حضرت اُن کے لیئے روٹی توڑ رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ رات کو حرکت کرتے ہیں۔ میرے مونس ہیں اور جب رات کو پھڑ پھڑاتے ہیں تو اُن جنوں اور شیطانوں کو جو گھر میں گھستے ہیں بھگا دیتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر کو جہاں بھیجدیں نوّے میل تک تو اپنی عقل سے جاتا ہے اور پلٹ آتا ہے۔ اس سے زیادہ دُور سے واپس آجانا اُس کی دانائی پر موقوف نہیں بلکہ تقدیر اور آب و دانہ کے ہاتھ ہے۔

کئی اور حدیثوں میں منقول ہے کہ گھریلو کبوتر اور قسم با ہو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اہلبیت علیہم السّلام کو دوست رکھتے ہیں۔ اور صاحبِ خانہ کو دُعا دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں سفید رنگ کا مُرغ بڑے بڑے بال و پر کا ہوگا وہ گھر اور اس کے ارد گرد کے سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے مگر دو رنگے کبوتر کا ایک دفعہ پھڑ پھڑانا سات سفید مُرغوں سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفید مُرغ میرا اور ہر مومن کا دوست ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُرغ میں پانچ خصلتیں پیغمبروں کی ہیں۔ اوّل سخاوت دوسرے شجاعت تیسرے نماز کا وقت پہچاننا۔ چوتھے کثرتِ جماع۔ پانچویں غیرت۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُرغ کا بانگ دینا اُس کی نماز ہے اور پھڑ پھڑانا رکوع و سجود۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی مت دو کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

(۷)

بھیڑ۔ بکری کا گھر میں پالنا

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو صاحب خانہ ایک بھیڑ یا دُنبی اپنے گھر میں پال لے گا خدائے تعالیٰ اُس کی بھی روزی عنایت کرے گا اور تمام گھر والوں کی روزی بھی بڑھا دیگا۔ اور فقر اُس گھر سے ایک منزل دور ہو جائے گا۔ اور اگر دو بھیڑیں یا دُنبیاں پالے گا تو خدا اُن دونوں کی روزی بہم پہنچائے گا۔ گھر والوں کی روزی بڑھائے گا اور اُن کی پریشانی اُن سے دو منزل دور ہو جائے گی۔ اگر تین بھیڑیں یا دنبیاں پال لے گا تو خدائے تعالیٰ اُن تینوں کی روزی بہم پہنچائے گا سب گھر والوں کا رزق بڑھا دے گا۔ اور اُن کی مفلسی و پریشانی قطعاً زائل کر دے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک بھیڑ یا دُنبی دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روزانہ دو مرتبہ فرشتے اُس گھر کے رہنے والوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا تم کو برکت دے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے گھر میں ایک بکری دُودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روز ایک فرشتہ صبح ہی اس کو اور اُس کے بال بچّوں کو یہ دُعا دیتا ہے ”تم پاک و پاکیزہ رہو۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خوش و خرم رہو۔ بھرے پُرے رہو“ اور اگر دو بکریاں دُودھ دینے والی ہوتی ہیں تو دو فرشتے یہی دُعا روز دیتے ہیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی چچی سے فرمایا کیا چیز مانع ہے کہ تم اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتیں؟“ اُنھوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ برکت کیا چیز ہے؟ فرمایا دودھ دینے والی بھیڑ یا دُنبی۔“ پھر فرمایا جس گھر میں ایک بھیڑ یا دُنبی یا بکری یا گائے دودھ دیتی ہو وہ اُس گھر کی برکت کا باعث ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالے نے تین چیزیں برکت کرکے بھیجی ہیں اوّل پانی دوسرے آگ۔ تیسرے بھیڑ یا دُنبی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں شام کے وقت تیس بھیڑیں یا دُنبیاں داخل ہوں گی فرشتے دوسرے روز تک اُس گھر کی نگرانی کریں گے

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں بھی پالو اور اونٹ بھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں بہت اچھا مال ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں پالو تو اُن کی آسائش کی جگہ خوبصورت بناؤ اُسے صاف رکھو اور اُن کے بدن سے بھی خاک مٹی صاف کرتے رہا کرو۔

۸

تمام پرندوں کا حال اور اُن بعض حیوانات کا ذکر جن کو مارنا روا ہے

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک فاختہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں گھونسلا بنا لیا تھا۔ ایک دن حضرت نے اُسے بولتے ہُوئے سُنا جو لوگ حاضر تھے اُن سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ کیا کہتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہی ہے فَقَدْتُکُمْ فَقَدْتُکُمْ پھر فرمایا پیشتر اس کے کہ یہ ہم کو دفع کرے میں اِس کو دفع کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بیٹے اسمٰعیل کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ ایک فاختہ پنجرے میں بند رکھی ہے اور وہ بول رہی۔ ہے حضرت نے فرمایا اے فرزند تمہارے اس فاختہ کے پالنے کا کیا باعث ہُوا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ منحوس ہے؟ اور صاحبِ خانہ کو بددُعا دیتی ہے پیشتر اس کے کہ اس کی نحوست تمہیں نیست و نابود کرے تم اس کو نیست و نابود کردو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے ہُوئے تھے کہ ایک شخص کا گذر ہُوا جس کے ہاتھ میں مُردہ ابابیل تھی۔ حضرت نے جلدی سے اُٹھ کر اُس کے ہاتھ سے

لے لی اور زمین پر پھینکدی۔ پھر فرمایا کہ آیا تمہارے کسی عالم نے اس پرندے کے مارنے کا حکم دیا ہے یا کسی فقیر نے؟ میرے والد نے سلسلہ بسلسلہ میرے جدّ امجد جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک شہد کی مکھّی۔ دوسرے چیونٹی۔ تیسرے مینڈک۔ چوتھے لٹورا۔ پانچویں ہدہد۔ چھٹے ابابیل۔ ان میں سے شہد کی مکھی کو اس سبب سے کہ وہ پاکیزہ کھانے والی اور پاکیزہ جمع کرنے والی ہے۔ اور وہی وہ شے ہے جو نہ جنّوں میں سے ہے نہ آدمیوں میں سے۔ اور خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا۔ وَاَوْحٰی رَبُّكَ اِلَی النَّحْلِ۔ اور چیونٹی کو اس سبب سے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں قحط ہوا تھا اور وہ حضرت مع اپنے اصحاب کے باہر تشریف لے گئے تھے۔ یکایک دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑی یہ عرض کر رہی ہے" خداوندا ہم تیری مخلوقات سے ہیں۔ اور ہر طرح تیرے محتاج ہیں تو ہمیں اپنے خزانۂ غیب سے روزی عنایت فرما اور آدمؑ کی اولاد میں سے بیوقوف لوگوں نے جو گناہ کئے ہیں اُن کی مکافات میں ہم کو مبتلا نہ کر۔" حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سُن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ" پھر چلو خدائے تعالےٰ تمہارے لئے دوسروں کی دُعا کے سبب بارانِ رحمت نازل فرمائے گا۔

اور مینڈک کے مارنے کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے لئے آگ روشن کی تھی تو زمین کے کل جانوروں نے خدائے تعالےٰ سے اُس آگ پر پانی ڈالنے کی اجازت مانگی تھی۔ خدائے تعالےٰ نے سوائے مینڈک کے اور کسی کو اجازت نہیں دی اُس نے ایسی جانکاہی کی کہ اُس کا دو تہائی جسم آگ سے جل گیا اب جو باقی ہے ایک تہائی ہے۔

ہُدہُد کے مارنے کی اس لئے ممانعت ہے کہ اُس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ملک بلقیس کے وجود کی خبر پہنچائی تھی۔

لٹورا ایک بڑے سر والا پرندہ ہے جو چڑیوں کو شکار کرتا ہے۔ اس کے مارنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس نے مہینہ بھر تک حضرت آدمؑ کی رہبری کی تھی اور سراندیپ سے آپ کو جدّہ لے گیا تھا۔

ابابیل کا مارنا اس لئے ممنوع ہے کہ وہ اہلبیت علیہم السّلام کی مظلومی پر رنج و افسوس کرنے

کے سبب ہوا میں گردش کیا کرتی ہے اور اس کا زمزمہ سورۂ الحمد کا پڑھنا ہے۔ کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ وہ آخر میں ولاالضّالین صاف کہتی ہے۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے چیونٹی کے مارنے کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ جب تک وہ تمہیں نہ ستائے تم بھی اُسے نہ ستاؤ۔ پھر ہُدہُد کے مارنے کا ذکر پُوچھا۔ فرمایا کہ اُسے نہ ستاؤ نہ اُسے ذبح کرو وہ بہت ہی اچھا پرندہ ہے۔

دوسری حدیث میں جناب امام رضا علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پانچ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے اوّل صُرد یا صوام۔ دوسرے ہُدہُد۔ تیسرے شہد کی مکھی۔ چوتھے چیونٹی۔ پانچویں مینڈک اور پانچ جانوروں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ اوّل کوّا دوسرے بھیڑیں۔ تیسرے سانپ۔ چوتھے بچھو۔ پانچویں باولا کتّا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے سانپ کو مارا ایسا ہے جیسے ایک کافر کو قتل کیا۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سانپ کے مارنے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سانپ کو یہ سمجھ کر نہ مارے کہ اس کا مارنا گناہ ہے تو وہ میری اُمّت سے خارج ہے البتہ اگر یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ جانور ہے اور ہمارا کچھ حرج نہیں کرتا تو کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جانوروں کو آگ میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدا تعالےٰ ایک عورت کو اسی سبب سے عذاب کرے گا کہ اُس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا اور وہ پیاس سے مر گئی۔

ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ چیونٹی کے مارنے کا کچھ مضائقہ نہیں خواہ تمہیں ستاتی ہو یا نہ ستاتی ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ابابیل کی عزّت

کرو۔ کیونکہ وہ بہ نسبت اور پرندوں کے آدمیوں سے زیادہ مانوس ہو جاتی ہے اور جب بولتی ہے تو سورۂ الحمد پڑھتی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہُدہُد کے ہر پر کے اُوپر سریانی زبان میں لکھا ہے ؎ آلُ مُحَمَّدٍ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قنبرہ کو نہ کھاؤ۔ نہ اُسے گالی دو۔ اور نہ بچوں کو اُس سے کھیلنے دو۔ کیونکہ وہ خدا کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اُس کا ذکر یہ ہے ؎ لَعَنَ اللّٰہُ مُبْغِضِیْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ ۔

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین علیہم السلام سے منقول ہے کہ قُنبرہ کے سَر پر جو بال ہیں یہ حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ پھیرنے سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ایک دن اس کا نر مادہ کے ساتھ جفتی کرنا چاہتا تھا۔ مادہ نے مضائقہ کیا تو نر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اولاد پیدا ہو جو خدا کو یاد کرے۔ مادہ راضی ہو گئی۔ جب انڈے دینے کا وقت قریب آیا تو نر نے پُوچھا انڈے کہاں دے گی؟ مادہ نے کہا میں چاہتی ہوں کہ رہ گزر سے دُور کسی جگہ دُوں۔ نر نے کہا راستے کے قریب بہتر ہوگا کیونکہ اگر کوئی آئے گا تو یہ گمان کرے گا کہ ہم دانہ چگنے آئے ہوئے ہیں۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور جب بچّے نکلنے کا وقت آیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مع لشکر کے آتے ہیں اور پرندے اُن کے سر پر سایہ کیئے ہوئے ہیں۔ مادہ بولی کہ لے دیکھ حضرت سلیمان مع لشکر کے آگئے۔ اب ہمیں اور ہمارے انڈے بچوں کو پامال کر دیں گے۔ نر نے کہا کہ حضرت سلیمان رحیم و کریم ہیں۔ آیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تو نے اپنے بچّوں کے لئے چُھپا کر رکھی ہو؟ اُس نے کہا ہاں۔ میرے پاس ایک ٹڈی ہے جو میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لئے رکھی ہے۔ اور تو نے بھی بچوں کے لئے کوئی چیز ذخیرہ کی ہے؟ نر نے کہا ہاں۔ میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لئے ایک خرما رکھ چھوڑا ہے مادہ بولی تُو تو اپنا خرما لے لے اور میں اپنی ٹڈی لے لوں۔ اور دونوں حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا اپنا ناچیز ہدیہ پیش کریں اور اپنی حاجت عرض کریں۔ حضرت سلیمانؑ ہدیہ بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ نر نے خرمہ اپنی چونچ میں اُٹھا لیا اور مادہ نے ٹڈی اپنے

پنجے میں لے لی۔ اور دونوں اُڑ کر حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حضرت اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اُن کو آتے ہوئے دیکھا اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے۔ نر اُن کے داہنے ہاتھ پر جا بیٹھا اور مادہ بائیں پر۔ حضرت نے اُن دونوں کا حال دریافت کیا اور اُنہوں نے اپنا قصّہ اُن حضرت سے عرض کیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اُن کا ہدیہ قبول فرمایا اور جدھر اُن کے انڈے تھے اُدھر سے اپنے لشکر کو پھر جانے کا حکم دیا پھر اُن کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور اُن کو برکت کی دُعا دی اسی سبب سے اُن کے سر پہ بال پیدا ہو گئے۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ بچوں کو گھونسلوں سے نہ پکڑو بلکہ وہ جب تک اُڑنے کے لائق نہ ہو جائیں اُن کو اُن کے حال پہ رہنے دو بعد اس کے پکڑنے کا مضائقہ نہیں اور رات کے وقت شکار کرنے یا پکڑنے کے ارادے سے پرندوں کے گھونسلوں پر مت جاؤ کیونکہ رات کے وقت وہ امان میں ہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت پرندوں کو گھونسلوں میں سے پکڑنے کا کچھ مضائقہ نہیں اس لئے علماء نے یہ کہا ہے کہ رات کے وقت پرندوں کا شکار کرنا اور اُن کے چھوٹے بچوں کو گھونسلے سے نکال لینا مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس اور حیوانات کا بھی رات کو مارنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السّلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مور کے حُسن کی تعریف کر رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا کسی جانور کا حُسن مُرغ سفید کے حُسن سے زیادہ نہیں ہے۔ اور مُرغ مور سے زیادہ خوش آواز ہے اور اُس کی برکت بھی زیادہ ہے۔ لوگوں کو وہ اوقاتِ نماز سے مطلع کرتا ہے۔ حالانکہ مور بسبب اُس گناہ کے جو اُس سے سرزد ہوا اور جس کے سبب سے وہ مسخ کیا گیا اپنے اوپر لعنت و ملامت کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ طاؤس یمانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اُس سے سوال کیا کہ طاؤس تو ہی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں یا ابن رسولؐ اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ طاؤس ایک منحوس جانور ہے جس مجمع میں داخل ہوتا ہے اُسے پریشان کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سالم اُن حضرت کی خدمت میں گیا جب بیٹھا تو سُنا کہ بہت سی چڑیاں ایک جگہ جمع ہو کر چیں چیں چیں چیں کر رہی ہیں اور غل مچا رہی ہیں۔ حضرت نے فرمایا تو سمجھتا ہے یہ کیا کہتی ہیں عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہی ہیں کہ خداوندا ہم بھی تیری مخلوقات سے ہیں اور تیری روزی بغیر زندہ نہیں رہ سکتے تو ہمارے دانے اور پانی کی خبر لے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ایسے ہی موقع پر یہ فرمایا تھا کہ یہ اپنے خدا کو یاد کر رہی ہیں اور اُس سے روزی طلب کرتی ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چغد پہلے زمانے میں گھروں میں رہتا تھا اور کھانے کے وقت دسترخوان پر آجاتا تھا اور جو کھانا اس کو ڈالتے تھے کھالیا کرتا تھا جب سے دشمنوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تو آبادی سے چلا گیا اور ویرانوں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگا اور کہا کہ تم بہت ہی بری اُمّت ہو کہ تم نے اپنے پیغمبرؐ کے بیٹے کو مار ڈالا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بھی مار ڈالو۔

کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب سے حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا ہے چغد دن میں کبھی باہر نہیں نکلتا رات کو باہر نکلتا ہے اور اُسی دن سے اُس نے قسم کھالی ہے کہ آبادی میں نہ بسے گا اور سارے سارے دن روزے سے رہتا ہے اور غمگین رہتا ہے جب رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک حضرت امام حسینؑ علیہ السّلام کے لئے گریہ وزاری میں مشغول رہتا ہے۔

دوسری حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کے کھانے پر مکّھی نہ بیٹھا کرتی تو ہر شخص جُذام میں مبتلا ہو جاتا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مکّھی کسی کھانے یا پانی کے برتن میں گر پڑے تو اُس کو غوطہ دے کر نکالو کیونکہ اُس کے ایک پر میں زہر ہوتا اور دُوسرے میں شفا اور وہ ہمیشہ زہر والے پر کو کھانے اور پانی میں ڈبوتی ہے تم اس کا دُوسرا پر بھی ڈبو دو۔

⑨
کُتّے کو گھر میں رکھنے کی مُمانعت

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مُسلمان کے گھر میں کتّے کا ہونا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں کتّا رکھتا ہے اُس کے اعمال کے ثواب میں سے روزانہ ایک مقدار کم کردی جاتی ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ شکاری کتّے اور گلّے کے محافظ کتّے کے علاوہ اور کتّوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے دو موثق حدیثوں میں منقول ہے کہ شکاری کتّے کو مکان میں رکھو مگر علیحدہ جگہ میں۔ کم از کم اس کے اور تمہارے درمیان میں ایک ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے۔

دوسری موثق حدیث میں منقول ہے کہ جن کتّوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جنّ ہیں۔

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کتّے کمزور جنّ ہیں جس وقت تم کھانا کھانے بیٹھو اور کتّا موجود ہو تو یا اُس کو تم کھانا دو یا نکال دو کیونکہ اُن کے نفس بد ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کتّے یک رنگ سیاہ یا سفید یا سُرخ ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں اور جو ابلق کتّے ہیں یہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہو گئے ہیں۔

صحیح حدیث میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں مکہ و مدینہ کے درمیان حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ یکایک وہ حضرتؑ بائیں طرف کو مڑے ایک یک رنگ سیاہ کتّے کو دیکھا اور اُس سے فرمایا خدا تیرا بُرا کرے تجھے کیا پیش آیا ہے کہ تو ایسا تیز تیز جا رہا ہے؟ دیکھتا کیا ہوں کہ اتنے میں وہ پرندہ بن کر اُڑ گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یا ابن رسولؐ اللہ یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا اس کا نام عثم ہے اور یہ جنوں کا قاصد ہے اسی وقت ہشام مر گیا ہے اور یہ اُس کے مرنے کی خبر ہر شہر میں کرنے جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُن لوگوں کو جن کے گھر آبادی سے دور ہوں کتّے پالنے کی اجازت دی ہے ۔
معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شکار کو بہت نہ جاکر اس سے تمہیں ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اور جس وقت کتّے یا گدھے کی آواز سنو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ ان دونوں کو بعض ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جو تم کو نہیں دکھائی دیتیں
موثق حدیث میں منقول ہے کہ جانوروں کو آپس میں لڑانا اچھا نہیں مگر کتّے کو شکار کرنے کے لیئے حیوانات پر چھوڑنا جائز ہے ۔
بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس جانور کو تعلیم کیا ہوا کتّا شکار کرے اگر تم ایسے وقت اُس کے پاس جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو ذبح کر لو۔ اگر مر گیا ہو تو بھی حلال ہے بشرطیکہ کتّے کو چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ اور جسے اور جانوروں نے شکار کیا ہو یا ایسے کتّے نے شکار کیا ہو جسے تعلیم نہ دی گئی ہو اُس پر اگر ایسے وقت پہنچو کہ جان باقی ہے تو اُسے حلال کر لو ورنہ حرام ہے اور جس حیوان کو پیکاں وار یا بے پیکاں کے تیر سے شکار کیا ہے اور وہ اس کے بدن میں گھُس گیا تو اگر اس کے پاس ایسے وقت جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو اُسے ذبح کر لو اور اگر اُس میں جان باقی نہیں ہے مگر تیر چلانے کے وقت بسم اللہ کہہ لی تھی تو وہ حلال ہے ورنہ حرام اور یہی حکم تلواروں نیزوں اور دیگر شکار کے آہنی ہتھیاروں کا ہے اور اگر پتھر یا بندوق یا غُلّہ یا اور چیزوں سے شکار کرے جن میں لوہا نہ ہو اور صرف اُس کا صدمہ مارتا ہو تو اگر ایسے وقت جا پہنچے کہ ذبح کر لیا تو حلال ہے ورنہ حرام۔
معتبر حدیث میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شکار یک رنگ سیاہ کتّے نے کیا ہے اُسے نہ کھاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے ایسے کتّے کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور علماء نے اُس کے شکار کو مکروہ سمجھا ہے۔ اسی طرح اُس شکار کے بھی کھانے کی ممانعت ہے جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کیے ہوئے کتّے نے کیا ہو اس کو بھی علما نے مکروہ سمجھا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جمعہ کے روز پیش از نماز جمعہ مچھلی کے شکار کو بھی منع کیا ہے اور مچھلی کے شکار میں یہ شرط ہے کہ اُسے پانی سے زندہ نکال لیں اور پانی سے باہر مرے اگر پانی کے

اندر مر گئی تو حرام ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اُسے مسلمان نکالے اگر کوئی کافر نکالے اور مُسلمان اُسے لے لے اور مسلمان کے ہاتھ میں آکر مرے تو حلال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مچھلی خود بخود کنارے پر آپڑے اور مسلمان اُسے زندہ پکڑلے تو حلال ہے اور زندہ دیکھی ہو اور ہاتھ پہنچنے سے پہلے مر گئی تو اُس میں اختلاف ہے اور اجتناب میں احتیاط۔

ٹڈی کا شکار اسی طرح ہوتا ہے کہ مسلمان اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے یا کسی شکار کے آلہ سے اور جس ٹڈی کے پر نہ نکلے ہوں وہ حلال نہیں ہے۔

آگاہ ہونا چاہیئے کہ شکار کو لہو و لعب قرار دینا جس سے مطلب صرف تفریح طبع اور سیر ہو اسی طرح کہ جانوروں کو مارا اور ڈالدیا جائز نہیں ہے اور اگر ایسے شکار کے لئے سفر کیا ہے تو نماز پُوری پڑھنی چاہیئے۔ اور روزہ بھی رکھنا چاہیئے۔ ہاں اگر شکار سے مطلب اہل و عیال کی روزی بہم پہنچانا یا تجارت کرنا ہے تو جائز ہے اور اس کے متعلق اگر سفر کیا ہے تو نماز و روزہ قصر کرنا چاہیئے۔

اس رسالہ میں انکے شکار کی تفصیل کی گنجائش نہیں وہ شکار کے متعلق کتاب میں دیکھنا چاہیئے۔

(۱۰)

چراغ جلانا۔ مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دو مبادا چوہا بتی کھینچ لے جائے اور گھر میں آگ لگ جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہیں جن سے کوئی منتفع نہیں ہوتا منجملہ ان کے ایک وہ چراغ ہے جو چاندنی میں روشن کیا جائے۔

دوسری حدیث میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں بالکل ضائع ہیں اوّل وہ چراغ جو دھوپ میں روشن کیا جائے اُس کا تیل ضائع ہوتا ہے اور اُس کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ دوسرے وہ بارش جو شورہ زار زمین میں برسے یہ پانی بالکل ضائع ہوتا ہے۔ اور اس کا کوئی نفع زمین سے حاصل نہیں ہوتا۔ تیسرے وہ کھانا جو تم کسی شخص کے لیئے

تیار کرو اور اُس کے پاس لاؤ اور اُس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اُس سے کچھ لذت نہ حاصل کر سکے۔ چوتھے وہ خوبصورت عورت جسے دُلہن بنا کر نامرد شوہر کے سپرد کیا جائے۔ پانچویں نیکی جو ایسے شخص کے حق میں کی جائے جو شکر گزار نہ ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غروب آفتاب سے پہلے چراغ روشن کرنا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اندھیرے گھر میں جانا مکروہ ہے۔ سوائے اس کے کہ پہلے سے چراغ روشن کرلیا جائے یا آگ جلا لی جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب چراغ روشن کر کے گھر میں رکھیں تو یہ دُعا پڑھیں[۱] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا نُوْرًا نَمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ وَلَا تَحْرِمْنَا نُوْرَكَ يَوْمَ نَلْقَاكَ وَاجْعَلْ لَنَا نُوْرًا اِنَّكَ نُوْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اور جب چراغ بڑھائیں تو یہ دُعا پڑھیں[۲] اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکان خریدے سنّت ہے کہ ولیمہ اور مہمانی کرے۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا مکان بنائے مناسب ہے کہ ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کر کے اُس کا گوشت مفلسوں کو کھلائے اور یہ دُعا پڑھے[۳] اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّيْ مَرَدَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ بِنَائِيْ۔ تو خدائے تعالےٰ سرکش جنوں، آدمیوں اور شیطانوں کا ضرر اُس سے دُور کرے گا اور وہ عمارت بنانا اُس کے لئے مُبارک ہوگا۔

---

[۱] یا اللہ ہمارے لئے ایک روشنی مقرر فرما جس سے ہم لوگوں میں چلیں پھریں اور قیامت کے دن اپنی روشنی ہم پر حرام نہ کر اور ہمارے لئے ایک نور قرار دے کیونکہ تو خود ایک نور ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۱۲ [۲] یا اللہ ہم کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں پہنچادے ۱۲ [۳] یا اللہ مجھ سے سرکش جنوں اور آدمیوں اور شیطانوں کو دور کر اور میری عمارت میں مجھے برکت دے ۱۲

(۱۱)

مکان کے متعلق کُل آداب

معتبر حدیث میں حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُس مکان میں آدمی کو ایک رات بھی رہنا مکروہ ہے جس میں پردہ نہ ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین آدمیوں سے خدائے تعالےٰ اپنی حمایت اور حفاظت اٹھا لیتا ہے۔ اوّل وہ شخص جو ٹوٹے مکان میں اُترے اور رہنا اختیار کرے۔ دوسرے وہ شخص جو شارع عام پر نماز پڑھے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے چوپائے کو بلا قید و بند کے چھوڑ دے اور کسی کو اس کی نگرانی پر بھی مقرر نہ کرے۔

صحیح معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کے صحنوں میں جھاڑو دو اور یہودیوں سے مشابہت نہ کرو جو اپنے مکانوں میں جھاڑو نہیں دیتے۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں نکال دو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شیطان تمہارے گھروں میں اُس جگہ رہتا ہے جہاں مکڑی جالے تنتی ہے۔

موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے اور پانی کے برتنوں کے مُنھ بند رکھو کہ شیطان بند برتنوں کے مُنھ نہیں کھولتا۔ اور سوتے وقت چراغ بڑھا دو کہ چوہا گھر میں آگ نہ لگا دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ جب گرمی کے سبب سے باہر سونا شروع کرتے تھے تو جمعرات کے دن نکلتے تھے اور ہوا ٹھنڈی ہو جانے پر

جب اندر سونا شروع کرتے تو جمعہ کے دن سے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبر پر پیشاب کرے یا پاخانہ پھرے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا کھڑے پانی میں پیشاب کرے یا اکیلے مکان میں سوئے یا کھانے سے ہاتھ بھرے ہوئے ہوں اور سو رہے اور شیطان اس پر قابو پالے اور اُسے دیوانہ بنالے تو پھر اُسے نہ چھوڑے گا اور شیطان سوائے ایسی صورتوں کے جن کا اوپر مذکور ہوا اور کسی حالت میں آدمی پر قابو نہیں پا سکتا۔ چنانچہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کسی غزوے میں تشریف لئے جاتے تھے اثنائے راہ میں ایک ایسی وادی سے گزر ہوا جس میں جن بہت رہتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اصحاب میں آواز دلوادی کہ دو دو آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے اس وادی میں داخل ہوں اکیلا اکیلا کوئی نہ جائے۔ ایک شخص نے اس حکم کے برخلاف کیا یعنی تنہا گیا اُسے فی الفور مرگی آگئی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ کو خبر کی آنحضرتؐ نے اُس کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کے زور سے دبایا اور یہ فرمایا [1] بِسۡمِ اللّٰهِ اُخۡرُجۡ خَبِیۡثُ اَنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ فوراً اُس شخص کی مرگی جاتی رہی اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کہ تو کہاں اُترا ہے۔ اُس نے عرض کی فلاں مقام میں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُس جگہ اور کوئی تیرے پاس ہے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ گھر میں اکیلا مت رہ اور اُس جگہ سے کسی اور مکان میں چلا جا کیونکہ شیطان کسی وقت آدمی پر ایسی جرأت نہیں کرتا جیسی اُس وقت جبکہ وہ کسی مکان میں تنہا ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس کپڑے میں روزمرہ گوشت لاتے ہو اُسے گھر میں مت رکھو کہ وہ خوابگاہ شیطان ہے اور کوڑا دروازے کے آگے جمع نہ کرو کہ وہ جائے گاہ شیطان ہے اور جب اپنے حجرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب حجرے میں داخل ہو تو سلام کہہ کہ اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُنس ہو جاتا ہے۔

[1] اے خبیث نکل جا [illegible]

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کیونکہ شیطان کوڑے پر بیٹھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا نہ رکھو کیونکہ اُس کے رہنے دینے سے مفلسی و پریشانی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ برتنوں کو دُھلے اور صاف رکھنے سے اور مکان میں اندر باہر جھاڑو دینے سے روزی میں زیادتی ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکڑی کا جالا اور کوڑا گھر میں رکھنے سے پریشانی بڑھتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس رومال سے ہاتھ پونچھتے ہوں اور وہ کھانے اور چربی میں بھرا ہوا سے رات کو مکان میں مت رکھو کہ وہ شیطان کی خوابگاہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے برتنوں کو کھُلے مت رکھو کہ شیطان اُن میں تھوکتا ہے اور جو چیز اُن میں ہوتی ہے اُس میں سے جتنی چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے بال بچوں، یار دوستوں اور چوپایوں کی غروب آفتاب ہونے کے وقت تک حفاظت کرو کیونکہ یہی وقت ہے جس میں شیطان اُن پر غالب ہو سکتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے پڑوسیوں کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کچھ عادتیں خدا نے میرے لیئے پسند نہیں کیں اور میں بھی یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میری اولاد میں جو امام ہیں وہ یا اُن کے شیعہ ان عادتوں میں سے کسی کو اختیار کریں۔ اوّل حالتِ نماز میں اپنی ڈاڑھی یا کپڑے یا ہاتھوں سے بازی کرنا۔ دوسرے روزے کی حالت میں فحش بکنا۔ تیسرے کسی کو صدقہ دے کر اُس پر احسان جتلانا۔ چوتھے حالتِ جنب میں مسجدوں میں جانا۔ پانچویں قبرستان میں ہنسنا۔ چھٹے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ امہات المومنین میں سے کسی کے حجرے میں بیٹھے۔ ایک شخص نے کیواڑ کے چھید میں سے اُس حجرے میں جھانکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں قریب ہوتا تو ابھی تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

(۱۲)

گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کے آداب

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کے اوّل حصّے میں ایک نیند لینے کے بعد گھر سے مت نکلو کیونکہ خدا کی بعض مخلوقات ایسی بھی ہیں جو اُس وقت زمین میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور جو کچھ اُن کو حکم ہوتا ہے اُس کی تعمیل کرتی ہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر نکلو تو یہ کہو[1] بِسْمِ اللهِ اٰمَنْتُ بِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ مَا شَاءَ اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ ان کلمات کے کہنے سے فرشتے شیطانوں کے مُنھ پر تھپڑ ماریں گے اور اُن کو تمہارے پاس نہ پھٹکنے دیں گے۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تو سلامت رہے گا اور جب وہ اس کے بعد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب کہتے ہیں کہ تیرے سب کام بن جائیں گے پھر جب وہ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ کہتا ہے تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں کہ تو بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میرے والد ماجد دولتسرا سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے[2] بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهٖ لَا بِحَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَارَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِزْقِكَ فَاْتِنِيْ بِهٖ فِيْ عَافِيَةٍ۔

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ جو اللہ کی مرضی۔ سوائے اللہ کے کسی میں قوت و قدرت نہیں ۱۲ [2] بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں اللہ کی قوت و قدرت سے باہر نکلا ہوں اپنی قوت و قدرت سے نہیں۔ اے اللہ صرف تیری قوت و قدرت سے تیرے رزق کی تلاش میں چلا ہوں وہ بآرام تمام مجھے عنایت فرما ۱۲

معتبر حدیث میں حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کرے اور اگر اہل و عیال نہ ہوں تو یہ کہے [1] اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا اور جب گھر میں پہنچے تو سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ لے کہ اس سے فقر و پریشانی دور ہوتی ہے۔ اور جب کہیں کسی خاص کام کے واسطے جانا ہو تو جمعرات کی صبح کو جائے اور جانے سے پہلے سورہ آل عمران کی وہ آیتیں جو ذیل میں لکھی ہیں اور آیۃ الکرسی۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور سورہ الحمد پڑھ لے وہ آیتیں یہ ہیں۔ [2] اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ؕ

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر جاؤ تو یہ پڑھ لو۔ [3] بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا خَرَجْتُ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتُ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَاَتْمِمْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَاجْعَلْنِیْ رَاغِبًا فِیْمَا عِنْدَكَ وَتَوَفَّنِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ وَعَلٰی مِلَّتِكَ وَمِلَّةِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ؕ

---

[1] ہم پر ہمارے خدا کی طرف سے سلامتی ہو ۱۲

[2] بلاشک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے تغیر و تبدل میں اُن عقلمندوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا تو پاک و پاکیزہ ہے ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے اے پروردگار تو جس کو جہنم میں بھیجے گا پوری رسوائی اُس کی ہوگی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اے پروردگار ہم نے بیشک تیری طرف سے راہ ایمان کی طرف بلانے والے کی آواز سُنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے۔ اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیت میں ہو۔ اے پروردگار جن چیزوں کے تو نے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدے کیئے ہیں وہ سب عطا فرمائیو اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے ۱۲

[3] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی سوائے اللہ کے کسی میں قوت نہیں ہے یا اللہ میں جس منفعت کے حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں اُس کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور جس چیز کے خلاف آیا ہوں اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ مجھ پر اپنا فضل و کرم کر اپنی نعمت مجھ پر پوری کر اپنی بندگی میں مجھے مصروف کر اور جو نعمتیں تیرے پاس مہیا ہیں

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دُعا پڑھے خدائے تعالےٰ اُس کے گناہ بخش دے گا۔ اُس کی توبہ قبول کرے گا۔ اُس کی حاجتیں روا کرے گا اور اُس کو آفتوں اور بدیوں سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دُعا یہ ہے [1] اَعُوْذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَآئِكَةُ اللّٰهِ وَ رُسُلُهٗ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ الْجَدِيْدِ الَّذِيْ اِذَا غَابَتْ شَمْسُهٗ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ مِنْ شَرِّ غَيْرِيْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّيَاطِيْنِ وَ مِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِاَوْلِيَآءِ اللّٰهِ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَ الْهَوَامِّ وَ مِنْ رُكُوْبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا اُجِيْرُ نَفْسِيْ بِاللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ ۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت دس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھ لے گا وہ جب تک گھر واپس آئے گا خدائے تعالےٰ کی حفاظت و حمایت میں رہے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت گھر سے نکلنے کے وقت یہ دُعا پڑھا کرتے تھے [2] اَللّٰهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ هٰذَا وَ ارْزُقْنِيْ فَوْزَهٗ وَ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَ طَهُوْرَهٗ وَ هُدَاهُ وَ بَرَكَتَهٗ وَ اصْرِفْ عَنِّيْ شَرَّهٗ وَ شَرَّ مَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِيْ فِيْ خُرُوْجِيْ وَ انْفَعْنِيْ بِهٖ ۔

---

[1] میں اُسی چیز کی پناہ مانگتا ہوں جس کی اللہ کے پیغمبروں اور فرشتوں نے اُس نئے دن کے شر سے جو سورج ڈوبنے کے بعد پھر واپس نہ آئے گا پناہ مانگی ہے میں اپنے نفس کے شر سے غیروں کے شر سے شیطان کے شر سے جو لوگ خدا کے دوستوں کے دشمن ہیں اُن کے شر سے جنوں اور آدمیوں کے شر سے۔ درندوں کے شر سے اور حشرات الارض کے شر سے اور تمام افعالِ حرام کے ارتکاب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر قسم کی بدی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا نفس خدائے تعالےٰ کی حمایت میں سونپتا ہوں ۱۲ [2] یا اللہ میں تجھ پر بھروسہ کرکے نکلا ہوں اور تجھی پہ اسلام اور ایمان لایا ہوں اور تجھی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ مجھے آج کے دن برکت عنایت فرما اور مجھے اس دن کی کامیابی اور فتوح اور عزت اور ہدایت اور برکت عنایت فرما اور مجھ سے آج کے دن کا اور جو واقعات اس میں گزریں اُن کا شر رفع کر۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ جو تمام مخلوقات کا پالنے والا ہے اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا اللہ میں گھر سے نکلا ہوں تو اس نکلنے کو میرے لیے مبارک کر اور مجھے اس سے نفع پہنچا ۱۲

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب آدمی گھر سے نکلے تین دفعہ اللہ اکبر کہہ لے پھر یہ کہے [1] "بِاللّٰہِ اَخْرُجُ وَبِاللّٰہِ اَدْخُلُ وَعَلَی اللّٰہِ اَتَوَکَّلُ"۔ پھر تین دفعہ یہ کہے [2] "اَللّٰھُمَّ افْتَحْ فِیْ وَجْھِیْ ھٰذَا بِخَیْرٍ وَّاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرٍ وَّقِنِیْ شَرَّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔" کہ اس دعا کا پڑھنے والا جس جگہ سے جائے اُس جگہ واپس آنے تک خدائے تعالے کی حفاظت وضمانت میں رہتا ہے۔

موثق حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھ لے تو خدائے تعالے اُس کے دنیا وآخرت کے کام بنا دے گا [3] "بِسْمِ اللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ اُمُوْرِیْ کُلِّھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔"

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت حجرے سے نکلتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے [4] "بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ"

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلنے کے وقت اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف پھرا کر دیکھے اور سورہ انا انزلناہ پڑھ کر یہ کہے [5] "اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اٰمَنْتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَانِیَتِھِمْ۔" تو اُس دن اُس کو کوئی تکلیف و رنج نہ پہنچے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ کہے [6] "بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ" پھر سورہ الحمد۔ قل اعوذ برب الناس۔

---

[1] خدائے تعالے کے بھروسے پر باہر نکلتا ہوں اور خدا ہی کے بھروسہ پر اندر جاتا ہوں اور خدا ہی پر میرا تکیہ ہے۔ ۱۲ [2] یا اللہ میرے سامنے خیر وخوبی کا دروازہ کھول دے اور اختتام بھی خیر وخوبی ہی کے ساتھ ہو اور مجھے ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے جس کی تقدیر کا تو مالک ہے محفوظ رکھیو بلاشک میرے رب کا راستہ سیدھا راستہ ہے ۱۲ [3] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ میرے لیئے کافی ہے اللہ پر میرا بھروسہ ہے۔ یا اللہ میں تمام معاملات کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲ [4] اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور بغیر مدد خدا کے کسی میں کوئی قوت وقدرت نہیں ۱۲ [5] میں اللہ پر ایمان لایا ہوں جو ایسا یکتا ہے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں آل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کے ظاہر وباطن پر ایمان لایا ہوں ۱۲ [6] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر تکیہ ہے اللہ کی مدد بغیر کسی میں قدرت وطاقت نہیں۔ اللہ پر بھروسہ ہے ۱۲

قل اعوذ برب الفلق۔ قل ہو اللہ احد۔ آیۃ الکرسی ہر ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر ہر شش جہت کی طرف پڑھے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت یہ کہے[1] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اس دعا کے بعد یہ کہے[2] اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَی الْاَئِمَّۃِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تحت[3] الحنک باندھ کر گھر سے نکلے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ صحیح و سلامت گھر لوٹ آئے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے لئے جاؤ تو دن میں جاؤ کیونکہ رات کو حاجت پوری نہیں ہوتی۔

تیرھواں باب

پیادہ چلنے، سوار ہونے، بازار جانے، تجارت و کھیتی کرنے اور چوپائے پالنے کے آداب

۱

گھوڑے، خچر، گدھے پر سوار ہونا اور ہر ایک کی قسمیں

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سواری کا چارپایہ رکھنا آدمی کی خوش قسمتی میں داخل ہے۔

---

[1] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ اس کے رسول ہیں۔
[2] حضرت محمدؐ ابن عبداللہ پر جو سب سے پچھلے نبی ہیں سلام ہو۔ اماموں پر جو خود ہدایت یافتہ اور اوروں کو ہدایت کرنے والے ہیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ [3] ڈھاٹے کی صورت کا عمامہ باندھنا ۱۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار پایہ رکھو کہ وہ تمہاری زینت ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام نکلتے ہیں اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عیب دار چو پایہ رکھنا جان کا جنجال ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا کہ جو شخص چار پایہ خریدے اُس پر سوار ہونے کا فائدہ اُس کے لئے ہے اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے کہ چار پایہ اُس کے پاس ہو جس پر وہ اپنی اور اپنے برادران ایمانی کی کاربرآری کے لئے سوار ہوا کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا کہ تو ایک گدھا پال لے کہ وہ تیرا بوجھ اُٹھایا کرے گا اور روزی اُس کی خدا کے ذمّہ ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے گدھا خرید لیا اور چونکہ میں سالانہ جمع خرچ رکھتا تھا جب انتہائے سال پر میں نے حساب کیا تو خرچ میں کچھ افزونی نہ تھی۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے ابن طیفور سے دریافت کیا کہ تو کس چیز پر سوار ہوتا ہے؟ عرض کی گدھے پر۔ فرمایا کتنے کو خریدا ہے؟ عرض کی تیرہ اشرفی کو۔ فرمایا یہ تو فضول خرچی ہے کہ گدھا اس قیمت کو خریدا جائے اور خچر نہ لیا جائے عرض کی خچّر کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا جو گدھے کا خرچ پہنچاتا ہے وہی خچّر کا بھی پہنچائیگا شاید تو یہ نہیں جانتا کہ جو شخص گھوڑا پالے اور ہم اہل بیت کے خروج کا منتظر ہو اور ہمارے دشمنوں کو وہ گھوڑا دکھا دکھا کر غصّہ دلائے تو خدائے تعالےٰ اُس گھوڑے کی روزی بہم پہنچاتا ہے اور اُس شخص کا سینہ کشادہ کرتا ہے اور اُس کی آرزوئیں اور حاجتیں بر لاتا ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام خچّر پر سوار ہوئے مخالفوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا چو پایہ ہے جس پر آپ سوار ہوئے نہ اسے دشمن کے پیچھے بھگا سکتے ہیں نہ اس پر جنگ کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس جانور میں نہ گھوڑے کی سی بلندی و سرفرازی ہے اور نہ گدھے کی سی ذلت و خواری اور سب سے اچھی حالت اوسط ہی کی حالت ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ جس کے ماں اور باپ دونوں عرب ہوں اُس کے نامۂ اعمال سے تین گناہ روز مٹائے جاتے ہیں اور گیارہ نیکیاں اُس میں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ اُس کے ماں باپ میں سے ایک عرب ہو تو اُس کے نامہ اعمال میں سے دو گناہ روز مٹائے جاتے ہیں اور سات نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اپنی زینت اور حاجت روائی کے لئے یا اپنے دشمنوں کو دفع کرنیکی غرض سے ایک ٹٹّو ہی رکھے تو بھی اُس کے نامۂ اعمال میں سے ایک گناہ روز مٹا یا جائے گا اور چھ نیکیاں لکھی جائیں گی

معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک وابستہ ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاں ایسا سُرنگ گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر چھوٹا یا بڑا سفید ٹیکا ہو وہ اچھا ہے اور اگر پچکلیان ہو تو میرے نزدیک اور بھی اچھا ہے جس گھر میں ایسا گھوڑا ہوگا افلاس و پریشانی اُس گھر میں نہ آئے گی اور جب تک وہ گھوڑا صاحب خانہ کی ملکیت میں رہے گا اُس گھر میں ظلم راہ نہ پائے گا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص علی الصباح اپنے گھر سے یا کسی دوسرے کے گھر سے نکلے اور پچکلیان سُرنگ گھوڑا اُس کی نظر پڑ جائے تو اُس دن خوش قسمتی ہی خوش قسمتی پیش آئے گی اور جتنی اُس کی پیشانی کی سفیدی زیادہ ہوگی اُتنی ہی خوش حالی اور خوش نصیبی زیادہ ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی کام کے لیئے جائے اور اس قسم کے گھوڑے پر اُس کی نظر پڑے تو وہ حاجت پوری ہوگی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ یمن سے چار گھوڑے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیئے بطور تحفہ کے لائے۔ آنحضرتؐ نے استفسار فرمایا کہ ان گھوڑوں میں کوئی گھوڑا ایسا بھی ہے جس کے سفید نشان ہو؟ حضرت امیرالمومنین نے عرض کیا جی ہاں ایک سُرنگ گھوڑا اس نشان کا موجود ہے۔ حکم دیا کہ اُسے میرے لیئے رکھّو پھر فرمایا کہ دو کمیت اسی نشان کے ہیں؟ عرض کی ہیں۔ حکم دیا کہ اُن کو حسنین (علیہما السلام)

کے لیئے رکھو۔ پھر فرمایا کہ چوتھا یک رنگ مشکی ہے؟ عرض کی ہے۔ حکم دیا کہ اس کو فروخت کرو اور قیمت اُس کی اپنے بال بچوں میں صرف کرو کیونکہ مبارک گھوڑا وہی ہے جس کے سفید نشان ہوں۔ گویا مراد حضرت کی بچکلیان سے ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے فرمایا کہ سوائے گدھے اور خچر کے اور چوپایوں کا یک رنگ ہونا مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کی پیشانی پر سفید نشان کا ہونا اچھا نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ پٹہ ہو اور وہ بھی کچھ بہت اچھا نہیں ہوتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سے منقول ہے کہ میرے نزدیک چار پایوں میں سب سے بہتر گدھا ہے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھوڑے کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اُس کا رنگ سُرنگ ہو یا مشکی اور پیشانی سفید ہو اور تین ہاتھ پاؤں سفید ہوں یعنی داہنے ہاتھ میں سفیدی نہ ہو۔

طرخان چار پایوں کے دلّال سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے مجھ سے ایک کالے رنگ کا خچر طلب کیا اور یہ فرمایا کہ اُس کا مُنھ سفید ہونا چاہیئے اور پیٹھ اور پاؤں کا بیچ سفید ہو۔

(۲)

چار پایوں کا پرورش کرنا اور اُن کے حقوق کی رعایت

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کے اُس کے مالک پر چھ حق ہیں۔ اوّل جب اُس پر سے اُترے اُسے دانہ گھاس دے۔ دوسرے جہاں راستے میں پانی ملے اُسے پانی پر لے جائے تاکہ ضرورت ہو تو وہ پانی پی لے۔ تیسرے اُس کے مُنھ پر کوئی چیز نہ مارے کیونکہ وہ بھی اپنی زبان میں خدا کی تسبیح و تہلیل کرتا ہے۔ چوتھے جب سوار ہو تو اُس پر کھڑا نہ ہو سوائے اُس وقت کے کہ راہ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔ پانچویں اُس کی طاقت سے زیادہ اُس پر بوجھ نہ لادے۔ چھٹے جتنی قوت رکھتا ہو اُتنا ہی تیز چلائے۔

زیادہ تکلیف نہ دے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے مگر اُس میں اتنی زیادہ ہے کہ اُن حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ کسی چار پائے کے مُنھ پر داغ نہ دے۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی چار پائے کو سفر میں لے جائے تو اُسے لازم ہے کہ جب منزل پر اُترے تو اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کے گھاس دانے کی خبر لے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ایک چار پائے پر جب تین آدمی آگے پیچھے سوار ہوں تو ایک اُن میں سے ملعون ہے یعنی وہ جو سب سے آگے بیٹھا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک اونٹ دیکھا کہ اُس کی پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پاؤں بندھے ہُوئے ہیں۔ فرمایا اس کے مالک سے کہہ دو کہ تیار رہے قیامت کے دن یہ اونٹ خدا کے رُوبرو اس پر دعوےٰ کرے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کے روبرو سے ایک اونٹوں کی قطار گزری آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بوجھ ایک ہی اونٹ پر لدا ہوا ہے آپ نے اُس کے مالک سے فرمایا کہ اس اونٹ کے حق میں انصاف کر کہ خدا عدالت کو دوست رکھتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام نے ایک ہی اونٹ پر بیس حج کیئے مگر کبھی اُس کو ایک چابک بھی نہ مارا۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کسی جاندار کے مُنھ پر کوئی چیز نہ مارو کہ وہ اپنے خدا کی تعریف و تسبیح کرتا ہے اور ہر شے کی ایک حرمت ہوتی ہے اور حیوانات کی حرمت یہ ہے کہ اُن کے مُنھ پر کچھ نہ مارو۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چار پائے یہ کہتے ہیں کہ "پروردگارا ہمارے مالک کو نیکی عطا کر کہ وہ ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ ہمارے حق میں نیکی کرے ہمارے گھاس دانے اور پانی کی خبر رکھے اور ہم پر ظلم و تعدی نہ کرے۔

دو معتبر سندوں سے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السّلام سے

منقول ہے کہ جب کسی چوپائے کا مالک اُس پر سوار ہونا چاہے تو یہ کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ رَحِیْمًا۔
دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے مقام ربذہ میں جناب ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ اپنے گدھے کو خوب پانی پلا رہے ہیں اُن سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اتنا سا کام آپ کا انجام دے؟ فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے یہ سُنا ہے کہ ہر چوپایہ صبح وشام خدا سے یہ سوال کرتا ہے کہ "پروردگارا میرے مالک کو یہ توفیق عطا کر کہ مجھے گھاس سے سیر اور پانی سے سیراب کرے اور میری طاقت سے زیادہ مجھ سے کام نہ لے۔"
موثق حدیث میں صفوان ساربان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے لیئے اسّی درہم کا ایک اونٹ خریدا جب اُسے حضرت کی خدمت میں لے گیا تو حضرت نے فرمایا کہ یہ کجاوہ اُٹھا سکتا ہے؟ تب میں کجاوہ لاد کر حضرت کے پاس لے گیا یہ دیکھ کر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدائے تعالےٰ نے کمزور جانوروں کو باربرداری کی ایسی ایسی طاقت عنایت کی ہے تو پھر کبھی وہ قیمتی جانور نہ خریدیں۔
دوسری حدیث میں ابن ابی یعفور سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے پیدل راستہ چلتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہے تو سوار کیوں نہیں ہوتا میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ کمزور ہے میں چاہتا ہوں کہ اُس کا بوجھ ہلکا ہے۔ فرمایا تو یہ نہیں جانتا کہ اونٹ کمزور ہو یا زور آور دونوں کو خدا نے باربرداری کی طاقت یکساں عنایت کی ہے۔
کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان بیٹھا رہتا ہے اس لیئے مناسب ہے کہ جب اُس سے کام لو نرمی سے لو اور اُس پر سوار ہونے یا بوجھ لادنے کے وقت ذکر خدا کرو۔
دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس اونٹ کو سات مرتبہ حج میں لے جائیں اور وہ ہر مرتبہ موقف عرفات میں پہنچا ہو تو خدائے تعالےٰ اس کو بلاشک بہشت کے چوپایوں میں داخل کرے گا۔
دوسری حدیث میں بجائے سات مرتبہ کے پانچ مرتبہ لکھا ہے اور ایک اور حدیث

میں تین ہی مرتبہ وارد ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اُس اونٹ پر سوار ہو جس پر بوجھ لدا ہوا ہو اور اُترتے وقت جان بوجھ کر بے احتیاطی سے کود پڑے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر کسی شخص کا چوپایہ اس کی سواری میں گر پڑے اور اس کا مالک اُس سے کہدے تَعِسْتَ تو چوپایہ جواب میں کہتا ہے تَعِسَ اَعْصَانَا لِلرَّبِّ ؎

دو معتبر حدیثوں میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی چوپایہ بھاگے تو اُسے مارو اور جو چلتے میں ٹھوکر کھائے اور گر پڑے اُسے مت مارو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چوپائے کے اوپر بیٹھے ہوئے نہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھو اور نہ دونوں پاؤں ایک طرف لٹکاؤ اور نہ اُس کی پشت کو آرام گاہ قرار دو کہ وہ کھڑا ہوا ہے اور آپ اُس پر بیٹھے باتیں بنا رہے ہیں بلکہ جب راستہ نہ چل رہے ہو تو اُتر آؤ اور جب چلنا پڑے تو سوار ہو لو۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ حیوانات چار چیزوں سے غافل نہیں ہیں۔ ایک تو اپنے خدا کو پہچانتے ہیں۔ دوسرے اپنی چراگاہ جانتے ہیں۔ تیسرے موت سے واقف ہیں۔ چوتھے نر و مادہ کی تمیز رکھتے ہیں۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ چلنے کے لئے حیوان کو کب مارنا جائز ہے؟ فرمایا جب وہ اُس چال سے نہ چلے جس چال سے بھوک کے وقت تھان کی طرف جاتا ہے۔

(۴)

زین و لگام کے آداب

جاننا چاہیئے کہ احوط و اولٰے یہ ہے کہ زین لگام میں سے کوئی چیز سونے یا چاندی کی نہ ہو اور سنت ہے کہ چارجامہ اور زین پوش نہ ریشم کے ہوں اور نہ سُرخ رنگ اور

؎ تو غارت ہو [illegible]

عورتوں کے لیئے زین پر سوار ہونا سخت مکروہ ہے۔
معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ منجملہ اُن بدعلامتوں کے جو آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی ایک یہ بھی ہے کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں گی۔
روایت حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لیئے زین کی سواری ملعون وممنوع ہے۔
بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے زین پر سوار ہونا جائز نہیں سوائے اس کے کہ کوئی ضرورت پیش آئے یا سفر میں ہوں۔
صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا اُس گھوڑے پر سوار ہو سکتے ہیں جس کا زین یا لگام چاندی کی ہو؟ فرمایا کہ اگر صرف مُلمّع ہے جو علیٰحدہ نہیں ہو سکتا تو کچھ مضائقہ نہیں ورنہ سوار نہیں ہو سکتے۔
دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی اونٹنی کی نکیل چاندی کی تھی۔
بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خبردار کبھی سُرخ زین پوش پر سوار نہ ہونا خواہ وہ گھوڑے پہ ہو یا اونٹ پر کہ وہ منجملہ اُن چیزوں کے ہے جن پر شیطان سوار ہوتا ہے۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین وحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اونٹ کے سُرخ زین پوش پر سوار ہو لیتے تھے۔
ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شیر۔ تیندوے اور چیتے وغیرہ کی کھالوں کو بطور زین پوش کے استعمال کر سکتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کر سکتے ہیں مگر نماز کے وقت کام میں نہیں لا سکتے۔
معتبر حدیثوں میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں پانچ چیزیں مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس گدھے پر سوار ہوتا رہوں گا جس پر جھول پڑی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کی ناک میں ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جب اُسے لگام دینے لگیں تو بسم اللہ کہہ لیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو چوپایہ لگام دینے کے وقت بگڑتا ہو یا بھاگ جاتا ہو تو اگر اُس کا کان پکڑا جا سکے تو اُس کے کان میں ورنہ یونہی اس پہ یہ آیت پڑھے۔ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ[1]

(۴)

سواری کے آداب اور اس کی دعائیں

بسند معتبر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی چوپائے پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور جب تک وہ شخص اُس جانور پہ سوار رہتا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے اور اگر سوار ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو ایک شیطان اس کے پیچھے بیٹھ لیتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ کچھ گانا سُنائیے مگر وہ گانا نہیں جانتا تو اُس سے یہ کہتا ہے کہ جھوٹی اور ناممکن امیدیں باندھیئے پس جب تک وہ اُس سواری پہ رہتا ہے خیالات محال میں مبتلا رہتا ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص سواری کے وقت یہ کہہ لے[2] بِسْمِ اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ تو اُترنے کے وقت تک وہ اور اُس کا چارپایہ ہر طرح محفوظ رہیں گے۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سوار ہونے کے وقت آیۃ الکرسی

---

[1] کیا وہ لوگ سوائے دین خدا کے کسی اور دین کے خواہشمند ہیں حالانکہ آسمان و زمین کی کل چیزیں بہ رضا و رغبت یا بالجبر واکراہ خدا کو مانے ہوئے ہیں اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے ۱۲ [2] اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں قدرت و قوت صرف اللہ میں ہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے حالانکہ ہم میں ان کے مطیع کرنے کی قوت نہ تھی۔ ۱۲

پڑھ کر یہ پڑھے [۱] "أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔" تو خدائے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ معترف ہے کہ گناہوں کو سوائے میرے کوئی نہیں بخش سکتا سو تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ اسی بات پر بخش دیئے۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب چوپاؤں پر سوار ہو تو ذکر خدا کرو اور یہ کہو [۲] "سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ"

علی ابن ربیعہ سے منقول ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب پورے سوار ہو لیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے" [۳] "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ" پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ فرماتے تھے۔ تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ بعد ان سب کے یہ دعا پڑھتے تھے [۴] "رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رکاب میں پاؤں رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ پھر سات دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سات دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سات بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت اونٹ پر سوار ہوتے تھے تو یہ دعا

---

[۱] میں اُس اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ اور قائم ہے اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا ۱۲ [۲] پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے ان چوپایوں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں ان کے زیر کرنے کی طاقت نہ تھی اور ہم بھی بازگشت خدا کی طرف ہے ۱۲ [۳] اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو بزرگی دی۔ خشکی و تری میں ہم کو سواریاں عنایت کیں عمدہ عمدہ چیزیں ہمارے کھانے پینے کے لئے مقرر فرمائیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ایسی فضیلت بخشی جو فضیلت بخشنے کا حق ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے حالانکہ ہم میں اُن کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی۔ ۱۲ [۴] یا اللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخش سکتا ۱۲

پڑھا کرتے تھے[1] بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ؕ

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے جب اونٹ پر سوار ہونے لگو تو جیسا خدائے تعالےٰ فرماتا ہے یہ پڑھ لیا کرو۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ؕ

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا چوپایہ ٹھوکر کھاتا یا اُس کا پاؤں پھسلتا تو آپ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِیْلِ عَافِیَتِكَ وَمِنْ فُجَاۃِ نِعْمَتِكَ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میرا چوپایہ چلتے چلتے یکایک رُک جایا کرتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اُس کے کان میں یہ آیت پڑھ دے[3] اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَا اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُوْنَ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ ؕ

حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سوار کو لازم ہے کہ پیادہ چلنے والوں کو آگاہ کردے کہ اُس کے چوپائے سے اُن کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔

یہ بھی فرمایا کہ ایک دن جناب امیر علیہ السّلام سوار چلے جاتے تھے۔ ایک گروہ پیادہ پا حضرت کے ساتھ ہولیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ آیا تمہیں کچھ کام ہے؟ اُنھوں نے عرض کی نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کچھ دور رکاب سعادت انتساب میں چلیں۔ فرمایا اس کی کچھ ضرورت نہیں لوٹ جاؤ کیونکہ پیادہ لوگوں کا سوار کے ساتھ چلنا سوار کے

---

[1] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں قدرت و قوت صرف خدا میں ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ان کے زیر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم سب اپنے خدا کی طرف پھر کر جائیں گے ۱۲

[2] یا اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری بلا کے یکایک نازل ہونے سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں ۱۲

[3] کیا لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے استعمال کے لئے اپنی قدرت سے چارپائے پیدا کیے ہیں جن کے وہ اس وقت مالک ہیں اور ہم نے ہی چوپایوں کو ان کا ماتحت کردیا ہے کہ ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں ۱۲

غرور و تکبر کا باعث ہوتا ہے اور پیادہ پا چلنے والوں کی ذلّت و خواری کا۔

دوسری حدیث میں عبداللہ ابن عطا سے منقول ہے کہ ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ہمارے لیئے دو چوپایوں پر زین ڈالو۔ میں حسب حکم گیا اور ایک گدھے اور ایک خچّر پر چارجامہ کس لایا۔ خچر حضرت کے سامنے پیش کیا کہ آپ سوار ہوں۔ فرمایا نہیں گدھا لے آؤ۔ کہ میرے نزدیک سب چوپایوں میں گدھا بہتر ہے اور خچّر پر خود سوار ہو لو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور گدھا لے آیا اور رکاب پکڑ کر کھڑا ہو گیا جب حضرت سوار ہونے لگے تو یہ فرمایا[۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَعَلَّمَنَا الْقُرْآنَ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بعدہٗ روانہ ہو گئے۔ راستے میں کیا دیکھتا ہوں کہ گدھا چلنے میں کُلیلیں کرتا جاتا ہے اور حضرت نے آگے سے زین تھام رکھا ہے میں نے عرض کی یا ابن رسولؐ اللہ آپ کو تکلیف ہے؟ فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔ جب اُس پر سوار ہوتے تھے تو وہ اس خوشی سے کہ آنحضرتؐ مجھ پر سوار ہوئے ہیں چلنے میں اس قدر کُلیلیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ کے دو شانہائے مبارک ہلنے لگتے تھے اور آپ آگے سے زین تھام لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے[۲] اَللّٰهُمَّ لَیْسَ مِنِّیْ وَلٰكِنْ ذَا مِنْ عُفَیْرٍ۔

اے عزیز و یہ بات قابل خیال ہے کہ وہ بزرگوار ایک گدھے کے بھی اکڑ کر چلنے سے خوف کرتے تھے اور پروردگار عالم کی جناب میں عذرخواہ ہوتے تھے پس جو لوگ عربی نژاد خوش رفتار گھوڑوں پر بہ نخوت و تکبّر یا بہ ناز و غمزہ سوار ہوتے ہیں اپنی مستانہ رفتار

---

[۱] اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور قرآن مجید کا علم دیا اور اپنے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث کرکے ہم پر احسان کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے چوپایوں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں اُن کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی بلا شک ہم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے جو تمام مخلوقات کا پرورش کرنیوالا ہے ۱۲

[۲] یا اللہ یہ میری طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ اکڑ کر چلنا یعفور کی طرف سے ہے ۱۲

سے گویا آسمان وزمین پر احسان کرتے ہیں اور اپنے سوا کسی کی ہستی ہی نہیں گنتے وہ کیونکر عذر کریں گے۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے چوپائے پر سوار خواب غفلت میں رہتے ہو اور وہ تمہاری سواری میں اپنے پروردگار کی یاد میں رہتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میرے چوپائے نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی کیونکہ میں نے سوار ہو کر کسی کی کھیتی کو پامال نہیں کیا۔

(۵)

پیادہ چلنے کے آداب

اس فصل کی بعض حدیثیں جوتہ اور کپڑے پہننے کے آداب میں بیان ہو چکی ہیں۔

معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حُسن جاتا رہتا ہے۔

حدیث حسن میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتوں کو راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہیئے اور مردوں کو بیچ راستے میں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار بہ نسبت پیادہ کے اور ننگے پاؤں والا بہ نسبت اُس کے جو جوتہ پہنے ہوئے ہو راستے کے بیچ میں چلنے کا زیادہ مستحق ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السّلام اس شائستگی سے راستہ چلتے تھے گویا ایک پرندہ حضرت کے سر پر بیٹھا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ یہ اُڑ نہ جائے اور حضرت کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے کبھی نہ بڑھتا تھا۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص زمین پر غرور و تکبر سے راستہ چلتا ہے تو خود زمین اور جتنی چیزیں زمین کے اوپر اور نیچے ہیں سب اُس پر لعنت کرتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میری اُمّت کے لوگ سائلوں کا سوال سُن کر اُس سے ایسی غفلت اور بے پروائی کرنے لگیں گے جیسے سُنا ہی نہیں اور راستہ چلنے میں غرور و تکبر کام میں لانے لگیں گے تو پروردگار عالم نے اپنی عزّت کی قسم کھائی ہے کہ اُن کو یہ عذاب دے گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے موجب تکلیف ہو جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس زمانے میں میری اُمّت کے لوگ راستہ چلنے میں اکڑ اکڑ کر چلنے لگیں گے تو ان کے درمیان ایسا فتنہ و فساد ہو گا کہ آپس میں ایک دوسرے پہ تلوار کھینچیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سفر اور حضر میں راستہ چلتے وقت اپنے ہاتھ میں عصا رکھے اور اُس کے راستہ چلنے سے بجائے نخوت و تکبر کے تواضع و انکسار کی شان معلوم ہو تو ہر ہر قدم پہ اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہزار گناہ محو کیئے جائیں گے اور ہزار ہزار درجے بلند ہوں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھیں کہ یہ پیغمبروں کی سُنّت ہے اور بنی اسرائیل کیا چھوٹے کیا بڑے اور کیا بڈھے کیا جوان سب عصا ہاتھ میں رکھتے تھے کہ غرور و تکبر نہ پیدا ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھنے سے افلاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر تم عقلمند ہو تو جس طرف جانا چاہتے ہو پہلے اپنی نیّت ٹھیک کر لو۔ اپنے جانے کی ایک صحیح غرض قرار دے لو۔ اور جو خلاف شرع باتیں مرکوز خاطر ہوں اُن سے اُپنے نفس کو روکو۔ یہ بھی لازم ہے کہ راستہ چلنے میں برابر غور و خوض کرتے رہو۔ ہر ہر قدم پہ صنعت الٰہی سے عبرت حاصل کرو۔ چلنے میں نخوت و تکبر نہ کرو۔ جو چیزیں شرع میں حرام ہیں اُن سے اپنی نظر کو بچاؤ اور برابر خدا کی یاد کرتے چلے جاؤ کیونکہ جن جن مقامات پہ خدا کا ذکر کیا جائے گا وہ سب قیامت کے دن ذکر کرنے والے کی بابت شہادت دیں گے اور اس کے لیئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے کہ وہ بہشت میں داخل ہو۔ راستے میں لوگوں سے زیادہ باتیں مت کرو کہ یہ خلاف ادب ہے اور اکثر راستے شیطان کی

کمین گاہ ہیں اُس کے مکر سے غافل نہ رہو۔ المختصر ایسا کرو کہ تمہارا جانا اور پلٹ کر آنا خدا کی اطاعت میں ہو اور تمہاری اصل روانگی ایسے کام کے لئے ہو جس میں خدا کی خوشنودی ہو۔ اور یہ خیال ہر دم پیش نظر رکھو کہ تمہاری جملہ حرکات و سکنات تمہارے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

(۶)

اونٹ، گائے بھینسیں اور بھیڑ بکریاں پالنا

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کون پیشہ ہے؟ حضرت نے فرمایا کھیتی جو آدمی خود جوتے بوئے اور فصل کاٹنے کے وقت اپنا حق لے لے اور خدا کا حق ادا کرے۔ پھر اُنھوں نے عرض کی کہ کھیتی کے بعد فرمایا بھیڑ بکریاں پالنا کہ جہاں پانی اور چارہ میسّر ہو وہیں اُن کو چرایا اپنی نماز پڑھے۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیدے۔ اُنھوں نے عرض کی کہ بھیڑ بکریوں کے بعد؟ فرمایا گائے بھینسیں پالنا کہ وہ صبح و شام دودھ دیتی ہیں۔ عرض کی گائے بھینسوں کے بعد؟ فرمایا اُن کی رکھوالی جو زمین میں پاؤں گاڑے کھڑے ہیں اور خشک سالی میں میوہ بہم پہنچاتے ہیں یعنی خرمے کے درخت۔ پھر فرمایا کہ خرمے کے درخت بہت ہی اچھا مال ہے جو اُن کو فروخت کر لیتا ہے ایسا ہے گویا اُس مٹی کی قیمت اُٹھالی جو آندھی سے اُڑ کر پہاڑ پر جا پڑی ہو۔ مگر یہ اُسی صورت میں ہے کہ نقد دام وصول کرلے درختوں سے مبادلہ نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسولؐ اللہ خرمہ کے درخت لگانے اور رکھوالی کرنے کے بعد کون سا پیشہ بہتر ہے؟ آں حضرت نے کچھ جواب نہ دیا۔

کسی شخص نے عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ اُونٹ پالنے کی نسبت کیوں نہ فرمایا۔ آں نحضرتؐ نے جواب دیا کہ اونٹ پالنے میں محنت و مشقت زیادہ ہے اکثر گھر سے دُور رہنا پڑتا ہے اور صبح و شام کا خرچ ہے۔

دُوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریوں میں زندہ اور تندرست ہوں جب بھی نفع ہے اور مرنے کے بعد بھی نفع سے خالی نہیں یعنی جب وہ مرنے لگیں تو ذبح کر کے کھالو نقصان

تب بھی نہیں۔ اور گائے بھینس جب تک زندہ اور تندرست ہے نفع ہے اور مرنے کے بعد نقصان رہا اونٹ سو یہ شیطان کا پڑوسی ہے اس کے ہونے میں بھی نقصان ہے اور نہ ہونے میں بھی یعنی جب وہ اچھا بھلا ہو تب بھی مالک کے لیئے مضر ہی مضر ہے کچھ نفع بخش نہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ بعد اسکے کہ جو کچھ آپنے اونٹ کے بارے میں فرمایا اونٹ کون پالے گا؟ فرمایا ہر زمانے میں ایسے بدبخت اور بدکار لوگ بھی ہوں گے جو اونٹ پالتے رہیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی کے دس حصوں میں سے نو حصّے تجارت میں ہیں اور ایک بھیڑ بکری پالنے میں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں ضرور پالو کہ اس سے تمہیں صبح وشام نفع پہنچے گا دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اونٹ کا ہونا مالک کی عزّت کا باعث ہوتا ہے۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے صفوان اونٹ والے سے فرمایا کہ میرے لئے ایک اونٹ خرید مگر وہ بدصورت ضرور ہو کیونکہ بدصورت کی عمُر زیادہ ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کالے اور بدصورت اونٹ خریدو کہ ان کی عمریں بڑی ہوتی ہیں ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ سُرخ بالوں والے اونٹ نہ خریدو کہ ان کی عمریں کم ہوتی ہیں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اونٹ کی قطار کے بیچ میں ہو کر نہ نکلو کیونکہ کوئی قطار ایسی نہیں ہوتی جس میں دو دو اونٹوں کے درمیان ایک ایک شیطان نہ ہوتا ہو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السّلام اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق سو اشرفی کا اونٹ خرید کر اس پر سوار ہوتے تھے۔

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملانِ عرش میں سے ایک بیل کی صورت بھی ہے اور بیل سب جانوروں کا سردار اور سب سے بہتر ہے اور جب تک بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی اُس وقت تک بیل تمام حیوانات میں سب سے

زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سربلند تھا جب بنی اسرائیل سے یہ غلطی ہوئی تو اُس فرشتے نے جو بیل کی صورت کا ہے شرم کے مارے اپنا سر جھکا لیا اس کی متابعت ہر بیل نے کی اور اُسی وقت سے کوئی بیل شرم کے سبب سے آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر نہیں دیکھتا۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو اونٹ آدمی کا فُضلہ کھانے لگے تو جب تک کہ چالیس دن اُس کو مقید کر کے گھاس نہ کھلاؤ نہ اُس کا گوشت کھاؤ نہ اُس کا دُودھ پیُو نہ اُس پر سواری لو۔

علما کے نزدیک اس کا گوشت اور دودھ بالکل حرام ہے اور اس پر سوار ہونا مکروہ اور یہ حکم اور حیوانات سے بھی متعلق ہے اور وہ پاک اسی طرح ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص مدّت تک باندھ کر رکھے جائیں اور گھاس وغیرہ پاک کھلائی جائے۔ مدّت ہر ایک کی جُدا جُدا مقرر ہے اور کتب میں مذکور ہے۔

(۷)

حیوانات کے خریدنے اور پالنے کے آداب

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی چارپایہ خریدے اُسے لازم ہے کہ اُس جانور کے بائیں طرف کھڑا ہو اور اُس کے بال اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُس کے سر پر یہ چیزیں پڑھے۔ سورۂ الحمد۔ قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب النّاس اور سورۂ حشر کی آخری چار آیتیں یعنی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ہ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ہ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ [۱]

اور سورۂ بنی اسرائیل کے آخر کی دو آیتیں [۲] قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ (مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ بنی اسرائیل کی یہ آخری آیت پڑھے اسے لازم ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے)

اور آیۃ الکرسی کا یہ عمل کر لینے کے بعد وہ چوپایہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

موثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی لونڈی خریدو تو کہا کرو [۳] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَشِيْرُكَ وَاَسْتَخِيْرُكَ اور جب کسی حیوان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو یہ کہا کرو [۴] اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِیْ اَطْوَلَهُنَّ حَيٰوةً وَاَكْثَرَهُنَّ مَنْفَعَةً وَّخَيْرَهُنَّ عَاقِبَةً ۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے

---

[۱] اگر اس قرآن کو ہم پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ بھی خدا کے خوف سے لرز لرز کر پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہم آدمیوں کے لیے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے اور دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک ہے۔ سلامتی ہے امان دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا۔ سب پر غالب سب سے زیادہ زبردست اور صاحب بزرگی ہے اور جو کچھ شرک کرنے والے بیان کرتے ہیں اُن سب باتوں سے اس کی ذات بری و پاک ہے۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا صورتوں کا تجویز کرنے والا۔ تمام اچھے اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اس کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ صاحب حکمت اور زبردست ہے ۱۲ [۲] اے ہمارے رسولؐ کہہ دو کہ اُسے خواہ اللہ کے نام سے پکارو یا رحمٰن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو زیبا ہے) کیونکہ اچھے اچھے نام سب اُسی کے ہیں اور اے رسولؐ تم اپنی نماز نہ بہت پکار پکار کے پڑھو اور نہ بہت چپکے چپکے بلکہ درمیان کی راہ اختیار کرو اور یہ کہو کہ سب تعریف اللہ کے لیئے سزاوار ہے جس کے نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ کوئی اس کی سلطنت کا شریک اور نہ جسے کبھی ایسی احتیاج ہوتی ہے کہ کسی سے امداد طلب کرے اور اس کی ایسی بڑائی کرو جو بڑائی کرنے کا حق ہے۔ ۱۲ اللہ سب سے زیادہ بڑا ہے۔ [۳] یا اللہ میں تجھ سے مشورہ لیتا ہوں اور طلب خیر کرتا ہوں ۱۲

[۴] یا اللہ اس جانور کی عمر سب جانوروں سے زیادہ ہو اس سے مجھے بہ نسبت اوروں کے منفعت زیادہ ہو اور یہ سب سے زیادہ مجھے آرام دے ۱۲

دریافت کیا کہ آیا کسی جانور کے مُنھ پر داغ دے سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یعنی حرام نہیں ہے مگر مکروہ ہے چنانچہ موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے حیوانات کے داغنے کے باب میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے مُنھ کے اور اعضا کو داغنا مناسب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ حیوانات کے چہرے داغے جائیں یا کوئی چیز اُن کے مُنھ پر ماری جائے کیونکہ وہ بھی خدائے تعالےٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے بھیڑوں کے چہرے پر داغ دینے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُن کے کانوں پر داغ دیا کرو۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حیوانات کا دودھ دوہتے وقت تھوڑا سا دودھ اُن کے تھنوں میں چھوڑ دیا کرو کہ دودھ جلد جمع ہو جایا کرے کیونکہ اگر تھنوں میں دودھ مطلق نہ چھوڑا جائے تو اور دودھ زیادہ دیر میں اُترتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں جہاں رات کو بند ہوتی ہوں اُس جگہ کو خوب صاف رکھو اور اُن کی ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس کو پاک و صاف کرتے رہو اور ان کے باڑے میں نماز پڑھا کرو کیونکہ بھیڑ بکریاں بہشتی جانور ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بھیڑ بکریوں کے باڑے سے نکلنے کے وقت سیٹی کی آواز دیا کرو اور اُن کے جنگل سے واپس آنے کے وقت ٹٹکاری کی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ سے حیوانات کے خصّی کرنے کی نسبت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی حرام نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیوانات کا خصّی کرنا یا آپس میں لڑانا مکروہ ہے

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ ایک ایسے راستے پر جا نکلے جہاں سرراہ لوگوں نے ایک مادہ پر نر کو چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت نے یہ دیکھ کر فوراً مُنھ موڑ لیا اور اُن لوگوں سے یہ فرمایا کہ ایسا کرنا نہ فقط نامناسب بلکہ ممنوع اور قبیح ہے یہ تو ایسے

موقع پر ہونا چاہیئے جہاں کوئی مرد و عورت نہ دیکھ سکے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زندہ دُنبہ کی چکی کاٹ سکتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر اس سے تمہاری غرض اپنے جانور کی درستی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر وہ چکی مُردار کا حکم رکھتی ہے اُس سے کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتے۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ علما میں معتبر حدیثوں کے موافق یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی بھیڑ یا بکری کا بچہ سُور کا دودھ اتنا پیئے کہ اُس کا گوشت اور ہڈیاں اُسی سے پرورش ہوئی ہوں تو اُس کا گوشت حرام ہے اور جتنی بھیڑ بکریوں کی نسبت یہ علم ہو کہ اس کی نسل سے ہیں وہ سب حرام ہیں۔ ہاں جن کی نسبت علم نہ ہو وہ حلال ہیں اور اگر تھوڑا ہی دودھ پیا ہو اور اُس حد تک نہ پہنچا ہو تو بھی اس کا دودھ اور گوشت مکروہ ہے اور اس کراہت کے رفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر وہ ابھی دودھ پیتا ہے تو سات دن اس کو باندھ کر کسی بھیڑ یا بکری کا دودھ پلائیں اور اگر اُس کا دودھ چھُٹ چکا ہو تو اسی طرح سات روز تک اُسے حلال گھاس دانہ کھلائیں۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرضی لکھی کہ ایک عورت نے ایک بکری کے بچے کو اتنے عرصے تک اپنا دودھ پلایا ہے جتنے عرصے اس کو ضرورت دودھ پینے کی رہی اب وہ بچہ بکری بن گئی خود اُس نے بچہ دیا ہے اور دودھ دیتی ہے۔ کیا اس کا دودھ پی سکتے ہیں؟ حضرت نے جواب میں لکھا کہ اُس عورت کا فعل مکروہ تھا۔ مگر اس دودھ کے پینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۸)

حیوانات کے احوال واقسام کا مجمل بیان

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے پرندے اور جتنے صحرائی و دریائی جانور شکار ہوتے ہیں اتنی ہی تسبیحیں جو وہ اپنی اپنی زبان میں کرتے تھے ضائع ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلے تمام وحوش و طیور اور درندے اور چرندے ملے جلے رہا

کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اُس وقت سے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور دوسرے سے الگ ہو گئے اور ہر حیوان نے اپنے ہم شکل کی طرف میلان کیا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ زنا نہ کیجیو کیونکہ جو پرندہ زنا کرتا ہے اُس کے بال و پَر گر جاتے ہیں۔

حضرت امام حسین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب گِدھ چیختا ہے تو کہتا ہے کہ اے فرزند آدم چاہے جس طرح کی زندگانی بسر کرلے انجام ہر حالت میں موت ہے پھر ایک دوسری آواز لگاتا ہے۔ اس میں یہ کہتا ہے کہ "اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اور اے بلاؤں کے دفع کرنے والے"

مور کہتا ہے کہ "میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اپنے بناؤ سنگھار پر غرور کیا اب تو میرا گناہ بخش دے"

تیتر کہتا ہے[1] اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔

جنگلی مُرغ کہتا ہے "جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ اُس کی یاد سے غافل نہیں ہو سکتا"

خانگی مُرغ کہتا ہے "خدایا تو برحق ہے اور تیرا قول حق"

باشا کہتا ہے "میں تیری خدائی پر قیامت کے دن ایمان لایا"

کُرکُرہ کہتا ہے "خدا پر توکل کر کہ وہ تجھے روزی دے"

عقاب کہتا ہے "جو خدا کا مطیع ہے وہ بدبخت نہیں ہوتا"

شاہین کہتا ہے "[2] سُبْحَانَ اللّٰهِ حَقًّا حَقًّا"

چغد کہتا ہے "لوگوں سے علیحدہ رہنے میں زیادہ اُنس پیدا ہوتا ہے"

جنگلی کوّا کہتا ہے "اے روزی دہندہ حلال روزی دے"

کلنگ کہتا ہے "خداوندا مجھے میرے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ"

---

[1] خدائے تعالیٰ عرش یعنی کل اجسام پر حاوی ہے ۱۲ [2] حق بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات پاک و پاکیزہ ہے ۱۲

سکلک کہتا ہے "جو لوگوں سے الگ رہے گا اُن کے آزار سے نجات پالے گا"
اَرْدِک کہتا ہے "اے خدا میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں"
ہُدہُد کہتا ہے "جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ سخت بدبخت ہے"
قُمری کہتی ہے "اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے۔ اے خدا"
ٹوٹرو کہتا ہے "اے خدا تو ہی مالک ہے تیرے سوا کوئی مالک نہیں"
چِڑیا کہتی ہے "جو باتیں خدائے تعالے کو غضب میں لاتی ہیں میں اُن سب کی نسبت خدا سے مغفرت مانگتی ہوں"
بُلبُل کہتی ہے "[1] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَقًّا حَقًّا"
چلور کہتی ہے "حق نزدیک ہے۔ حق نزدیک ہے"
سمانا کہتا ہے "اے فرزند آدم تو موت کو کس قدر بھولا ہوا ہے"
فاختہ کہتی ہے "یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا فَرْدُ"
سبز قبا کہتا ہے "اے میرے مولا مجھے آتش جہنم سے آزاد کر"
ہوچہ (قنبرہ) کہتا ہے "اے میرے مولا تمام گنہگاروں کی توبہ قبول کر"
پالو کبوتر کہتا ہے "اگر تو میرے گناہ نہ بخشے گا تو میں بدبخت و بے نصیب رہوں گا"
شتر مُرغ کہتا ہے "سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے"
پرستک (ابابیل) سورۂ الحمد پڑھتی ہے اور یہ کہتی ہے "اے تمام گنہگاروں کی توبہ قبول کرنے والے اے خدا حقیقی تعریف تیری ہے"
بھیڑ کا بچّہ کہتا ہے "نصیحت حاصل کرنے کے لیے موت کافی ہے۔
بکری کا بچہ کہتا ہے "میری موت نے مجھے جلد آلیا اور میرے گناہ بہت زیادہ اور بہت سخت ہیں"
شیر کہتا ہے "عبادتِ خدا کے کام میں بہت کچھ اہتمام کرنا چاہیے"
بیل کہتا ہے "گناہوں سے باز رہ کیونکہ تو ایسے خدا کے سامنے ہے جس کو تو نہیں دیکھتا اور وہ سب کو دیکھتا ہے اور وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے"

---

[1] ترجمہ: یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ۱۲

ہاتھی کہتا ہے " کوئی طاقت اور کوئی تدبیر موت کے دفعیہ میں کارگر نہیں ہوتی "
چیتا کہتا ہے " یَاعَزِیْزُ یَاجَبَّارُ یَامُتَکَبِّرُ یَااَللّٰہُ "
اونٹ کہتا ہے " خدائے تعالے ظالموں اور زبردستوں کا ذلیل کرنیوالا اور پاک و پاکیزہ ہے میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں "
گھوڑا کہتا ہے " ہمارا پروردگار منزّہ اور مبرّا ہے "
بھیڑیا کہتا ہے " جس چیز کا خدا محافظ ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی "
گیدڑ کہتا ہے " اُن گنہگاروں کے لیئے بڑا افسوس اور سخت عذاب ہے جو اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں "
کُتّا کہتا ہے " ذلیل ہونے کے لئے خدا کی نافرمانی کافی ہے "
خرگوش کہتا ہے " اے خدا حقیقی تعریف تیری ہی ہے مجھے ہلاک نہ کر "
لومڑی کہتی ہے " دُنیا مکر کا گھر ہے "
ہرن کہتا ہے " مجھے آزار سے نجات دے "
گینڈا کہتا ہے " میری فریاد کو پہنچ ورنہ میں ہلاک ہوجاؤں گا "
تیندوا کہتا ہے " خدائے تعالیٰ جو محض اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے پاک و پاکیزہ ہے میں بھی اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں "
سانپ کہتا ہے " اے رحیم خدا جو تیری نافرمانی کرتا ہے وہ کیسا بدبخت ہے "
بچھو کہتا ہے " بدی ڈراؤنی چیز ہے "
اس کے بعد اُن حضرتؑ نے فرمایا کہ مخلوق خدا میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کوئی نہ کوئی تسبیح نہ کرتا ہو جیسا کہ خدائے تعالے نے فرمایا ہے[۱] وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو حیوانات مسخ ہوگئے ہیں اُن کی چارہ قسمیں ہیں۔

---

[۱] کوئی شے ایسی نہیں ہے جو خدائے تعالے کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں ۱۲

اوّل ہاتھی یہ ایک بادشاہ تھا جو زنا اور اغلام کا مرتکب ہوا کرتا تھا۔
دُوسرے ریچھ۔ یہ ایک جنگل میں رہنے والا دیّوث بدوی تھا۔
تیسرے خرگوش۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے خیانت کرتی تھی اور غسل حیض بجا نہ لاتی تھی۔
چوتھے شیر یہ ایک چور تھا جو لوگوں کے خرمے چُرایا کرتا تھا۔
پانچویں سُہیل۔ یمن میں ایک شخص تھا جو لوگوں کے مال کا دسواں حصّہ جبرًا بطور محصول کے وصول کرلیا کرتا تھا۔
چھٹے زُہرہ۔ یہ ایک عورت تھی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت نے اس سے فریب کھایا۔
ساتویں بندر } یہ دونوں بنی اسرائیل کے گروہ میں سے تھے جو باوجود ممانعت
آٹھویں سُور } سخت ہفتہ کے دن شکار کرتے تھے۔
نویں گوہ } یہ گروہ بنی اسرائیل سے وہ لوگ تھے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں
دسویں چھپکلی } اُس مائدے کے بارے میں ایمان نہیں لائے جو اُن حضرتؑ پر آسمان سے نازل ہوا تھا اور اسی کی سزا میں مسخ کیئے گئے تھے پس ایک گروہ تو ان کا سمندر میں چلا گیا اور ایک خشکی میں رہا۔
گیارھویں بچھوّ۔ یہ ایک مفسد آدمی تھا جو ادھر کی اُدھر اور اُدھر کی اِدھر لگا کر لوگوں میں فساد کرادیا کرتا تھا۔
بارھویں بھڑ[ؕ]۔ یہ ایک قصائی تھا جو ترازو میں ڈنڈی مارا کرتا تھا۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ ریچھ ایک مرد تھا جس کے ساتھ لوگ بدفعلی کیا کرتے تھے۔
گوہ۔ ایک بدو تھا جو حاجیوں کا مال لوٹ لیا کرتا تھا۔
مکڑی۔ ایک عورت تھی جو اپنے خاوند کے لئے جادو کیا کرتی تھی۔
عموص۔ ایک لُترا آدمی تھا جو دوستوں میں جُدائی ڈلوادیا کرتا تھا۔

ؕ زنبور جسے لکھنؤ کے دیہات میں بر کہتے ہیں ۱۲

مارماہی - ایک دیّوث آدمی تھا -
شیر - درختوں پر سے خرمے چُرالیا کرتا تھا -
بندر - یہودی ہیں جو سبت کے دن مچھلیوں کا شکار کیا کرتے تھے -
سُور اور بندر وہ گروہ ہے جو خوان آسمانی پر ایمان نہیں لایا تھا -
حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوہے یہودیوں کا ایک گروہ ہیں جن پر خدائے تعالٰے کا غضب نازل ہوا تھا -
مچھر - ایک شخص تھا جو پیغمبروں سے ٹھٹھا کیا کرتا تھا -
جوں (قمل) حسد سے مسخ ہوگئی پیغمبرانِ بنی اسرائیل میں سے ایک پیغمبر ایک روز نماز پڑھ رہے تھے - جہلائے بنی اسرائیل سے ایک شخص ان کے پاس آکھڑا ہوا اُن سے ٹھٹھا کرنے لگا اور جوں کی صورت میں مسخ ہوگیا -
چھپکلی بھی بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جو پیغمبروں کی اولاد کو گالیاں دیا کرتے تھے . اور اُن سے دشمنی رکھتے تھے -
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھوا ایک کج خلق آدمی تھا -
بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ زہرہ اور سہیل جو مسخ ہو گئے ہیں وہ دوستارے نہیں ہیں بلکہ دو جانور ہیں جو سمندر میں رہتے ہیں -
معتبر روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ بنی اُمیہ میں سے جو لوگ مرجاتے ہیں وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہوجاتے ہیں ، یہ بھی فرمایا کہ جب چھپکلی کو مارو غسل کرلو -
معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو مسخ ہوئے وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے مرگئے مگر خدائے تعالٰے نے ان کی صورتوں کے چند حیوانات پیدا کردیئے اور ان کا کھانا حرام قرار دیا تاکہ دوسروں کو اُن کے دیکھنے سے عبرت ہو اور اُن کے سے اعمال نہ کریں -
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالٰے نے سات سو اُمتوں کو اس وجہ سے مسخ کیا کہ انھوں نے بعد اپنے پیغمبروں کے اُن کے اوصیا کی اطاعت نہ کی پس ان میں سے چار سو قسمیں تو خشکی میں رہتی ہیں اور تین سو سمندر میں چلی گئیں -

۹

تجارت کی اور حلال روزی کرنے کی فضیلت

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ دولت مندی گناہوں سے بچنے میں اور تقوٰے اختیار کرنے میں سب سے اچھا مددگار ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہ ہو کہ وجہ حلال سے مال جمع کرے اور غرض اُس جمع کرنے سے یہ ہو کہ اپنے آپ کو سوال سے بچائے اور اپنا قرضہ ادا کرے اور اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرے تو اس شخص میں کوئی خیر وخوبی نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حصول آخرت کے لیئے دُنیا سے مدد لو اور خود لوگوں کے ذمے بار مت ہو جاؤ۔

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے اہل وعیال کا بار دوسروں کے ذمے ڈالے وہ ملعون ہے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا ہم طالب دُنیا ہوں اور اِس بات کی خواہش کریں کہ ہمارے پاس مال دنیا جمع ہو جائے؟ فرمایا تجھے مال دنیا کس لیئے چاہیئے؟ عرض کیا اپنے اور اپنے بال بچوں کے خرچ کے لیئے صلۂ رحمی کے لئے۔ خیرات وصدقات کے لئے اور حج وعمرہ بجالانے کے لیئے۔ حضرت نے یہ سُن کر فرمایا کہ ان کاموں کے لیئے رُوپیہ پیدا کرنا طلب دُنیا نہیں ہے یہ تو طلب آخرت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا دولتمندی جو ظلم سے باز رکھے اُس افلاس سے بہتر ہے جس سے گناہ کی ترغیب پیدا ہوتی ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عُلمائے اہل سنت میں سے ایک شخص جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت پہنچا کہ وہ حضرت دو غلاموں کے سہارے سے راستے میں چلے جا رہے تھے اور اُس دن گرمی بہت زیادہ تھی۔ اُس عالم نے اعتراضاً امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بزرگان قریش میں سے ایک مُسن آدمی ہیں مناسب نہ تھا کہ ایسے وقت میں طلب دُنیا

کے لیئے دولتسرا سے نکلتے اگر اس حالت میں موت آجاتی تو کیا ہوتا؟ اُن حضرتؑ نے فرمایا کہ اگر اس حالت میں موت آجاتی تو بہت ہی اچھا ہوتا کیونکہ وہ ایسے وقت پہنچتی کہ میں خدائے تعالے کی عبادت میں مشغول تھا اور ایسا کام کر رہا تھا کہ جس سے اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو تجھ جیسوں کے پاس اپنی حاجتیں لے جانے سے محفوظ رکھوں۔ ڈرنا تو اُس موت سے چاہیئے جو ایسے وقت میں آن پہنچے کہ انسان معصیت خدا میں مُبتلا ہو۔ وہ عالم اپنی اِس گستاخی سے پشیمان ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا بجا اور درست ہے. میں تو حضرت کو نصیحت کرنا چاہتا تھا مگر مجھے خود حضرت سے نصیحت حاصل ہُوئی۔

معتبر حدیث میں جناب امیرالمومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام سے خطاب فرمایا کہ اگر تو اپنے ہاتھ سے محنت کرتا ہوتا اور بیت المال کا مال نہ کھاتا تو بہت ہی نیک بندہ ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السّلام اس خطاب کو سُن کر چالیس دن تک روتے رہے پس خدائے تعالےٰ نے لوہے کو حکم دیا کہ تو میرے بندے داؤد کے لئے نرم ہو جا چنانچہ لوہا اُن حضرت کے ہاتھ میں موم کے مانند نرم ہو جاتا تھا اور وہ اُس سے روز ایک زرہ بنا کر ہزار درہم کو فروخت کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی تمام عمر میں تین سو ساٹھ زرہیں بنائیں اور بیت المال کے پھر کبھی محتاج نہ ہوئے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے عمرو ابن مسلم کا حال پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اُس نے تجارت چھوڑ دی ہے۔ حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کام ہے۔ آیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ تجارت کیا کرتے تھے اور خود پروردگار عالم نے گروہ تجار کی تعریف کی ہے جس جگہ یہ فرمایا ہے کہ "بعض آدمی ایسے بھی ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی" اور جن کا یہ ذکر ہے وہ سوداگروں کا ایک گروہ تھا جو تجارت کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تھا تو نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ ایسے تاجر اُن لوگوں سے بدرجہا اچھے ہیں جو سوداگری نہ کرتے ہوں مگر نماز وقت پہ ادا کرتے ہوں۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرتؑ کی خدمت میں ایک شخص کی نسبت

عرض کی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں خانہ نشین رہوں گا۔ نمازیں پڑھوں گا۔ روزے رکھوں گا۔ خدا کی عبادت کرتا رہوں گا۔ میری روزی بھی کہیں نہ کہیں سے مجھے ضرور ہی ملے گی حضرت نے فرمایا کہ جن تین شخصوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی یہ بھی اُن میں سے ایک ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے یہ عرض کی کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا مجھے باآسائش وآرام رزق دے۔ فرمایا جب تک تو طلب روزی کے لیئے ویسی سعی نہ کریگا جیسا کہ خدا کا حکم ہے میں تیرے لیے دُعا نہ کروں گا۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ نے لوگوں سے کسی شخص کا حال دریافت کیا ایک شخص نے عرض کی کہ وہ بہت ہی پریشان ہوگیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ کس کام میں مشغول ہے؟ اُس شخص نے عرض کی کہ اب تو خانہ نشین ہے مگر خدا کی عبادت میں مشغول ہے فرمایا اُس کی بسر کیونکر ہوتی ہے؟ عرض کی بعض برادران ایمانی اُس کے خبر گیراں ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ اس کی معاش کے خبر گیراں ہیں اُن کی عبادت اس کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس غرض سے طلب دنیا کرے کہ اُسے لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اپنے بال بچوں کا خرچ فراغت سے چلا سکے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کرسکے تو قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عبادت کے ستر جزو ہیں سب میں بہتر یہ ہے کہ وجہ حلال سے روزی پیدا کی جائے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ جب تم نے اپنی دکان کھولی اور مال پھیلا کر بیٹھے تو جو کچھ تمہارے ذمّہ تھا کر چکے اب باقی خدا کے ذمّے ہے اُس پر توکل کرو۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے اور یہ بات آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ جو جاندار مرتا ہے وہ اُس تمام روزی کو مرنے سے پہلے کھا چکتا ہے جو اُس کے لئے خدا نے مقدر فرمائی تھی لہذا تم خدا سے ڈرو اور طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو اور روزی کا دیر کر کے پہنچنا تمہیں اس بات کی طرف راغب نہ کرے گا

خدا کی نافرمانی کرکے کوئی شے بہم پہنچاؤ کیونکہ خدائے تعالےٰ نے اپنی مخلوق میں حلال روزی تقسیم فرمائی ہے حرام نہیں تقسیم کی ۔اب جو خدا کی نافرمانی سے بچے گا اور صبر کرے گا اُسے اُس کی حلال روزی پہنچ جائے گی اور جو صبر نہ کرے گا جلدی کر بیٹھے گا اور حرام مال لے لے گا اُس کی اُتنی ہی حلال روزی تو کم ہو جائے گی اور قیامت کے دن حرام کی جوابدہی اُس کے ذمّے رہے گی ۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ اگر بندہ کسی سوراخ میں بھی چلا جائیگا تو اُس کی روزی خدا وہیں پہنچا دے گا اس لئے طلب روزی میں حد سے زیادہ جدوجہد نہ کرو ۔

معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ نے مومن کی روزی بعض ایسے مقامات پر مقرر فرمائی ہے جہاں کی نسبت گمان بھی نہیں ہوتا اسی لئے چونکہ اُن کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہمیں روزی کہاں سے ملے گی وہ خدائے تعالےٰ سے زیادہ دُعا کرتے ہیں ۔

دوسری حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تجارت کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور تجارت چھوڑ دینے سے عقل کم ہو جاتی ہے ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام نے ایک تاجر سے فرمایا کہ تو علی الصّباح اُس شے کی طرف جایا کر جو تیری عزّت کا موجب ہے یعنی بازار ۔

کئی حدیثوں میں منقول ہے کہ علی الصّباح طلب روزی میں جایا کرو ۔

(۱۰)

آداب تجارت کا بیان

منقول ہے کہ حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ اے سوداگرو ! پہلے تجارت کے مسئلے یاد کرلو پھر تجارت میں مشغول ہو کیونکہ اس اُمّت کے لئے منافع اور سود کا فرق چیونٹی کے پاؤں کے اُس نشان سے بھی زیادہ باریک ہے جو سخت پتھر پر بنا ہو ۔ اور جھوٹی قسم نہ کھاؤ کیونکہ سوائے اُن لوگوں کے جو ٹھیک ٹھیک لیتے دیتے ہوں اور جتنے تاجر ہیں وہ فاجر ہیں اور فاجر کا ٹھکانا جہنم ہے ۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لین دین کرتا ہو اُسے پانچ چیزوں

سے بچنا چاہیئے۔ سود کھانا۔ قسم کھانا۔ مال کا عیب چھپانا۔ جو چیز دوسرے کے ہاتھ بیچنی ہو اُس کی تعریف کرنا۔ اور جو چیز اوروں سے خود خریدنا ہو اُس کی مذمت کرنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز علی الصباح دوش مبارک پر دُرّہ لٹکا کر کوفہ کے بازاروں میں گشت کیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو تو پہلے خدا سے خیر و خوبی کی دُعا مانگو۔ خرید و فروخت میں سہولت برتو ہر کام کو پُوری توجہ سے انجام دو کہ برکت حاصل ہو۔ خریداروں سے واقفیت بڑھاؤ۔ بہ مہربانی و مدارات پیش آؤ۔ تحمل اور بُردباری کو اپنا شعار قرار دو۔ قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں پر ظلم نہ کرو اور مسلمانوں کے معاملے میں انصاف کرو۔ سود کے پاس نہ پھٹکو۔ پیمانہ اور وزن پورے پورے دو ڈنڈی نہ مارو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوائے اُس شخص کے جو خرید و فروخت کے مسئلے جانتا ہو اور کوئی بازار میں نہ بیٹھے کیونکہ جو بغیر مسئلہ جانے کار تجارت کرے گا اُس کی تجارت سود خواری سمجھی جائے گی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح اور سہ پہر کو بازار جائے اور جب بازار میں پہنچے یہ کہے ۔[1] "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ اَھْلِھَا۔ تو خدائے تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو گھر واپس آتے تک اُس کی اور اُس کے مال کی حفاظت کرتا ہے وہ فرشتہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ آج تو نے بازار اور اہل بازار کے شر سے نجات پائی اور اُن کی خیر و خوبی تجھے خدا کے حکم سے حاصل ہوئی۔ اس کے بعد جب دوکان پر بیٹھے تو یہ کہے۔

[2] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ صَفْقَۃٍ خَاسِرَۃٍ وَّیَمِیْنٍ کَاذِبَۃٍ "

---

[1] یا اللہ میں بازار اور اہل بازار کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں ۔[2] میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا اللہ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے مجھ کو حلال و پاکیزہ رزق عنایت فرما اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور ٹوٹا دینے والی تجارت سے اور جھوٹی قسم سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔

جب یہ دُعا پڑھ لے گا تو وہ فرشتہ جو اُس پر معین ہے یہ کہے گا کہ تیرے لیئے بشارت ہو آج اس بازار میں تجھ سے زیادہ کسی کا حصّہ نہیں تو نے نیکیوں کے جمع کرنے میں اور بدیوں کے محو کرنے میں جلدی کی۔ اب تھوڑی دیر میں حلال و پاکیزہ و مبارک روزی جو خدا نے تیرے لیئے مقرر کی ہے آتی ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم بازار میں پہنچو تو یہ دُعا پڑھو[1] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ اَھْلِھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَاَبْغِیَ اَوْ یُبْغٰی عَلَیَّ وَاَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ وَشَرِّ فَسَقَۃِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَحَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

دوسری صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص بازار یا مسجد میں داخل ہونے کے وقت ایک مرتبہ یہ کہے۔[2] اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ" تو اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص بازار میں یہ کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تو خدائے تعالےٰ اُس کے نامۂ اعمال میں ایک کروڑ نیکیاں لکھے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچے اور معاملات کے نفع و نقصان اُتار اور چڑھاؤ دیکھے اُسے چاہیئے کہ یہ کہے" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ[3] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَاَسْتَجِیْرُبِکَ مِنَ الظُّلْمِ وَالْغُرْمِ وَالْمَاْثَمِ"

---

[1] یا اللہ میں اس بازار اور اہل بازار کی خوبیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور میں کسی کو دھوکا دوں یا مجھے کوئی دھوکا دے اور میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے۔ یا اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے اور تمام عرب و عجم کے بدکار لوگوں کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیئے کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۱۲ [2] میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں کوئی معبود نہیں اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کی تعریف زیادہ ہے۔ اللہ کی پاکی صبح و شام بیان ہونی چاہیئے سوائے خدا کے کسی میں قوت و قدرت نہیں۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر خدا کی رحمت نازل ہو۔ [3] یا اللہ میں تیرے فضل کا [illegible] اور عذاب اور قرض اور گناہوں کی [illegible] سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں جاکر یہ دُعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الظُّلْمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ تو خدائے تعالیٰ اُس کو بشمار اُن لوگوں کے جو اس بازار میں ہوں خواہ ناطق ہوں یا صامت ثواب عطا فرمائے گا۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بازار میں جب لوگ کاروبار دنیا میں مشغول ہوں تو تم خدا کی یاد زیادہ کرو کہ یہ تمہارے گناہوں کے کفارے کا باعث ہوگا اور حسنات کی زیادتی کا اور تم غافلوں میں نہ لکھے جاؤ گے۔ اور جب اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کو بازار جاؤ تو بازار میں پہنچتے ہی یہ پڑھو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَّيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ۔[1]

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچنے کے وقت یہ دُعا پڑھ لے گا خدائے تعالےٰ بے شمار اپنی کل مخلوقات کے جو ابتدا سے قیامت کے دن تک پیدا کرے گا اُسے ثواب عنایت فرمائے گا۔[2] سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اسباب یا کچھ اشیا خریدو تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہو اور تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِيْ فِيْهِ خَيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ فَضْلِكَ فَاجْعَلْ لِيْ فِيْهِ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُهٗ اَلْتَمِسُ فِيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ فَاجْعَلْ لِيْ فِيْهِ رِزْقًا۔[3]

---

[1] یا اللہ میں نقصان دہ سوداگری۔ جھوٹی اور کساد بازاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں [2] اللہ تعالےٰ پاک و پاکیزہ ہے اللہ کا شکر ہے سوائے خدا یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں حقیقی سلطنت اور ہر قسم کی تعریف اُسی کے لئے زیبا ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے خود [illegible] زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہر قسم کی خیر و خوبی اُسی کے ہاتھ میں ہے ۱۲ [3] یا اللہ میں نے جو اسے خریدا ہے تو اس غرض سے کہ تیری طرف سے اس میں مجھے کوئی بہتری حاصل ہو پس تو اس میں میرے لئے کوئی بہتری مقرر کرنا۔ یا اللہ [illegible] نے جو [illegible] سے خریدا ہے تو [illegible] س غرض سے کہ اسی کے سبب سے مجھ پر تیرا مزید فضل ہو [illegible] تو اسے میرے حق میں موجب فضل قرار دے [illegible] اللہ میں نے جو اسے خریدا ہے تو اس غرض سے کہ اس کے سبب سے تیری طرف سے مجھے زیادہ رزق ملے پس تو اس کی تقدیر سے میرا رزق [illegible] زیادہ کر دے [illegible]

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جو مال خریدتے تھے اُس پر برکۃ لنا لکھ دیا کرتے تھے۔ یَرکَۃَ لَنَا اس میں احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید حضرت اُنگلی سے لکھتے ہونگے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی چیز خریدنی چاہو تو تین مرتبہ یہ دُعا پڑھ لو[1] یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا دَائِمُ یَا رَؤُفُ یَا رَحِیْمُ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَمَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ اَنْ تَقْسِمَ لِیْ مِنَ التِّجَارَةِ الْیَوْمَ اَعْظَمَهَا رِزْقًا وَّ اَوْسَعَهَا فَضْلًا وَّ خَیْرَهَا عَاقِبَةً فَاِنَّهٗ لَا خَیْرَ فِیْمَا لَا عَاقِبَةَ لَهٗ ؕ

یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی جانور یا غلام خریدو تو یہ کہو[2] اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِیْ اَطْوَلَهَا حَیٰوةً وَّ اَكْثَرَهَا مَنْفَعَةً وَّ خَیْرَهَا عَاقِبَةً ؕ

حدیث حسن میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی چوپایہ خریدنے جاؤ تو تین دفعہ یہ دُعا پڑھ لیا کرو[3] اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ عَظِیْمَةَ الْبَرَكَةِ فَاضِلَةَ الْمَنْفَعَةِ الْمَیْمُوْنَةِ النَّاصِیَةِ فَیَسِّرْ لِیْ شِرَآءَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَیْرَ ذٰلِكَ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهَا اِلَی الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ لِّیْ مِنْهَا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ؕ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب تمہیں کسی کام کے لیئے جانا ہو تو ایسے وقت جایا کرو کہ آفتاب اتنا اونچا ہو گیا ہو کہ اُس کی شعاعوں کی سُرخی جاتی رہی ہو۔ جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرو اس طرح کہ رکعت اول میں بعد سورۂ حمد سورۂ قل ہو اللہ احد اور رکعت دوم میں قل یا ایہا الکفرون اور بعد سلام یہ دُعا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ غَدَوْتُ اَلْتَمِسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَّاسِعًا حَسَنًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّ اَعْطِنِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ الْعَافِیَةَ غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ غَدَوْتُ بِغَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ وَّلٰكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنَ الْحَوْلِ

---

[1] اے زندہ اے قائم اے ہمیشہ رہنے والے اے سب سے زیادہ مہربان اے بوقت حساب درگزر کرنے والے میں تیری عزت کا تیری قدرت کا اور اُن سب چیزوں کا جو تیرے علم میں ہیں واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج کی تجارت سے مجھے بہت سا رزق ملے اور بہت بڑی بزرگی حاصل ہو اور انجام بخیر ہو کیونکہ جن چیزوں کا انجام بخیر نہیں وہ کسی طرح اچھی نہیں ۱۲ [2] یا اللہ میرے لیئے اس کی عمر بڑھائے اس کا نفع زیادہ کر اور انجام بخیر ہو ۱۲ [3] یا اللہ اگر اس جانور سے برکت زیادہ ہو نفع زیادہ ملے اور یہ مبارک پیشانی بھی ہو تو اس کی خریداری میرے لیئے آسان فرما اور اگر اس کے خلاف ہو تو مجھے کسی اور ایسے جانور کی طرف متوجہ فرما دے جو میرے لیئے بہتر ہو کیونکہ تو عالم دانا ہے اور میں جاہل ناواقف تو قادر ہے اور میں محتاج اور تو پوشیدہ باتوں کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ ۱۲

وَالْقُوَّةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هٰذَا الْیَوْمِ فَبَارِكْ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ" [۱]

فقہ الرضا میں لکھا ہے کہ جب کسی مال کو باندھ کر حفاظت سے رکھنا منظور ہو تو اس پر آیۃ الکرسی پڑھ بھی دو اور لکھ کر بھی اس کے اندر رکھ دو اور یہ دعا بھی آیۃ الکرسی کے ساتھ لکھ دو۔ [۲] وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ لَا ضَیْعَةَ عَلٰی مَا حَفِظَهُ اللّٰهُ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ" اس عمل سے وہ مال ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

نیز فرمایا کہ اگر تمہارا مال تلف ہو جائے تو یہ دعا پڑھو [۳] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ وَفِیْ قَبْضَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ تَحْكُمُ فِیْهَا تَشَآءُ وَتَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی حُسْنِ قَضَائِكَ وَبَلَآئِكَ اَللّٰهُمَّ هُوَ مَالُكَ وَرِزْقُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ خَوَّلْتَنِیْ حِیْنَ رَزَقْتَنِیْ اَللّٰهُمَّ فَاَلْهِمْنِیْ شُكْرَكَ فِیْهِ وَالصَّبْرَ عَلَیْهِ حِیْنَ اُصِبْتُ وَاُخِذْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَعْطَیْتَ وَاَنْتَ اَصَبْتَ وَاَخَذْتَ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِیْ ثَوَابَهٗ وَلَا تَفْتِنِّیْ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ دُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی ذٰلِكَ قَادِرٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَكَ وَاِلَیْكَ وَمِنْكَ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ہ

---

[۱] یا اللہ میری صبح اس حالت میں ہوئی ہے کہ تجھ سے تیرے حکم کے مطابق تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھے بہت سا عمدہ سے عمدہ حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور وہ شے عنایت کر جس سے عافیت کلی حاصل ہو۔ میں نے اللہ کی قوت و قدرت سے صبح کی ہے اپنی طاقت سے نہیں بلکہ میں یہ جانتا ہوں کہ حقیقی قوت و قدرت یا اللہ تجھی میں ہے۔ یا اللہ میں آج کے دن برکت کا تجھ سے سائل ہوں۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے تمام معاملات میں برکت دے اور محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیج ۱۲ [۲] ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنائی ہے اور ایک پیچھے پھر اوپر سے پاٹ دیا ہے اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔ جس چیز کا خدا حافظ ہو وہ ضائع نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے بعد بھی وہ رُخ کریں تو یہ کہہ دے کہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے لیئے کافی ہے اُسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۱۲ [۳] یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے غلام اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ تیرے اختیار میں ہوں اور میری تقدیر تیرے ہاتھ ہے جو تو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے اور جس بات کا تو ارادہ کرتا ہے ظہور میں آتی ہے۔ یا اللہ جو تیرا فیصلہ ہے اور جو آزمائش تیری طرف سے ہوئی ہے بہتر اور قابل شکر ہے۔ یا اللہ وہ تیرا مال اور تیرا ہی رزق تھا اور میں تیرا بندہ ہوں جب تو نے مجھے عنایت کیا تھا اس کا مالک بنا دیا تھا۔ یا اللہ اب وہ مجھ سے چھن گیا ہے اور مجھے اس کا رنج و صدمہ ہے اس کے بارے میں مجھے صبر و شکر کی توفیق عنایت فرما یا اللہ تو نے ہی دیا تھا اور تو نے ہی لے لیا یا اللہ اب مجھے اس کے ثواب سے محروم نہ کیجیو اور دنیا و آخرت میں مجھے بھلا نہ دیجیو ذرا شبہ نہیں کہ تو میری حاجت برآری پر قادر ہے یا اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے تیرا ہی میں بندہ ہوں تجھ سے ہی میری حاجتیں متعلق ہیں اور ہر حالت میں میرا مرجع تو ہی ہے۔ میں اپنے نفس کے لیئے نفع و ضرر کا ذرا سا بھی اختیار نہیں رکھتا۔ ۱۲

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بازار بدترین حصص زمین ہیں اور وہ شیطان کے میدان ہیں جہاں وہ ہر روز صبح کو اپنا علم گاڑتا ہے اور کرسی بچھا کر بیٹھتا ہے اور اپنی اولاد کو پھیلا دیتا ہے کہ کسی کو یہ فریب دیں کہ وہ ڈنڈی ماریں کسی کو یہ بہکائیں کہ وہ پیمانے کم رکھیں کسی کو یہ دھوکا دیں کہ وہ ناپ میں چوری کریں اور کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈالیں کہ مال کی اصلی قیمت کچھ کی کچھ بتائیں۔ پھر بتاکید اُن سب کو یہ حکم دیتا ہے کہ جس گروہ کا باپ (آدم) مرگیا ہے اُس کی خوب خبر لو اور بہکانے میں کوئی دقیقہ نہ رکھو میں تمہارا باوا زندہ بیٹھا ہوں (اور اُن کے باپ کے سبب سے خفیف اور ذلیل ہوا ہوں) پس جو شخص اول بازار میں گھستا ہے اُس کے ساتھ شیطان آتا ہے اور جو شخص سب سے آخر بازار سے نکلتا ہے اُس کے ساتھ جاتا ہے اور مسجدیں خدا کے نزدیک بہترین حصہ زمین ہیں اور سب سے زیادہ پیارا خدا کو وہ شخص ہے جو مسجد میں سب سے پہلے جائے اور سب سے پیچھے باہر آئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو بازار میں سب سے پہلے داخل ہو اور سب سے پیچھے نکلے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا کاروبار بگڑ گیا ہو اُس سے کوئی شے نہ خریدو کیونکہ اُس سے لین دین کرنے میں برکت نہیں ہوتی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کُرد لوگوں سے میل جول نہ کرو وہ جنوں کا ایک گروہ ہے جن کے غائب ہونے کی قوت خدا نے سلب کرلی ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لوگ امراض متعدی مثل جذام و برص وغیرہ میں مُبتلا ہوں اُن سے لین دین نہ کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نو دولتوں سے سودا نہ کرو بلکہ اُن لوگوں سے کرو جنہوں نے نعمت و فراغت میں پرورش پائی ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسے کمینے آدمی سے جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پروا نہ کرتا ہو کوئی سودا نہ خریدو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے خارج ہے۔

نیز فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت کی ہے۔
حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہشام سے فرمایا کہ تو زیر سقف سائے میں رکھ کر اپنا مال نہ بیچ کیونکہ ایسی حالت میں اُس مال کی اصلیت نہیں کھلنے پاتی اور خریدار کو دھوکا ہو جاتا ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔
نیز فرمایا کہ جو شخص خریدتے وقت بھی قسمیں کھائے اور بیچتے وقت بھی خدائے تعالے قیامت کے دن اُس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔
حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ قسم ہرگز ہرگز نہ کھاؤ کیونکہ جو نفع قسم کھا کے حاصل کیا جائے وہ کھانا تو حلال ہو جاتا ہے مگر اس میں برکت نہیں رہتی۔
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا کرے کہ اِدھر لیا اُدھر بیچ دیا اُسے روزی ملے گی اور جو اس غرض سے روک رکھے کہ جب مہنگا ہو جائے تب بیچوں وُہ ملعُون ہے۔
یہ بھی فرمایا کہ جو گروہ کوئی مال لے کر کسی شہر میں آئے اُسے شہر کے اندر لانے دو باہر کے باہر سودا نہ کرو اور شہر کے رہنے والے لین دین کے بارے میں دیہات والوں کے لیئے دلّال نہ بنیں خدائے تعالے بعض مسلمانوں کے سبب سے بعض کو روزی پہنچاتا ہے۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسحاق بن عمار سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو صرّافی نہ کرنے دے کیونکہ صرّاف سود سے نہیں بچ سکتا۔ نہ کفن فروشی۔ کیونکہ کفن فروش لوگوں کی موت چاہتا ہے۔ اور جتنے لوگ زیادہ مرتے ہیں اُتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ نہ جَو وگندم فروشی کہ اس تجارت کا کرنے والا احتکار (مہنگا ہونے کی نیّت سے غلّے کا جمع کر کے رکھ چھوڑنا) سے نہیں بچ سکتا۔ نہ ذبح کرنے اور کھال اُتارنے کا پیشہ۔ اس پیشے کا کرنے والا سنگدل ہو جاتا ہے اور سنگدل رحمتِ خدا سے دُور ہے۔ اور نہ بردہ فروشی کیونکہ سب سے بدتر وہ آدمی ہے جو آدمیوں کو بیچے۔
حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے گھر میں ایک غلام عطا کیا اور اس بات کی ممانعت کر دی کہ اُس سے قصابی۔ حجّامی (یعنی پچھنے لگانا) اور

زرگری کا کام نہ لیا جائے۔

دوسری حدیثوں میں منقول ہے کہ اگر پچھنے لگانے کی اُجرت پہلے سے نہ ٹھہرائے اور بعد پچھنے لگانے کے جو کچھ دیدیں وہ لیلے تو اس پیشے کا مضائقہ نہیں ہے۔

بعض حدیثوں میں جولاہے کے پیشے کی بھی مذمت آئی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بچّوں کی تعلیم کے پیشے کی بابت دریافت کیا۔ فرمایا کہ اس کی اُجرت لیا کرو۔ اُس نے عرض کی کہ وہ اشعار کی کتابیں اور رسالہ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ آیا میں اپنی اُجرت پہلے سے ٹھہرالوں؟ فرمایا ہاں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہ شرط ہے کہ سب بچوں کو یکساں سمجھیو فیس کی کمی وبیشی کے لحاظ سے کسی پر کم اور کسی پر زیادہ توجہ نہ کیجیو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کی کہ اہل خلاف کہتے ہیں کہ معلمی کا پیشہ حرام ہے۔ فرمایا وہ دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے بچے قرآن مجید نہ پڑھیں۔ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی پڑھوائی معلم کو دے تو وہ اُس کے لئے بالکل جائز اور حلال ہے۔ ہاں یہ صورت بہتر ہے کہ پہلے سے چُکائے نہیں جو کچھ بچّے کا ولی خوشی سے دے قبول کرے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جب قرآن مجید فروخت کرو تو کاغذ وجلد کے فروخت کرنے کی نیت ہو نوشتے کے فروخت کی نیت نہ کرو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتابت قرآن مجید کی اُجرت لینے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پیسہ پیدا کرنے کی غرض سے ساری رات جاگتا ہے اور ضروری نیند نہ لے وہ کمائی اُس کے لئے حرام ہے۔ اکثر علما نے اس حرام کے لفظ کو کراہت شدید پہ محمول کیا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ جس شخص نے نوکری یا ملازمت کے عنوان سے اپنے آپ کو لوگوں کے اختیار میں دیدیا ہے اُس نے اپنی روزی اپنے اوپر خود

حرام کرلی ہے اور اپنے آپ کو خدا کی روزی سے محروم کرلیا۔

(۱۱)

کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی فضیلت

علی ابن ابی حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اپنی زمین خود بوتے جوتتے دیکھا حالانکہ حضرت کے پاؤں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں حضور کے خادم کہاں گئے کہ یہ کام آپ خود اپنے ہاتھوں سے انجام دے رہے ہیں؟ فرمایا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ اور حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اور میرے تمام آباؤ اجداد زمین کو اپنے ہی ہاتھوں سے بوتے جوتتے رہے ہیں۔ یہ تو تمام پیغمبروں کا اور اُن کے وصیوں کا اور اُن کی اُمتوں کے نیک لوگوں کا پیشہ ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ نے اپنے پیغمبروں کے لئے زمین کا جوتنا بونا پسند کیا ہے کہ اُنھیں مینھ کا آنا بُرا نہ لگے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے پیغمبروں کی روزی کھیتی اور دودھ دینے والے جانوروں کے تھن میں مقرر فرمائی ہے کہ جو بارش آسمان سے نازل ہو اس کا ایک قطرہ بھی اُنھیں ناگوار نہ معلوم ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کھیتیاں کرو اور باغ لگاؤ۔ واللہ کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کرسکتا۔ واللہ دجّال کے آجانے کے بعد بھی تم لوگ یہی پیشہ کرتے رہو۔

معتبر حدیث میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھیتی سب سے اچھا پیشہ ہے جس سے نیک اور بد سب کو رزق پہنچتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ نیک لوگ جو کچھ کھاتے ہیں اُن کا کھانا اُن کے لیئے استغفار کرتا ہے اور بدوں کا کھانا اُن پر لعنت۔ نیز بہت سے حیوانات اور پرند بھی کھیتی سے رزق پاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھیتی کرنا سب سے بڑی کیمیا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا۔ کاشتکار لوگ اور سب لوگوں کا خزانہ ہیں وہ زمین کو جوتتے

بوتے ہیں خدائے تعالےٰ اُن کو پاک و پاکیزہ روزی عنایت فرماتا ہے قیامت کے دن اُن کا مقام اور سب لوگوں سے بہتر ہوگا اور وہ مقربین میں شمار کیئے جائیں گے اور مبارک کے اسم سے موسوم ہوں گے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہُوا جو بیج ڈال رہے تھے۔ فرمایا بوئے جاؤ کہ خدائے تعالےٰ ہَوا کے ذریعہ سے بھی ویسے ہی اُگا سکتا ہے جیسے پانی کے ذریعہ سے۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ اُن حضرتؑ کا گزر چند ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو زمین جوت رہے تھے۔ فرمایا جوتے جاؤ کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام مزرعہ آباد کرنیکی غرض سے خود اپنے ہاتھ سے پھاوڑا لے کر زمین کھودا کرتے تھے اور جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہ خُرمے کی گٹھلیاں اپنے لعاب دہن سے تر کرکے اپنے دست مُبارک سے بو دیا کرتے تھے اور وہ اُسی وقت اُگ آیا کرتی تھیں۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے خاص اپنی مزدوری سے ایک ہزار غلام خرید کر آزاد فرمائے۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السّلام کی خدمت میں پہنچا دیکھا کہ آپ نے تیس سیر سے زیادہ عمدہ خرمہ کی گٹھلیاں اُٹھائی ہیں اور لیئے جا رہے ہیں اُس شخص نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا اگر منظورِ خدا ہے تو خرمہ کے لاکھ درخت ہیں۔ پھر آپ نے وُہ سب لے جا کر اپنے باغستان میں بو دیں وہ سب اُگ آئیں اور اُن میں سے ایک ضائع نہ ہُوئی۔

معتبر حدیث میں ابی عمرو سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام کو اس حالت میں دیکھا کہ موٹے کپڑے پہنے ہُوئے ہیں اور بیلچہ ہاتھ میں لیئے باغ میں خود کام کر رہے ہیں۔ اور پسینہ حضرت کی پشت مبارک سے ٹپک رہا ہے۔ میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں یہ بیلچہ مجھے عنایت کیجئے کہ میں یہ کام کروں۔ فرمایا نہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اپنی روزی پیدا کرنے کے لیئے خود دھوپ کی تکلیف پائے۔

دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ چھ چیزیں ایسی ہیں جن کا نفع مرنے کے بعد

بھی مومن کو پہنچ سکتا ہے۔ اوّل فرزند صالح جو اُس کے لئے استغفار کرتا ہو۔ دوسرے اس کا قرآن مجید جس میں لوگ تلاوت کرتے ہوں۔ تیسرے کنواں جو بنوا دیا ہو۔ چوتھے درخت جو لگوا دیا ہو۔ پانچویں نہر جو کھُدوا دی ہو۔ چھٹے کوئی نیک رسم جو اس طرح کر دی ہو کہ اُس کے مرنے کے بعد بھی لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں۔

حدیث حسن میں انھیں حضرتؑ سے منقول ہے کہ مرنے کے بعد جو چیزیں آدمی چھوڑ جاتا ہے اُن میں سے کوئی اُس پر ایسی شاق نہیں گزرتی جیسا روپیہ۔ راوی نے عرض کی کہ جب روپیہ ہو تو کیا کرے؟ فرمایا کہ باغات اور املاک و مکانات خرید لے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص چاہی یا نہری زمین بیچ کر اُس کے عیوض میں دوسری ویسی ہی زمین نہ خرید لے گا تو اُس کی قیمت نقد ضائع ہو جائے گی اور اُس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا

(۱۲)

کھیتی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر آئے تو کھانے پینے کے محتاج ہوئے۔ حضرت جبرئیلؑ سے شکایت کی۔ اُنھوں نے کہا کہ کھیتی کیا کیجئے۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ مجھے کوئی دُعا تو سکھلا دو۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ دُعا بھی پڑھ لیا کرو۔ [۱] اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَؤُوْنَةَ الدُّنْيَا وَ كُلَّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَ اَلْبِسْنِي الْعَافِيَةَ حَتّٰى تُهَنِّئَنِي الْمَعِيْشَةَ۔

حدیث حسن میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کھیت میں بیج ڈالنا چاہو تو پہلے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر رو بقبلہ کھڑے ہو اور تین مرتبہ یہ کہو [۲] اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ کہو [۳] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا مُّبَارَكًا وَّ ارْزُقْنَا فِيْهِ السَّلَامَةَ اس کے بعد جو دانے ہاتھ میں ہیں وہ بو دو۔

---

[۱] یا اللہ تو میری دنیا کی روزمرہ کی ضرورتوں کا کفیل ہو جا اور فکر جنت کے سوا اور افکار سے نجات دے اور مجھے مکروہات سے محفوظ رکھ کہ زندگانی دُنیا گوارا ہو۔ [۲] کیا دیکھتے ہو کہ تم جو کچھ بوتے ہو آیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگانے ہیں ۱۲ [۳] یا اللہ ان دانوں میں برکت دے اور ہمارے لیئے ان میں سلامتی عطا فرما۔ ۱۲

دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانے بونے وقت یہ کہو[1] اَللّٰھُمَّ قَدْ بَذَرْتُ وَاَنْتَ الزَّارِعُ فَاجْعَلْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا

دوسری روایت میں فرمایا کہ پودے لگانے اور بیج ڈالنے کے وقت جس جس دانے پر یہ پڑھ دو[2] سُبْحَانَ الْبَاعِثِ الْوَارِثِ تو انشاءاللہ ضائع نہ ہوگا۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ درخت لگانے اور کھیت بونے کے وقت یہ آیت پڑھو[3] وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیج میں سے ایک مُٹھی بھر لو، روبقبلہ کھڑے ہو جاؤ اور تین مرتبہ یہ پڑھو[4] ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ؕ پھر کہو[5] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَرْثًا مُّبَارَكًا وَّارْزُقْنَا فِيْهِ السَّلَامَةَ وَالتَّمَامَةَ وَاجْعَلْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَلَا تَحْرِمْنِيْ خَيْرَ مَا اَبْتَغِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ بِمَا مَنَعْتَنِيْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ ؕ اس کے بعد وہ مٹھی بو دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خرمے کے درخت خوب پھلیں اور خرمے بھی عمدہ ہوں اُسے چاہیئے کہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں لے کر نیم کوب کرے اور ہر شگوفہ میں تھوڑی تھوڑی چھڑک دے اور باقی کو ایک پاک تھیلی میں بھر کر خرموں کے درخت کے بیچ میں رکھ دے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خرمے کے درخت نہ کاٹو ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب نازل ہو۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ خرمے کا درخت کاٹنا مکروہ ہے۔ لوگوں نے دریافت

---

[1] یا اللہ بیج تو میں نے ڈال دیا اُگانے والا تو ہے اب تو ان کی بالیں بنا دے ۱۲ [2] بعد موت زندہ کرنے والا اور سب کے بعد باقی رہنے والا پاک و پاکیزہ ہے ۱۲ [3] اچھی بات کی مثال اچھے درخت کی سی ہے جس کی جڑ قائم ہو۔ اور شاخیں آسمان کی طرف اور ہر وقت اپنے خدا کے حکم سے پھل دیتا رہے ۱۲ [4] کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگانے والے ہیں ۱۲ [5] یا اللہ تو ہمارے لئے اس کھیتی کو مبارک کر اور ہمیں اس میں سے پورا پورا رزق سلامتی کے ساتھ حاصل ہو۔ ان بیجوں کو بالیں بنا دے اور جو نفع اُن سے میں چاہتا ہوں اس سے مجھے محروم نہ کر اور واسطہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل پاک کا جو نفع تو مجھے پہنچائے اُس سے آزمائش میں نہ ڈال ۱۲۔

کیا کہ اور درختوں کا کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر اُنھوں نے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ جو بیری کے درخت جنگل میں ہوں اُن کا کاٹنا اچھا نہیں کیونکہ وہاں درخت کم ہوتے ہیں مگر شہر میں ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا میرے والد ماجد نے بیری کا درخت کاٹ کر اُسکے بجائے انگور کا لگایا تھا۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کھیتوں میں آدمیوں کا فضلہ ڈالنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جناب عیسٰی کا ایک ایسے شہر سے گزر ہوا جہاں کے میوؤں میں کیڑے بہت ہوتے تھے۔ شہر کے باشندوں نے اس بات میں اُن حضرتؑ سے شکایت کی۔ فرمایا کہ جب تم درخت لگاتے ہو تو اُس کے تھالوں میں پہلے مٹی ڈالتے ہو اور پھر پانی دیتے ہو اسی سبب سے میوؤں میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ آئندہ سے پہلے پانی دیا کرو پیچھے مٹی ڈالا کرو۔ چنانچہ اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کیا تو وہاں کے میووں میں کیڑوں کا ہونا موقوف ہوگیا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بیری کے درختوں کو سینچے تو ایسا ہے گویا کسی مومن کو عین تشنگی کے وقت پانی پلایا۔

نیز فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے جتنے درخت پیدا کیے سب میوہ دار تھے اور سب کے پھل کھانے کے لائق تھے۔ جب لوگ خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے قائل ہوئے آدھے درختوں کے میوے جاتے رہے اور کانٹے جو درختوں میں پیدا ہوئے اُس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے شرک شروع کیا یعنی مخلوق کی تعظیم و عبادت مثل خالق حقیقی کے کرنے لگے۔

چودھواں باب

سفر کے آداب

۱

کون کون سے سفر جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز کون کون سے دن تاریخیں سفر کے لیئے سعد ہیں اور کون کون سی نحس

جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ لکھا ہے کہ سفر صرف تین باتوں کے لئے کرنا چاہیئے۔ اول اس لئے کہ اس سفر میں توشۂ آخرت حاصل ہو۔ دوسرے اس لیئے کہ اُمور معیشت کی اصلاح ہو۔ تیسرے سیر و تفریح کے لیئے بشرطیکہ حرام نہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر کرو کہ تمہیں صحت حاصل ہو۔ جہاد کرو کہ تمہیں دین و دُنیا کی غنیمت ملے اور حج کرو کہ مال دار ہو جاؤ اور کسی کے محتاج نہ رہو۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر ایک قطعہ عذاب ہے اس لئے سفر سے جو کام مدنظر ہے جب وہ پورا ہو جائے تو بہت جلد پلٹ کر اپنے اہل و عیال میں آجاؤ۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ محمد ابن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں ایسے ملک میں جایا کرتا ہوں جہاں سوائے برف اور یخ کے اور کوئی شئے نہیں ہوتی (وہاں وضو وغیرہ کی آدمی کیا تدبیر کرے؟) فرمایا کہ جب حالت اضطرار ہے تیمم کرلے اور پھر کبھی ایسے ملک میں نہ جائے جہاں (احکام دین کی تعمیل نہ ہو سکے اور) دین برباد ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام کی خدمت میں آکر یہ عرض کی کہ میں سفر میں جانا چاہتا ہوں آپ میرے لیے دُعا کریں۔ فرمایا تو کس دن جائے گا؟

عرض کی دوشنبہ کو۔کیونکہ وہ دن مبارک ہے اُس دن حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پیدا ہوئے ہیں۔حضرت نے فرمایا جو یہ کہتے ہیں جھوٹے ہیں۔جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ توجمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے۔ دوشنبہ سے زیادہ تو کوئی دن بھی منحوس نہیں ہے کہ اُسی دن جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے وفات پائی۔اُسی دن ہم اہل بیتؑ کے گھر آسمانی وحی کا آنا بند ہوا۔اور اُسی دن ہم اہل بیتؑ کا حق غصب کیا گیا۔آیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے مشکلیں آسان ہونے کا ایسا دن بتلادوں کہ جس میں خدائے تعالےٰ نے لوہا حضرت داؤد علیہ السّلام کے لئے نرم کردیا؟ اس نے عرض کیا ہاں یا ابن رسولؐ اللہ۔فرمایا کہ وہ سہ شنبہ یعنی منگل کا دن ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو چاہیئے کہ سنیچر کے دن جائے کیونکہ اگر پہاڑ سے کوئی پتھر بھی اُس دن ہٹے گا تو خدائے تعالےٰ اُس کو ضرور بالفور اُسی جگہ واپس پہنچا دے گا۔اور جب مشکل کام درپیش ہوں تو منگل کے دن جائے کہ اُس دن لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہوا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پنجشنبہ یعنی جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا و رسولؐ خدا اور فرشتوں کو پسند ہے۔

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کی صبح کو سفر کرنا اور حاجات دنیاوی کے بارے میں کوشش کرنا اس لئے مکروہ ہے کہ مبادا نماز جمعہ رہ جائے مگر بعد نماز برکت کے لئے ہر کام کرنا اچھا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ شب جمعہ میں سفر کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مہینے کے آخری چہارشنبہ میں اُن لوگوں کا قول باطل کرنے کی نیت سے جو اس دن سفر کرنا فال بد سمجھتے ہیں سفر کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور خدائے تعالےٰ اس کی ہر حاجت پوری کردے گا۔

بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ان تاریخوں میں سفر نہ کرو۔تیسری۔چوتھی۔پانچویں تیرھویں۔سولھویں۔بیسویں۔اکیسویں۔چوبیسویں۔پچیسویں اور چھبیسویں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ چوتھی اور اکیسویں سفر کے لئے اچھی ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آٹھویں اور تیئیسویں سفر کے لیئے اچھی نہیں ہے۔ اگر تاریخ سعد ہو اور دن نحس یا تاریخ نحس ہو اور دن سعد تو دن کی رعایت کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہفتہ کے دن کے بارے میں زیادہ معتبر حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں سفر یا نکاح کرے تو انجام اچھا نہ ہوگا

۲

صدقہ دینے اور دُعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا دفع ہونا

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صدقہ دے دو اور جس روز چاہے سفر کرو۔

دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُنہیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ایسے دنوں میں جیسے چہار شنبہ وغیرہ ہیں سفر کرنا مکروہ ہے؟ فرمایا کہ سفر شروع کرتے وقت صدقہ دیدو اور جس وقت چاہے چلے جاؤ۔

ایک اور صحیح حدیث میں منقول ہے۔ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ میں علم نجوم دیکھا کرتا تھا اور طالع وغیرہ پہچانتا تھا اور میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی تھی کہ خاص خاص ساعتوں میں خاص خاص کام کرنے چاہئیں۔ آخر میں نے اپنا یہ خدشہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کسی امر کا خیال آئے تو اس کے بعد پہلا مسکین جو تیری نظر پڑے اُسے کچھ صدقہ دیدے اور اُس کام کو چلا جا خدائے تعالےٰ اس کا ضرر تجھ سے دفع کر دے گا۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کے وقت کچھ صدقہ دیدیتا ہے خدائے تعالےٰ اُس دن کی نحوست اُس سے دفع کر دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السّلام کا ارادہ اپنے مزرعوں میں سے کسی مزرعہ میں جانے کا ہوتا تھا تو سلامتی کے لئے راہ خدا میں کچھ خیرات

کرتے اور یہ صدقہ اس وقت دیتے جب پاؤں رکاب میں رکھتے اور جب بفضلِ خدا وہ
حضرت صحیح وسلامت واپس آجاتے تو خدائے تعالےٰ کا شکر بجا لاتے اور جو کچھ میسّر ہوتا
تصدق فرماتے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ عبدالملک نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
میں عرض کیا کہ میں علم نجوم کی بلا میں مبتلا ہوگیا ہوں۔ چنانچہ جب میں کسی کام کو جانا چاہتا
ہوں تو زائچے میں نظر ڈالتا ہوں۔ اگر کوئی بدی نظر آتی ہے تو میں جانا موقوف کرتا ہوں
اور بیٹھ رہتا ہوں اور اگر بھلائی دکھائی دیتی ہے تو چلا جاتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ آیا
تو نجوم سے یہ حکم لگا لیتا ہے کہ یہ حاجت پوری ہوجائے گی؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں
ابنِ رسول اللہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا تو اپنی نجوم کی کتاب جلا ڈال۔

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی مومن کو ایسے اوقات میں سفر
پیش آئے جن میں سفر مکروہ ہے تو آغاز سفر سے پہلے سورۂ الحمد۔ قل اعوذ برب الفلق۔
قل اعوذ برب الناس۔ آیۃ الکرسی۔ انا انزلناہُ اور سورۂ آل عمران کی یہ آخری آیتیں پڑھے۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيٰتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ
يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُودًا وَّعَلٰى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَ
يْتَهُ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ
فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْ
تَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا
وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقٰتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّا
تِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهُ
حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰهُمْ
جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ

فِيهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۝ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۝ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[1] اور ان کے بعد یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِكَ يَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِيْ حَوْلٍ إِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتَازُهَا ذُوْ قُوَّةٍ إِلَّا مِنْكَ أَسْئَلُكَ بِصِفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَعِتْرَتِهِ وَسُلَالَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهٗ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهٗ وَيُمْنَهٗ وَبَرَكَاتِهِ وَاقْضِ لِيْ فِيْ مُتَصَرَّفَاتِيْ بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْمُغْوِيَةِ وَكُلِّ ذِيْ قُدْرَةٍ لِّيْ عَلٰى أَذِيَّةٍ حَتّٰى أَكُوْنَ فِيْ جُنَّةٍ وَّعِصْمَةٍ مِّنْ كُلِّ بَلَاۗءٍ وَّنِعْمَةٍ وَّأَبْدِلْنِيْ مِنَ الْمَخَاوِفِ فِيْهِ أَمْنًا وَّمِنَ الْعَوَائِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصُدَّنِيْ صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحِلَّ بِيْ طَارِقٌ مِّنْ أَذَى الْعِبَادِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْأُمُوْرُ إِلَيْكَ تَصِيْرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ۔

---

[1] بلاشک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات دن کے تغیر و تبدل میں اُن عقلمندوں کے لیئے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یاد کرتے رہتے ہیں آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کرکے یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے ان کو فضول نہیں بنایا۔ افعال فضول کے صادر ہونے سے تیری ذات پاک ومنزہ ہے بس ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے۔ اے پروردگار جس کو تو جہنم میں بھیجے گا اُس کی پوری پوری رسوائی ہو گی۔ اور ظالموں کی کوئی مدد نہ کر سکے گا۔ اے پروردگار ہم نے بیشک راہ ایمان کی طرف بلانے والے کی آواز سُنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کردے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیّت میں کیجیو۔ اے پروردگار جن جن چیزوں کے تونے اپنے رسولوں کی زبانی وعدے کیئے ہیں وہ سب عطا فرمائیو اور قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ کیجیو بلا شبہہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے پس خدائے تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول کرلی اور یہ فرمایا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل ضائع نہ کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت کیونکہ دونوں کی اصل ایک ہی ہے۔ یہی وہ خاص لوگ جنھوں نے میرے سبب سے اپنے وطن چھوڑے۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے طرح طرح کی تکلیفیں پائیں۔ کافروں سے لڑے اور جہاد میں شہید ہوگئے اُن کے گناہوں کو میں ضرور بالضرور بخش دوں گا اور اُن کو اُن جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ اجر اُن کا اللہ کی طرف سے ہوگا اور بہتر سے بہتر اجر خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ کفار کا اس دنیا کا عیش تجھ کو ہرگز ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے یہ چندروزہ ہے پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے مگر جو لوگ اپنے خدا سے ڈرتے رہتے ہیں اُن کے لئے اُس

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ سات چیزوں کا مسافر کے سامنے آنا منحوس ہے۔ اوّل کوّے کا داہنی جانب بولنا۔ دوسرے کتّے کا جو دم اٹھائے ہوئے ہو۔ تیسرے بھیڑیا جو اپنی دُم کے بل بیٹھا ہو۔ اور اُس کو دیکھ کر چیخے۔ اور تین دفعہ اونچا نیچا ہو۔ چوتھے ہرن جو داہنی طرف سے راستہ کاٹ کر بائیں جانب کو چلا جائے۔ پانچویں اُلّو کا بولنا۔ چھٹے سفید بالوں والی بڑھیا کا سامنے آنا۔ ساتویں کنکٹے گدھے کا سامنے آنا۔ جب کسی مسافر کے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی آجائے۔ اور اُس کے دل میں خوف اور وہم پیدا ہو تو اُسے لازم ہے کہ یہ دُعا پڑھے [۵] اِعْتَصَمْتُ بِكَ يَارَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِي نَفْسِي فَاعْصِمْنِي ذٰلِكَ پھر اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب سفر سے پہلے صدقہ دینے لگو تو یہ دُعا پڑھ لو۔

[۶] اَللّٰهُمَّ اِنِّي اشْتَرَيْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِي وَسَلَامَةَ سَفَرِي وَمَا مَعِي فَسَلِّمْنِي وَسَلِّمْ مَا مَعِيَ وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِي بِبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ اور بعد صدقہ دینے کے یہ

نے جنتیں مہیا کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالےٰ کی طرف سے مہمانیاں ہوں گی اور جو کچھ خدا نے نیک لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ بہت ہی اچھا ہے بے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ان میں سے جو جو خدائے تعالےٰ پر۔ قرآن مجید پر اور پہلے نبیوں کی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اللہ سے ڈرتے رہیں گے اور اس کی آیتوں کو تھوڑی قیمت پہ نہ بیچیں گے اُن کا اجر بھی خدائے تعالےٰ کے پاس مہیّا ہے اور خدائے تعالےٰ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو جو اُمور تم پر واجب کیے گئے ہیں اپنے نفوس کو ان کی تعمیل پہ آمادہ کرو جو مصیبتیں تم پر پڑیں ان کو سہو اپنے ائمہ کا ساتھ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ ۱۲

[۳] یا اللہ جو حملہ کرنے والا حملہ کرتا ہے وہ تیری قوت سے اور جو دولت نفع پہنچاتی ہے وہ تیرے ہی حکم سے۔ کوئی متحرک بغیر تیری قدرت کے حرکت نہیں کر سکتا اور قوی جس قوت کے سبب ممتاز ہے وہ تیرا ہی عطیہ ہے۔ میں تیرے بندوں میں سے سب سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سے سب سے بہتر تیرے نبی محمد مصطفیٰ اور ان کی اولاد کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر رحمت نازل کر اور مجھے آج کے دن کے شر اور نقصان سے بچا لے اور خیر و برکت عطا کر اور اتنی حاجتیں میری پوری کر جو چیزیں میرے قبضہ میں ہیں ان کا انجام بخیر ہو۔ مجھے تجھ سے اور میرے متعلقین کو مجھ سے محبت پیدا ہو۔ ان خواہشوں میں کامیاب ہوں اور گمراہ کرنے والی سرکشی سے محفوظ ہوں اور جو مجھے ایذا پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں وہ تکلیف نہ پہنچا سکیں۔ میں ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے تیری پناہ اور حفاظت میں رہوں۔ آج کے خوف کو امن سے بدل دے اور مشکلوں کو آسانی سے کہ حصول مقصد میں کوئی خارج نہ ہو سکے اور مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ سکے اے وہ ذات کہ جس کے مانند کوئی اور شے نہیں ہے اور وہ ہر راز کا سننے والا اور ہر پوشیدہ بات کا دیکھنے والا ہے بلاشک تو ہر شے پر قادر اور تمام امور کا مرجع ہے ۱۲ [۵] اے پروردگار میرے جو خطرہ میرے دل میں گزر رہا ہے اس کے شر سے ڈر کر تیری پناہ پکڑتا ہوں پس تو مجھے اس سے بچا لے ۱۲ [۶] یا اللہ میں اس صدقہ سے اپنی سلامتی اپنے سفر کی سلامتی اور جو جو کچھ میرے ساتھ ہے اُس سب کی سلامتی خریدتا ہوں پس تو مجھے اور میرے ساتھ کے جملہ

پڑھو[1] لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ بِسْمِ اللّٰهِ دَخَلْتُ وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْ نِسْيَانِيْ وَعَجَلَتِيْ بِسْمِ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ اللّٰهُ فِيْ سَفَرِيْ هٰذَا ذَكَرْتُهٗ اَمْ نَسِيْتُهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مُسْتَعَانٌ عَلَى الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَاَطْوِلَنَا الْاَرْضَ وَسَيِّرْنَا فِيْهَا بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لَنَا ظَهْرَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوُلْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَاصِرِيْ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ عَنِّيْ بُعْدَهٗ وَمَشَقَّتَهٗ وَاَصْحِبْنِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْنِيْ فِيْ اَهْلِيْ بِخَيْرٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

(۳)

روانگی کے وقت کا غسل۔ نماز اور دُعائیں

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو سنّت ہے

---

[1] سوائے اللہ کے جو صاحب کرم اور بُردبار ہے اور کوئی معبود نہیں ہے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے اور کوئی معبود نہیں اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو مخلوقات ان کے اندر اور جو مخلوقات ان کے مابین ہیں اُن سب کا اور عرش عظیم کا پروردگار ہے اُس کی ذات جو کچھ بھی مخلوق اس کی نسبت کہے (مثلاً بیٹا یا جورو یا شریک) اس سے پاک و منزّہ ہے۔ تمام پیغمبروں پر سلام ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو کل مخلوقات کا خبرگیراں اور روزی دہندہ ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آلِ پاکیزہ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہر مخالفِ حق ظالم اور ہر لعین شیطان سے مجھے پناہ دیجیو میں اللہ کا نام لے کر گھر میں آتا ہوں اور اللہ کا نام لے کر گھر سے نکلتا ہوں۔ یا اللہ میں اپنی خورجی اور گٹھری تیرا نام لے کر آگے روانہ کرتا ہوں۔ اس سفر میں وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا۔ یا اللہ تمام امور میں مدد تجھ سے طلب کی جاتی ہے تو ہی سفر میں ساتھ دیتا ہے اور تو ہی اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہے یا اللہ ہمارا سفر ہم پر آسان کردے زمین ہمارے قدموں کے نیچے سمٹتی چلی جائے۔ یا اللہ ہمارا سفر ہمارے لئے باعث درستیٔ اُمور ہو اور جو کچھ تو اس میں ہمیں عطا فرمائے وہ ہمارے لئے مبارک ہو اور ہمیں آتش دوزخ سے بچائیو۔ یا اللہ میں سفر کی صعوبت۔ حالت کی دگرگونی اور اہل و عیال مال و دولت اور زن و فرزند کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تو میرا قوت بازو اور مددگار ہے۔ یا اللہ گھر سے دُوری کا اور تکلیف کا زمانہ جلد ختم ہو۔ راستے میں میرا ساتھ دیجیو اور میرے بال بچوں کی اچھی طرح حفاظت

کہ روانگی سے پہلے غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دُعا پڑھے[1] بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَالصَّادِقِیْنَ عَنِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰھُمَّ طَہِّرْ بِہٖ قَلْبِیْ وَ اَشْرَحْ بِہٖ صَدْرِیْ وَنَوِّرْ بِہٖ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ نُوْرًا وَّطَہُوْرًا وَّحِرْزًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّاٰفَۃٍ وَّعَاھَۃٍ وَّسُوْٓءٍ مِّمَّآ اَخَافُ وَاَحْذَرُ وَطَہِّرْ قَلْبِیْ وَجَوَارِحِیْ وَعِظَامِیْ وَشَعْرِیْ وَبِشْرِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ شَاھِدًا یَوْمَ حَاجَتِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ اِلَیْکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر امین جس کے سپرد سفر میں جاتے وقت آدمی اپنے بال بچوں کو کر جائے یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے[2] اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَ مَالِیْ وَذُرِّیَّتِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَخَاتِمَۃَ عَمَلِیْ۔

ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جس نماز کا حدیث ماسبق میں بیان ہوا اس کی رکعت اوّل میں سورۂ قل ہو اللہ احد اور رکعت دوم میں سورۂ انا انزلناہ پڑھنی چاہیے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے بال بچوں کو ایک حجرے میں جمع کر کے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ الْغَدَاۃَ

---

[1] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کسی میں قوت و قدرت نہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کے سچے جانشینوں کی جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ملت پر قائم ہوں۔ ان سب پر خدائے تعالےٰ کی رحمت ہو۔ یا اللہ اس غسل سے میرا دل پاک۔ سینہ فراخ اور قبر نورانی کر دے۔ یا اللہ میرے لیئے اس غسل کو روشنی۔ پاکیزگی ہر بیماری سے شفا اور ہر بلا و آفت و بدی جن جن سے میں ڈرتا ہوں اُن سب کا حرز گردان۔ اور میرا دل۔ اعضا۔ ہڈیاں۔ خون۔ بال۔ چہرہ۔ گودا رگ و پٹھے اور میری جن جن چیزوں کو زمین اُٹھائے ہوئے ہے ان سب کو اس غسل سے پاک کر دے۔ یا اللہ جس دن مجھے تجھ سے حاجت پیش آئے تو لے تمام عالم کے پروردگار یہ غسل میرا (طہارت کا) شاہد ہو۔ بالتحقیق تو ہر شے پر قادر ہے۔ ۱۲

[2] یا اللہ میں اپنی جان اپنے اہل و عیال۔ اپنا مال۔ اپنی اولاد۔ اپنی دنیا اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنا انجام تیرے سپرد کرتا ہوں۔ ۱۲

نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَالشَّاهِدَ مِنَّا وَالْغَائِبَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ جِوَارِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتَكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بِنَا مِنْ عَافِيَتِكَ وَفَضْلِكَ ۔[1]

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ اُس نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے[2] اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَوُلْدِيْ وَمَنْ كَانَ مِنِّيْ بِسَبِيْلٍ الشَّاهِدَ مِنْهُمْ وَالْغَائِبَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّا اِلَيْكَ رَاغِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ هٰذَا التَّوَجُّهَ طَلَبًا لِّمَرْضَاتِكَ تَقَرُّبًا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ فَبَلِّغْنِيْ مَا اُؤَمِّلُهُ وَاَرْجُوْهُ فِيْكَ وَفِيْ اَوْلِيَآئِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۔ یا یہ پڑھے[3] اَللّٰهُمَّ خَرَجْتُ فِيْ وَجْهِيْ هٰذَا بِلَا ثِقَةٍ مِّنِّيْ لِغَيْرِكَ وَلَا رَجَاءٍ يَاْوِيْ بِيْ اِلَّا اِلَيْكَ وَلَا قُوَّةٍ اَتَّكِلُ عَلَيْهَا وَلَا حِيْلَةٍ اَلْجَاُ اِلَيْهَا اِلَّا طَلَبَ رِضَاكَ وَ وَابْتِغَاءَ رَحْمَتِكَ وَتَعَرُّضًا لِّثَوَابِكَ وَسُكُوْنًا اِلٰى حُسْنِ عَآئِدَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا سَبَقَ لِيْ فِيْ عِلْمِكَ فِيْ وَجْهِيْ مِمَّا اُحِبُّ وَاَكْرَهُ اَللّٰهُمَّ فَاصْرِفْ عَنِّيْ مَقَادِيْرَ كُلِّ بَلَآءٍ وَمَقْضِيَّ كُلِّ لَاْوَآءٍ وَّابْسُطْ عَلَيَّ كَنَفًا مِّنْ رَحْمَتِكَ وَلُطْفًا مِّنْ عَفْوِكَ وَسَعَةً مِّنْ رِّزْقِكَ وَتَمَامًا مِّنْ نِّعْمَتِكَ وَجِمَاعًا مِّنْ مُّعَافَاتِكَ وَوَفِّقْ لِيْ فِيْهِ يَا رَبِّ جَمِيْعَ قَضَآئِكَ عَلٰى مُوَافَقَةِ هَوَايَ وَحَقِيْقَةِ اَمَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ مَا اَحْذَرُ وَمَا لَا اَحْذَرُ عَلٰى نَفْسِيْ مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ذٰلِكَ خَيْرًا لِّيْ وَدُنْيَايَ مَعَ مَا اَسْئَلُكَ اَنْ تَخْلُفَنِيْ فِيْمَنْ خَلَّفْتُ وَرَآئِيْ مِنْ وُّلْدِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَاِخْوَانِيْ وَجَمِيْعِ خِزَانَتِيْ بِاَفْضَلِ مَا تَخْلُفُ بِهٖ غَآئِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَحْصِيْنِ كُلِّ عَوْرَةٍ وَحِفْظِ كُلِّ مَضْيَعَةٍ وَّتَمَامِ كُلِّ نِعْمَةٍ وَّدِفَاعِ كُلِّ سَيِّئَةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ مَحْذُوْرٍ وَّصَرْفِ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّ

---

[1] یا اللہ میں آج کی صبح کو اپنی جان، اپنا مال، اپنے بال بچے اور جو میرے عزیز حاضر ہیں اور جو غائب ہیں ان سب کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یا اللہ تو ہم سب کی حفاظت کر اور ہمیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے یا اللہ ہم سے اپنی نعمت سلب نہ فرما اور تیرا فضل اور تیری عنایتیں جو ہمارے حال پر ہیں اُن میں فرق نہ آئے ۱۲

كَمَالِ مَا يَجْمَعُ لِي بِهِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ ارْزُقْنِيْ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَطَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَ الْيَوْمَ دِيْنِيْ وَنَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ وَذُرِّيَّتِيْ وَجَمِيْعَ اِخْوَانِيْ اَللّٰهُمَّ احْفَظِ الشَّاهِدَ مِنَّا وَالْغَائِبَ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِيْ جِوَارِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتَكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بِنَا مِنْ نِعْمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّفَضْلٍ ط۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سفر کا ارادہ کرتے

۲؎ یا اللہ میں آج کے دن اپنی جان اپنے اہل وعیال۔ اپنا مال و دولت اپنی اولاد اور اپنے عزیز کیا حاضر اور کیا غائب سب تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یا اللہ تو ہماری حفاظت کر۔ یا اللہ ہمیں اپنی رحمت میں پھر جمع کر دیجیو اور اپنا فضل ہم سے سلب نہ فرما کیونکہ ہم سب تیری طرف متوجہ ہیں۔ یا اللہ ہم سفر کی صعوبت اور حالت کے تغیر سے اور اہل وعیال مال و دولت اور بال بچوں کو نظر لگ جانے سے دنیا و آخرت میں تیری پناہ مانگتے ہیں۔ یا اللہ میں تیری رضا جوئی اور تیرا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرتا ہوں یا اللہ میری جو جو آرزوئیں ہیں وہ سب پوری ہو جائیں کیونکہ اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے تیری ذات پاک اور تیرے خاص دوست میری اُمیدگاہ ہیں۔ ۱۲

۳؎ یا اللہ میں اس سفر میں اپنے اوپر بھروسہ کرکے نہیں نکلا ہوں۔ میرا جو بھروسہ ہے تجھ پر ہے اور میری جو امید ہے تجھ سے ہی وابستہ ہے۔ سوائے تیری رضا جوئی کے نہ مجھ میں کوئی قوت ہے جس پر بھروسہ کروں۔ اور نہ کوئی تدبیر آتی ہے جس پر تکیہ کرلوں میں صرف تیری رحمت کا طالب تیرے ثواب کا آرزومند اور تیری طرف سے جو فوائد پہنچیں ان کی خواہش رکھنے والا ہوں۔ اس سفر میں مجھے جو جو اچھی بُری باتیں پیش آتی ہیں ان کا علم میری بہ نسبت تجھے کہیں زیادہ ہے یا اللہ جو بلائیں اور تنگیاں میرے لئے مقدر ہو چکی ہوں اُن کو دُور کر دے۔ اپنی رحمت میرے لئے وسیع فرما۔ گناہ میرے بخش دے رزق بکثرت عنایت کر نعمت اپنی پوری کر نہ مجھے کسی سے تکلیف پہنچے اور نہ کسی کو مجھ سے اور اے پروردگار میرے جو جو فیصلے تونے میرے حق میں فرمائے وہ میری آرزوؤں کے موافق اور میری امیدوں کے مطابق ہوں اور جن جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کے متعلق خوف ہے اور جن سے خوف نہیں ہے اور تو ان سب کو مجھ سے بہتر جانتا ہے اُن سب کے شر سے تو مجھے محفوظ رکھنا اور اس سفر کو دنیا و آخرت کی بہبودی کا باعث میرے لئے قرار دے۔ یا اللہ میں اپنے بال بچے اہل وعیال مال و دولت عزیز و قریب جو جو چھوڑے جاتا ہوں ان سب کی حفاظت ان سے بہتر فرمائیو جیسی کہ تو ان مومنین کے متعلقین کی فرماتا ہے جو اپنے گھر سے غائب ہوتے ہیں۔ نہ میرے متعلقین کے ستر اور پردے میں بٹہ لگے اور نہ کوئی شے ضائع ہو۔ نعمتیں تیری ان کے لئے جاری رہیں ہر قسم کی بُرائی اور خوف وخطر کی چیزیں دور ہوتی رہیں اور کوئی ناگوار امر پیش نہ آئے اور جن چیزوں سے مجھے تیری رضا ملے اور دنیا و آخرت میں خوشی ہو وہ سب ان کو میسر آئیں۔ اس سوال کے پورا کرنے کے بعد مجھے اپنی یاد اپنا شکر اور اپنی بندگی و عبادت کی توفیق عنایت فرما کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے اور تیری رضا کے سوال کے بعد یا اللہ میں آج کے دن اپنا دین و ایمان۔ جان و مال۔ اہل وعیال اور عزیز و قریب سب تیرے سپرد کرتا ہوں یا اللہ جو گھر میں ہیں ان کی اور جو پردیس میں ہیں ان کی تو ہر طرح سے حفاظت فرمائیو۔ یا اللہ تو ہمیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دیجیو۔ نعمت اپنی سلب نہ کیجیو اور جو تیرا فضل و نعمت و عافیت ہم پر ہے اس میں تغیر و تبدل نہ ہو۔

تھے تو یہ دُعا پڑھتے تھے [1] اَللّٰھُمَّ خَلِّ سَبِیْلَنَا وَاَحْسِنْ مَسِیْرَنَا وَاَعْظِمْ عَافِیَتَنَا "

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا سفر کا ارادہ ہوتا اور روانگی کے لئے تیار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے [2] اَللّٰھُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَرَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ لَہٗ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِیْ التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ وَوَجِّھْنِیْ اِلَی الْخَیْرِ حَیْثُ مَا تَوَجَّھْتُ -

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم ابن جعفر علیہما السّلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اُسے چاہیئے کہ اپنے گھر کے دروازے پر اُس طرف منہ کرکے کھڑا ہو جائے جدھر جانا ہے اور الحمد۔ آیۃ الکرسی اپنے سامنے کے رُخ اور دائیں بائیں پڑھ کر یہ دُعا پڑھے [3] اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیَ وَسَلِّمْنِیْ وَسَلِّمْ مَا مَعِیَ بَبَلَاغِكَ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ اس عمل کے کرنے والے کو اور اس کے ساتھ کے جملہ اشخاص و اشیاء کو خدائے تعالیٰ سلامت رکھے گا اور بحفاظت پہنچا دے گا۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب گھر کے دروازے سے بارادۂ سفر نکلے تو دروازے پر کھڑا ہو کر تسبیح جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے اور سورۃ الحمد و آیۃ الکرسی جس طرح سے اُوپر کی حدیث میں مذکور ہوا پڑھ کر یہ دُعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَعَلَیْكَ خَلَّفْتُ اَھْلِیْ وَمَالِیْ وَمَا خَوَّلْتَنِیْ قَدْ وَثِقْتُ بِكَ فَلَا تُخَیِّبْنِیْ یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ مَنْ اَرَادَہٗ وَلَا یُضَیِّعُ مَنْ حَفِظَہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاحْفَظْنِیْ فِیْمَا غِبْتُ عَنْہُ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنِیْ مَا تَوَجَّھْتُ

---

[1] یا اللہ ہمارا راستہ صاف کر ہمارا چلنا مبارک ہو اور ہم بخیر و عافیت رہیں ۱۲ [2] یا اللہ تیری ہی قوت کے ذریعہ سے میں اٹھا ہوں اور تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور تیری ہی پناہ پکڑتا ہوں تو ہی میرا امیدگاہ ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ جن چیزوں کی مجھے فکر ہے اور جن چیزوں کی نہیں ہے اور جن کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے اُن سب کی فکر سے میں بری ہوں۔ یا اللہ تقویٰ میرا توشہ ہو گناہ میرے معاف ہوں اور جدھر میں جاؤں خیر و خوبی پیش آئے ۱۲ [3] یا اللہ میری اور میرے ساتھ کی جملہ چیزوں کی حفاظت فرما سب کو سلامت رکھ اور بہت اچھی طرح سے پہنچا دے۔ ۱۲

لَهُ وَسَبِّبْ لِيَ الْمُرَادَ وَسَخِّرْ لِي عِبَادَكَ وَبِلَادَكَ وَارْزُقْنِي زِيَارَةَ نَبِيِّكَ وَوَلِيِّكَ
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهٖ وَجَمِيْعِ اَهْلِ بَيْتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمُدَّنِي مِنْكَ
بِالْمَعُوْنَةِ لِيْ جَمِيْعِ اَحْوَالِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ وَلَا اِلٰى غَيْرِيْ فَاَكِلَّ وَ
اَعْطِبَ وَزَوِّدْنِي التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَوْجَهَ مَنْ
تَوَجَّهَ اِلَيْكَ[1] پھر یہ دعا پڑھے[2] بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ
وَاسْتَعَنْتُ بِاللّٰهِ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَى اللّٰهِ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ رَبِّ اٰمَنْتُ
بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ لَا نَدَّ لَا يَاْتِيْ بِالْخَيْرِ اِلَّا اَنْتَ
وَلَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاۤءُكَ وَتَقَدَّسَتْ اَسْمَاۤءُكَ وَ
عَظُمَتْ اٰلَاۤؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اس روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جو شخص صبح کو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو شام تک جب تک کہ گھر پلٹ کر نہ آئے گا اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اگر کسی کو رات کے وقت باہر رہنے کا اتفاق ہوا اور شام کے وقت گھر سے جاتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے

---

[1] یا اللہ میں اپنا رخ تیری طرف کرتا ہوں اور اپنے اہل و عیال مال و دولت کو تجھی پر چھوڑے جاتا ہوں میرا بھروسہ تجھی پر ہے۔ یا اللہ جو تجھ سے ارادت رکھتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے۔ اور جن کی تو حفاظت کرتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتے مجھے بھی محروم نہ رکھیو۔ یا اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل کیجیو اور اے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے جو مقامات میرے پیش نظر نہیں ہیں اُن میں میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی فکر آپ نہ کرنا پڑے یا اللہ جہاں میرے جانے کا ارادہ ہے وہاں پہنچا دے۔ حصول مقصد کے لئے کوئی سبب پیدا کر دے اپنے بندوں کو اور اپنے شہروں کو میرا مطیع کر دے۔ اپنے نبیؐ کی اپنے ولیؑ کی اور اُن کی اولاد میں جو امامؑ ہوئے ہیں اُن کی اور ان کے اہل بیتؑ کی جو قابل درود و سلام ہیں زیارت سے مجھے مشرف فرما اور ہر حالت میں میرا معین و مددگار رہ نہ مجھے میرے حال پر چھوڑ اور نہ کسی غیر کے ہاتھ میں سونپ کہ میں رنج و تکلیف میں پڑ جاؤں گا۔ تقوےٰ و طہارت میرا توشہ ہو اور دنیا و آخرت میں میرے تمام گناہ بخش دے یا اللہ جو تیری طرف اپنا رخ کئے ہوئے ہیں ان سب میں میری آبرو زیادہ ہو [2] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔ اللہ سے مدد چاہتا ہوں اللہ ہی میرا پشت و پناہ ہے اور اللہ ہی کو میں اپنا کام سونپے دیتا ہوں۔ اے پروردگار میرے میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبیؐ پر جسے تو نے بھیجا ایمان لایا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہر خیر و خوبی کا پہنچانے والا اور ہر قسم کی بدی کا دفع کرنے والا سوائے تیرے اور کوئی نہیں تیری پناہ لینے والا عزت پاتا ہے۔ تیری تعریف سب سے زیادہ بزرگ ہے تیرے نام پاک و پاکیزہ اور تیری نعمتیں سب سے بڑی ہیں اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔

توصبح آنے کے وقت تک ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب سفر میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ دُعائیں پڑھا کرتے تھے [۱] اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ وَاحْفَظْ مَا مَعِیَ وَبَلِّغْنِیْ وَبَلِّغْ مَا مَعِیَ بَلَاغَکَ الْحَسَنَ بِاللّٰہِ اَسْتَفْتِحُ وَبِاللّٰہِ اَسْتَنْجِحُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَتَوَجَّہُ اَللّٰھُمَّ سَھِّلْ لِیْ کُلَّ حُزُوْنَۃٍ وَّذَلِّلْ لِیْ کُلَّ صُعُوْبَۃٍ وَاَعْطِنِیْ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ اَکْثَرَ مِمَّا اَرْجُوْا وَاصْرِفْ عَنِّیْ مِنَ الشَّرِّ اَکْثَرَ مِمَّا اَحْذَرُ فِیْ عَافِیَۃٍ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ اور یہ دُعا بھی پڑھتے تھے۔

[۲] اَسْئَلُ اللّٰہَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَادَقَّ وَجَلَّ وَبِیَدِہٖ اَقْوَاتُ الْمَلَآئِکَۃِ اَنْ یَّھَبَ لَنَا فِیْ سَفَرِنَا اَمْنًا وَّاِیْمَانًا وَّسَلَامَۃً وَّاِسْلَامًا وَّفِقْھًا وَّتَوْفِیْقًا وَّبَرَکَۃً وَّھُدًی وَّشُکْرًا وَّعَافِیَۃً وَّمَغْفِرَۃً وَّعَزْمًا لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر کے لئے گھر سے نکلے تو یہ کہے [۳] اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْحَامِلُ عَلَی الظَّھْرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اس کے بعد چاہیئے کہ وہ دُعائیں جو گھر سے نکلنے اور سوار ہونے کے وقت پڑھنی مناسب ہیں اور پہلی فصلوں میں مذکور ہو چکی ہیں پڑھے اور جب سوار ہولے تو یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ سُبْحَانَ

---

[۱] یا اللہ میری اور میرے ساتھ کی سب چیزوں کی حفاظت فرما اور ہمیں منزل مقصود تک اچھی طرح پہنچا دے اللہ کا نام لے کر میں سفر شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی سے کامیابی کی امید ہے اور محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کا اس سفر میں توسل ہے یا اللہ جن باتوں کی نسبت مجھ کو تردد ہے وہ بسہولت رفع ہو جائے اور جو امور سخت معلوم ہوتے ہیں وہ آسان ہو جائیں اور جتنی خیر وخوبی کی مجھے امید ہے اُس سے زیادہ عطا فرما اور جن خرابیوں اور پریشانیوں کا مجھ کو اندیشہ ہے ان کو رفع فرمائے سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنیوالے مجھے عافیت عطا فرما ۱۲

[۲] میں اللہ تعالے سے جس کے ہاتھ تمام بڑی بڑی باتیں اور باریک باریک نکات ہیں اور جس کے ہاتھ تمام فرشتوں کی روزی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ سفر میں ہم کو سلامت اور محفوظ رکھے اسلام وایمان ہمارا قائم رہے ہدایت و فقہ پر عمل کرنے کی توفیق عنایت ہو برکت وعافیت ہمارا ساتھ دے گناہوں کی بخشش میسّر ہو اور ارادہ ہمارا ایسا مستقل ہو کہ بیچ میں نہ ٹوٹے اور کوئی گناہ ہم سے نہ سرزد ہو۔ ۱۲ [۳] یا اللہ تو سفر کا بھی ساتھی سواری پر سوار ہونے کی طاقت دینے والا اور اہل وعیال ومال ودولت کا محافظ ہے ۱۲

الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَامِلُ عَلَی الظَّھْرِ وَالْمُسْتَعَانُ عَلَی الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْنَا بَلَاغًا نَبْلُغُ بِہٖ اِلٰی خَیْرٍ وَّبَلَاغًا نَبْلُغُ بِہٖ اِلٰی رَحْمَتِکَ وَرِضْوَانِکَ وَمَغْفِرَتِکَ اَللّٰھُمَّ لَا ضَیْرَ اِلَّا ضَیْرُکَ وَلَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا حَافِظَ غَیْرُکَ ۔[1]

(۴)

روانگی کے کُل آداب اور اُن چیزوں کا بیان جو ساتھ لینی چاہئیں

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص سفر میں جاتے وقت بادام تلخ کا عصا اپنے ساتھ لے اور ذیل کی یہ آیتیں پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اپنے گھر واپس آنے کے وقت تک ہر درندہ ۔ زہریلے جانور اور چور سے محفوظ رکھے گا اور جب تک عصا ہاتھ سے نہ رکھے گا ستّر فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے ۔ آیات مذکور یہ ہیں ۔ وَلَمَّا تَوَجَّہَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ قَالَ عَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یَّھْدِیَنِیْ سَوَآءَ السَّبِیْلِ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْہِ اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ہ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِھِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ قَالَ مَا خَطْبُکُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ فَسَقٰی لَھُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ فَجَآءَتْہُ اِحْدٰھُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط فَلَمَّا

---

[1] ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آل پاک کے سبب ہم پر احسان کیا ۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا گو ہم میں اُن کے مطیع کرنے کی قوت نہ تھی ۔ ہماری بازگشت خدا ہی کی طرف ہے ۔ خدا جو تمام عالم کا پرورش کرنے والا ہے اُس کا شکر ہے یا اللہ تو ہی سواری کی پیٹھ پر سوار کرنے والا ہے اور تجھی سے ہر امر میں مدد مانگی جاتی ہے یا اللہ تو ہمیں اس طرح پہنچا دے کہ ہمیں نفع حاصل ہو اور تیری رحمت ۔ خوشنودی اور بخشش ہمارے شامل حال ہو ۔ یا اللہ اصلی نفع نقصان وہ ہے جو تیری طرف سے پہنچے اور تیرے سوا کوئی حفاظت کرنیوالا نہیں ہے ۔

جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؕ قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؕ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ؕ [1]

دوسری روایت میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے لیئے طی الارض ہو جائے اُسے چاہیئے کہ بادام تلخ کا عصا ہاتھ میں رکھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ سخت بیمار ہوئے تھے اور اُن کو وحشت عارض ہوگئی تھی جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ درخت بادام تلخ کی ایک لکڑی توڑ کر اپنے سینے سے لگائیں اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ خدائے تعالٰے نے اُن کی وحشت رفع کردی۔

آگاہ رہنا چاہیئے کہ منجملہ اُن چیزوں کے جو سفر میں ساتھ رکھنی چاہئیں تسبیح تربت جناب امام حسین علیہ السلام بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عراق

---

[1] جب وہ مدین کی طرف گیا تو یہ کہتا تھا کہ شاید میرا پروردگار مجھ کو میرا سیدھا راستہ بتلادے اور جب وہ مدین کے کنوئیں پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ پانی پلا رہا ہے اور دو عورتیں اپنی بھیڑ بکریوں کو روکے ہوئے پیچھے کھڑی ہیں۔ اُن دونوں سے دریافت کیا کہ تم الگ تھلگ کیسی کھڑی ہو؟ انھوں نے جواب دیا کہ جب تک لوگوں کے جانور پانی نہیں پی چکتے ہیں ہمیں کوئی نہیں پلانے دیتا اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُن دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے میں تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ خداوندا تیری طرف سے جو خیر و خوبی ہوتی ہے مجھے اس کی حاجت ہے۔ تھوڑی دیر میں اُن دونوں عورتوں میں سے ایک شرمائی ہوئی آئی اور یہ کہا کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے جانوروں کو پلا دیا ہے اُس کی اُجرت دیں۔ جب حضرت موسیٰؑ اُن کے پاس پہنچے اور اُن سے کل قصہ بیان کیا تو انھوں نے فرمایا کہ اب کچھ خوف نہیں تمہیں ظالموں کے ہاتھ سے نجات مل گئی۔ اُن دونوں میں سے ایک بولی کہ بابا جان ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ نوکری کے لئے یہ بہت اچھے ہیں۔ قوت میں بھی اور امانت میں بھی۔ شعیب علیہ السلام بولے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کروں مگر شرط یہ ہے کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو۔ اور اگر دس پورے کردو تو یہ تمہاری مہربانی ہے مگر میں تم پر بار ڈالنا نہیں چاہتا انشاءاللہ تم مجھے نیک پاؤ گے موسیٰ علیہ السلام بولے میرا آپ کا یہ عہد ہوگیا ان مدتوں میں سے جون سی کبھی پوری کردوں پھر میرے ذمہ کوئی بات نہیں ہے اور اللہ ہم دونوں کے اقرار کا شاہد ہے ۱۲۔

میں تشریف لائے اور لوگ اُن حضرت کے پاس اکٹھے ہو گئے تو اُنھوں نے دریافت کیا کہ یا ابن رسول اللہ! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ خاک پاک تربت جناب امام حسین علیہ السلام ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔ آیا یہ خوف وہم سے بھی امنی کا باعث ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اُس کو خوف سے امان ملے تو خاک شفا کی ایک تسبیح لے کر تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے[1] اَصْبَحْتُ اَللّٰھُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ وَجِوَارِكَ الْمَنِيْعِ الَّذِيْ لَا يُطَاوَلُ وَ لَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَّغَاشِمٍ مِنْ سَائِرِ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِيْ جُنَّةٍ مِّنْ كُلِّ مَخُوْفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَصِيْنَةٍ وَّهِيَ وِلَاءُ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحْتَجِزًا مِنْ قَاصِدٍ لِّيْ اِلٰى اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِيْنِ الْاِخْلَاصِ فِي الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيْعًا مُوْقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَ مَعَهُمْ وَمِنْهُمْ وَ فِيْهِمْ بِهِمْ اُوَالِيْ مَنْ وَالَوْا وَاُعَادِيْ مَنْ عَادَوْا وَاُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوْا فَاَعِذْنِيْ اَللّٰھُمَّ بِهِمْ مِّنْ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيْهِ يَا عَظِيْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِيْ عَنِّيْ بِبَدِيْعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ

---

[1] یا اللہ آج کی صبح میں نے تیری پناہ لی ہے اور تیرا قلعۂ پناہ ایسا زبردست ہے کہ نہ اُس سے کوئی شے اونچی ہو سکتی ہے اور نہ اُس پر کوئی حملہ کا ارادہ کر سکتا ہے (اور مجھے یقین ہے کہ) جتنی تیری مخلوق خواہ صامت ہے یا ناطق اُس کے شر سے اور (بالخصوص) جتنے انسان ہیں ان میں سے جو جو ستم گار ہیں یا راتوں کو ناگہاں آکر لوگوں کو ستانے والے ہیں ان سب کے شر سے ایسا محفوظ رہوں گا گویا زرہ پہنے ہوئے ہوں اور ڈھال میرے ہاتھ میں ہے اور قلعہ کی فصیل کی آڑ پکڑے ہوئے ہوں۔ وہ زرہ اور ڈھال کیا ہے تیرے نبی کے اہل بیت علیہم السلام کی دوستی ہے جو ہر اُس شخص کو جو مجھے تکلیف دینے کا ارادہ کرتا ہے روکتی ہے اور فصیل کیا ہے؟ اُنھیں کے حقوق کا خلوص کے ساتھ اقرار کرنا اور اُن کی حبل المتین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور اس بات یقین رکھنا کہ حق اُن کے لئے۔ اُن کے ساتھ۔ اُن کے ارشاد میں۔ اُن کے مابین اور اُن سے ملا ہوا ہے۔ جو ان کے دوست ہیں میں اُن کا دوست ہوں اور جو ان کے دُشمن ہیں میں اُن کا دشمن ہوں اور جو اُن سے بیگانہ بنتے ہیں میں بھی اُن سے ناآشنا ہوں۔ یا اللہ جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن سب کے شر سے مجھے اُن کے واسطے سے پناہ دے۔ اے سب سے بزرگ میں نے تیرے واسطے سے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اپنے مقابلے میں دشمنوں کو بند کر دیا ہے علی التحقیق ہم نے اُن کے آگے ایک دیوار بنا دی ہے اور پیچھے بھی ایک دیوار بنا دی ہے اور اوپر سے پاٹ دیا ہے اب اُنھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا وَبِحَقِّ جَدِّہٖ وَبِحَقِّ اَبِیْہِ وَبِحَقِّ اُمِّہٖ وَبِحَقِّ اَخِیْہِ وَبِحَقِّ وُلْدِہِ الطَّاهِرِیْنَ اجْعَلْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ [1] صبح کے وقت یہ عمل کر لینے سے شام تک خدا کی حفظ و امان میں رہے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ یا اور کسی سے ڈرتا ہو اُسے چاہیئے کہ جب گھر سے باہر جانے لگے عمل مذکورۂ بالا کر لیا کرے کہ یہ اُن کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیئے حرز کا کام دے گا۔

سفر میں جو جو انگوٹھیاں مسافر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئیں اُن کا بیان انگشتریوں کی فصل میں مفصّل ہو چکا ہے اعادے کی ضرورت نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر سے عمامہ باندھ کر نکلے گا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ اپنے اہل و عیال میں صحیح و سالم پلٹ کر آئے گا۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اور وہ روانگی کے وقت عمامہ باندھے اور عمامے کا دوسرا سرا ٹھوڑی کے نیچے سے لاکر باندھ لے تو میں اُس بات کا ضامن ہوں کہ اُس کو چوری کا۔ پانی میں ڈوبنے کا اور آگ سے جلنے کا کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص شنبہ کے روز سفر کرے سفید عمامہ سر پر ہو اور تحت الحنک باندھے ہوئے ہو تو اگر وہ ایک پہاڑ کو بھی اکھاڑ پھینکنے کی نیت سے گیا ہو تو بھی وہ ارادہ ضرور پورا ہو گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے فرزند

---

[1] یا اللہ اس خاک پاک کا واسطہ اور اس کے صاحب کا اور ان کے جدامجد کا۔ اُن کے والد ماجد کا۔ ان کی والدہ ماجدہ کا ان کے برادر معظم کا اور اُن کی اولاد میں جتنے معصوم ہوئے ہیں اُن سب کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں اس خاک پاک کو میرے لیئے ہر بیماری سے شفا۔ ہر خوف سے امان اور ہر مصیبت کے لیئے حفاظت قرار دے ۱۲

جب تو سفر کو جائے تو تلوار۔ کمان۔ گھوڑا۔ موزہ۔ عمامہ۔ ضروری ضروری رسیاں۔ پانی کی مشک۔ سوئی تاگا اور جن دواؤں کی تجھے اور تیرے ساتھیوں کو احتیاج ہو وہ سب ساتھ لے جائیو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سفر میں جاتے تو تیل کی شیشی۔ سرمہ دانی۔ قینچی۔ آئینہ۔ مسواک۔ کنگھا۔ سوئی تاگا۔ رسّی۔ ستاری۔ اور نعل کے تسمے ساتھ لے لیتے تھے۔

منجملہ ان تعویذات کے جن کا سفر میں ساتھ ہونا مناسب ہے وہ تعویذ ہے جس کی نسبت یہ روایت ہے کہ وہ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی تلوار کے قبضے میں تعبیہ ہوا تھا وہ تعویذ یہ ہے[1] بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَللهُ يَا اَللهُ يَا اَللهُ اَسْئَلُكَ يَا مَلِكَ الْمُلُوْكِ الْاَوَّلُ الْقَدِيْمُ الْاَبَدِيُّ الَّذِيْ لَا يَزُوْلُ وَلَا يَحُوْلُ اَنْتَ اللهُ الْعَظِيْمُ الْكَافِيْ بِكُلِّ شَيْءٍ اَلْمُحِيْطُ بِكُلِّ شَيْءٍ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَاحْجُبْ شُرُوْرَهُمْ وَشُرُوْرَ الْاَعْدَآءِ كُلِّهِمْ وَسُيُوْفِهِمْ وَبَاسِهِمْ وَاللهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُحِيْطٌ اَللّٰهُمَّ احْجُبْ عَنِّيْ شَرَّ مَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ بِحِجَابِكَ الَّذِي احْتَجَبْتَ بِهٖ فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ شَرِّ سِلَاحِهِمْ وَمِنَ الْحَدِيْدِ وَمِنْ كُلِّ مَا يَتَحَوَّفُ وَيُحْذَرُ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شِدَّةٍ وَّبَلِيَّةٍ وَمِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ وَعَلَيْهٖ

---

[1] اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا رحم کرنے والا اور معاف کرنیوالا ہے۔ یا اللہ۔ یا اللہ۔ یا اللہ اے بادشاہوں کے بادشاہ۔ اے سب سے پہلے۔ اے قدیم اے وہ جس کی ہستی ہمیشہ سے ہے اور جس کے لئے کوئی تغیر و زوال نہیں میرا سوال تجھ سے ہے اور تو خدائے بزرگ ہر شئے کے لئے کافی ہے اور ہر شئے پر حاوی ہے یا اللہ واسطہ تیرے اسم اعظم و بزرگ و فرد و یکتا و بے نیاز کا جس سے نہ کوئی پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور جس کا شریک و سہیم ایک بھی نہیں ہے تو میرے لئے کفایت فرما اور لوگوں کے شر کو۔ کل دشمنوں کے شر کو ان کی تلواروں کو اور ان کی ہر قسم کی ایذا دہی کو روک دے جب اللہ ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے (تو پھر کیا خطرہ ہے) یا اللہ جو شخص مجھے کوئی بدی پہنچانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا حجاب ڈال دے جیسا کہ خود تیرا حجاب عظمت ہے کہ نہ تجھ تک بدکار جنوں اور آدمیوں کے شر سے کسی کی اذیت پہنچ سکتی ہے نہ ان کے ہتھیاروں کی نہ لوہے کی نہ اُن چیزوں سے جن سے بالعموم لوگ ڈرتے اور حذر کرتے ہیں اور نہ کسی بلا و مصیبت کی اور نہ چیزوں کے شر کی جن سے تو زیادہ واقف اور جن پر تو پورا پورا قادر ہے بالتحقیق تیری قدرت ہر شئے پر محیط ہے۔ اپنے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور ان کی آل پاک

اَقْدَرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۔"

وہ تعویذ جو عمامے میں رکھنا چاہیئے [۵۱] اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰى لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اُدْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غَالِبُوْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔

وہ تعویذ جو سواری کے چوپائے کے گلے میں باندھنا چاہیئے [۵۲] اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَلَيَّ مَا لَوْ حَفِظَهٗ غَيْرُكَ لَضَاعَ وَاسْتُرْ عَلَيَّ مَا لَوْ سَتَرَهٗ غَيْرُكَ لَشَاعَ وَاحْمِلْ عَنِّيْ مَا لَوْ حَمَلَهٗ غَيْرُكَ لَكَاعَ وَاجْعَلْ عَلَيَّ ظِلَّةً ظَلِيًّا اَتَوَقّٰى بِهٖ كُلَّ مَنْ اَرَادَ بِيْ بِسُوْءٍ اَوْ نَصَبَ لِيْ مَكْرًا اَرْهَبًا اَلِيْ مَكْرُوْهًا حَتّٰى يَعُوْدَ وَهُوَ غَيْرُ ظَافِرٍ لِّيْ وَلَا قَادِرٍ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ كَمَا حَفِظْتَ بِهٖ كِتَابَكَ الْمُنْزَلَ عَلٰى قَلْبِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورۂ عبس کو سفید کاغذ

---

[۵۱] آگے بڑھ ڈر نہیں تو مامون ہے۔ ڈر نہیں تو نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات پائی۔ ڈر نہیں تیرا ہی بول بالا ہوگا۔ ڈرو نہیں میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ تمہاری پیغام رسانی سنوں گا اور تمہاری تعمیل احکام دیکھوں گا۔ عوارض مابعد سے ہرگز نہ ڈرو۔ خدائے تعالےٰ وہ ہے جو اُن کو بھوک میں کھانا دیتا ہے اور خوف کے وقت مامون رکھتا ہے۔ قریب ہے کہ خدا تیرے لیئے اُن سب کے شر سے کفایت کرے کیونکہ وہ ہر بات کو سنتا اور ہر امر کو جانتا ہے۔ اللہ سے بہتر نگہبان اور کوئی نہیں اور وہ سب رحم کرنیوالوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اُن کے پاس دروازے سے جاؤ تب تم اندر پہنچے نہیں غالب رہوگے۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو ۱۲

[۵۲] یا اللہ تو میری محافظت فرما کیونکہ جس چیز کا محافظ تیرے سوا کوئی اور ہوتا ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے اور میری پردہ پوشی فرما کیونکہ جس کا پردہ پوش تیرے سوا کوئی اور ہوتا ہے وہ بات کھل جاتی ہے اور میری فکروں کا بار دور کر کیونکہ اگر تیرے سوا کوئی اور افکار کو دور کرتا تو خرابی پیدا ہوتی اور مجھ پر اپنا سایۂ رحمت ڈال تاکہ جو میرے ساتھ کوئی بدی کرنے کا ارادہ کرے یا کوئی جال پھیلائے یا اور کسی طرح تکلیف دہی پر آمادہ ہو تو وہ ناکام رہے۔ نہ میرے مقابلہ میں فتح یاب ہو اور نہ مجھ پر قابو پا سکے۔ یا اللہ میری ویسی ہی حفاظت کر جیسی تو اپنی کتاب کی حفاظت کرتا ہے جسے تو نے اپنے نبی مرسلؐ کے قلب مطہر پر نازل فرمایا۔ یا اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ با تحقیق ہم نے ہی قرآن مجید نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں ۱۲

پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لے تو جس راستے سے سفر میں جائے گا اُس راستے میں سوائے نیکی کے کوئی بات نہ دیکھے گا اور اس راستے کی تمام بدیوں سے محفوظ رہے گا۔

(۵)

سفر میں زادِ راہ ساتھ رکھنے اور اُس کے خرچ کرنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو دسترخوان اپنے ساتھ لو اور راستے کے لئے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرا کر اس میں رکھو۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اس بات سے بھی آدمی کی عزّت بڑھتی ہے کہ جب سفر میں جانے لگے تو عمدہ کھانا اپنے ہمراہ لے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام جب حج یا عُمرے کے لیئے سفر فرماتے تو اچھے سے اچھے کھانے اپنے ساتھ لیتے تھے مثلاً نور شکر۔ فادوت ترش و فاروت شیریں۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کھانا سفر میں ساتھ رکھا جائے اس میں روٹی ضرور ہو کہ باعث برکت ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نظر ایک توشہ دان پر پڑی جس میں پیتل کے کنڈے لگے ہوئے تھے۔ فرمایا ان کنڈوں کو اُکھاڑ کر لوہے کے کنڈے لگا دو تاکہ جانور توشہ دان میں نہ گھسنے پائیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا کہ تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جایا کرتے ہو؟ عرض کی ہاں ابن رسول اللہ۔ فرمایا توشہ دان اپنے ساتھ لے جاتے ہو؟ اُس نے عرض کی جی ہاں فرمایا اگر اپنے ماں باپ کی قبور کی زیارت کے لیئے جاؤ تو ایسا نہ کرنا۔ اُس نے عرض کی تو پھر ہم کیا کھائیں؟ فرمایا روٹی دودھ یا چھاچھ کے ساتھ۔

دوسری حدیث میں فرمایا میں نے سُنا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب جناب امام

حسین علیہ السلام کی قبر منوّر کی زیارت کے لیئے جاتے ہیں تو نعمت خانہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں جس میں کباب حلوان اور قسم قسم کے حلوے ہوتے ہیں اور جب اپنے دوستوں کی قبور کی زیارت کے لیئے جاتے ہیں تو ایسا نہیں کرتے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک خرچ کرنے کا سب سے بہتر طریقہ میانہ روی ہے اور خدائے تعالےٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ حج یا عمرے میں کیا جائے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ صفوان نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں اپنے بال بچوں کو حج میں اپنے ساتھ لے جایا کرتا ہوں اور خرچ اپنی کمر میں باندھ لیتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے۔ میرے والد ماجد یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کی تقویت اس میں ہے کہ اپنے خرچ کو محفوظ رکھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک اور شخص نے انھیں حضرت سے عرض کیا کہ آیا وہ سکّے جن پر تصویریں بنی ہوں اپنے پاس رکھوں اور حالت احرام میں اپنی ہمیانی میں ڈال کر اپنی کمر میں باندھ لوں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ وہ تو تیرا خرچ ہے اور خدا کے بعد تیرا بھروسہ اُسی پر ہے۔

٦

رفیقوں کے ساتھ لے جانے اور اُن کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص اکیلا سفر میں جائے وہ ملعون ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیرالمؤمنینؑ کو وصیت کی کہ یا علیؑ سفر میں اکیلے کبھی نہ جاؤ کیونکہ شیطان ایک شخص کے تو ساتھ ہی رہتا ہے اور دو شخصوں سے ذرا دور دور رہتا ہے۔ اے علیؑ جو شخص اکیلا سفر میں جاتا ہے وہ ایک گمراہ ہے اور جو دو اکٹھے ہو کر جاتے ہیں وہ دو گمراہ ہیں۔ ہاں اگر تین مل کر جائیں تو مسافر ہیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کوئی شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرتؑ نے اُس سے دریافت کیا کہ راستے میں تیرے ساتھ کون تھا؟ عرض کی میں

اکیلا تھا۔ فرمایا اگر سفر سے پہلے تیری ملاقات مجھ سے ہوتی تو میں سفر کے آداب تجھ کو تعلیم کر دیتا پھر یہ ارشاد فرمایا کہ اکیلا جانے والا ایک شیطان ہے اور دو مل کر جانے والے دو شیطان ہیں۔ تین مل کر جانے والے مصاحب ہیں اور چار اکٹھے چلنے والے رفیق۔

بسند معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو تنہا سفر کرنے کا اتفاق ہو اُسے یہ پڑھ لینا چاہیئے [۱] مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَاَدِّ غَیْبَتِیْ۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اوّل رفیق بہم پہنچا لو پھر سفر میں جاؤ۔ نیز فرمایا کہ جو دو رفیق ہوتے ہیں اُن میں سے خدا کو زیادہ پیارا اور اُس کے نزدیک زیادہ ثواب والا وہ ہوتا ہے جو اپنے رفیق کی مُدارات زیادہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کے نزدیک مصاحبوں اور رفیقوں کا تعداد میں چار ہونا سب سے بہتر ہے اور جس گروہ میں سات سے زیادہ ہوں گے اُن کا شور و شغب زیادہ ہوگا۔

احادیث مندرجۂ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ رفیقوں کی تعداد کم از کم تین ہے اور زیادہ سے زیادہ سات اور ہم توشہ و ہمسفر رفیقوں کا سات سے زیادہ ہونا اچھا نہیں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مسنون یہ امر ہے کہ ہم توشہ رفیق اپنا اپنا خرچ اپنے اپنے پاس سے نکال کر پہلے سے دوسروں کے سامنے رکھ دے کہ اس سے خوشنودی خاطر اور خوبی اخلاق کی افزونی ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ سفر میں اُس شخص کے ساتھ نہ جاؤ جو تمہاری فضیلت اپنے اوپر اتنی بھی نہ سمجھے جتنی تم اُس کی فضیلت اپنے اوپر سمجھتے ہو۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مصاحبت اور رفاقت اُس شخص کی کرو جس سے تمہاری زینت بڑھے۔ اُس شخص کی مصاحبت نہ کرو جس کے خود تم باعث زینت ہو۔

---

[۱] جو اللہ کو منظور ہو سوائے خدا کے قدرت و قوت کسی میں نہیں۔ یا اللہ میری وحشت میں میرا مونس بن اور تنہائی میں مددگار رہ اور میری چیزیں میری نظر سے غائب رہیں گی اُن کی دشمنی سے حفاظت فرما ۱۲

دوسری حدیث میں شہاب سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے جاکر عرض کیا کہ حضرت کو میری دولت مندی کا حال اور اس بات کا کہ میں اپنے برادران ایمانی کے ساتھ سلوک کرتا ہوں معلوم ہے چنانچہ میں اُن لوگوں کے لیئے جو سفر مکہ میں میرے رفیق ہوتے ہیں بہت کچھ خرچ کرتا ہوں اور اُنھیں خوب دل کھول کر کھلاتا پلاتا ہوں۔ فرمایا اے شہاب ایسا نہ کیا کر کیونکہ جیسا کہ تو دل کھول کر خرچ کرتا ہے اگر وہ بھی ایسا ہی کریں تو اُن کو نقصان ہوگا اور آئندہ مفلسی و پریشانی پیش آئے گی اور اگر تو خرچ کیئے جائے اور وہ نہ کریں تو یہ اُن کی ذلت کی بات ہے۔ لہٰذا رفاقت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیئے جو توانگری اور دانائی میں تیرے برابر ہوں۔

ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر مصاحبت کرنی ہو تو اپنے مثل اور مانند کی مصاحبت اور رفاقت اختیار کرو۔ ایسے شخص کے رفیق نہ بنو جو تمہارے خرچ کا بار اپنے ذمہ لے کہ یہ مومن کی ذلت و خواری کا باعث ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسافر کا حق اُس کے رفیقوں پر یہ ہے کہ اگر وہ راستے میں بیمار ہو جائے تو تین دن اُس کے لیئے ٹھہریں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر بہت سے لوگ باہم سفر کر رہے ہوں اور ایک ان میں سے مالدار ہو باقی سب مفلس تو آیا وہ مالدار اُن سب کا خرچ اُٹھا سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ بدل راضی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص سفر میں مالدار لوگوں کے ساتھ جاتا ہے اسکی حیثیت اُن لوگوں کی حیثیت سے بہت کم ہے۔ وہ سب اپنا اپنا خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کے برابر خرچ نہیں کرسکتا۔ حضور اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اُن کے ساتھ ہو کر اپنے آپ کو ذلیل کرے اُسے اُن لوگوں کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیئے جو اُس کے مثل و مانند ہوں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو لوگ اپنے مصاحبوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ اور اپنے رفیقوں کے ساتھ نیک سلوک نہ کریں وہ اور جو کسی کا نمک کھا کر اُس کے حق نمک کی رعایت نہ کریں وہ ہمارے نہ ہم اُن کے

(۷)

سفر کے کُل آداب

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی جب تو لوگوں کے ساتھ سفر میں جائے تو اپنے معاملات میں اُن سے مشورہ زیادہ کر میل جول کے وقت ہنستا بولتا رہ۔ باہم خرچ کرنے میں سخاوت کو کام میں لا۔ اگر وہ تیری ضیافت کریں تو قبول کرلے اور اگر تجھ سے کچھ مدد چاہیں تو امداد دے۔ اور تین چیزوں میں سب سے بڑھا رہ ایک تو زیادہ خاموش رہنے میں۔ دوسرے زیادہ نماز پڑھنے میں تیسرے جو کچھ تیرے پاس ہے خواہ سواری یا مال یا کھانا پینا اسکی بابت سخاوت و جوانمردی کو کام میں لانے میں۔ اگر وہ تیری گواہی چاہیں یعنی کسی امر حق میں تجھے گواہ بنائیں تو مان لے اور گواہی دیدے اور اگر تجھ سے مشورہ کریں تو حتے الامکان اس امر میں کوشش کر کہ اچھی رائے اُنھیں دی جائے رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کر اور جب تک خوب غور و فکر نہ کرلے اپنی رائے اُن پر ظاہر نہ کر بلکہ جو مشورہ اُنھوں نے تجھ سے طلب کیا ہے اُس میں بیٹھے بیٹھے غور و فکر کر پھر سو رہ اور اُٹھنے کے بعد غور کر۔ پھر کھانا کھالے اور اس کے بعد غور کر۔ نماز کا وقت آئے تو نماز پڑھ لے اور اس کے بعد غور کر۔ المختصر جلدی نہ کر بلکہ اُن مختلف حالتوں اور مختلف وقتوں میں اپنی پوری پوری حکمت و دانائی و غور و خوض کو اُن کے امر کے متعلق رائے قائم کرنے میں کام میں لا کیونکہ اگر کوئی شخص کسی سے رائے طلب کرے اور وہ اپنی عقل خداداد کو پوری پوری صرف کرکے اس کو اچھی سے اچھی رائے نہ دے تو خدا اُس کی عقل و رائے کو سلب کرلیتا ہے اور اپنی امانت اُس سے چھین لیتا ہے۔

جب تو یہ دیکھے کہ تیرے ہمراہی پیادہ چل رہے ہیں تو تو بھی پیادہ ہولے اور اگر اُنھیں کوئی اور کام کرتے دیکھے تو تو بھی اُن کا شریک ہو جا۔ اگر وہ لوگ خیرات کریں یا کسی کو قرض دیں تو تو بھی حصہ رسد دینے میں مضائقہ نہ کر جو تجھ سے عمر میں بڑے ہیں اُن کی معقول باتیں ضرور مان لے اگر تیرے ہمراہی تجھ سے کسی کام کے لئے کہیں یا کسی شئے کا سوال کریں تو جہاں

تک بن پڑے ہامی بھر لے انکار نہ کر کیونکہ ایسے موقعوں پر انکار کرنا اظہارِ عجز و موردِ طعن ہے۔
جب تم راستہ بھول جاؤ اور حیران رہ جاؤ تو وہیں اُتر پڑو اور اگر راہ مقصود میں شک ہو تو کھڑے ہو جاؤ۔ ایک دوسرے سے مشورہ کرو۔ اور بہترین تجویز پر غور کرو۔ اور اگر کوئی اکا دُکا آدمی سامنے نظر آئے تو اُس سے راستہ نہ پوچھو بلکہ خود اُس کے بارے میں غور و خوض کرو کیونکہ بیابان میں ایک شخص کا تنہا ہونا بجائے خود ایک شک کی بات ہے کہ شاید وہ قزّاقوں کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان جو تمہیں حیران کرنا چاہتا ہو۔ اسی طرح دو شخصوں سے بھی حذر کرو سوائے اُس صورت کے کہ بعض علامتیں اور قرینے ایسے نظر آئیں جو اس وقت میرے خیال میں نہیں ہیں کیونکہ عقلمند آدمی جب بنظر غور و خوض کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اس پر اس شے کا حق و باطل پوشیدہ نہیں رہتا اور حاضر وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب کو نظر نہیں آتیں۔
اے فرزند! جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کے لئے اسے ڈھیل میں نہ ڈال فوراً نماز پڑھ کر فرصت پالے کیونکہ نماز ایک فرض ہے جتنی جلد اُسے ادا کر دے گا ہلکا ہو جائیگا اور نماز باجماعت ادا کر گو نیزوں کی زد پر ہی کیوں نہ ہو۔
سواری کے چوپائے پر نہ سو کہ اس سے اُس کی پیٹھ زخمی ہو جائے گی اور یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔ ہاں اگر کجاوے میں ہو اور جوڑوں کی سستی کے سبب سے سونا ممکن ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔
جب منزل کے قریب پہنچو تو اپنی سواری سے اُتر پڑو کہ وہ سواری تیری مددگار ہے خود اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کے گھاس دانے کی خبر لے لو۔ جب منزل پر اُترنا منظور ہو تو ایسی جگہ اختیار کرنی چاہیئے جو دیکھنے میں خوش منظر ہو۔ وہاں کی مٹی نرم ہو اور اُس میں گھاس بہت پیدا ہوتی ہو۔ جب منزل پر اُترو تو آرام کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو اور جب قضائے حاجت کے لئے جانا ہو تو قافلے سے بہت دُور جاؤ اور جب اسباب بار کرنا منظور ہو تو بھی دو رکعت نماز پڑھ لو۔ پھر اُس زمین کو وداع کرو اور اُس زمین پر اور اُس کے باشندوں پر سلام کرو کیونکہ کوئی قطعۂ زمین ایسا نہیں ہے جس میں کچھ فرشتے سکونت پذیر نہ ہوں۔ اگر ممکن

ہوتو ہر کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا اُس میں سے تصدق کر و جب تک سوار رہے قرآن مجید پڑھتا رہ اور جب تک کسی دُوسرے کام میں مشغول ہو خدا کو یاد کرتا رہ اور جتنے عرصہ تک تنہا اور بیکار رہے دُعا مانگے جا اول حصہ شب میں ہرگز ہرگز نہ سو بلکہ آرام کے لیئے منزل کر۔ ہاں پچھلی آدھی رات میں چلنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ جب راستہ چل رہا ہو تو غل مچاتا ہوا نہ چل۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ حضر میں تو اعلیٰ درجے کی انسانیت ہے قرآن مجید پڑھنا۔ علما کی صحبت میں بیٹھنا۔ فقہ اور دیگر علوم میں غور و فکر کرنا اور تمام نمازوں کو با جماعت ادا کرنا۔ اور سفر میں سب سے بہتر ہے اپنا زاد راہ خرچ کرنا اپنے ہمراہیوں کا مخالف نہ بننا اور ہر نشیب و فراز میں اُترتے چڑھتے اُٹھتے بیٹھتے خدا کو بہت یاد کرنا۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں داخل آداب سفر ہیں۔ زادِ راہ بہت سا ساتھ لینا۔ جو کھانا ساتھ ہو اس کا عمدہ ہونا اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ بانٹ کر کھانا۔ رفیقوں سے جُدا ہونے کے بعد جو اُن کے راز تمہیں معلوم ہو گئے ہوں اُن کی پردہ داری کرنا اور جن باتوں میں خدائے تعالےٰ کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہو اُن میں بہت مزاح و خوش طبعی کرنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا۔ یہ مُروت سے بعید ہے کہ جو بات سفر میں کسی کی دیکھی ہو وہ لوگوں سے کہتا پھرے ''

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ حُدی (اُونٹ کو مست کرنیوالی نظم) پڑھنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں کوئی بات حرام و جھوٹ نہ ہو مسافر کا توشہ ہے اور راستہ کٹنے کا وسیلہ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تو کسی گروہ کے ساتھ سفر میں ہو تو اُن سے یہ نہ کہہ کہ یہاں اترو یا وہاں نہ اُترو کیونکہ اگر یہ کام تو انھیں کی رائے پر چھوڑ دے گا تو اُن میں کوئی نہ کوئی ایسا ہو گا جو اُسے سنبھال لے۔

معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی

مومن مسافر کی اعانت کرے گا خدائے تعالےٰ علاوہ غم واندوہ سے نجات دینے کے تہتّر سخت سے سخت دُنیوی بلائیں اس سے دفع فرمائے گا اور اس وقت میں جبکہ ہول قیامت سے لوگوں کے دم بند ہوں گے ستّر قسم کی آخرت کی بلائیں بھی اُس سے دفع ہوں گی۔

(۸)

راستہ قطع کرنے اور منزلوں میں اُترنے کے آدابؒ

معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب پیادہ چلنے سے تھک جاؤ تو تیز تیز چلو کہ اس سے تکان جاتی رہتی ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ کمر اور پیٹ مضبوط باندھ لو کہ تمہارے لیے پیادہ چلنا آسان ہو جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبح اور سہ پہر کے وقت راستہ چلنا چاہیئے۔

معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شب شب کو بیچ کیا کرو کہ رات میں راستہ اس آسانی سے قطع ہوتا ہے گویا طی الارض ہو گیا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پچھلی رات میں طی الارض ہو جاتا ہے نیز فرمایا کہ جب حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو سفر کرنا ہوتا تو پچھلی رات میں روانہ ہوتے تھے۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب رات کو منزل کرنا منظور ہو تو نہ سرِ راہ اُترو اور نہ کسی دریا یا ندّی کے پیٹے میں کہ یہ مقامات درندوں اور سانپوں کے چلنے پھرنے کے ہیں۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ندّیوں کے پیٹے میں نہ اُترو مُبادا سیلاب آجائے اور تمہیں نقصان پہنچے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ ہمدردی پسند کرتا ہے اور ہمدرد کا معین ہوتا ہے۔ لہذا جب تمہاری سواری کے حیوانات لاغر ہوں تو ہر ہر پڑاؤ پر اُترتے جاؤ اور اگر راستے میں بیابان ہو اور گھاس نہ ہو تو وہاں سے جلد گزر جاؤ اور جہاں زیادہ گھاس ہو وہاں تھوڑی تھوڑی دُور پر ٹھہرتے جاؤ۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر خشک زمین میں جہاں گھاس نہ ہو سفر کرنے کا اتفاق ہو جائے تو تیز و تند جاؤ۔ اور جہاں ایسی زمین ہو جس میں پانی اور چارہ بکثرت ہو وہاں سواری کے جانوروں کے ساتھ ہمدردی برتو اور آہستہ چلو۔

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہاں راستہ بھول جاؤ وہاں داہنی سمت اختیار کرو۔

جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں راستہ بھول جائے اُسے یہ آواز دینی چاہیئے یَا صَالِحُ اَغِثْنِیْ کیونکہ تمہارے مومن بھائی جنوں میں ایک شخص صالح نام ہے جو خوشنودی خدا کے لئے صحراؤں میں پھرتا رہتا ہے۔ وہ جب تمہاری آواز سنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بتا دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب راستہ بھول جاؤ تو یہ آواز دو [۱] یَا صَالِحُ یَا اَبَا صَالِحٍ اَرْشِدُوْنَا اِلَی الطَّرِیْقِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ راوی حدیث کا بیان ہے کہ ایک سفر میں ہم راستہ بھول گئے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہم سے دُور جاکر اسی طرح آواز دینے لگا جس طرح اُوپر مذکور ہے۔ تھوڑی دیر میں پلٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک آہستہ آواز سُنی جس نے یہ کہا کہ راستہ دائیں جانب ہے چنانچہ اُس سمت کو تھوڑی ہی دُور چلے تھے کہ راستہ مل گیا۔

عمر ابن یزید سے جس کا شمار آئمہ معصومین علیہم السلام کے ثقات اصحاب میں ہے روایت کی گئی ہے کہ ہم ایک سال مکہ معظمہ کے سفر میں راستہ بھول گئے پس تین روز وہیں رہے۔ بہت ڈھونڈھا راستہ نہ ملا۔ چنانچہ تیسرے روز ہمارے ساتھ کا پانی بھی ختم ہوگیا۔ اس وقت ہم نے احرام کے

---

[۱] اے صالح اور اے ابو صالح خدا تم پر رحم کرے ہمیں ٹھیک راستہ بتلادو۔ ۱۲

کپڑے کفن کی طرح پہن لیے اور حنوط بھی کر لیا۔ اسی حال میں ہمارے رفیقوں میں سے ایک شخص اٹھا اور اُس نے یہ آواز دی۔ یَاصَالِحُ یَااَبَاالْحَسَنِ کسی نے دور سے جواب دیا۔ میں نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں جنوں کے اس گروہ میں سے ہوں جو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لایا تھا۔ اب اُن میں سے میرے سوا اور کوئی باقی نہیں ہے اور میرا یہ کام ہے کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتلا دیتا ہوں چنانچہ ہم بھی اُس کی آواز کے رُخ پر چلے گئے اور راستہ پر جا پہنچے۔

(۹)

وہ دعائیں جو راستے میں اور منزلوں پر پڑھنی چاہئیں

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کو حالت سفر میں نشیب کی طرف چلنا پڑتا تھا تو سبحان اللہ فرمایا کرتے تھے اور جب بلندی کی طرف چڑھنا ہوتا تھا تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو یہ کہو[1] اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَسِيرِىْ عِبَرًا وَصُمْتِىْ تَفَكُّرًا وَكَلَامِىْ ذِكْرًا۔

معتبر حدیث میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ندّی کے پیٹے میں اُترتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لے تو خدائے تعالےٰ اس ندّی کے کل پیٹے کو اُس کے لئے حسنات سے پُر کر دے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بلندیوں کے اوپر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گا تو انتہائے زمین تک جتنی چیزیں اس کے سامنے ہیں سب یہی کلمہ ادا کریں گی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخصوں نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ملک شام کی طرف بغرض تجارت جانا چاہتے ہیں۔ حضرت ہمیں کوئی ایسی دُعا تعلیم فرما دیں کہ راستے میں پڑھ لیا کریں تو سب طرح سے محفوظ رہیں۔ فرمایا جہاں تم مقام

---

[1] یا اللہ میرے چلنے کو محض قطع راہ قرار دے۔ میرے خاموش رہنے کو اپنی صنائع عجیبہ میں غور و فکر اور میرے بولنے کو اپنا ذکر ۱۲

کرواور نماز عشاء کے بعد سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹو تو پہلے میری دختر نیک اختر فاطمۂ زہرا کی تسبیح پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو کہ اس عمل کی برکت سے صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہو گے۔ چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے تو چوروں کا ایک گروہ بھی اُن کے پیچھے ہو لیا۔ منزل پر پہنچ کر نماز عشاء پڑھ کر جب وہ سونے لگے تو جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی۔ کچھ رات گئے چوروں نے جو ذرا فاصلے پر اُترتے تھے اپنے غلام کو اُن کی خبر لینے کے لئے بھیجا۔ غلام نے اُنکے پاس آکر فقط ایک دیوار دیکھی اور ان کا کچھ نشان نہ پایا واپس آکر جو حالت دیکھی تھی بیان کردی۔ چور اپنے غلام کے قول کی تصدیق کے لئے خود آئے اور وہی کیفیت دیکھ گئے۔ صبح کو اُن لوگوں سے پھر ملے اور دریافت کیا کہ رات کو آپ صاحب کہاں رہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہیں۔ چوروں نے کہا کہ ہم تو رات آپ کو ڈھونڈھنے آئے تھے۔ یہاں سوائے ایک حصار کے کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ کیا آپ کا کوئی خاص قصّہ ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو بیان فرمائیے۔ اُنھوں نے کہا کہ ہم نے سوتے وقت حسب تعلیم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تھی چوروں نے کہا کہ جائیے آپ پر کوئی چور قابو نہیں پا سکتا۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو ایسی منزل میں اُترنے کا اتفاق ہو جہاں درندوں کا خطرہ زیادہ ہو تو اُسے یہ دُعا پڑھ لینی چاہیئے [1] اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَبُعٍ۔ اس دُعا کے پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے کہ جب تک اُس منزل سے روانہ نہ ہو لے گا درندوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کسی

---

[1] میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا و بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں ہے حقیقی سلطنت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی حمد و ثنا کا وہ سزاوار ہے ہر طرح کی خیر و خوبی اُس کے ہاتھ ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ میں ہر درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

ایسی جگہ جانا ہو جہاں کسی طرح کا خوف ہے تو اُسے یہ آیت پڑھ لینی چاہیئے [1] رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا جب وہ شخص یا چیز جس سے خوف کرتا ہے سامنے آجائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سفر یا بیابان میں ہو اور جنوں یا بھوت پلید وغیرہ سے ڈرتے ہو تو داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر یہ کہو [2] اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ تَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ جب تم کسی منزل پر جا کر اُترو تو یہ پڑھ لیا کرو [3] اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ تاکہ اُس منزل کی تمام خوبیاں تمہیں میسّر آئیں اور وہاں کے ہر طرح کے شر سے تم محفوظ رہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ جب تمہارا کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جانے کا اتفاق ہو تو جس وقت وہ مقام نظر آنے لگے تو یہ کہو [4] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیْنَا۔

دوسری روایت میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم جب کسی شہر کے قریب پہنچو اور اُس کی آبادی پر تمہاری نظر پڑے تو یہ کہو۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ

---

[1] یا اللہ میرا اُس جگہ جانا اور وہاں سے آنا حق و صدق ہو اور میری امداد کے لیئے اپنی طرف سے کوئی حجت مقرر فرمادے ۱۲

[2] کیا تم اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہو حالانکہ آسمان و زمین کی کل مخلوقات برضا و رغبت یا بجبر و اکراہ اس کا اقرار کرچکی ہے اور تم سب کو پھر بھی اسی کے پاس جانا ہے ۱۲ [3] یا اللہ میرا یہاں اُترنا مبارک کر کیونکہ سب سے بہتر اُتارنے والا اور میزبان تو ہی ہے ۱۲ [4] یا اللہ میں اس بستی کی نیکیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور اس کی بدیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ اس کے پھل میرے کھانے میں آئیں اور اس کی بیماریوں سے مجھے محفوظ رکھ اور اس کے باشندوں کے دل میں میری محبت اور میرے دل میں یہاں کے نیکوکاروں کی محبت ڈال دے ۱۲

وَمَا ضَلَّتْ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَمَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا "[۱]

دوسری حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیاطین محملوں اور کجاووں کے پاس آکر اونٹوں کو بھگا دیا کرتے ہیں لہذا تم اُن کے دفعیہ کے لئے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں ہو اور چوروں یا درندوں سے ڈرتا ہو اُسے اپنے گھوڑے کی یال پر یہ لکھ دینا چاہیئے[۲] لَا تَخَافُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی تاکہ وہ بحکم خدا اُن کے ضرر سے محفوظ رہے۔

حدیث مندرجۂ بالا کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں خود سفر حج میں تھا۔ ناگہاں ایک بیابان میں ہم کو بدوؤں نے آگھیرا۔ سارے قافلہ کو خوب زدوکوب کیا۔ میں بھی انھیں میں تھا مگر یہ آیت اپنے گھوڑے کی یال پر لکھ چکا تھا، میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کو برسالت مبعوث کیا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو امامت سے مشرف فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے اُن چوروں کو میری طرف سے گویا اندھا کر دیا وہ کوئی نقصان مجھے نہ پہنچا سکے۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کسی سفر میں جاتے اور رات ہو جاتی تو یہ دُعا پڑھ لیا کرتے تھے۔ یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِیْكِ وَسُوْٓءِ مَا یَدُبُّ عَلَیْكِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ اَسْوَدٍ وَمِنْ شَرِّ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَا وَلَدَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

---

[۱] یا اللہ اے ساتوں آسمانوں کے اور جن اشیاء پر وہ سایہ فگن ہے اُن سب کے پروردگار۔ اے ساتوں زمینوں کے اور جن چیزوں کو وہ اپنے اوپر لیے ہوئے ہیں اُن سب کے پروردگار۔ اے ہواؤں کے اور جو چیزیں اُس سے متفرق ہو جاتی ہیں اُن سب کے مالک۔ اے شیاطین کے اور جن جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں اُن سب کے مالک میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ تو محمدؐ وآل محمدؐ پر درود بھیج اور میں اس بستی اور اس کے باشندوں سے جو خیر مجھے پہنچنے والی ہے اُس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس بستی اور اس کے باشندوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

[۲] نہ پکڑے جانے کا کھٹکا رہے نہ ایجاد کا خوف

مُحَمَّدٍ وَّاَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْيَوْمِ وَخَيْرَ هٰذِهِ الشَّهْرِ وَخَيْرَ هٰذِهِ السَّنَةِ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْبَلَدِ وَاَهْلِهٖ وَخَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَاَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ رَبِّيْ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ [1]

سیّد ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب مسافر کو کسی ٹیلے یا اور بلندی پر چڑھنے کا یا کسی پل پر جانے کا موقع پیش آئے تو اُسے یہ پڑھنا چاہیئے [2] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ ۃ

دُعاؤں میں یہ بھی منقول ہے جس شخص کو راستے میں دشمنوں یا چوروں کا ڈر ہو وہ یہ دُعا پڑھے

يَا اٰخِذًا بِنَوَاصِيْ خَلْقِهٖ وَالسَّابِقَ بِهَا اِلٰى قُدْرَتِهٖ وَالْمُنْفِذَ فِيْهَا حُكْمَهٗ وَخَالِقَهَا وَجَاعِلَ قَضَآئِهٖ لَهَا غَالِبًا اِنِّيْ مَكِيْدٌ لِضُعْفِيْ وَلِقُوَّتِكَ عَلٰى مَنْ كَادَنِيْ تَعَرَّضْتُ فَاِنْ حُلْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَذٰلِكَ مَا اَرْجُوْهُ وَاِنْ اَسْلَمْتَنِيْ اِلَيْهِمْ غَيَّرُوْا مَا بِيْ مِنْ نِعْمَتِكَ يَا خَيْرَ الْمُنْعِمِيْنَ لَا تَجْعَلْ اَحَدًا مُغَيِّرًا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ سِوَاكَ وَلَا تُغَيِّرْهَا وَاَنْتَ رَبِّيْ وَقَدْ تَرَى الَّذِيْ نَزَلَ بِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ شَرِّهِمْ

---

[1] اے زمین میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں تیرے شر سے اور جو مخلوق تجھ میں ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے۔ اس کی بدی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں شیروں سے اور شیر کی قسم کے کل جانوروں سے۔ سانپوں اور بچھوؤں کے شر سے۔ اس ملک کے باشندوں کے شر سے خواہ وہ صاحب اولاد ہوں خواہ نا بالغ اُن سب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ اے ساتوں آسمانوں کے اور جن چیزوں پر وہ سایہ افگن ہے اُن کے پروردگار اور اے ساتوں زمینوں کے اور جن چیزوں کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں اُن سب کے پروردگار اے ہواؤں کے اور جن کو وہ پراگندہ کر دیتی ہیں اُن سب کے پروردگار۔ اے شیطانوں کے اور جن جن کو وہ گمراہ کر دیتے ہیں۔ ان سب کے مالک میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج۔ نیز میں تجھ سے اس رات کی۔ اس دن کی۔ اس مہینے کی۔ اس سال کی۔ اس ملک والوں کی اس بستی کی اور اس کے باشندوں کی اور تمام اس بستی کی اور چیزوں کی ہر خیر و خوبی کا طالب ہوں اور اس بستی کی جو چیزیں اس میں ہیں اُن سب کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر پر میرے پروردگار کا ہاتھ ہے اُن سب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس میں ذرا شبہہ نہیں کہ میرے پروردگار کی راہ راست ہے ۱۲

[2] خدا اس سے بزرگتر ہے کہ اُس کا کسی طرح وصف کیا جائے۔ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور وہ اس سے بزرگتر ہے کہ اُس کا کسی طرح وصف کیا جائے۔ ہر قسم کی تعریف خدا کے لیئے زیبا ہے جو ہر قسم کی مخلوقات کا پالنے والا ہے یا اللہ تجھ کو ہر بلندی پر بلندی حاصل ہے۔ ۱۲

بِحَقِّ مَا بِهٖ تَسْتَجِيْبُ الدُّعَاءَ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ [1]

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دشمنوں کے لئے یہ دُعا پڑھے [2] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضَامَ فِیْ سُلْطَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضَلَّ فِیْ هُدَاكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِیْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضَاعَ فِیْ سَلَامَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْلَبَ وَالْاَمْرُ لَكَ ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر غول بیابانی سے مڈبھیڑ ہو جائے تو اذان کہہ دو۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی منزل پر اُترو تو یہ کہو [3] اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبَارَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے کوئی چھوٹی سی سورت پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے [4] اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَعِذْنَا مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَّبَاهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ۔ اس کے بعد یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

---

[1] اے اپنی مخلوق کی پیشانیوں کے مالک۔ اے اپنی قدرت کے باعث اُن کا روز ازل سے علم رکھنے والے۔ اے وہ جس کا حکم اُن سب پر چلتا ہے۔ اے کل مخلوق کے خالق اور اے وہ ذات جس کا فیصلہ اُن سب پر غالب ہے میں اپنی کمزوری کے سبب اندیشہ کی حالت میں ہوں۔ مگر جو مجھ سے فریب کرنا چاہتے ہیں تیری قوت کے برتے پر اُن کے مقابلے کے لئے تیار ہوں اگر تو میرے اور اُن کے مابین حائل ہو گیا تو فہو المراد اور اگر تو نے مجھے ان کے حوالے کر دیا تو جو نعمت تو نے مجھے عطا کر رکھی ہے اس میں تغیر و تبدل کر دیں گے۔ اے بہترین منعمین جو نعمتیں تو نے اپنے بندے کو دے رکھی ہیں اپنے سوا اور کسی کے ہاتھ سے اُن میں تغیر و تبدل روا نہ رکھ اور چونکہ تو میرا پروردگار رہے تو بھی اس میں تغیر و تبدل نہ فرما۔ اے اللہ اے تمام عالم کے پرورش کرنیوالے بلاشک تو ان کو دیکھ سکتا ہے جو میرے ساتھ بدی کرنے پر اُتر آئے ہیں۔ واسطہ اُن چیزوں کا جن کی وجہ سے تو دُعا قبول فرماتا ہے تو میرے اور اُن کے شر کے درمیان حائل ہو جا اور مجھے نجات دے ۱۲ [2] یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیرے تسلط کے میں ستایا جاؤں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری ہدایت موجود ہونے کے میں گمراہ رہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا بندہ ہو کر محتاج رہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری سلامتی میں ہونے کے میں ضائع ہو جاؤں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مرجع امور رہو اور میں مغلوب ہو جاؤں ۱۲ [3] یا اللہ میرا اس جگہ کا اُترنا مبارک کر کہ تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے ۱۲ [4] یا اللہ اس مقام کی خیر و خوبی ہمارے حصے میں آئے۔ اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ یا اللہ اس کے پھل کھانے میں آئیں اس کی بیماریوں سے ہم محفوظ رہیں اور اس کے نیک باشندوں سے ہمیں محبت پیدا ہو۔ ۱۲

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِهٖ اَئِمَّتِيْ اَتَوَلَّاهُمْ وَاَتَبَرَّءُ مِنْ اَعْدَآئِهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ دُخُوْلِنَا هٰذَا صَلَاحًا وَّاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَهٗ نَجَاحًا۔ [1]

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم کو کسی منزل میں حشرات الارض کا خوف ہو تو یہ دُعا جو اسرار میں سے ہے پڑھ لیا کرو [2] يَا ذَارِئَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلِّهَا لِعِلْمِكَ بِمَا يَكُوْنُ مِمَّا يَكُوْنُ مِمَّا ذَرَأْتَ لَكَ السُّلْطَانُ عَلٰى كُلِّ مَنْ دُوْنَكَ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مِّنَ الضُّرِّ فِيْ بَدَنِيْ وَمِنْ سَبُعٍ اَوْ هَامَّةٍ اَوْ عَارِضٍ مِّنْ سَآئِرِ الدَّوَآبِّ يَا خَالِقَهَا بِفِطْرَتِهٖ اِدْرَاْهَا عَنِّيْ وَاحْجُزْهَا وَلَا تُسَلِّطْهَا عَلَيَّ وَعَافِنِيْ مِنْ شَرِّهَا وَبَاْسِهَا يَا اَللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ احْفَظْنِيْ بِحِفْظِكَ وَاحْجُبْنِيْ بِسِتْرِكَ الْوَافِيْ فِيْ مَخَافِيْ يَا رَحِيْمُ ؀

شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب منزل سے روانگی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھو خدائے تعالیٰ سے اُس کی حمایت وضمانت کا سوال کرو اور اس مقام کے ساکنین کو وداع کرو کیونکہ ہر مقام میں کچھ فرشتے بحکم خدا سکونت رکھتے ہیں اور سب سے آخر میں یہ کہو [3] اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلَآئِكَةِ اللّٰهِ الْحَافِظِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

---

[1] میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا و بے ہمتا کے کوئی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ جناب علی ابن ابی طالب امیر المومنین ہیں۔ اور جتنے امام اُن کی اولاد میں ہوئے ہیں وہ برحق امام ہیں مجھے اُن سب سے تولا ہے اور اُن کے دشمنوں سے بیزاری۔ یا اللہ میں تجھ سے اس زمین کی خیر وخوبی کا سائل ہوں اور اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ ہمارے یہاں آنے کا پہلا حصہ مبارک ہو اور وسط کا درستی ہو اور آخر کا کامیابی [2] اے زمین کی کل مخلوقات کے پیدا کرنے والے جس کو اپنی مخلوقات کے متعلق جو کچھ ہونے والا ہے اور جس جس طرح ہونے والا ہے اُن سب کا علم حاصل ہے تیرے سوا جتنی چیزیں ہیں اُن سب پر تیرا اقتدار و اختیار ہے۔ اور میں جسمانی آزار سے درندوں سے۔ حشرات الارض سے اور ہر قسم کے جانوروں کی گزند سے تیری اس قدرت کی جو تجھے ہر شے پر حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں۔ اے کل مخلوقات کو اپنی قدرت سے پیدا کرنے والے اُن کے ہر قسم کے ضرر کو مجھ سے دور و دفع کر۔ مجھ پر ان میں سے کوئی غلبہ نہ پا سکے اور مجھے اُن کے شر اور خوف سے امن و امان عنایت فرما۔ یا اللہ اے بزرگ و برتر مجھے اپنی حمایت وحفظ [illegible] سب سے [illegible] تمام خوفناک حالتوں میں تو خود میرے لئے [illegible] ہو جا [3] [illegible] تعالیٰ کے [illegible] فرشتوں [illegible] اللہ کے کل نیک بندوں [illegible]

(۱۰)

سمندر میں سفر کرنے کے اور پلوں پر سے گزرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ تجارت کی نیت سے سمندر کا سفر کرنا مکروہ ہے۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی غرض سے سمندر کا سفر کرے اس نے عمدہ طریقے سے روزی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی نیت سے کشتی یا جہاز پر سوار ہوا اس نے اپنے دین کو معرض تلف میں ڈالا۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے طوفان و تلاطم کے وقت میں سفر دریا کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کشتی یا جہاز میں سوار ہونے لگو تو یہ کہو۔ [۱] بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ اگر دریا میں طوفان آجائے تو بائیں کروٹ لیٹ کر دائیں ہاتھ سے موج کی طرف اشارہ کرو اور یہ کہو [۲] قِرِّیْ بِقَرَارِ اللّٰهِ وَاسْكُنِیْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

روایتوں میں سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سمندر کے اضطراب و تلاطم کے وقت یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ اسْكُنْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَاهْدَأْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ راوی روایت ہذا کا بیان ہے کہ میں بارہا جہاز میں سوار ہوا اور جب کبھی

---

[۱] اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں جس کے سبب سے جہاز اور کشتیاں چلتی بھی ہیں اور ٹھہرتی بھی ہیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۱۲ [۲] اللہ کی قدرت سے توقرار پکڑ اور اس کے سکینہ سے تو سکون حاصل کر کیونکہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی قوت و قدرت خواہ متعلق سکون ہو یا بہ حرکت کسی میں نہیں ہے ۱۲ [۳] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں بسکونت خدا سے ساکن ہو جا۔ وقار خدا سے قرار پکڑ اور خدا کے حکم سے آرام لے کہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کی امداد کے قوت حرکت و سکون کسی میں نہیں ۱۲

طوفان کا اتفاق ہوا میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمانے کے بموجب یہی دُعا پڑھی اس دُعا کا پڑھنا تھا کہ سمندر ایسا ساکن ہو جاتا گویا طوفان آیا ہی نہ تھا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو ڈوبنے کا خوف ہو وہ یہ پڑھ لیا کرے[1] بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِكِ الْحَقِّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیَّاتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ ڈوب جانے کا ڈر ہو تو یہ آیتیں پڑھے[2] اَللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جہاز پر سوار ہونا چاہو تو سو مرتبہ اللہ اکبر کہو اور سو مرتبہ درود شریف پڑھو اور سو مرتبہ یہ لعن[3] اَللّٰھُمَّ الْعَنْ مَنْ ظَلَمَ اٰلَ مُحَمَّدٍ ۔ بعدہٗ کہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلَی الصَّادِقِیْنَ مِنْ اٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ مَسِیْرَنَا وَعَظِّمْ اُجُوْرَنَا اَللّٰھُمَّ بِكَ انْتَشَرْنَا وَاِلَیْكَ تَوَجَّھْنَا وَبِكَ اٰمَنَّا وَبِحَبْلِكَ اعْتَصَمْنَا وَعَلَیْكَ تَوَکَّلْنَا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتُنَا وَرَجَآءُنَا وَنَاصِرُنَا وَلَا تُحِلَّ بِنَا مَالَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ بِكَ نَحُلُّ وَبِكَ نَسِیْرُ اَللّٰھُمَّ خَلِّ سَبِیْلَنَا وَاَعْظِمْ عَافِیَتَنَا اَنْتَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَاَنْتَ الْحَامِلُ فِی الْمَآءِ وَعَلٰی

---

[1] اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جس کے سبب سے جہاز چلتے اور لنگر انداز ہوتے ہیں بلاشبہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں جو بادشاہ برحق ہے انھوں نے اللہ کو ہرگز ایسا نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ قیامت کے دن زمین سراسر اُس کی خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹے ہوئے ہوں گے۔ جن جن اشیاء کو لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اِن سب سے اُس کی ذات منزہ و برتر ہے ۔ [2] اللہ وہ ہے جس نے یہ کتاب برحق نازل کی وہ نیکوکار لوگوں کا دوست ہے انھوں نے خدا کو ہرگز ویسا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے حالانکہ قیامت کے دن زمین سراپا اُس کی خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹواں صورت میں ہوں گے۔ جن جن چیزوں کو لوگ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سے اُس کی ذات پاک و منزہ ہے ۔ [3] یا اللہ جنھوں نے آلِ محمدؐ پر ظلم کیا ہے اُن پر لعنت بھیج ۔

الظُّهرِ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ
سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ وَفَدَ اِلَيْهِ الرِّجَالُ وَشُدَّتْ
اِلَيْهِ الرِّجَالُ فَاَنْتَ سَيِّدِيْ اَكْرَمُ مَزُوْرٍ وَاَكْرَمُ مَقْصُوْدٍ فَقَدْ جَعَلْتَ لِكُلِّ زَائِرٍ كَرَا
مَةً وَلِكُلِّ وَافِدٍ تُحْفَةً فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ
وَاشْكُرْ سَعْيِيْ وَارْحَمْ مَسِيْرِيْ مِنْ اَهْلِيْ بِغَيْرِ مَنٍّ مِّنِّيْ عَلَيْكَ بَلْ لَّكَ الْمِنَّةُ عَلَيَّ
اَنْ اَجْعَلْتَ لِيْ سَبِيْلًا اِلٰى زِيَارَةِ وَلِيِّكَ وَعَرَّفْتَنِيْ فَضْلَهٗ وَحَفِظْتَنِيْ فِيْ لَيْلِيْ
وَنَهَارِيْ حَتّٰى بَلَغْتَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ وَقَدْ رَجَوْتُ بِكَ فَلَا تَقْطَعْ رَجَائِيْ وَاَمَّلْتُكَ
فَلَا تُخَيِّبْ اَمَلِيْ وَاجْعَلْ مَسِيْرِيْ هٰذَا كَفَّارَةً لِذُنُوْبِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ ؎

؎ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ ہی پر بھروسہ ہے، رسولِ خدا اور اُن کی آل برحق پر رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہمارا چلنا نیکی میں شمار فرما اور ہمارا اجر زیادہ کر۔ یا اللہ تیرے طفیل سے ہم سونے کے بعد اٹھتے ہیں تیری ہی طرف ہمارا رخ ہے تجھی پر ایمان ہے۔ تیری ہی رسی ہمارے ہاتھ میں ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے، یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے اور تجھی سے امید۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے اور تیرے چاہے بغیر ہمیں کوئی نعمت ملتی ہے اور نہ ہم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے۔ یا اللہ ہم تیرے ہی آسرے پر منزل پر اُتر پڑتے ہیں اور تیرے ہی سہارے سے پھر چل کھڑے ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہمارا راستہ تکالیف سے خالی ہو اور ہماری عافیت زیادہ ہو۔ اہل وعیال اور دولت و مال کا بعد میں محافظ تو ہے۔ پانی میں سہارا دینے والا اور سفر میں حفاظت کرنے والا بھی وہی۔ نوحؑ نے فرمایا۔ اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ جس کے سبب سے جہاز چلتے اور ٹھہرتے ہیں۔ بلاشبہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اُن لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے قیامت کے دن زمین اس سرے سے اُس سرے تک خدا کی خالص ملکیت ہوگی اور آسمان اُس کی قدرت سے لپٹے ہوئے دفتر کے مانند ہو جائیں گے۔ جن جن اشیاء کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اس کی ذات پاک و پاکیزہ ہے۔ یا اللہ جن لوگوں کے ہاں لوگ بڑے بڑے سامانوں سے آکر مہمان ہوتے ہیں تیرا درجہ اُن سب سے کہیں زیادہ ہے تو میرا سردار ہے اور جن کی زیارت کا لوگ قصد کرکے آتے ہیں اُن سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ تو نے ہر زائر کے لئے ایک درجہ مقرر کیا ہے اور ہر اپنے گھر پر آنے والے کے لیئے ایک تحفہ۔ میرا سوال تجھ سے یہ ہے کہ مجھے جو تحفہ تیری جناب سے ملے وہ آتش جہنم سے آزادی ہو۔ یا اللہ میری سعی مشکور فرما اور اہل وعیال سے جو میری جدائی ہے اس پر رحم کھا حالانکہ میرا کوئی احسان تیرے ذمہ نہیں بلکہ یہ تیرا سب سے بڑا احسان مجھ پر ہے کہ اپنے ولی کی زیارت کی میرے لیئے سبیل کر دی اُن کے فضل وکمال کا مجھ کو علم بخشا شب و روز میری حفاظت کی حتیٰ کہ مجھے اس مقام تک صحیح وسلامت پہنچا دیا۔ یا اللہ مجھے تیری جناب سے امید لگی ہے پس مجھے ناامید مت کر اور مجھے تجھ سے ایک آس ہے سو میری آس نہ توڑ اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے اس سفر کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے۔

سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر مسافر کا مقصود جہاز میں بیٹھنے سے زیارت کے سوا کچھ اور ہو تو اس مذکورہ بالا دعا کی عبارتوں کو موقع سے ادل بدل کر اپنے مقصود کے موافق کر لے۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر پُل پر ایک شیطان رہتا ہے لہذا جب تم وہاں پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ وہ تم سے بھاگ جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب پُل پر قدم رکھو یہ کہو[۱] بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اُدْحُرْ عَنِّیْ الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ۔

(۱۱)

روانگی کے وقت تھوڑی دور مسافر کے ساتھ جانے کے اور آنے کے وقت مسافر کا استقبال کرنے کے نیز مسافر کے سفر سے واپس آنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کسی مومن کو رخصت کرتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے[۲] رَحِمَکُمُ اللّٰہُ وَزَوَّدَکُمُ التَّقْوٰی وَوَجَّھَکُمْ اِلٰی کُلِّ خَیْرٍ وَقَضٰی لَکُمْ کُلَّ حَاجَۃٍ وَسَلَّمَ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَدُنْیَاکُمْ وَرَدَّکُمْ سَالِمِیْنَ اِلٰی سَالِمِیْنَ۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کسی مسافر کو وداع فرماتے تھے تو اُس کا داہنا ہاتھ یا بازو پکڑ کر یہ فرماتے تھے[۳] اَحْسَنَ اللّٰہُ لَکَ الصَّحَابَۃَ وَاَکْمَلَ لَکَ الْمَعُوْنَۃَ وَسَھَّلَ لَکَ الْحُزُوْنَۃَ وَقَرَّبَ لَکَ الْبَعِیْدَ وَکَفَکَ الْمُھِمَّ وَحَفِظَلَکَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ وَوَجَّھَکَ لِکُلِّ خَیْرٍ عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ اَسْتَوْدِ

---

[۱] اللہ کا نام لے کر قدم رکھتا ہوں۔ یا اللہ مجھ سے شیطان لعین کو دور کر ۱۲ [۲] خدائے تعالے تم پر رحم کرے پرہیزگاری تمہارا توشہ قرار دے۔ ہر خیر و خوبی تمہیں میسر آئے۔ ہر حاجت تمہاری پوری کرے۔ دین و دنیا کو تمہارے سلامت رکھے اور تمہیں صحیح و سلامت پھیر لائے اور تم اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو صحیح و سلامت پاؤ ۱۲ [۳] خدا کرے تجھے رفیق اچھے میسر آئیں۔ خورد و نوش وافر ملتا رہے۔ مشکل راستہ بآسانی قطع ہو۔ جو بچھڑے ہوئے ہوں جلد ملیں جو سخت کام درپیش ہے پورا ہو جائے۔ تیرے دین اور ایمان اور انجام بخیر ہونے کا خدائے تعالے محافظ ہے۔ اور ہر خیر و خوبی تجھے میسر

عُكَ اللهَ سِرُ عَلىٰ بَرَكَـةِ اللهِ ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اُس وقت میں آنحضرت یہ فرمایا کرتے تھے[۱] اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ فَوَجَّهَكَ لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ وَزَوَّدَكَ التَّقْوٰى وَغَفَرَ لَكَ الذُّنُوْبَ ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابیوں کا ایک گروہ آپ کو رخصت کرنے آیا تو اُن حضرت نے یہ فرمایا[۲] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَذْنَبْنَا وَهَا نَحْنُ مُذْنِبُوْنَ وَثَبِّتْنَا وَاِيَّاهُمْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا وَعَافِنَا وَاِيَّاهُمْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ فِىْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ فِىْ سَنَتِنَا هٰذِهِ الْمُسْتَقْبِلَةِ وَعَجِّلْ نَصْرَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّوَلِيِّهِمْ وَاَخْزِ عَدُوَّهُمْ عَاجِلًا ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ مسافر جب سفر سے پلٹ کر آئے تو سنت ہے کہ اپنے برادران ایمانی کی ضیافت کرے ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پھر کر آئے تو مناسب ہے کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کچھ تحفہ لائے گو وہ ایک پتھر ہی ہو۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ سے ہو کر آتا تو اُس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ یہ فرماتے[۳] قَبِلَ اللهُ مِنْكَ وَاَخْلَفَ عَلَيْكَ نَفَقَتَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت حاجی سفر حج سے پلٹ کر آئیں اور راستے کی گرد اُن پر پڑی ہوئی ہو اُس وقت جو شخص معانقہ کی نیت سے اُن کی گردن میں ہاتھ ڈالے گا

---

[۱] میں تیرا دین تیرا ایمان تیرے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں جہاں تو جائے تجھے بہتری میسر آئے۔ پرہیزگاری تیرا توشہ ہو اور خدا تیرے گناہوں کو بخشدے ۱۲ [۲] یا اللہ جو گناہ ہم نے کئے ہیں بخش دے کیونکہ ہم بندے بہرحال قصوروار ہیں ہم کو اور ان سب کو دنیا و آخرت میں کلمہ حق پر ثابت قدم رکھ اور اس آنے والے برس میں اپنے بندوں کے لئے اور اپنی سلطنت میں جو کچھ تو نے مقرر فرمایا ہے اُس کے شر سے ہمیں اور ان سب کو نجات دے۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کے حاکم کی جلد نصرت فرما اور اُن کے دشمن کو جلد رسوا کر دے ۱۲ [۳] خدا تیری سعی اور تیرا عمل خیر قبول کرے۔ تیری وجہ معاش پھر بحال کر دے اور تیرے گناہ بخش دے ۔

اُس کو حجرالاسود کے بوسہ لینے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پلٹ کر آئے تو مناسب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر سجدۂ شکر میں سو مرتبہ شکر الٰہی نہ کر لے کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ اور جب جناب جعفر طیارؓ ملک حبش سے واپس آئے تھے تو جناب رسول خدا نے اُن کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور اُن کے دونوں ابروؤں کے مابین بوسہ دیا تھا اور جناب رسالتمآبؐ کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تھا تو اُس کے گلے ملتے تھے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کی مشایعت بوقت روانگی تھوڑی دور تک اور استقبال مستحب ہے اور مومنوں کی مشایعت و استقبال کے واسطے نماز و روزہ قصر ہو سکتا ہے

(۱۲)

گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ شرط بدنا اور بازی لگانا صرف چند چیزوں میں جائز ہے یعنی گھوڑے خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی کے دوڑانے میں۔ اور تیر اندازی میں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے چند اوقیہ چاندی کی بازی بد کر گھوڑ دوڑ کی۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوار ہوا کرو۔ اور مجھے تیر اندازی سوار ہونے سے بھی زیادہ پسند ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ ہر لہو و لعب اور ہر بازی جس میں مومن مشغول ہو باطل ہے سوائے تین امر کے۔ ایک جو گھوڑے کے سدھانے میں ہو۔ دوسرے تیر اندازی میں۔ تیسرے اپنی عورت کے ساتھ کہ ان تینوں موقعوں پر جائز ہے۔

اور جو شخص راہ خدا میں ایک تیر چلائے تو خدائے تعالے تین شخصوں کو بخش دیتا ہے۔ اول اُس کو جس نے تیر بنایا دوسرے اُس کو جس نے مجاہد کو وہ تیر دیا۔ تیسرے اُس کو جس نے جہاد

میں وہ تیر چلایا۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ بازی لگانے کے وقت فرشتے الگ ہوجاتے ہیں اور اس کام کے کرنے والے پر لعنت بھیجتے ہیں سوائے ان دو صورتوں کے۔ اول یہ کہ اونٹ یا ہاتھی یا گھوڑا یا خچر یا گدھا دوڑانے میں۔ دوسرے تیر اندازی یا شمشیر زنی و نیزہ بازی میں۔
آگاہ ہونا چاہیئے کہ گھوڑا۔ خچر۔ گدھا۔ اونٹ اور ہاتھی ان سب کے دوڑانے میں شرط بدنا جائز ہے مگر کبوتر بازی۔ کشتی یا جہاز رانی میں۔ دو آدمیوں کی دوڑ میں کشتی لڑنے میں یا بھاری چیزوں کے اٹھانے میں کسی طرح جائز نہیں ہے۔ رہا ان باتوں کا بلا شرط کرنا اس میں اختلاف ہے مگر جواز کو زیادہ قوت ہے خاص کر کشتی کے بارے میں کہ بعض حدیثیں اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے مکان میں تشریف لائے اور جناب امام حسین اور جناب امام حسن علیہما السلام آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے دونوں نور چشموں سے فرمایا کہ اُٹھو اور کُشتی لڑو۔ دونوں حسب الامر کُشتی لڑنے لگے۔ اتفاق سے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اُس وقت گھر میں تشریف نہ رکھتی تھیں کسی کام کے لیئے باہر گئی ہوئی تھیں واپس آئیں تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی آواز گوش زد ہوئی کہ آنحضرت یہ فرما رہے ہیں کہ "اے حسنؑ حسینؑ کو پکڑ اور زمین پر گرا دے"۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا الصلوٰۃ والسلام کو تاب نہ رہی عجلت فرما کر آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے پدر بزرگوار تعجب ہے کہ آپ بڑے کو ترغیب دیتے ہیں کہ چھوٹے کو زمین پر گرا دے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے دختر نیک اختر رنجیدہ ہونے کی بات نہیں ہے۔ سامنے جبرئیلؑ کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے حسینؑ حسنؑ کو زمین پر گرا دو۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اُن کے مقابل کہا ہے۔
فقہ الرضا میں منقول ہے کہ چوگان بازی ہرگز ہرگز مت کرو کہ اس حالت میں شیطان تم سے کھیلتا ہے اور فرشتے نفرت کرتے ہیں۔ اور اگر کسی کا گھوڑا اس حالت میں ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ شخص جہنمی ہے۔
جاننا چاہیئے کہ بازی لگانے میں شرط مطلق یہ ہے کہ جس مال کی بازی لگائی جائے وہ خاص

اس کے لئے ہو جسے سبقت حاصل ہو جائے پس اگر کسی شخص کے لئے نامزد کیا جائے جو پیچھے رہ جانے جائز نہیں ہے اسی طرح اُن لوگوں کے لئے شرط لگانا اور مقرر کرنا جو شریک عمل خاص نہیں ہیں ناجائز ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ تیر اندازی۔ نیزہ بازی۔ گھوڑ دوڑ اور لوگ کرتے ہیں اور شرط لگانے اور بازیاں بدنے والے اور لوگ ہوتے ہیں۔

اگر امام مسلمانوں کے بیت المال سے یہ مقرر کر دے کہ جس شخص کا گھوڑا آگے نکل جائے گا یا زیادہ مسافت طے کرے گا یا جس کا نشانہ اچھا ہے گا اُسے میں اتنا اور اتنا دوں گا تو جائز ہے علے ہذا القیاس اگر کوئی شخص اپنے مال کا حصہ جُدا کرے اور یہ کہے کہ ان دو شخصوں میں سے جس کا گھوڑا آگے نکل جائے یہ اُسے ملے گا تو جائز ہے اسی طرح جو دو ایسے شخص جو خود گھوڑے دوڑائیں اپنے اپنے مال کا ایک ایک حصّہ نکالیں اور یہ قرار دیں کہ جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے وہ یہ سب مال لے لے تو جائز ہے۔

موافق اس کے جو کچھ علما میں مشہور ہے بازی لگا کر گھوڑ دوڑ کرنے کی چند شرطیں ہیں۔

اوّل مقدار مسافت کہ جہاں سے جہاں تک گھوڑے دوڑیں گے مقرر کرنا کہ اس میں جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے گا وہی جیت گیا۔

دوسرے۔ جو مال شرط پہ لگایا گیا ہے اُس کی مقدار اور جنس کا معلوم ہونا یعنی کتنا ہے اور کیا شے ہے۔ چاندی ہے۔ سونا ہے یا کچھ اور ہے۔

تیسرے۔ جو حیوان دوڑیں کام آئیں گے اُن کو بہ چشم دید معین کرنا۔ اس شرط میں بعض کا قول یہ ہے کہ اگر بغیر دیکھے اوصاف خاص کے ساتھ بھی تعین کیا جائے تو جائز ہے

چوتھے۔ دوڑنے والے حیوانات کی نسبت یہ احتمال مساوی ہونا کہ ان کا ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا معمولی عادت ہے پس اگر کوئی حیوان مدّھم چلنے والا ہو یا دبلا ہو تو اُسے تیز رفتار یا فربہ اندام جانور کے ساتھ جس کی نسبت گمان غالب ہو کہ آگے ہی رہے گا دوڑانا جائز نہیں ہے۔

پانچویں۔ جو دو جانور دوڑائے جائیں اُن کا ہم جنس ہونا مثلاً دونوں گھوڑے ہی گھوڑے ہوں یا دونوں خچر ہی خچر۔ پس گھوڑے کو خچر یا گدھے یا اونٹ یا ہاتھی کے ساتھ

دوڑانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح دوڑانا اس شرط کے خلاف ہے۔ اِلّا فقیر کے نزدیک یہ شرط ثابت نہیں۔

چھٹے۔ دونوں جانوروں کو ایک ساتھ چھوڑنا۔ لہذا یہ شرط کرنا ایک کو دوسرے سے کچھ پہلے چھوڑا جائے گا جیسا کہ علما میں مشہور ہے جائز نہیں ہے۔

ساتویں۔ سوار ہوکر دوڑانا۔ پس اگر خالی گھوڑے دوڑائے جائیں گے تو اُن پر شرط لگانا جائز نہیں ہے۔

آٹھویں۔ مسافت اتنی مقرر کرنا کہ اس کی انتہا تک پہنچتے پہنچتے جانور تھک نہ جائیں۔

نویں۔ سوار مرد ہوں عورتیں نہ ہوں۔

دسویں۔ جب دوڑ کے لیئے آمادہ ہوں تو جملہ حیوانات برابر کھڑے ہوں۔ اس شرط میں کسی قدر اختلاف ہے اور اظہر یہ ہے کہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہوں۔

زبان عرب میں اُن دس گھوڑوں کے نام جو گھوڑدوڑ میں ایک ساتھ دوڑائے جائیں اور انتہائے مسافت پر پہنچ کر آگے پیچھے رہیں علے الترتیب حسب ذیل ہیں۔

(۱) سب سے آگے نکل جانے والے کو مجلّی کہتے ہیں (۲) اس سے پیچھے والے کو مُصلّی۔ تیسرے کو تانی۔ چوتھے کو بارع۔ پانچویں کو مرتاح۔ چھٹے کو خطی۔ ساتویں کو عاطف۔ آٹھویں کو مومّل نویں کو لطیم۔ اور دسویں کو جو سب سے پیچھے رہ جائے فِکُل کہتے ہیں۔

سوائے پچھلے کے اور ہر ایک کے لیئے کوئی رقم بطور شرط کے لگانا جائز ہے اور اگر دسوں گھوڑے ایک ساتھ انتہائے مسافت پر پہنچیں تو کسی کو کچھ نہ ملے گا۔

آگاہ ہونا چاہیئے۔ کہ شمشیر بازی۔ نیزہ بازی۔ تیر اندازی میں شرط بدنا جائز ہے مگر جیسا کہ علما میں مشہور ہے تیر اندازی کے واسطے چند شرطیں ہیں۔ اوّل تیروں کی کل تعداد مقرر کرنا جن میں ہار جیت ہوگی۔ دوسرے یہ مقرر کرنا کہ اتنے تیروں میں سے کم از کم اتنے نشانے پر پہنچیں تیسرے نشانے پر پہنچنے کا طریقہ مقرر کرنا جس کا مفصل بیان آگے آتا ہے۔ چوتھے تیر چلانے والے اور مقام نشانہ کے مابین کا فاصلہ معین کرنا۔ پانچویں آماجگاہ اور اُس کا طول و عرض مقرر کرنا۔ چھٹے یہ کہ دونوں تیر اور دونوں کمانیں ایک جنس کی ہوں۔ اس شرط میں

علما کا اختلاف ہے اور قوت اس قول کو ہے کہ یہ شرط نہیں چاہیئے اور اس پر اتفاق ہے کہ کسی خاص تیر و کمان کے معین کرانے کی ضرورت نہیں بلکہ بعض کا قول تو یہ ہے کہ کسی خاص تیر و کمان کو معین کر لینے سے خود تیراندازی کی شرط بدیہی ہی باطل ہو جاتی ہے۔ ساتویں یہ مقرر کر لینا کہ بقاعدۂ مبادرہ تیراندازی ہوگی یا بقاعدہ محاطّہ۔ مبادرہ میں جیتنے کی کوئی خاص تعداد معین نہیں ہوتی جس کے زیادہ تیر نشانے پر پہنچیں وہی جیتنے والا سمجھا جاتا ہے مثلاً دو شخصوں میں سے ہر ایک نے دس دس تیر چلائے ایک کے پانچ تیر نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے چار تو پانچ والا جیت گیا اور اگر ہر ایک کے پانچ پانچ پہنچ گئے تو کوئی بھی نہیں جیتا۔ محاطّہ میں جیتنے کی تعداد معین ہوتی ہے مثلاً یہ مقرر ہونا کہ جو شخص اپنے حریف کی بہ نسبت پانچ تیر نشانے پر زیادہ لگائے گا وہ جیتے گا اس صورت میں جو ایک بھی کم لگانے والا ہے، وہ خارج ہے اس کی آسان مثال یہ ہو سکتی ہے کہ فرض کرو دو تیراندازوں میں سے ہر ایک نے بیس بیس تیر چلائے۔ ایک کے پندرہ تیر نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے دس تو پندرہ والا جیتا۔ اور اگر ایک کے چودہ نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے دس تو کوئی بھی نہ جیتا۔ احتیاط اس میں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سے ایک کو معیّن کر لیں کہ پیچھے جھگڑا نہ ہو۔

یہ بھی جاننا چاہیئے کہ نشانہ لگانے کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

اوّل جائی۔ جو پہلے زمین پر لگے اور پھر اُچٹ کر نشانے پر جا بیٹھے۔

دوسرے حاصر۔ جو نشانے کے دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک کے قریب رہے۔

تیسرے خارق۔ جو نشانے کو زخمی کرے۔ مگر اُس کے اندر نہ بیٹھے۔

چوتھے خاسق۔ جو نشانے کو توڑ کر رُک جائے۔

پانچویں مارق۔ جو نشانے کو توڑ کر نکل جائے۔

چھٹے خارم۔ جو نشانے کے پہلو کو توڑ دے مگر نشانے کے بیچ میں نہ بیٹھے۔

لازم ہے کہ صورت ہائے مذکورۂ بالا میں سے جونسی صورت جیتنے کے لئے مشروط کرنی ہو وہ پہلے معین کر لیں۔ جو صورت بازی جیتنے کے لیے معین ہو اگر کسی کا تیر اُس سے اعلیٰ صورت حاصل کرے تو وہ جیتے گا۔ مثلاً یہ شرط ہو کہ نشانے کے پہلو پر تیر مارنے والا جیتے گا اور کوئی شخص نشانے

کے درمیان تیر پہنچائے تب بھی وہ جیتا۔ اسی طرح اگر یہ شرط ہو کہ تیر نشانے کے اندر بیٹھ جائے اور کوئی ایسا تیر لگائے کہ وہ نشانے کو توڑ کر نکل جائے تو بھی وہ جیت جائے گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ تیراندازی اور گھوڑدوڑ کی شرطوں میں مُحلّل بھی داخل ہے یعنی ایسے شخص کی شرکت جو اس شرط پر شریک ہو کہ جیتوں گا تو حصّہ لے لوں گا اور ہاروں گا تو کچھ نہ دُوں گا۔ بہتر ہے کہ جو دو شخص کسی قسم کی شرط کے لیئے اپنا اپنا مال لگائیں وہ ایک تیسرے ایسے شخص کو بھی اپنا شریک کرلیں۔

احتیاط کی صورت یہ ہے کہ جس قسم کی شرط بدنی ہو اس میں شرط بدنے والے آپس میں صیغہ جاری کرلیں یعنی ایک آپس کے عہد و پیمان کو لفظوں میں بیان کرے اور دوسرا قبول کرے۔

سنت ہے کہ تیراندازی اور اسپ دوانی سے غرض محض لہو و لعب نہ ہو بلکہ خاص ورزش مراد ہو کہ خدا کی راہ میں دین و ایمان کو قوت دینے کے لیئے اور شیعیان اہل بیت کو مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیئے جہاد کریں کہ جس سے بہت بڑا ثواب حاصل ہو۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کو گھوڑ دوڑ کا حکم دیا اور جو رقم اس شرط میں لگائی گئی وہ اپنے پاس سے ادا کردی۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ وہ رقم ایک سو چوّن[۱۵۴] منتقال ۷۰ تولہ ۹ ماشہ چاندی تھی۔ بوقت واپسی غزوۂ تبوک جناب مقدس نبوی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے اُسامہ ابن زید کے ساتھ شرط بد کر خود اونٹ دوڑایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ لہو و لعب سے بالکل منزّہ تھے یہ جو کچھ تھا دین اسلام کو قوّت دینے کے لیئے اور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی رغبت دلانے کے لیئے تاکہ کفار مسلمانوں پر اور مخالفین شیعوں پر غلبہ نہ پاسکیں اور لوگوں کی جان و مال اور عزّت وآبرو بداندیشوں کے شر سے محفوظ رہے۔

زمانۂ غیبت امام علیہ السلام میں جہاد یہی ہے کہ کافروں اور مخالفوں کے ضرر سے شیعیان حیدر کرار کو محفوظ رکھا جائے۔ اگر مخالفوں یا کافروں کا کوئی گروہ شیعوں کے کسی گروہ پر حملہ آور ہو تو اُس گروہ پر جہاد دفاع واجب ہو جاتا ہے اور جتنے اس جہاد میں مارے جاتے ہیں وہ شہید

ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ عاجز و کمزور ہوں تو اور تمام مومنوں پر ان کی امداد اور اُن کا فوں کے دفع کی کوشش واجب ہو جاتی ہے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمام نیکیاں تلوار میں اور تلوار کے سائے کے نیچے ہیں اور اہل حق کی تلوار بہشت کی کُنجی ہے اور اہل باطل کی تلوار دوزخ کی کُنجی۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو مومن اپنی عزت اور اپنا مال بچانے کی کوشش میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بہشت کا ایک دروازہ باب المجاہدین ہے جن لوگوں نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اسی دروازے سے جائیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ فرشتے اُن کے لیئے دروازہ کھولے کھڑے ہیں اور مرحبا مرحبا کہہ رہے ہیں۔

نیز فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے میری اُمت کو گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کی نوکوں کے سبب معزز کیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہوگا اگر اُس پر مینھ کا ایک قطرہ پڑے گا یا اس کے سر میں کچھ درد ہوگا تو اُس کے نامۂ اعمال میں بھی شہادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ زمانۂ جناب امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ میں لشکر معاویہ نے انبار[1] پر چھاپہ مارا۔ اس کی خبر پہنچنے پر جوان حضرتؑ نے ایک خطبہ پڑھا ہے جہاد کی خوبیاں ظاہر کرنے کے واسطے اُس کے بعض فقروں کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

"جہاد راہِ خدا بہشت کے دروازوں سے ایک خاص دروازہ ہے جو خدا نے اپنے خاص بندوں اور دوستوں کے لئے کھولا ہے۔ جہاد ایک خاص نعمت ہے جو حق تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں کے لیئے ذخیرہ فرمائی ہے۔ جہاد آفتوں اور مصیبتوں سے بچانے کے لئے خدائے تعالےٰ کی عطا کی ہوئی مضبوط زرہ اور مستحکم ڈھال ہے۔ جو شخص باوجود قدرت کے جہاد کو ترک کرے گا خدائے تعالےٰ

[1] حوالی کوفہ میں ایک موضع ہے۔ ۱۲

اُس کو ذلیل و خوار کرے گا۔ بلائیں اُس کو چاروں طرف سے آن گھیریں گی۔ خدائے تعالیٰ کی خوشنودی سلب ہوجائے گی۔ لوگوں کی نظروں میں اس کی قدر و منزلت باقی نہ رہے گی غور و خوض کرنے کی عادت اس کے دل سے جاتی رہے گی۔ اُس کا مغلوب ہونا بجا ہوگا غالبین اس کے ساتھ انصاف و عدالت نہ برتیں گے۔

اے لوگو! میں نے تم کو بار بار جہاد کے لیئے طلب کیا۔ شب و روز آشکارا و پنہاں تم کو جہاد کی ترغیب دلائی اور تم کو یہ حکم دیا کہ پیشتر اس کے کہ مخالفین تم سے لڑنے آئیں تم اُن پر جہاد کرو۔ میں نے یہ بھی کہا کہ واللہ وہ گروہ جس کے ملک میں دشمن گھس کر اُن سے لڑتا ہے دُنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوجاتا ہے مگر تم نے نہ مانا۔ سستی کو کام میں لائے اور ایک نے دوسرے کی مصیبت میں امداد نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھوں نے تم پر چھاپہ مارا اور تمہارے گھروں میں دَرّانہ گھس آئے اور قبضہ کرلیا۔

مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ کے لشکر کا ایک سردار انبار پر حملہ آور ہوا۔ حسان ابن حسان البکری کو قتل کیا۔ تمہارے سپاہیوں کے ہتھیار رکھوالیے اور اُن کو حدود سے خارج کردیا۔ اور میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ اُن میں کا ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمّی عورت کے گھر میں گھس آیا اُس کے کنگن۔ پازیب۔ جھانجن اور گوشوارے اُتروالیئے۔ اُن مظلوموں سے سوائے رونے پیٹنے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے اور کچھ نہ بن پڑا۔ اس کے بعد وہ باغی و طاغی انبار سے بہت سا مال لے کر چلے گئے نہ اُن میں سے کسی نے چرکا کھایا نہ اُن کے کسی کی نکسیر تک پھوٹی۔ ایسی سخت مصیبت پر افسوس کرتے کرتے اور پیچ و تاب کھاتے کھاتے اگر کوئی مرد مسلمان مر بھی جائے تو جائے ملامت نہیں بلکہ میرے نزدیک قابل تعریف ہے۔ اُس گروہ کا اپنے دین باطل پر اس طرح مجتمع رہنا اور تمہارا اپنے دین برحق سے ایسا متفرق ہونا اس درجہ تعجب خیز ہے کہ جس سے دل مرجھا جائیں اور اُن پر غم و الم کا ہجوم طاری ہوجائے (تو بجا ہے)۔

وائے ہو تم پر اور تمہارا بُرا ہو تم نے اپنے آپ کو دشمنوں کے تیروں کا نشانہ بنا لیا ہے وہ تم سے لڑنے کے لیئے تم پر چڑھ چڑھ آتے ہیں۔ تم اُن سے جنگ کرنے کے لیئے

اُن پر چڑھ کر نہیں جاتے۔ وہ خدا کی نافرمانی پر اتنے آمادہ اور تیار رہیں کہ تم خدائے تعالےٰ کی اطاعت پر اُتنے راضی بھی نہیں ہوتے۔ اگر میں تمہیں گرمی میں لڑائی پر جانے کا حکم دیتا ہوں تو یہ کہہ دیتے ہو کہ آجکل تو تڑاقے کی گرمی پڑ رہی ہے۔ اتنی مہلت ملے کہ ذرا گرمی کم ہو جائے، اور اگر جاڑے میں چڑھائی کا حکم دیتا ہوں تو یہ بہانہ کرتے ہو کہ بالفعل تو کڑاکے کی سردی ہے۔ تھوڑی سی مہلت ملے کہ سردی کم ہو جائے۔ جب گرمی و سردی کے ڈر سے تمہارا یہ حال ہے تو تیزی تلوار کے ڈر سے کیا حال ہوگا ؟

اے وہ لوگو جو صورت کے مرد ہو اور سیرت کے بچے اور عورتیں۔ کاش میرا تمہارا پالا نہ پڑتا اور میری تمہاری جان پہچان نہ ہوتی۔ تم نے میرے دل میں ناسور ڈال دیئے ہیں اور میرا سینہ غم و غصہ سے بھر دیا ہے۔ تم نے میری اس درجہ نافرمانی کی ہے کہ مجھے کسی معاملہ میں رائے دینا مشکل معلوم ہونے لگا ہے۔ قریش یہ کہتے ہیں ابن ابیطالبؑ بہادر تو بہت ہے مگر اُصول جنگ سے ناواقف ہے۔ اے سبحان اللہ۔ مجھ سے زیادہ آداب حرب اور اُصول جنگ کون جان سکتا ہے اور مجھ سے زیادہ جنگ کس نے کی ہے۔ جب میں نے اول جہاد شروع کیا میں پورا بیس برس کا بھی نہ تھا اور اب تو ساٹھ سال سے متجاوز ہوں مگر جس کے ماتحت ہی اُس کا حکم نہ مانیں اُس کی رائے کیا اور تدبیر کیسی "

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالےٰ نے جہاد واجب کیا ہے اور اس کی بڑی عظمت قرار دی ہے جہاد کو ذریعۂ نصرت و امداد قرار دیا ہے۔ واللہ بغیر جہاد کے نہ دین کی اصلاح ہو سکتی ہے نہ دُنیا کی۔

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مجاہد کو اُس کے عیال تک پہنچا دے اُسے علاوہ شرکت جہاد کے ثواب کے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاد کرو۔ جہاد تمہاری اولاد کے عزّ و افتخار کا باعث ہوگا

بعض متفرق آداب اور منفعت بخش فائدے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے شیعہ بعض کاموں کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا بھول جاتے ہیں اور خدائے تعالےٰ اُن کو کسی نہ کسی آزمائش میں ڈالتا ہے کہ وہ متنبہ ہو جائیں اور خدائے تعالےٰ کی حمد و ثنا یاد رکھیں اور حق تعالیٰ اس آزمائش کے سبب ان کی اُس تقصیر سے درگزر فرماتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ آدمی ہر کام کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ لیا کرے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدائے تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو میوہ درخت بہشت کے کھانے کی ممانعت کی تو انھوں نے بہت اچھا تو کہہ لیا مگر انشاء اللہ تعالےٰ کہنا بھول گئے نتیجہ یہ ہوا کہ اُس درخت کے پھل بھی کھا گئے اور بہشت سے بھی نکالے گئے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذَالِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ یعنی کسی امر کی نسبت ہرگز ہرگز یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کروں گا سوائے اس کے کہ اُسے مشیت الٰہی کے ساتھ مقید کر دیا جائے یعنی یوں کہو کہ اگر خدا نے چاہا تو۔ اور جب بھول گئے ہو اپنے خدا کو یاد کرو یعنی اگر لفظ انشاء اللہ کہنا بھول گئے ہو تو جب یاد آئے کہہ لو گو ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے۔

معتبر حدیث میں موسیٰ بن جعفر صلوات اللہ علیہم سے منقول ہے کہ ان نو باتوں کے کرنے سے بھول پیدا ہوتی ہے (۱) کھٹّے سیب (۲) دھنیا (۳) پنیر (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا (۶) قبروں کے کتبے پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان ہو کر راستہ چلنا (۸) جوئیں زندہ چھوڑ دینا (۹) گدّی میں پچھنے لگوانا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین چیزوں سے حافظہ بڑھتا ہے۔ (۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن مجید پڑھنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن وہ حضرت غمگین تھے فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا مجھے رنج کیوں ہوا حالانکہ میں نہ کبھی چوکھٹ پر بیٹھا ہوں نہ کبھی بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں سے ہو کر

گزرا ہوں نہ میں نے کھڑے کھڑے کبھی پائجامہ پہنا ہے اور نہ پہننے کے کپڑوں سے کبھی ہاتھ منھ پونچھے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دس چیزوں سے غم جاتا رہتا ہے اوّل راستہ چلنا۔ دوسرے سوار ہونا۔ تیسرے پانی میں غوطہ لگانا۔ چوتھے سبزہ زار دیکھنا۔ پانچویں کچھ کھانا پینا۔ چھٹے مباشرت کرنا۔ ساتویں مسواک کرنا۔ آٹھویں خطمی سے سر دھونا۔ نویں خوبصورت عورت کا چہرہ دیکھنا۔ دسویں مردوں سے باتیں کرنا۔

حضرت امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ چند باتیں افلاس پیدا کرنے والی ہیں اور چند باتیں توانگری بخشنے والی ہیں۔ فقر و افلاس پیدا کرنے والی یہ سولہ چیزیں ہیں۔

مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا۔ [۲] حمام میں پیشاب کرنا۔ [۳] حالت جنابت میں کچھ کھانا پینا۔ [۴] جھاؤ کی لکڑی سے خلال کرنا۔ [۵] کھڑے کھڑے کنگھا کرنا۔ [۶] جھاڑو گھر میں دے کر کوڑا رہنے دینا۔ [۷] جھوٹی قسم کھانا۔ [۸] زنا کرنا۔ [۹] اظہار حرص کرنا۔ [۱۰] مغرب و عشا کے مابین سونا۔ [۱۱] طلوع صبح صادق اور [۱۲] طلوع آفتاب کے مابین سونا بہت جھوٹ بولنا۔ [۱۳] راگ و راگنی سُننا۔ [۱۴] رات کے سائل کو خالی پھیر دینا۔ [۱۵] اندازے سے زیادہ خرچ کرنا۔ [۱۶] اپنے عزیزوں سے بدی کرنا۔

اور توانگری پیدا کرنے والی اور مال بڑھانے والی یہ سترہ چیزیں ہیں۔ ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھنا مغرب و عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھنا۔ صبح و عصر کی نماز کے بعد تعقیبات پڑھنا عزیزوں کے ساتھ نیکی و سلوک کرنا۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ اپنا مال برادران ایمانی کو بانٹ کر کھانا۔ علی الصباح طلب روزی میں نکلنا۔ [۸] استغفار بہت پڑھنا۔ [۹] لوگوں کے مال میں خیانت نہ کرنا۔ حق اور سچ بات کہنا۔ [۱۱] موذن جو کچھ اذان میں کہے اُن کلمات کا اعادہ کرنا۔ [۱۲] پاخانے میں باتیں نہ کرنا۔ [۱۳] طلب دنیا میں حریص نہ ہونا۔ [۱۴] جس شخص سے کوئی نعمت ملتی ہو اُس کا شکریہ ادا کرنا۔ [۱۵] کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ [۱۶] جو ریزے دستر خوان پر گر پڑے ہوں اُن کو چُن کر کھا لینا۔ [۱۷] ہر روز تیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا کہ جو شخص اس کا ورد کرے گا خدائے تعالےٰ اُس سے ستر قسم کی بلا دور کر دیگا جس میں ادنےٰ قسم کی بلا افلاس و پریشانی ہے۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم اہلبیتؑ

کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کے لیئے بہشت میں ایک مکان بنا دیگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ہم اہل بیّت کی شان میں ایک شعر کہنا چاہتا ہے اس کی تائید روح القدس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن ہم اہلبیتؑ کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدائے تعالیٰ اُس کے لئے بہشت میں اتنا بڑا ایک شہر بنائے گا جو اس دنیا کے سات گنے سے بھی زیادہ طویل و عریض ہوگا اور جس وقت وہ اس شہر میں پہنچے گا تو تمام مقرب فرشتے اور سب اولوالعزم پیغمبر اس کی ملاقات کے لئے آئیں گے۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کا شکم مواد اور پیپ سے بھرا ہوا ہو تو وہ اس کی بہ نسبت بہتر ہے کہ اشعار سے پُر ہو۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حالت جنابت میں کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس سے افلاس پیدا ہوتا ہے۔ نیز دانت سے ناخن کاٹنے کی۔ حمام میں مسواک کرنے کی۔ مسجدوں میں ناک صاف کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

فرمایا کہ مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ کہ ایک دروازے سے آئے دوسرے سے نکل گئے اور اگر اتفاقاً ایسی ضرورت آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھ کر گزرنا چاہیئے۔

میوہ دار درختوں کے نیچے اور راستے کے درمیان پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے بائیں ہاتھ پر زور دے کر یا بائیں کروٹ لیٹ کر کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

قبروں کو چونہ گچ بنانے کی اور قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص کھلی جگہ میں غسل کرے ہوشیار رہے کہ اس کا ستر نہ کھل جائے۔

آبخورے میں جدھر دستی لگی ہوئی ہو اُس طرف سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اُدھر میل جمع ہو جاتا ہے۔

کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے۔

ایک پاؤں میں جوتہ پہن کر راستہ چلنے کی اور کھڑے کھڑے جوتہ پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔
سورج یا چاند کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
فرمایا کہ جب پائخانے جاؤ تو رو بقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھنے سے سخت اجتناب کرو۔
حالت مصیبت میں زیادہ چیخ کر رونے اور جزع و فزع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
عورتوں کے لئے جنازے کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔
آب دہن سے قرآن مجید کی کوئی عبارت لکھنے یا مٹانے کی ممانعت فرمائی ہے۔
جھوٹے خواب بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو شخص جھوٹے خواب بنائے گا خدائے تعالےٰ اُسے حکم دے گا کہ پانی میں گرہ لگائے چونکہ ایسا وہ کر نہ سکے گا اُسے عذاب ہوگا۔
مورتیں بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ جو کوئی مورت بنائے گا قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُسے اُس مورت میں جان ڈالنے کا حکم دیگا اور چونکہ یہ اُس سے نہ بن پڑے گا اس لئے معذّب ہوگا۔
کسی جاندار کو آگ میں جلانے کی ممانعت ہے۔
مُرغ کو گالی دینے کی ممانعت فرمائی ہے کہ وہ نماز کے واسطے جگاتا ہے۔
اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ ایک مومن کوئی چیز بیچتا ہو اور دوسرا بیچ میں آکر دخل دے اور کہے کہ میری چیز بہتر ہے مجھ سے خرید لو۔ یا کوئی مومن ایک چیز خریدتا ہو اور دوسرا اس کا گاہک بن جائے اور زیادہ دام لگائے۔
فرمایا کہ رات کو کوڑا گھر میں نہ رہنے دو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کہ شیطان اس میں رہتا ہے
فرمایا کہ کھانے میں ہاتھ بھرے ہوئے نہ سوؤ کہ اگر اس فعل سے دیوانگی پیدا ہو جائے تو فاعل ہی مورد طعن و ملامت ہوگا۔
ہڈی اور لید سے استنجا کرنے کی ممانعت ہے۔
عورتوں کو بلا اجازت شوہر کے گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی۔ پس اگر کوئی عورت نکلتی ہے تو اُس پر آسمانوں کے فرشتے اور جن اور آدمی جن پر اُس کا گزر ہوتا ہے وہ سب

جب تک کہ وہ گھر آئے لعنت کرتے رہتے ہیں ۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ عورت سوائے اپنے شوہر کے کسی کے لیئے زینت کرے اور اگر ایسا کرے گی تو اس کو جہنم میں جلانا خدا پر واجب ہے ۔ اس بات سے بھی منع فرمایا کہ عورت شوہر اور اپنے محرموں کے کسی غیر سے پانچ ضروری کلموں سے زیادہ بات کرے ۔ اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی عورت دوسری عورت کے پاس اس حال میں سوئے کہ اُن کے بیچ میں کوئی کپڑا حائل نہ ہو ۔

منع فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت سے اُن باتوں کو ظاہر کرے جو اس سے اور اس کے شوہر سے خلوت میں ہوئی ہوں ۔

رو بقبلہ اپنی عورت سے جماع کرنے کو منع فرمایا ہے ۔

راستے میں بھی اپنی عورت سے جماع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے پس اگر ایسا کرے تو خدا اور ملائکہ اور تمام آدمی اُس پر لعنت کریں گے ۔

اُن لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت فرمائی ہے جو غیب کی باتیں بیان کرتے ہیں مثل نجومیوں و کاہنوں اور رمالوں اور جھوٹے صوفیوں کے جو کوئی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گویا وہ اُن چیزوں سے جو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہیں منحرف ہو گیا ۔ چوسر ۔ شطرنج وغیرہ کھیلنا اور طبلہ ۔ سارنگی ۔ طنبورہ ۔ اور ستار وغیرہ کے بجانے کی ممانعت فرمائی ہے ۔

غیبت اور چغلخوری کرنے اور اُس کے سُننے کی ممانعت فرمائی ہے ۔ یہ بھی فرمایا کہ چغلخور بہشت میں داخل نہ ہوگا ۔ فاسقوں کی ضیافت میں جانے سے منع فرمایا ۔

جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت فرمائی اور یہ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا گھر سے بے گھر ہو جاتا ہے ۔

فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم اس واسطے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال لے لے تو قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُس پر غضبناک ہوگا سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے اور اُس شخص کا مال واپس کر دے ۔

اس دستر خوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب پی جاتی ہو۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص اپنی عورت کو حمام میں جانے کی اجازت اُس شہر میں دے جہاں حمام جانے کی ضرورت نہ ہو۔

حمام میں بغیر لنگی باندھے جانے کو منع فرمایا ہے۔

مصیبت کے وقت مُنھ پر طمانچے مارنے کو منع فرمایا ہے۔

اُن باتوں کے کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے جو آدمی کو خدا کی یاد سے غافل کرتی ہوں۔

چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا ہے۔

مردوں کے لیئے حریر اور دیبا اور کنجینیہ[1] پہننے کی ممانعت ہے لیکن عورتوں کے لئے مضائقہ نہیں

درختوں پر لگے ہوئے خرمے اُس سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی کہ وہ سُرخ یا زرد ہو جائیں۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ اُن تازہ چھواروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کردیں اور ان کے بدلے خشک چھوارے لے لیں یا انگوروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہیں فروخت کر دیں اور اُن کے ہم وزن کشمش لے لیں۔

چوسر یا شطرنج کے سامان بیچنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

شراب خریدنے اور پلانے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ حق تعالےٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اُس شخص پر جو بقصد شراب انگور کا درخت لگا دے۔ اور اُس پر جو شراب بنانے کے لیئے انگوروں کو نچوڑے اور شراب پینے والے پر۔ پلانے والے پر۔ بیچنے والے پر۔ خریدنے والے پر اس کی قیمت کھانے والے پر۔ اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لیئے لے جائے اُس پر ان سب پر لعنت کی ہے۔

فرمایا جو شراب پیئے چالیس روز تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر ایسی حالت میں مر جائے کہ اُس کے پیٹ میں کچھ شراب ہو تو خدا پر لازم ہے کہ اُسے وہ چرک و ریم جو زنا کاروں کی شرمگاہوں سے نکل کر سالہا سال جہنم کی دیگوں میں جوش کھا چکا ہو پلائے جس کے پیتے ہی اس کا معدہ انتڑیاں۔ گوشت پوست سب پگھل جائے۔

---

[1] خالص ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے ۱۲

سود کھانے کی۔ جھوٹی گواہی دینے کی اور سود کا کاغذ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔ اور خدا نے سود لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور اُس کے گواہ پر لعنت کی ہے۔

ذمّی کافروں سے مصافحہ کرنے کو منع فرمایا ہے۔

مسجد میں شعر پڑھنے اور گم شدہ کے واسطے آہ وزاری کرنے کی ممانعت فرمائی۔

مسجد میں تلوار کھینچنے کی اور جانوروں کے مُنھ پر کوئی چیز مارنے کی ممانعت فرمائی۔

کسی مسلمان کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی جان بوجھ کر نظر کرے ستر ہزار فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

عورت کو کسی عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔

کھانے میں۔ پانی میں اور سجدے کی جگہ پھونک مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

قبرستان میں راستے کے بیچ میں۔ اور جہاں چکیاں چلتی ہوں وہاں۔ ندیوں کے پیٹے میں۔ اُن مقامات میں جہاں اونٹ بندھتے ہوں اور بام کعبہ پر نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

شہد کی مکھی کو مارنے اور چوپایوں کے مُنھ پر داغنے کو منع فرمایا ہے۔

اس بات کو منع فرمایا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائی جائے اور فرمایا کہ جو کوئی سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائے وہ رحمت خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی کسی سورۃ کی قسم کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن کی سورۃ کی قسم کھائے تو اُس پر اُس سورۃ کی ہر آیت کے بدلے ایک کفارہ لازم ہوتا ہے خواہ وہ سچی قسم ہو یا جھوٹی۔

علما کا یہ خیال ہے کہ یہ کفارہ مستحب ہے۔ اور اس طرح کی قسم کھانے کو بھی منع فرمایا ہے کہ تیری جان کی قسم یا فلاں کی جان کی قسم۔

بحالت جنب مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

مطلق برہنہ ہونے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ رات ہو یا دن۔

بُدھ اور جمعہ کے روز پچھنے لگانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

جمعہ کے روز اُس وقت جبکہ پیش نماز خطبہ پڑھتا ہو باتیں کرنے کو منع فرمایا ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے ثواب جمعہ پورا نہیں ملتا۔

پیتل اور لوہے کی انگشتری پہننے کو منع فرمایا ہے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی حیوان کی تصویر نگینہ پر نقش کرائیں۔

سورج نکلنے اور ڈوبنے کے قریب اور زوال کے وقت نماز نافلہ پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔

عید رمضان و عید قربان اور خاص منیٰ میں بعد عید قربان تین روز اور یوم الشک کو بقصد ماہ رمضان روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔

اس بات سے منع فرمایا کہ چوپایوں کی طرح پانی میں منھ ڈالکر پیئیں۔ بلکہ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں سے پانی اُٹھاؤ اور پیو کہ یہ تمہارا بہترین ظرف ہے۔

جس کنوئیں سے پانی پیتے ہوں اُس میں تھوکنے کو منع فرمایا ہے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ مزدور سے اُس کی مزدوری ٹھہرانے سے پہلے کام لینا شروع کردیں۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ دو شخص ایک دوسرے سے رنجیدہ ہوکر علیحدہ ہوجائیں اور اگر مجبوری ہو تو تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرے آتش جہنم اس کے واسطے اولیٰ ہے

اس بات کو منع فرمایا کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی بڑھا کر فروخت کی جائے بلکہ جنس واحد مساوی الوزن فروخت کرنی چاہیئے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ لوگوں کے مُنھ پر اُن کی تعریف کی جائے اور فرمایا کہ ایسی تعریف کرنیوالوں کے مُنھ پر خاک ڈالو۔

فرمایا کہ جو کوئی کسی ایک مزدور کی مزدوری ظلم سے رکھ لے اور اُس کو نہ دے تو حق تعالےٰ اس کے اعمال کا ثواب حبط کر دیتا ہے اور بہشت کی خوشبو اُس پر حرام ہے۔

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید کو حفظ کرکے بے پروائی سے اُس کو بھلادے گا تو قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن میں باندھے جائیں گے اور حق تعالےٰ ہر آیت کے عوض ایک سانپ اس پر مسلّط کردے گا سوائے اس کے کہ کسی اور صورت سے اس کی بخشش ہوجائے۔

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھنے کے بعد حرام مال کھائے یا احکام قرآن مجید پر عمل کرنے کے بجائے محبّت دنیا و زینت دنیا کا زیادہ دلدادہ ہو تو مستوجب غضب الٰہی کا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ توبہ کرلے اور اگر بغیر توبہ کیئے مرجائے تو قرآن مجید اُس کا مدعی ہوگا۔

جو کوئی کسی مسلمان کی عورت سے یا زن ترسا یا یہودی یا گبر سے زنا کرے خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز اور وہ شخص بغیر توبہ مرجائے تو خدائے تعالیٰ اس کی قبر میں تین سو دریچے جہنم کے کھول دے گا کہ ان میں سے جہنمی سانپ اور بچھو اور اژدہے اس کی قبر میں گھس آئیں گے اور وہ قیامت کے دن تک آگ میں جلتا رہے گا۔ جب قبر سے اُٹھے گا تو لوگ اس کی بدبو سے اذیت پائیں گے اور تمام آدمی اس کو اس عمل قبیح کا مرتکب سمجھ لیں گے یہاں تک کہ جہنم میں چلا جائے

فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی مومن کے گھر کی پوشیدہ باتوں پر مطلع ہونے کی غرض سے ٹٹول کرے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اُن منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جو مسلمانوں کی عیب جوئیاں کرتے رہتے ہیں اور وہ دنیا سے نہیں اُٹھایا جائے گا جب تک کہ خدا اس کو رسوا نہ کردے۔ سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

فرمایا کہ جو کوئی خدا کی دی ہوئی روزی پر راضی نہ ہو اور شکایت کرے اور خدا کے لئے اپنی تنگی رزق پر صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی قبول نہ کی جائے گی اور قیامت کے دن خدا اُس کی طرف سے خشمناک ہو گا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔

فرمایا کہ جو کوئی ظلم سے عورت کا مہر نہ دے خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص زناکار ہے اور قیامت کے دن حق تعالیٰ اُس پر عتاب فرمائے گا کہ میں نے اپنی کنیز کو تیرے عقد میں عہد و پیمان اور مہر کے بدلے دیا اور تو نے میرے عہد و پیمان کو پورا نہ کیا اور میری کنیز پر ظلم و ستم کیا پس اس کی نیکیاں ضبط ہو کر بعوض مہر عورت کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں اس کی کافی نہ ہوں گی تو حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں ڈال دو۔

شہادت کے چھپانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس کے پاس شہادت ہو اور وہ اس کو چھپائے حق تعالیٰ بروز قیامت تمام خلائق کے سامنے اُس کے بدن کا گوشت اُس کو کھلائے گا۔

فرمایا کہ جبرئیلؑ ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے حق کی نسبت نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میراث اُس کے واسطے قرار دی جائے گی۔

اسی طرح مجھے غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میرا خیال ہوا کہ کوئی مدت مقرر کی جائے گی کہ جب اتنے دن خدمت کر چکیں تو آزاد ہو جائیں گے۔

علی ہذا مجھے مسواک کرنے کی یہاں تک نصیحت کی کہ میرا گمان ہوا کہ مسواک کرنا واجب ہو جائے گا۔
اسی طرح نمازِ شب کی یہاں تک نصیحت کی کہ مجھے خیال ہوا کہ میری اُمت کے نیک لوگ رات بھر نہ سویا کریں گے۔
فرمایا کہ جو کوئی غریب مسلمان کو حقیر سمجھے اُس نے حق تعالےٰ کی حقارت کی پس خدائے تعالےٰ قیامت کے دن اُس کو حقیر سمجھے گا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔
جو شخص کسی ادنےٰ مسلمان کی قدر کرے گا قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُس سے خوش ہوگا۔
اور جسے کسی گناہ یا حرام چیز کی خواہش ہو اور وہ خدا کے خوف سے اُس کو ترک کردے تو حق تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کرے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے مطمئن کردے گا اور جن دو بہشتوں کا وعدہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وہ اُس کو عطا فرمائے گا۔
جو کوئی دنیا و آخرت کے باب میں متردّد ہو کر دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے قیامت کے دن اس کے واسطے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کے سبب سے جہنم سے نجات پائے اور جو کوئی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر اختیار کرلے گا خدائے تعالےٰ اُس سے خوش ہو کر اُس کے گناہ بخش دیگا۔
جو شخص اُسے نظر بھر کر دیکھے جس کا دیکھنا اس پر حرام ہے تو خدائے تعالےٰ قیامت کے روز اس کی آنکھوں کو آگ سے بھردے گا سوائے اس کے کہ توبہ کرلے۔
جو کوئی اس عورت سے مصافحہ کرے کہ جو اُس پر حرام ہو تو خدائے تعالیٰ اُس شخص سے ناراض ہوتا ہے۔
جو کوئی کسی عورت کو بہ نیت حرام گلے لگائے اُس کو کسی شیطان کے ساتھ ایک آتشی زنجیر میں جکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔
جو کوئی کسی مسلمان کو خرید و فروخت میں دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے اور بروز قیامت وہ یہودیوں کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔
فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو بدزبانی سے آزار پہنچائے حق تعالیٰ اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا ہے جب تک کہ وہ اُس کو اپنے سے راضی نہ کرلے گو دنوں میں روزہ رکھتی رہے اور راتوں کو نمازیں پڑھتی رہے غلاموں کو آزاد کرتی رہے اور لوگوں کو گھوڑوں پر چڑھا کر جہاد میں بھیجتی رہے اور

یہی حال اُس مرد کا ہوگا جو اپنی عورت پر ظلم و ستم کرے۔

جو کوئی باوجود انتقام کی قدرت رکھنے کے غصّے کو ضبط کرے خدائے تعالیٰ اس کو ایک شہید کا ثواب بخشے گا۔

لوگوں کے مالوں میں خیانت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اُس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آجائے تو وہ شخص ہماری ملّت کے سوائے دوسرے دین پر مرا اور قیامت کے دن خدائے تعالےٰ اُس سے خشمناک ہوگا۔

جو کوئی جھوٹی گواہی کسی پر دے حق تعالےٰ اس کو زبان کے بل سب سے نیچے والے دوزخ میں منافقوں کے مابین لٹکائے گا۔

جو کوئی خیانت کا مال دانستہ خریدے ایسا ہے کہ جیسے خود اُس نے خیانت کی۔

جو کوئی کسی برادر مومن کا حق ضبط کرے خدائے تعالےٰ رزق کی برکت اُس پر حرام کر دیتا ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔

جو کوئی کسی کا گناہ سُن کر فاش کرے ایسا ہے جیسا کہ خود اُس نے کیا۔

جس کسی سے کوئی مسلمان بھائی قرض لینا چاہے اور وہ باوجود مقدرت کے قرض نہ دے تو حق تعالےٰ بہشت کی خوشبو اُس پر حرام کر دیتا ہے۔

جو کوئی عورت کی کج خلقی پر خدا کے خوف سے صبر کرے تو حق تعالےٰ اُس کو شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

جو عورت میل جول اور مدارات اپنے شوہر سے نہ کرے اور اُس پر اُن فرمائشات کا بوجھ ڈالے جن پر وہ قدرت نہیں رکھتا تو حق تعالےٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور بروز قیامت اُس سے ناخوش ہوگا۔

جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزّت کرے ایسا ہے جیسے اُس نے خدائے تعالیٰ کو گرامی و بزرگ سمجھا۔

اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیش نمازی ایسے گروہ کی کرے جو اُس سے راضی نہ ہوں اور جو شخص کسی گروہ کی پیش نمازی اُن کی رضامندی سے کرے، ٹھیک وقت پر حاضر ہو اور نماز کو عمدگی کے ساتھ بجا لائے تو سب نمازیوں کے برابر اُس کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔

جو کوئی کسی اپنے عزیز و بیگانہ کے پاس اُس کی ملاقات کو جائے یا کوئی مال اُس کے لیے لے جائے تو حق تعالے سو شہیدوں کا ثواب اُس کے لیے کرامت فرمائے گا اور ہر قدم پر چالیس ہزار نیکیاں اُس کے واسطے لکھی جائیں گی چالیس ہزار گناہ محو کیئے جائیں گے۔ چالیس ہزار درجے بلند کیئے جائیں گے اور ایسا ہو گا گویا سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت کی ہے۔

جو کوئی کسی اندھے کی دنیاوی حاجتوں میں سے کوئی حاجت بر لائے اور اس حاجت برآری کی غرض سے اس کو کوئی مسافت طے کرنی پڑے تو حق تعالے اُس کو آتش جہنم سے برائت عطا فرمائے گا۔ اور ستر حاجتیں اس کی حاجات دُنیا سے بر لائے گا اور جب تک وہاں سے پلٹ کر نہ آئے گا رحمت الٰہی اس کے شامل حال رہیں گی۔

جو کوئی ایک دن اور رات بیمار رہے اور عیادت کنندگان سے اپنی بیماری کی تکلیف کی شکایت نہ کرے تو حق تعالے اس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ مبعوث کرے گا تا آنکہ وہ پُل صراط سے اُن کی معیت میں مانند برق کے گزر جائے۔

جو شخص کسی بیمار کی کوئی حاجت بر لانے میں کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ اُسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ اگر وہ بیمار اُس کے گھر والوں ہی سے ہو تو آیا کچھ زیادہ ثواب ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔

فرمایا جو شخص کسی مرد مومن سے دنیا کی سختی اور غموں میں سے کوئی غم دور کر دے تو حق تعالیٰ اُسے غمہائے آخرت میں سے بہتر غموں سے نجات دے گا اور بلا ہائے دُنیا سے بہتر بلائیں اُس سے دفع کرے گا کہ آسان تر اُس میں سے درد شکم ہے۔

فرمایا کہ جو شخص کسی شخص سے اپنا حق طلب کرے اور وہ اُس کے ادا کرنے میں باوجود قدرت رکھنے کے تاخیر کرے تو ہر روز ناجائز جبری محصول لینے والے کا گناہ اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔

جو شخص کسی برادر مومن کے ساتھ کچھ سلوک کر کے احسان جتائے حق تعالے اُس کے عمل حبط کر دیتا ہے اور کچھ ثواب اس کو نہیں دیتا اور خدائے تعالے فرماتا ہے کہ میں نے احسان جتانے والے اور بخیل اور سخن چیں پر بہشت حرام کر دی ہے۔

جو کوئی صدقہ دے اُسے ایک ایک درم کے بدلے نعمت ہائے بہشت سے کوہ اُحد کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی کسی محتاج کے دینے کے واسطے صدقہ اُٹھا کر لے جائے تو اُس کو بھی اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اصل تصدق کرنے والوں کو بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔

جس کسی کے خوف خدا سے آنسو جاری ہوں تو ہر ہر قطرے کے عوض جو اُس کی آنکھ سے نکلے خدائے تعالےٰ اس کو بہشت میں ایک قصر ایسا عطا فرمائے گا جو مروارید اور تمام جواہرات سے مزیّن ہوگا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھی ہوں اور نہ کانوں نے سُنی اور نہ خیالوں میں گزری۔

جو شخص نماز باجماعت پڑھنے کی نیت سے مسجد کو جائے تو ہر ہر قدم پر ستّر ستّر ہزار حسنات اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ستّر ستّر ہزار درجے اس کے لیئے بلند کئے جاتے ہیں۔ اگر اس حالت میں اُس کو موت آجائے تو حق تعالے ستّر ہزار فرشتے اُس پر تعینات کر دیتا ہے کہ قبر میں اس کی عبادت کریں اور تنہائی کے مونس ہوں اور جب تک محشور ہونے کا وقت آئے اُس کے لیے طلب آمرزش کرتے ہیں۔

جو شخص رضائے خدا کے واسطے اذان کہے حق تعالے اُسے چالیس ہزار شہیدوں اور چالیس ہزار صدیقوں کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی شفاعت سے چالیس ہزار گنہگاروں کو داخل بہشت کرے گا۔

بتحقیق کہ جو مومن موذن اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اُس پر ستّر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اُس کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ میں رہے گا جب تک کہ حق تعالی خلائق کے حساب و کتاب سے فارغ ہو اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً الرَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے کا ثواب ایسے ہی چالیس ہزار فرشتے ہوں گے۔

اگر نمازِ جماعت کی صف اوّل اور تکبیر اول میں شریک ہونے کا ہمیشہ خیال رکھے اور کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرے تو حق تعالےٰ اُس کو دنیا و آخرت میں موذن کا ثواب عطا فرمائے گا۔

فرمایا کہ کسی بدی کو حقیر نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظر میں وہ خفیف دکھائی دے۔ اور کسی نیکی کو بڑا نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظروں میں وہ بہت بڑی معلوم ہوتی ہو کیونکہ استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ کبیرہ

نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے گناہِ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا۔ بلکہ جب گناہ صغیرہ پر اصرار کر کے توبہ نہ کروگے تو وہی کبیرہ ہو جائے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں منع فرمایا نیز اُن لوگوں کی باتیں سُننے سے منع فرمایا جو یہ نہ چاہتے ہوں کہ کوئی اُن کی باتیں سُنے اور یہ بھی فرمایا کہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اُس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔ قبرستان میں ہنسنے کو منع فرمایا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں پر حق تعالیٰ قیامت کے روز نظرِ رحمت نہ کرے گا اور اُن کے اعمال قبول نہ فرمائے گا اور عذاب دردناک میں اُن کو مُبتلا کرے گا۔ اوّل اُس شخص پر جو دیوّث ہو۔ دوسرے اُس پر جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پرواہ نہ کرے۔ تیسرے اُس پر جو باوجود اپنے پاس ایک چیز موجود ہونے کے لوگوں سے اُس کا سوال کرے۔

جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر فحش بکنے والے بے حیا پر جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ وہ خود کیا بکتا ہے اور لوگ اس کو کیا کہتے ہیں بہشت حرام ہے۔ اگر ایسے آدمی کے حال کی تفتیش کی جائے تو یا تو وہ ولدالزنا ثابت ہوگا یا شیطان اس کے نطفے میں شریک نکلے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ بہشت کی خوشبو پانچسو برس کی راہ کے فاصلے پر پہنچے گی مگر ماں اور باپ کا عاق کیا ہوا اور دیوّث اُس کو نہیں سونگھ سکے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت زنا کار ہو اور وہ دانستہ تغافل کرے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ وہ عورتیں جو آپس میں چپٹی کھیلتی ہوں قیامت کے دن اُن کو آگ کے کپڑے اور پائجامے پہنائے جائیں گے اور چادریں اوڑھائی جائیں گی اور ایک سلاخ آگ کی اُن کے پٹیوں میں گھسیڑی جائے گی اور جہنم میں ڈال دی جائیں گی جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعل کیا وہ قوم لُوط سے تھیں۔

منقول ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا قسم بخدائے عظیم میری اُمّت کے دس آدمی

کافر ہیں ناحق[1] لوگوں کو مار ڈالنے والا۔ جادوگر[2]۔ دیوّث[3]۔ عورت کی دُبر میں بحرام جماع کرنے والا[4] حیوان[5] کے ساتھ جماع کرنے والا۔ محرمات[6] سے جماع کرنے والا مانند ماں اور بہن وغیرہ کے۔ فتنہ[7] فساد برپا کرنے میں سعی کرنے والا۔ کافروں[8] کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا۔ اپنے[9] مال کی زکوٰۃ نہ دینے والا۔ باوجود[10] مقدرت اور حج واجب ہونے کے حج کے لئے نہ جانیوالا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شراب سے مست ہو۔ اور چالیس دن کے اندر مر جائے تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ بُت پرست کے مانند ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس کسی کے گھر میں طنبورہ یا عُود یا کوئی چیز آلات ساز سے یا چوسر یا شطرنج چالیس روز تک رکھی رہیں وہ مستوجب غضب الٰہی ہوگا۔ اور اگر ان چالیس روز میں مر جائے تو فاسق و فاجر مرے گا اور اُس کی جگہ جہنّم ہوگی۔

جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے منقول ہے کہ کبوتر اپنی آواز میں اُن لوگوں پر نفرین کرتے ہیں جو ساز بجاتے ہیں اور گانے والی عورتوں کو رکھتے ہیں اور بانسلی و ستار اور سارنگی بجاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ جس کے گھر میں چالیس روز تک طنبورہ بجایا جائے تو حق تعالےٰ اُس پر ایک شیطان کو مسلّط کر دیتا ہے جس کا نام قندز ہے پس کوئی عضو اس کا ایسا باقی نہیں رہتا جس پر وہ شیطان نہ بیٹھتا ہو۔ جب ایسی حالت ہو جاتی ہے تو اُس شخص کی حیا و شرم جاتی رہتی ہے وہ کچھ کسی کے کہنے سُننے کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کی غیرت و حمیت یہاں تک زائل ہو جاتی ہے کہ اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ عورتیں اُس کی زنا کراتی ہیں تو بھی اُسے شرم نہیں آتی۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ " جس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ "پرہیز کرو نجس اور پلید سے کہ وہ بُت ہیں اور بچو گفتارِ باطل سے" امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بُت شطرنج ہے اور گفتارِ باطل راگ اور اُس کا گانا۔ اور چوسر شطرنج سے بھی بدتر ہے محفوظ رکھنا شطرنج کا کفر ہے اور کھیلنا اس کا شرک مگر کسی کو اس کا یاد دلانا کفر تو نہیں ہے لیکن ایسا

گناہ کبیرہ ہے جو ہلاک کر دینے والا ہے اور السلام علیک کرنا شطرنج کھیلنے والوں پر گناہ ہے اور جو کوئی شطرنج کے کھیل میں ہاتھ ڈالے ایسا ہے جیسے کہ سُور کے گوشت میں ہاتھ ڈالنا۔ دیکھنا اس کھیل کی طرف ایسا ہے گویا اُس نے اپنی ماں کے اندامِ نہانی پر نظر ڈالی کہ اس حال میں اُس پر حد شرع لازم ہے۔ جو شخص چوسر شرط بد کر کھیلے مثل اس کے ہے کہ اس نے سُور کا گوشت کھایا اور جو شخص بغیر شرط بدے کھیلے ایسا ہے گویا اُس نے سور کے گوشت اور خون میں ہاتھ ڈالا اور انگشتر بازی کرنا یا کسی تختے پر ریت ڈال کر اس میں خانے بنا کر کھیلنا یا اس قسم کے اور کھیل جن میں ہار جیت ہو یہ سب جُوئے میں داخل ہیں یہاں تک کہ بچوں کا گولیاں کھیلنا بھی۔

خبردار ہرگز ہرگز چنگ نہ بجانا کہ اس کے بجانے سے شیطان تمہاری طرف دوڑ کر آتا ہے اور فرشتے تم سے دور ہوتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی لڑکے سے اغلام کرے اس کی سزا یہ ہے کہ یا تو اس کو آگ میں جلائیں یا ایک دیوار اُس پر گرائیں یا ایسا تلوار کا ہاتھ اُس پر لگائیں کہ وہ مر جائے اُس لڑکے کی بہن اور ماں اُس مغلم کے لئے موبد ہو جاتی ہیں اور قیامت کے دن فرشتے اس مغلم کا گلا پکڑ کر جہنم کے کنارے لے جائیں گے اور جب تک کہ خدائے تعالیٰ اپنی مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے گا اُسے وہیں کھڑا رکھیں گے بعدہ اُسے آگ میں ڈال دیں گے اور جہنم کے طبقات میں سے ہر طبقے میں اُس پر عذاب ہو گا یہاں تک کہ آخری طبقے میں پہنچے اور لواطہ زنا سے بدتر ہے کیونکہ زنا کے سبب سے خدائے تعالےٰ نے کسی اُمّت کو ہلاک نہیں کیا اور لواطے کے سبب سے کئی شہر برباد کئے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ لواطہ کے یہ معنی ہیں کہ کسی لڑکے کے ساتھ سوائے دُبر کے فعل کیا جائے اور اگر دُبر میں کچھ کیا گیا تو وہ کفر ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اغلام میں برابر مشغول رہے گا مرنے سے پہلے ضرور علتِ اُبنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالےٰ اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص علۃ المشائخ میں گرفتار ہو چکا ہو وہ بہشتی فرش

پھر نہ بیٹھنے پائے گا۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں "اگر یہ جانتے ہو کہ خدائے تعالےٰ تمہاری روزی کا کفیل ہے تو روزی کے لئے فکرمند کیوں ہو! اگر یہ جانتے ہو کہ روزی منجانب اللہ مقرر ہوچکی ہے تو پھر حرص کس لئے ہے؟ اگر یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کے دن حساب دنیا برحق ہے۔ تو پھر مال کیوں جمع کیا جاتا ہے؟ اگر یہ اُمید رکھتے ہو کہ جو کچھ خدا کی راہ میں جائے خدا اُس کا عوض ضرور دے گا تو پھر بخل کیوں برتتے ہو؟ اگر یہ علم رکھتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی نارضامندی کا نتیجہ عذاب جہنم ہے تو پھر خدائے تعالےٰ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اگر موت کو برحق جانتے ہو تو پھر خوشی کیسی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ خدا سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تو پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ؟ اگر شیطان کو اپنا دشمن جانتے ہو تو پھر اس سے غافل رہنا کیا معنی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ ہر کس وناکس کو پل صراط سے گذرنا پڑے گا تو خود بینی وخودستائی سے کیا حاصل؟ اگر یہ جانتے ہو کہ تمام اُمور قضاء الٰہی سے متعلق ومقرر ہیں تو پھر رنجیدہ وغمگین کیوں ہوتے ہو؟ اگر یہ سمجھ چکے ہو کہ دُنیا فانی ہے تو اس دنیا سے وابستگی کیسی؟

معتبر حدیث میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے زیادہ عابد وہ شخص ہے کہ اُس کے ذمّے جو واجب ہوا ہے اُسے بجالائے سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیا کرے سب میں زیادہ زاہد وہ ہے کہ جو خدا نے حرام کیا ہے اُس کو ترک کردے سب سے زیادہ پرہیز گار وہ ہے جو ہر مقام پر حق بات کہے خواہ خود اُس کے واسطے نفع ہو یا نقصان سب سے زیادہ عادل وہ شخص ہے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی بات تجویز کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو اور جس کو اپنے لئے اس کا نفس گوارا نہ کرے وہ دوسروں کے لیئے بھی نہ چاہے سب سے زیادہ بزرگ وہ شخص ہے جو اپنی موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے سب سے زیادہ دانا وہ شخص ہے جو قبر

میں پہنچ جانے کے بعد عذابِ الٰہی سے مطمئن ہوا ہو اور ثواب و جزائے الٰہی کا اُمیدوار ہو سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو تغیّرات و انقلاباتِ دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے۔ سب سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جس کی نظر میں دنیا ہیچ ہو۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو لوگوں کی واقفیت اور علم سے اپنا ذخیرہ علم بڑھاتا ہے سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب رہے۔ سب سے زیادہ باوقار وہ شخص ہے جس کے اعمال نیک زیادہ ہوں۔ سب سے زیادہ بے قدر وہ شخص ہے جس کے عمل نیک کم ہوں۔ سب سے زیادہ کم نصیب وہ شخص ہے جو لوگوں کی حالت پر رشک کرے سب سے زیادہ بے چین بخیل ہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو ان چیزوں میں بھی بخل کرے جو خدا نے اُس کے ذمّہ واجب کی ہیں۔ مخلوق پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہو۔ سب سے زیادہ ذلیل فاسق ہوتا ہے سب سے زیادہ بے وفا اور سب سے کم خلق اللہ کا دوست بادشاہ ہوتا ہے۔ لالچی آدمی سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے جو شخص پابندِ حرص نہ ہو وہ سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا۔ جس کا خلق سب سے بڑھا ہوگا اس کا ایمان بھی سب سے زیادہ ہوگا۔ جس کی پرہیزگاری زیادہ ہوگی وہ لوگوں کی نظروں میں زیادہ باوقعت ہوگا اور جس کی وقعت زیادہ ہوگی وہ اُن چیزوں سے معترض نہ ہوگا جن میں اُس کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ سب سے زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے اور فساد سے کنارہ کشی کرے۔ جھوٹا سب سے زیادہ بے مروّت ہے۔ بادشاہ لوگ سب سے زیادہ بدبخت ہیں۔ تکبّر کرنے والے خدا اور مخلوق دونوں کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ جس شخص نے گناہوں کو ترک کردیا ہوگا وہ طاعتِ الٰہی میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا سمجھا جائے گا۔ جو شخص جاہلوں سے گریز کرے اور بچتا رہے وہ سب سے زیادہ دانشمند ہے اور جو نیک لوگوں سے میل جول رکھے وہ سب سے زیادہ سعادت مند ہے۔ جو لوگوں کی خاطر

تواضع سب سے زیادہ کرتا ہے وہی سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ جو شخص بد صحبتوں میں بیٹھے گا اُس کی نسبت لوگوں کو سب سے زیادہ تہمتیں لگانے کا موقع ہاتھ آئے گا۔ سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو کسی آدمی کو قتل کر ڈالے جو اُس کے قتل کا اِرادہ نہ رکھتا ہو۔ یا ایسے شخص کو مارے جو اُس کے اُوپر ہاتھ نہ اُٹھائے۔ جرائم معاف کر دینے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کا سزا دینے کا اختیار بھی سب سے بڑھا ہوا ہو، اور سب سے زیادہ مجرم وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے تو کم عقل بن جائے مگر پیچھے اُن کا خاکہ اُڑائے۔ سب سے زیادہ پاجی وہ شخص ہے جو لوگوں کو ذلیل کرے سب سے زیادہ دُور اندیش وہ شخص ہے جو غصّے کو زیادہ ضبط کرے۔ سب سے زیادہ مہذب وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ زیادہ تہذیب سے پیش آئے اور سب سے بہتر وہ شخص ہے جس سے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچے۔

ختم شُد

مختصر فہرست دینی کتب
تحفۃ العوام مقبول جدید (بمطابق فتاویٰ جدید)
تہذیب الاسلام ترجمہ حلیۃ المتقین (علامہ مجلسیؒ)
تحفۂ نماز جعفریہ جدید (بمطابق فتاویٰ جدید)
زائچہ تقدیر ترجمہ مفاتیح الغیب (علامہ مجلسیؒ)
ملاقات امام علیہم السلام علامہ سید محمد مجتہد امروہوی
تعقیبات نماز : مؤلفہ آغا نثار احمد مرحوم
مفتاح الجنۃ (مجالس) : از آقائے مقدس زنجانی
زندگانی حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا : از آقائے آیت اللہ دستغیب
انوار خمسہ (مجالس) : از آقائے مقدس زنجانی
زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا : از آقائے آیت اللہ دستغیب
ریاض القدس ۲ جلدیں : از آقائے صدر الدین قزوینی
ملاقات بہ امام زمان علیہ السلام : از آقائے حسن ابطحی
معالی السبطین ۲ جلدیں : از آقائے محمد مہدی مازندرانی
پرواز روح : از آقائے حسن ابطحی
الدمعۃ الساکبہ ۲ جلدیں : از آقائے محمد باقر زہدشتی
علیؑ فی القرآن : مؤلفہ آقائے صادق حسینی شیرازی
ریاض الاحزان : از آقائے سید محمد حسن قزوینی
مہدیؑ فی القرآن : مؤلفہ آقائے صادق حسینی شیرازی
نفس المہموم : از آقائے شیخ عباس قمی
مہدیؑ موعود امام زمانہ : از آیت اللہ دستغیب
انوار زہرا سلام اللہ علیہا : مؤلفہ آقائے سید حسن ابطحی
جزیرہ خضراء : مؤلفہ آقائے ناجی النجار
سید الشہداءؑ : از آقائے آیت اللہ دستغیب
عالم عجیب ارواح : از آقائے حسن ابطحی
ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپو رجسٹرڈ اسلام پورہ لاہور فون: 7223686